قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نضر الله امرأ سمع منا شیئا فبلغه کما سمعه (رواه ابوداود والترمذی وابن حبان)

الحمد لله والمنة که در عهد میمنت مهد سلطان دکن فائق من الاقران سلطان بن سلطان حضور پرنور آصفجاه سابع خلد الله سلطنته اعلیحضرت
نواب میر عثمان علیخان بهادر ادام الله ملکه ودولته الی یوم الدین کتاب الاسانید والمسلسلات

(مسمی به)

هادی المسترشدین

(الی)

اتصال المسندین

(الملقب به)

تقریب المراد (فی) رفع الاسناد

مؤلفه سراج السالکین سید الواصلین علامهٔ ذیشان فقیه دوران محدث زمان
مولانا الفاضل القاری مفتی مولوی ابوسعید محمد عبد الهادی صاحب قادری چشتی غفر له ولوالدیه

باهتمام فقیر وحقیر شیخ محمود مالک مطبع

به مطبع حسنات دکن سلطان بازار حیدرآباد دکن طبع شد

(تعداد) (۵۰۰)

بار اول

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضّر الله امرأً سمع منا شيئاً فبلّغه كما سمعه رواه ابو داؤد والترمذي وابن حبان

الحمد لله على ما منّ علينا في ايام سلطنة من اسس قواعد الدين بنشر عدله واحسانه المبين - سلطاننا الاعظم ومولانا الافخم السلطان ابن السلطان مير عثمان عليخان ادام الله ايامه ونشر على الخافقين بالتائيد اعلامه بطبع الكتاب المستطاب الذي ينفع العلماء الكاملين والطلاب اعني كتاب الاسانيد والمسلسلات الذي يوصل الطالب الى سيد البريات المسمى ب

هادي المسترشدين الى اتصال المسندين

سنه ۱۳۵۵ھ

الملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد

سنه ۱۳۴۶ف

لعبد ذليل - لرب جليل - غبار تراب اقدام العلماء العاملين - خادم الاسلام والمسلمين - ابي سعيد محمد بن المسكين - المدعو بعبد الهادي - كان له الله ذو الايادي - ابن مولانا الحاج محمد عبد الكريم تغمده الله بفضله الفخيم

بمطبع حيدرآباد الدكن الكائن بسلطان بازار الواقع بحيدرآباد الدكن صانها الله عن الشرور والفتن

مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً و مسلماً۔ یہ دعا گو عرصۂ طویل سے ملازمان اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ و دولتہ و علیہ کا عقیدتمند اور مخلص خیرخواہ ہے اور زمانہ دراز سے اسکا سلسلۂ خدمت (وعظ و دعا و تالیف و افتاء وغیرہ سے) مسلسل قائم اور برابر جاری ہے۔ جب کسی عقیدتمند کی مخلصانہ و فدویانہ خدمت خصوصاً جبکہ وہ خدمت علمی ہو تو بارگاہ عالی میں (جو معدن فہم و علم و منبع فراست و ذکاوت ہے) ضرور مقبول و سرفراز ہوتی ہے۔ لہذا بصد ادب نہایت عقیدت و خلوص کیساتھ عرض ہے کہ انسان کی علمی و عملی قوت کے کارنامے ہرگز یہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ظہور کے بعد مثل حباب نابود ہو جائیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ جہاں تک ارضی آبادی کا سلسلہ ہے وہاں تک انکی اشاعت ہو۔ اور جبتک بقائے نوع انسانی ہے اسوقت تک سابقہ کارناموں سے لاحقہ زمانہ مستفید ہوتا رہے۔ حق تعالی کی اس نعمت عظمی کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسے آقائے ولی نعمت کی ظل عاطفت میں ہمکو بامن رکھا ہے جو تمام ہندوستان میں صرف اسی ذات شاہانہ کو حامئ اسلام و ماوا و ملجائے مسلمانان گردانا ہے ۔ ؎ پناہ می طلبی گر ز گردش ایام ٭ بیا بہ امن شاہ دکن امان انام ٭ فیوض بے عدد و بیشمار احسانات ٭ کنند حاصل از و بے شبہ خواص و عوام الہی دولت و ایں دائماً سلامت باد ٭ تبارک اسمک یا ذا الجلال والاکرام ٭ علم و دین اسی شاہ ظل اللہ کی ذات عالی کے حصن حصین میں پناہ گزیں ہے اور آپ ہی کے ذریعہ و توجہ عالی سے علوم و اہل علوم اوج کمال پر درخشان تاباں ستارے نظر آرہے ہیں جنھوں نے اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے مہتم بالشان بہت سے کام انجام دئے اور امۃ محمدیہ علیہ الصلوۃ والتحیہ پر تصنیفات و تالیفات کی زوردار بارشیں برسادیں جنکے بحار و انہار سے بیشمار اشجار و اثمار وازہار جہاں میں بہار دکھا رہے ہیں اور خلق کو نفع پہنچا رہی ہیں جنکی بدولت دارین کی خوبی اور کامیابی انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن انہوں نے کتاب علم سند کی تحریر و تالیف شاید اس ناکارہ آفاق کیلئے چھوڑ دی۔ جسکی تسوید بتوفیق رب متعال بعرصۂ یکسال اور تبییض و ترتیب و تصحیح من اولہ الی آخرہ بلا اعانۃ احد بجالت استقبال قبلہ بعرصۂ دو سال انجام پائیں۔ یہ ایسا شریف علم ہے کہ اسکے حاصل کرنے والیکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عظیم الشان تعلق اور حقیقی واسطہ پیدا ہو جاتا ہے گویا ایک زنجیر کی کڑیوں میں اپنی کڑی داخل ہو گئی اور یہاں سے وہاں تک ایک ہی سلسلہ قائم ہو گیا۔ یہ ایسا نفیس علم ہے کہ ہر عالم و فاضل فی کمال اسکا ذائقہ و لطف حاصل کرنیکے بعد اسکا حریص ہو جاتا ہے۔ اپنے رسول علیہ السلام کے دور افتادگوں کو قریب کرنیوالا اور در ہائے منتشرہ کو سلک واحد میں لانے والا یہی علم لطیف ہے۔ علم درایہ کا زیور اور کلام رسول انام علیہ الصلوۃ والسلام تک پہنچنے کا زینہ یہی علم ہے۔ علم حدیث کا دار و مدار اسی مبارک علم پر ہے۔ اسکو تو ائمہ دین کہیں تو بجا ہے۔ اسکے ماہر کو خطاب خلیفہ عطا ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم ارحم خلفائی۔ صحابۂ کرام نے پوچھا ومن خلفاءک یا رسول اللہ فرمایا الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ سبحان اللہ یہ علم عزیز کیا علو شان رکھتا ہے اور اس کے عالم کو کس مرتبہ پر پہنچاتا ہے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون پس یہ علم اس امۃ مرحومہ کے حق میں اعلی موہبت الہیہ سے ہے۔ علمائے خلف نے اسکو سلف سے بوجہ کمال سیکھا اور ائمۃ العلوم اقتفار آثار کیا حتی کہ انہیں علو اسناد حاصل ہوا۔ بعض اکابر سلف نے صرف ایک سند جید و عالی کے حاصل کرنیکے لئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اسکی صعوبتیں برداشت کیں۔ افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کے تنزل کی وجہ سے یہ علم فی زماننا نسیاً منسیاً ہو گیا۔ اللہ پاک علماء کرام و طلباء ذوی الاحترام کو اسکی طرف اپنی توجہ منعطف کرانے اور اس سے نفع تام اٹھانے کی رغبت اور توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط ۔ ؎ لو کان هذا العلم یدرک بالمنی ٭ ما کان یبقی فی البریۃ جاهل ٭ فاجهد ولا تکسل ولا تک غافلا ٭ فندامۃ العقبی لمن یتکاسل ٭

عبد ذلیل لرب جلیل
محمد عبد الہادی کان اللہ لہ زاد الایادی

ذکرِ اشاعتِ ایں کتاب مستطاب بیادگار تقریب جشن سیمین شاہِ دکن اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ادار اللہ مدار دولتہ مادار الدوران

تاریخ عالم اس امر کا معائنہ کروا رہی ہے کہ ابتدائے عالم سے دول عالم کے قابل و لائق افراد نے اپنی اپنی جانفشانی سے دین کی خدمت و حمایتہ اور اسکی شہرۃ و اشاعۃ میں قلم سے کام لیا ہے جس سے آج اس خدمت و حمایتہ کی ایک بہت بڑی کتابی فہرست مرتب ہو سکتی ہے دعاگوئے دولت علیہ نے بھی اس سلسلہ میں چند کتابیں اور خصوصًا کتاب ھادی المسترشدین کی تالیف کرنیکا فخر و شرف حاصل کیا ہے جو بحمد اللہ علمائے ہند و عرب کی پسندیدہ اور مقبول اور انکی غیر معمولی تقاریظ سے مزیّن ہے جسمیں علم سند پر مفصل نہایت دلچسپ بحث لکھی گئی ہے۔ گو کہ اس کتاب نادر الوجود نسخۂ مبارک و مسعود کی تالیف و ترتیب کو عرصۂ دراز منقضی ہوا لیکن چونکہ اسکی طباعت و اشاعۃ روز ازل سے وقت نادر الوجود پر موقوف تھی لہذا ایسے وقت زرّین و محمود و داوان مسعود میں اسکی تکمیل ہوئی جبکہ جشنِ سیمین عمدۂ سلاطینِ دکن ممدوح اہل زمن منیب الی اللہ خائف من اللہ سلطان ابن السلطان اعلیٰ حضرت میر عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نہایت شان و شوکۃ کے ساتھ منایا گیا۔

پس ایسے اہم موقع پر اس اہم المہمات کی اشاعۃ کیجانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے امتثال بر امور دین اور کارہائے خیر میں سبقت و سرعت بلا فتور و مہلت حضرت اعلیٰ کی فطرت و طبیعت راسخہ ہو گئی ہے جو سلاطین آصفیہ کی دو صد سالہ حکومت میں صرف اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (اللہ تعالیٰ حضرت اعلیٰ کے اس دینی خیر و دینی حمایۃ کو لاتقف عند حدٍ کا تا ابیدی عروج عطا فرمائے) دعاگو کی کیا حقیقت کہ اس کو اپنی خدمت پر ناز ہو بلکہ اس کو فخر و ناز محض اس پر ہے کہ شاہانہ توجہات اس کی خدمت کو قبولیت کی عزت عطا فرمائے ؎

رشکِ شاہانِ زماں ہے شہ عثمان علی	ذات میں فقر و غنا عدل بھی ایثار بھی ہے
نامِ عثمان غنی سے تو غنا حاصل ہے	طاقتِ نام علی حیدرِ کرار بھی ہے
ہے دکن رشکِ چمن برکتِ عثمانی سے	حکمرانِ ظلِ خدا زاہد و دیندار بھی ہے
بادِ صرصر سے زیاں کچھ نہ ہو انشاء اللہ	مالکِ باغ نگہباں ہے مددگار بھی ہے

عمر و اقبال بڑھے شاہ کا شہزادوں کا
یہی مسکیں کی تمنائے دلِ زار بھی ہے

غبار تراب اقدام العلماء العاملین

ابو سعید محمد عبد الہادی مسکین عفا عنہ اللہ المتین

فہرست مضامین ہادی المسترشدین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ

باب	مضامين	صفحه
٤٦٩	الحديث العشرون المسلسل بالسؤال عن الاخلاص	٥٩٢
٤٧٠	الحديث الحادي والعشرون المسلسل باجابة الدعاء الخ	٥٩٥
٤٧١	الحديث الثاني والعشرون المسلسل بقول يرحم الله الخ	٥٩٦
٤٧٢	الحديث الثالث والعشرون المسلسل بالاتكاء	٦٠٠
٤٧٣	الحديث الرابع والعشرون المسلسل بالضحك	٦٠١
٤٧٤	الحديث الخامس والعشرون المسلسل بالبكاء	٦٠٣
٤٧٥	الحديث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد الخ	٦٠٦
٤٧٦	الحديث السابع والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله لسمعت فلانا	٦٠٨
٤٧٧	الحديث الثامن والعشرون المسلسل بقول سمعت الخ	٦١٠
٤٧٨	الحديث التاسع والعشرون المسلسل بالسلام الخ	٦١١
٤٧٩	الحديث الثلثون المسلسل بروايته نبينا عن سيدنا ابراهيم باقرائه لهذه الامة السلام الخ	٦١٣
٤٨٠	الحديث الحادي والثلثون المسلسل بالاذان	٦١٥
٤٨١	الحديث الثاني والثلثون المسلسل بالقنوت	٦١٧
٤٨٢	تحقيق قراءة القنوت في الصبح في النوازل	٦١٩
٤٨٣	الحديث الثالث والثلثون المسلسل بقراءة آية الكرسي عند النوم	٦٢١
٤٨٤	فضل قراءتها دبر الصلوة المكتوبة	٦٢١
٤٨٥	الحديث الرابع والثلثون المسلسل بالسماع في يوم العيد	٦٢٧
٤٨٦	الحديث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع في يوم عاشورا	٦٣١
٤٨٧	الحديث السادس والثلثون المسلسل بالسادة الاشراف وهي اربعون حديثا بسند واحد	٦٣٣
٤٨٨	الحديث السابع والثلثون المسلسل بالحنفية	٦٣٩
٤٨٩	الحديث الثامن والثلثون المسلسل كذلك	٦٤٣
٤٩٠	الحديث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعيين	٦٤٥
٤٩١	الحديث الاربعون المسلسل كذلك	٦٤٧
٤٩٢	الحديث الحادي والاربعون المسلسل بالفقهاء المالكية	٦٤٨
٤٩٣	الحديث الثاني والاربعون المسلسل بالصوفية وبالحنابلة في اكثره	٦٥٠
٤٩٤	الحديث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة	٦٥١
٤٩٥	الحديث الرابع والاربعون المسلسل بالحفاظ	٦٥٣

خلاصۂ فہرست کتاب مستطاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

هذا ما قرظه العلامة النبيل الفهامة الجليل المحدث الاعظم الشيخ الافخم الحضرة الواصل الكامل مولانا محمد قيام الدين عبد الباري ادام الله فيضه الجاري

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فاني لما طالعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها وجدتها مشتملة على شتات امور الاسانيد من المسلسلات والمسانيد فقلت سبحان الله كم ترك الاوائل للاواخر وكم وصل العلوم كابر عن كابر وشكرت الله على وجود مثل هذا الفاضل الاوهو المحدث الجامع الكامل والشيخ الواصل الحضرة العلامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله وكان له ثم لما امرني ان احدث له حديثا يسميه المحدثون المسلسل بالاولية امتثلت امره واجزت له جميع ما يجوز لي روايته وتصح عني درايته بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واوصيه بتقوى الله في السر والعلانية وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

انا الفقير محمد قيام الدين عبد الباري عفا الله عنه ٢٥ ربيع الاول سنة ١٣٤٠

في بلدة حيدرآباد دكن

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ شیخ العلماء زبدۃ الفضلاء الحضرۃ الشیخ محمد عبد الجبار ادام اللہ فیوضاتہ فی اٰناء اللیل والنہار صدر المدرسین بمدرسۃ الباقیات الصالحات الواقعۃ بویلور دار السرور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ما من علینا بالاسلام وجعلنا من امۃ خیر الانام علیہ وعلی آلہ العظام واصحابہ الکرام الف الف تحیۃ و سلام ماتوالت اللیالی والایام اما بعد فانی طالعت کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین فقد وجدتہ بحرا مملوا بدرر الاسانید وکنزا مشحونا بجواہر المسانید ما رائیت قط قبل ہذا کتابا جامعا لعلم الاسناد ومقربا للمراد فی رفع الاسناد حی بدا لمصنف العلام الفاضل المتوقد القمقام شمس الواعظین وبدر الکاملین حاج الحرمین الشریفین المتحلی بزیارۃ سید الکونین صاحب القبلتین حبیبنا المکرم صدیقنا المعظم حافظ القرآن المجید والماہر فی القراءۃ والتجوید واقف اسرار الشریعۃ الغراء حامی

الملة البيضاء فصيح اللسان طليق البيان فى المجالس والنوادى المولوى محمد عبد الهادى هدى به الله اهل الامصار والبوادى لله دره ومنه بره فذكر به الطلاب والعلماء الصالحين ان يجمعوا اسانيدهم ويتبركوا بها وبمشائخهم ولا ينسوهم وهذا هو شكر لنعمائهم وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله املاه بلسانه وكتبه ببنانه الراجى رحمة ربه الغفار

محمد عبد الجبار عفى عنه

تقريظ زبدة الافاضل جامع الفضائل العلامة النبيل الفهامة الجليل الشيخ عبد الرحيم ادام الله فيضه العميم مدرس مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انعم علينا وعلم ما لم نعلم والصلوة والسلام على من اوتى بجوامع الكلم والحكم وعلى آله وصحبه الذين هم منار الهداية والكرم اما بعد فانى طالعت الكتاب هادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد

لمولانا المحدث سلطان الواعظين عمدة الافاضل ٥ وزبدة الاماثل المولوی
الالمعی ٥ وحبنا المکرم العالی ٥ الحاج الشیخ عبد الهادی ٥ المدراسی
ثم الحیدرآبادی ٥ دامت فیوضاتهم الی یوم التنادی ٥ وصانه الله
عن شرور الحساد والاعادی ٥ فوجدته احسن ما صنف فی بابه
ولله در المؤلف العلامة کیف اعتنی فیه بجمع سائر اسانیده
ومرویاته عن شیوخه العظام کداب علماء السلف الصالحین ٥
والحفاظ المتقنین ٥ واحیا سنة قد امیتت فی هذا الزمان ٥
وترکت نسیا منسیا من علماء هذا الاوان ٥ اللهم تقبل منه قبولا
حسنا ٥ واجزه جزاء وافرا موفرا ٥ فارجو من الله تعالی ان
یتلقی بالقبول العلماء الکرام ٥ والفضلاء الفخام ٥ وآخر دعونا ان
الحمد لله رب العالمین ط

انا الاحقر عبد الرحیم عفا عنه الکریم مدرس مدرسة
الباقیات الصالحات فی ویلور یوم الاربعاء تاسع عشر
من شهر الجمادی الاخری سنة ثلاث مائة وست واربعین
بعد الالف من الهجرة

تقریظ العلامۃ الحبر الفہامۃ ادیب عصرہ فاضل دہرہ المحقق الکامل الحضرۃ الواصل مولانا الشیخ محمد عبد الصمد دام اللہ فیوضہا مدرس مدرسۃ الباقیات الصالحات الواقعۃ بدار السرور ویلور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحیم الرؤف بالعباد ۰ الذی جعل الاسناد الیہ عین الفوز والمراد والانتماء الی غیرہ نفس الخیبۃ والابعاد ۰ والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد ن المختار المہدی الہاد وعلی آلہ وصحبہ اولی السداد والرشاد ۰ اما بعد فانی تشرفت الآن بمطالعۃ کتاب ملقب بتقریب المراد ۰ فی رفع الاسناد ۰ فما رائیت کتابا مثلہ فی فضلہ وکمالہ ۰ وکانہ لم ینسج احد علی منوالہ ۰ صنفہ الفاضل الیلمعی ۰ والعالم اللوذعی ۰ عمدۃ الواعظین ۰ وزبدۃ الکاملین ۰ فصیح اللسان وبلیغ البیان ۰ شیخنا الموقر المعظم ۰ والمحبر المبجل المکرم ۰ مولینا المولوی الحاج الشیخ عبد الہادی المدراسی ثم الحیدرآبادی ۰ لازال متنعما بالنعم والایادی ۰ سلک فی جمع اسانیدہ والمرویات ۰ مسلک السلف الصالحین الثقات ۰ اللھم اجعلہ خالصا لوجہک الکریم ۰ بنبیک الرؤف الرحیم ۰ ووفقنا لجمیع

المسلمين ۵ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ۵

انا المذنب العاصي ذو القلب الارعد محمد عبد الصمد ازيل

عند الكمد ۵ احد طلبة العلوم للمدرسة المسماة ۵ بالباقيات

الصالحات ۵ فی ویلور یوم السبت سلخ شهر الجمادی الاخری

سنة ثلاث مائة وست واربعين بعد الالف من الهجرة

النبوية على صاحبها الف تحية

تقريظ مولانا الفاضل الكامل الحضرة الواصل الشيخ الاديب حبيب الرحمن

الديوبندی مفتی العدالة العالية بحيدرآباد دکن صانها الله عن الشرور والفتن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ۵ والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خاتم

الانبياء والمرسلين ۵ وعلى آله واصحابه اجمعين ۵ اما بعد فان الاسناد

من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء وهو من خصائص هذه

الامة المرحومة ۵ وان الفاضل العلامة والالمعی اللوذعی خلی القديم

ومخلصی الصميم مولانا الشيخ عبد الهادی ۵ المدراسی الحيدرآبادی

حفظه الله تعالى اعتنى بجمع اسانيده ومروياته داب العلماء المتقنين

والحفاظ النقادين في رسالته هادي المسترشدين فجمع فيها واوعى واتى فيها من اسانيد المشائخ ما يشفي غلة الصدور وقد طالعتها من اكثر المواضع فوجدتها كاسمها حاوية لمهمات الاسناد هادية للطالبين الى سبيل الرشاد جزاه الله عنا وعن جميع المسلمين خيرا وقد اقترح مني ذالك الفاضل الكريم مع علو قدره وسمو مكانه ان اجيزه بالحديث المسلسل بالاولية وهو الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء فاجزته كما اجازني به الامام الهمام قدوة علماء الاسلام الحجة الرحلة سند المحدثين وخاتمة المحققين قطب العالم سيدي وسندي مولانا الشيخ رشيد احمد الكنكوهي قدس الله سره وافاض علينا من بركاته عن مشائخه الاعلام قدس الله اسرارهم وانا العبد الضعيف حبيب الرحمن الديوبندي العثماني كتبته يوم الخميس لاربع وعشرين من جمادى الثانية سنة اربعين بعد الف وثلثمائة حين كنت نزيلا لبلدة حيدرآباد



تقریظ مولانا العلام قدوة العلماء الکرام الفاضل الاجل الشیخ الاکمل محمد یعقوب شیخ الحدیث وصدر المدرسین بالمدرسة النظامیہ لازالت فیوضہ فی کل بکرة وعشیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اما بعد فقد طالعت الکثر الکتابین للعلام عبد الہادی مد ظلہ العالی ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم وہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد جد واجتہد المؤلف العلام فی سعیہ فی الکتابین غایة الاجتہاد فی تالیفہ وتنقیحہ ہمتہ العلیة الکلام فی تصحیح الاسناد احسن فی الدین القویم وہو مخصوص بہذہ الامة جعل اللہ ہذہ الامة وسطا لیکونوا شہداء علی الناس الاسناد کالجبال تکون اوتادا للارضین خصوصا مسلسلات الاولیات بالنبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم جمعت فی سلک واحد فی ہذا الکتاب ہی احسن الترتیب فی الجمع والانتخاب ہی من اللطیفة العجیبة

ومن حسن الاتفاق انہ اختار سبعین حدیثا تاسیا لما اختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقات ربہ ھی من جودۃ طبع المؤلف العلام ۵ کما اجتہد بالکتابۃ القلمیۃ لا بد لہ ان یجتہد فی ادارۃ طبعہ لیکون لہ فی اثرہ وعقبہ العمل الصالح والاحسان فی مرور الدہور والازمان ۵ وعلی اللہ التکلان ۵ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم ۵

نمقہ العبد الکئیب محمد یعقوب عفا اللہ عنہ صدر مدرس مدرسہ نظامیہ

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ جامع المنقول والمعقول الحاوی علی الفروع والاصول العالم الاجل الفاضل الاکمل ابی الفیض وابی الفضل السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی المدرس والمفتی بالمدرسۃ النظامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الھادی الی سبیل الرشاد ـ والصلوۃ والسلام علی عبدہ الھادی بخیر الارشاد ۵ سیدنا ومولانا محمد ن الموعود بالبعث فی المقام المحمود للشفاعۃ یوم التناد ۵ وعلی آلہ واصحابہ خیر المتابعین

بآدابه السالكين مسلك السداد وخير المنتسبين اليه بافضل الاسناد
الى ما بقيت سلاسل النسبة والاسناد اما بعد فقد تصفحت الكتاب
المستطاب هادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين المعروف
بمسلسلات المسكين وتفحصت هادى المسترشدين الى اتصال المسندين
الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد للعالم العابد الناسك الزاهد
الواعظ الراشد اشرف الحاج مولانا المولوى ابوسعيد محمد عبدالهادى
متع المسلمين بطول بقائه ربه ذو الفضل والايادى فوجدتهما كاسميهما
هادى الطالبين وهادى المسترشدين لان المؤلف العلام جمع فيهما
الاحاديث والاخبار العلية والمسلسلات الجلية مثل المسلسل بالمشابكة
والمصافحة والاولية وغيرها الى ختم المجلس بالدعاء فبجمع هذه
المسلسلات وروايه اتصال المسندات المرويات صار المؤلف
الجامع حريا جديرا وحقيقا مستحقا بدعاء خير البرية عليه الوف الوف
التحية كما روى عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرأ سمع منا شيئا
فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع رواه ابوداؤد والترمذى

وابن حبان فی صحیحہ الا انہ قال رحم اللہ امرأ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وروی عن ابن عباس رض قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم خلفائی قلنا یا رسول اللہ ومن خلفائك قال الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلّمونھا الناس رواہ الطبرانی فی الاوسط فجعلنا اللہ وجعلنا من خلفاء خاتم النبیین المرحومین من رب العالمین وحشرنا فی زمرتہ واوردنا حوضہ وسقانا بکاسہ ورحم اللہ امرأ سعی فی طبع ھذہ التالیفات اللطیفۃ والمسلسلات الشریفۃ ونشرھا واشاعتھا قولاً وفعلاً وجعل سعیہ مشکوراً واجزاہ جزاء موفوراً وذنبہ مغفوراً واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین مادام رب العالمین ط

قررہ ببیانہ وحررہ ببنانہ خادم العلوم من الافتاء الدینی ابوالفضل والفیض السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی القادری النظامی نسباً ومشرباً والحنفی مذھباً عاملہ اللہ بفضلہ السامی وحماہ بفیضہ الحامی

۲۵ شوال ۱۳۴۶ھ ہجری

تقريظ العلامة النبيل الفهامة الجليل الداعي الى الله بلسانه واركانه
الصادق في ذالك الموزع في جميع ازمانه بقية السلف عمدة الخلف
الصالح الاسمى والبركة العظمى مولانا الحبيب احمد البرزنجي
ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اورث الكتاب من اصطفى من عباده السابقين بالخيرات
باذن الله والصلوٰة والسلام على حبيبه الذي بلغ وامر الشاهد
ان يبلغ الغائب وعلى آله واصحابه الذين امتثلوا امر رسول الله
فبلغوا في الارض ادانيها واقاصيها علم الله ورسوله مسندا الى
رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه اما بعد فان مما خص الله
به هذه الامة هو علم الاسناد وفي هذا فليتنافس المتنافسون
فانه من اعظم الموهوبات الالهية للامة المحمدية وهو قوائم العلم
وميزانه ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء كما قاله الامام ابن
المبارك وليس لاحد من الامم كلها قديمها وحديثها منذ خلق
الله آدم اسناد موصول ولا امناء يحفظون آثار نبيهم وانساب

خلفهم سوا هذه الامة كما قال محمد بن حاتم المظفر وابو حاتم الرازى
حتى بلغوا فى فحص الاسناد والبحث عنه الى الغاية القصوى بان
حدثوا عن الثقة المعروف فى ازمنتهم بالصدق والامانة عن مثله حتى
تتناهى تحديثهم ثم بحثوا اشد البحث حتى عرفوا الاحفظ فالاحفظ و
الاضبط فالاضبط والاطول مجالسة لمن فوقه اى شيخه ممن كان
اقصر مجالسة ثم كتبوا الحديث من عشرين وجها واكثر لكى يهذبوا
الحديث من الغلط والزلل وليضبطوا حروفه وليعدوه عدًا وقد
جعلهم هذا العلم الشريف رحالة فى الارض جوالة سيارة بلغوا
فى الارض حيث بلغ الاسلام فكان التاريخ والجغرافيا فى مطاوى
علمهم هذا ولكنهم لما اخلصوا نياتهم لهذا العلم الشريف ولم يكن
فى قلوبهم الالهية التى يسعها الله تعالى شيئ من الوقعة لشيئ من
اشياء الدنيا اوكان من علومها وفنونها وما كان رضاهم واطمينانهم
الا بالله تعالى وحاشاهم ان يطمئنوا بالدنيا ويرضوا بها فلهذا
لم يرض قلبهم العلوى الالهى بشيئ من هذه الدنيويات السفليات
وان كانت متعلقة باذيال علمهم الشريف فتركوها لغيرهم وحصروا

انفسهم فی سبیل اللّٰه لهذا العلم الشریف حتّٰی احکموا دین اللّٰه القیم
به فاستوی العلم علی سوقہ فی حدود سنة ثلثمائة فاخذ الخلف
هذا العلم عنهم کاملاً میسراً وکان لهم المثل الاسنیٰ فی الدنیا والعلیا
فاقتفی الخلف من ائمة العلم والدین اثارهم فی هذا العلم النفیس
وانتسبوا فی علمهم ودینهم اخذا وتحصیلا الی کبرائهم حتی حصل
لهم علوا الاسناد وانتهی علمهم الی مجتهدی هذا العلم ومجاهدیه
فبطریقهم وصل علمهم ودینهم الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم
منهم العالم الکامل والقدوة الفاضل الذی شاع علمه
فی الحاضر والبادی المولوی الحاج الواعظ محمد عبد الهادی فانه
من فرسان هذا الوادی رقی علمه الغزیر بالمعارج العالیة الاسنادیة
حتی استقرت الی عرشه الاعلی النبوی هو المنتهی فیالہ من علم مثله
کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین
باذن ربها ؏

۱۹ ذو الحجہ سنہ ۱۳۳۶ھ

العبد الملتجی حبیب احمد برزنجی

تقریظ العلامہ الحبر الفہامہ الفاضل اللبیب الادیب الاریب فصیح اللسان طلیق البیان مولانا الحافظ الحکیم عنایۃ اللہ خان ادام اللہ فیضہ العالی مادامت الایام واللیالی۔

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ

اما بعد فانی رائیت کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین وقرأت اکثر من احادیثہ فوجدتہ من الاعاجیب فی فن الحدیث مارائیت قط قبل ذالک بہذا الاسلوب کتابا فیہ فللہ درہ مولفہ الذی اجاد فی تحقیقہ وبذل الجہد فی تدقیقہ اورد فیہ مسلسلات الاحادیث متنوعۃ الاحادیث کما ان روی عن شیخہ الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع سندہ کابرا عن کابر وہکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعرہ ہکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ تجدہ مملوا من الاکسیر الاحمر رموزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ

المسلمین بطول بقاءه ومد ید ثباته وهو مولینا ومولی المسلمین عالم الشریعة شیخ الطریقة محقق الحقیقة عارف معارف النبوة والاو هیة وحید الدهر قدوة العصر الجحاج الحسیب اللوذعی المصقع المنجد الشهم الغشمشم الواعظ الدال علی الحسنات ومکارم الاخلاق الداعی الی الخیر من سنن سید الموجودات محی السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفویة مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولینا الشیخ عبد الهادی هدی الله تعالی به المسلمین هدایة التوحید ومحا به رسوم الشرك المبید

وانا العبد الضعیف الحایم عنایت الله خان عفا الله عنه

ماجنی فی دنیاه بالتعلق عن ماسواه

ایضاً وله

الحمد لولیه والصلوٰة والسلام علی نبیه اما بعد فانی رائیت کتاب هادی المسترشدین بحصصه الثلاث من تذکرة الشیوخ الکرام واتصال اسانید الکتب المشهورة من التفاسیر وکتب الحدیث والفقه من مذاهب الاربعة الحنفیة والشافعیة والمالکیة والحنبلیة

الی مصنفیها العظام واسانید المسلسلات الی النبی الامین سید
الموجودات وقرأت من بعض مقامات الکتاب فوجدته من اعاجیب
موروداته وابلغ بیاناته وبذل جهد المصنف العلام فی حضرة
شیوخه ببسط ذیوله عند کرام الناس بابا بابا وطول قعوده علی
رجلیه فی مجالس هذه الابرار ادبا وحضوره فی اوقاتهم کصغار
الناس عند عظام الناس فجاء بکم من اللآلی المتلالیه والیواقیت
الغالیه فوضع بین ایدینا افادة خیر المنزلین بلا اعاده وافاضة
خیر المخلصین بلا استفاده فبشری للطالبین الذین ما تحرکوا
من مقامهم وصلوا الی هذه النعمة غیر مترقبین وفازوا غیر مجتهدین
فهذه التذکرة تذکرة اولی الالباب مجالسهم خیر المجالس وابوابهم
خیر الابواب۔ ذکرهم یورث محبة محبوب رب العلمین واتباع
سنن سید المرسلین ورضاء رب العباد من الحاضر والباد۔
اجاد المصنف العلام بغایة سعیه فی تحقیقه وبذل جهده فی
احسن تدقیقه وخاصة ما ورد فی مسلسلات الاحادیث متنوعة
الاسانید کما ان روی عن شیخه الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع

دفع دخل مقدر ۱۲ منه

سندا کابرا عن کابر وهکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر هکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ تجدہ مملوا من الکبریت الاحمر موزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ المسلمین بطول بقائہ ومدید ثباتہ وهو مولینا ومولی المسلمین وهادی المسترشدین عالم الشریعۃ شیخ الطریقۃ محقق الحقیقۃ۔ عارف معارف النبوۃ والالوهیۃ۔ وحید الدهر قدوۃ العصر الواعظ الدال علی الحسنات ومکارم الاخلاق الداعی الی الخیر من سنن سید الموجودات محی السنۃ قامع البدعۃ خادم الملۃ المصطفویۃ مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولنا الشیخ محمد عبد الهادی هدی اللہ تعالی بہ المسلمین هدایۃ التوحید ومحا بہ رسوم الشرک المبید۔

وانا العبد الضعیف الحلیم عنایت اللہ خان عفا اللہ عنہ ما جنی من دنیاہ بالتعلق عن ما سواہ

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہام عمدۃ علماء الزمان السابق بین الاقران المکرم المحترم محمد تجمل حسین خان الکوفاموی المدرس دام فیضہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الملک الوہاب والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد المبعوث علی الکافۃ المنعوت بفصل الخطاب وعلی آلہ و اصحابہ الذین ہم خیر آل واصحاب۔ اما بعد فانی طالعت من کثیر مواضع کتابین للعلامۃ الفہامۃ الفاضل النحریر العریف الشہیر الجامع لعلوم الشرعیۃ البارع فی الحدیث والعربیۃ عمدۃ الواعظین وزبدۃ العلماء العاملین مولانا الحاج محمد عبد الہادی امتع اللہ ببرکاتہ کل حاضر وبادی۔ ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد۔ وہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین۔ جمع فیہما اسانیدہ الی الجوامع والمسانید۔ واورد مسلسلاتہ ومروایاتہ۔ فوجدتہما احسن کتب صنفت فی ہذا الباب فیہما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فجزاہ

اللہ تعالیٰ خیرا لجزاء عنی وعن جمیع المسلمین و الحمد للہ رب العٰلمین
وانا العبد الفقیر الی ربہ المنان تجمل حسین خان آن یما غفر اللہ ولوالدیہ و الاسلام

تقریظ السید العارف المتحقق بالاسرار و المعارف العلامۃ الفاضل
حسن الاخلاق والشمائل الحضرۃ الشیخ السید محمد رشید القادری
البغدادی متع المسلمین بطول بقائہ رب ذوالایادی خطیب
مسجد بجیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین سیدنا
محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فانی طالعت من بعض
مواضع الکتابین الجلیلین ھادی المسترشدین و ھادی الطالبین
الذین حاویین لعلم الاسناد ومسلسلات النبی الامین للعالم
الزاھد الواعظ الراشد الدال علی مکارم الاخلاق والحسنات
الداعی الی سنن سید الکائنات محی السنۃ قامع البدعۃ
خادم الملۃ المصطفویۃ صاحب الاخلاق المرضیۃ عمدۃ الاقران

الذی للواعظین سلطان مولانا الحاج القاری محمد عبد الہادی
المحدث الحیدرابادی متع المسلمین بطول حیاتہ رب ذوالایادی
فوجدت ہذین الکتابین ما احد سبقہ فی مثلہما فی ہذا الباب
اورد المؤلف فیہما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فللّٰہ در
المؤلف العلام وجزاہ اللّٰہ تعالیٰ خیر الجزاء عن اہل الاسلام
الراقم خادم العلماء العاملین السید محمد رشید البغدادی القادری
ربیع الاٰخر سنہ ۱۳۴۷ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل منور الحوالک والظلام مولانا
الحاج ابی المکارم محمد عبد السلام الہزاری الکرنولی صدر المدرسین
بالمدرسۃ العربیۃ بہا

مبسملاً ومحمدلاً ومصلیاً ومسلماً

الحمد للّٰہ الذی نور السماء بکواکب الثوابت والسیارات۔ وزین
الارض باقمار الکمالات۔ وشموس البراعات۔ والصلوات
الزاکیات والتسلیمات العاطرات علی واسطۃ ہذا النظام

المطرب الاتقن ـ وعلى آله وصحبه الذين اقتفوا اثره على الطريق المعجب الاحسن وبعد فانى طالعت هذه الرسالة السامية والحديقة الزاهرة المسماة بهادى المسترشدين فوجدت نكاتها مستبشرة ضاحكة ـ ودقايقها متبهجة باسمة ـ فتكاد القلوب تشرق بهذه المناظر الجميلة المعجبة ـ وبالصفات المطربة البهيجة ـ لعمري جمال خرائد ازهارها مغناطيس لقلوب البارعين ـ وحسن نواهد اثمارها عقار لعقول الفاضلين ـ فترى وجوه حسانها باسمة ـ والخدود ناضرة ـ والقدود مائسة ـ والعيون ناعسة ـ والمسرات بروئيتها تدخل على العقول من ابواب الحواس الظاهرة والباطنة فشكر سعى مؤلفه المولانا الحاج عبد الهادى ـ وصب عليه ما لا تحصى من الايادى ـ بحرمة النبى واله بحار المكرمات والغوادى ـ

كتبه احقر الانام ابو المكارم محمد عبد السلام سليم

هزاروى

تقریظ علامۃ الدهر فہامۃ العصر عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء معظم کل شیخ وشاب الحضرۃ العلامۃ الشیخ سالم باحطاب الشافعی امام مجلہ شیخ الشافعیہ بالمدرسۃ النظامیہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الملك العلام۔ والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام۔ سیدنا محمد صلی الله علیہ وسلم الهادی الی یوم القیام۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین نهجوا نهجہ بالكمال والتمام۔ وبعد فان الفاضل المحترم۔ حمید الخصائل والشیم۔ المولوی عبد الهادی۔ سلمہ الباری۔ اتی لدیّ بکتابہ هادی المسترشدین الی اتصال المسندین للتقریظ ولکن لم تمکنی مطالعتہ لاسباب عرضت فلذلك اعتمدت علی تقریظ الفاضل الجلیل۔ والعالم النبیل المولوی محمد یعقوب صدر المدرسین بالمدرسۃ النظامیہ فوافقتہ علیہ فجزی الله کل من اتی منالہ خیر۔ وجنبہ کل ضیر۔ املاہ المفتقر الی رحمۃ ربہ الوهاب الشیخ سالم باحطاب شیخ الشافعیہ بالمدرسۃ النظامیہ

حرر ۲۵ رمضان سنہ ۱۳۲۸ھ

تقریظ العلامۃ الادیب الفہامۃ اللوذعی الاریب مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولانا الشیخ عبد اللہ العمادی ناظر الکتب المذہبیۃ الدار سیہ بدار الترجمۃ السرکار العالیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم کفی بالحدیث شرفاً ان موضوعہ ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ومتن تخرّج فیہ واسند الی نبیہ النبیہ صلوات اللہ علیہ سیدنا عبد الہادی الحیدرآبادی جعل اللہ سعیہ مشکوراً ولقّاہ نضرۃ وسروراً فقط لثلاث خلون من ذی القعدہ سنہ ۱۳۴۷ھ

عالی

تقریظ واقف رموز الشریعۃ کاشف اسرار الحقیقۃ العلامۃ المحقق والفہامۃ المدقق الحضرۃ الفاضل الماہر الادیب الاریب الباہر مولانا محمد عبد القادر الصوفی واعظ سرکار نظام ادام اللہ فیوضہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یستند الیہ کل من یستند ویستند الہادی

الذی یهتدی الیه کل من یهتدی و یرشد والصلوة والسلام
علی النبی الامجد سیدنا ومولانا محمد وعلی اله واصحابه هداة الشرع
المتین والدین المجید الی امد لا یحد ولا یحد اما بعد فقد طالعت
الرسالة الملقبة بتقریب المراد فی رفع الاسناد و وجدتها غایر
شیهمة ولا مثیلة حاویة فی الباب لجمیع مایراد واما المسند الیه
الحقیقی فی باب الاستناد فهو الذات الواحد الاحد رب العباد
لانه متفرد بأهل الامر باظهار کمالاته وانتهی الی حضرة الانسان
الکامل والمرءة المحمول الحامل لذاته وصفاته وکذلک کل واحد
من المرکبات والبسائط فی طریق الوصول الی المجرد المحض ذرائع ووسائط
واسباب ومعدات وشرائط لا یصل احد منها الی مناها الا بالاستناد
بها والاستناد الیها فهو مراد قوله تعالی وابتغوا الیه الوسیلة فی باب
الرشد والتعلیم والهدایة والارشاد فمنه بدء والیه یعود وهو المبدء
والمعاد واما هذا الامر الجلیل الفخیم فقد خصه الله الجلیل العظیم
فضلا وکرما منه الامة المرحومة امة نبیه الکریم علیه افضل
الصلوة والتسلیم فما عند النصاری والیهود ولا عند المجوس والهنود

شيئاً من هذا الامر ليشد ازرهم ويقوى امرهم فهم فى هذا الباب
حيارى وفى ميدان التمحيص و التنقيد سكارى لا تجدهم فى طرق
التنقيد الا كحاطب الليل بل تجدهم عن الصراط السوى يميلون
الى الاعوجاج كل الميل فلله در المصنف العلامة الفهامة
الذى من على اهل الزمان باحسن الايادى اعنى مولانا المولوى
محمد عبد الهادى المدراسى ثم الحيدرآبادى فشكر الله سعيه
الجميل وبارك فى حياته وفيوضاته العلمية والعملية الى يوم
التناد فانه قد جمع فى هذا الكتاب مع انه مختصر موجز ولكنه بحر قد
اندمجت فى الجامع تباين اسنادات مشائخه العظام وفوائد
جليلة وعوائد جميلة لا توجد فى تصنيفة مختصرة السلف فضلاً عن
الخلف الا فى المطولات بعد مطالعة كثيرة وجهد بليغ وحمل
المشقة الخطيرة وارجو من الله تعالى لها بعد ان تحلت بحلية
الطبع لتميل اليها الطبع ميل الفراش الى الشمع وليس فى وسعى
ان اسع حق مدحها ومدح مصنفها الا ان اختم بالدعاء اللهم
اجعلها تذكاراً لمصنفها ومصباحاً لسالكى طريق الرشد والارشاد

آمین آمین بالنون والصاد وصلی اللہ علیہ وسلم علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ الامجاد۔

حررہ الفقیر الحقیر المفتقر الی اللہ الغافر محمد عبد القادر

واعظ سرکار نظام ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل مولانا محمد غوث الترفاتوری المقرر للاسلامیات العربیۃ والفارسیۃ بمسلم ہائی اسکول بلدۃ مدراس ادام اللہ فیوضانہ الی یوم یقوم الناس

ھو اللہ الحکیم العلیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاقول ان الکتاب الموسوم بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین للفاضل الجلیل المحقق القمقام والحافظ النبیل المدقق الھمام مولانا الھمام البارع المولوی عبد الہادی المدراسی الحیدرآبادی لقد وصلنی من معرفۃ بعض الخلان وطالعتہ فی بعض اھم مقاماتہ حسب الدعوۃ وللہ در المصنف انی وجدتہ

جامعاً ليواقيت علم الاسناد فكانه شمس بازغة تتلالأ انوارها وعين نابعة تنشق منها انهارها فاين طلاب العلوم المشتاقين الى الاستناقة منها۔ فبادروا من حيث هممكم العليا۔

قصيدة في شأن ذاك التصنيف الانيق الغطريف وسمو قدر المصنف دامت بركاتهم۔

فيا قدوة العلماء رأس الاعاظم ... لقد فقت بالامجاد نعل المكارم
دعا الناس عند الوعظ خير المصاقع ... واصبحت في الاقران اهل الكرائم
فطالعت ما صنفتم من مجلة ... لقد فزتم فيها بقصوى العزائم
ولاشك ان السعي هذا مبارك ... فانتم به يُرجى بافضال راحم
وجدناك في اعلاء حق مجاهدا ... لحبر بقصد النشر للدين جازم
لدى الخطبة ارتاع العدات ذعرهم ... وقد اثرتهم نحو وقع الصوارم
اقمت عماد الدين اظهرت سره ... على الامة المرحومة من مراحم
كثير من الخطباء للنصح ابلغوا ... قدمت فريدا حيث اجلى المكارم
تقمعت اس البدعة والغواية ... من العلم والعرفان للجهل هادم
قد استرحم العاجزي الى الله تائبا ... كعبد من العصيان في الذنب نادم

فیا ارحم العباد ارحم با حمد	فزعنا علی النفس بکل المظالم

حرره افقر العباد الاحقر محمد غوث القرمالوری احد متعلمی الکلیة العربیة الاسلامیة الشهیرة الدیوبندیة والمقرر للاسلامیات العربیة والفارسیة بمسلم هائی اسکول ببلدة مدراس یوم الخمیس لثلاثین من جمادی الثانیة سنة سبع واربعین وثلاث مائة بعد الالف۔

تقریظ العلامة الجلیل الفهامة النبیل مولانا محمد صدیق البهاری دام فضله تقطیما حین کان نازلاً فی بمبئی مع مولانا ابی الکلام ازاد دامت فیوضاتهم

الحمد للہ عظیم الشان	رب الموالی المنعم المنان
الواحد الصمد الذی هو لم یلد	الواجب والخالق الاعیان
معطی البریة کل شیٔ خلقہ	ووجوده بالروح والجسمان
شتان بین وجوده ووجودنا	لیسا هما واللہ یتحدان
ثم الصلوة مع السلام علی الذی	هو صاحب المعراج والاحسان
بلغ السموات العلی بکماله	فی ساعة اولحظة او آن

وعلى الذين هم الصحابة كلهم | محى رسوم العلم والاتقان
خير الخلائق خلقة وخلائقا | اهل التقى والمجد والايمان
ولبعد فهذا كتاب اول | فى جنس الفاظ ونوع معانى
فيه اتصال المسندين برفعهم | بعضا الى بعض بحسن بيان
قد زين الاسناد فيه مسلسلا | احذا الى احد كعقد جمان
هو من تصانيف النبيل الفاضل | اللوذعى ذى قاطع البرهان
هو عبده الهادى بليغ بالغ | والمرجع بهداية الخلان
لازال مسرورا به قلبه | ماهزت الاوراق فى الاغصان

هذا تقريظ لائق للعالم الفطن الخبير والاديب البصير مولانا المسمى عبد الرحمن الرأولفندوى

الحمد لله الذى اعطى لنا شرف الهدى | البارئ الحق الذى القى بنا الع[illegible]
فرد قديم ناصر عدل لطيف ناصر | اسناده متعارف بين الخلائق وا[illegible]
قد اخبر الانسان مما قبله من قد مضى | ذائم مما لعده انظر فهو مفهوم الضح[illegible]
لا ريب فى اخباره لا ريب فى انذاره | لا ريب فى اسراره ما بين جمع الانبـ[illegible]

قد خص منهم من اتى من بعدهم بالاصطفى | اعنی حبیب الله یا خیر الورى نور الهدى

اصحابه کانوا هداة الناس فی احوالهم | لاشك فی اسنادهم کانوا کنجم فی السما

اقوالهم قول النبی افعالهم فعل النبی | احوالهم حال النبی اسرارهم بدر الدجی

استمسك القوم التقی من جاءهم فی قرنهم | بالسنة المشروعة لاشك فی اثباتها

حتى كذا من قرنهم اعداد الی هذا الزمان | جاءت الینا طبقة من طبقة من مصطفى

من ادرك الطبقات منهم او سعى من خلفهم | قد ادرك الانوار من مشکوة فیض المجتبى

منهم رأینا مشفقا او مخلصا الی صادقا | او منقیا عالما متشرعا مستبصرا

من عبده هادی اسمه اخلاقه معروفة و | اشیاخه مشهورة لاشك فی اسنادها

من ادرك الاخبار منهم بالشروط الكاملة | کل سعوا قولا الی رشد النبی المقتدا

ؑ او باعتبار ما لغة الخلق الاعلی سبیل الحمد ۱۲
ؒ اراجع ضمیر الحدیث باعتبار الصفة والصفة بتاویل الجماعة ۱۲

هذا ما قرظه العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم والرداية مولانا الاعظم مقتدانا الافخم الشیخ الفاضل الواصل الکامل المولوی محمود حسن الطونکی مؤلف معجم المصنفین ادام الله فیوضاته الی یوم الدین

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی بعث النبی الامی وعلم به القرآن وامر الناس باقتدائه

وارسل رسوله الكريم بدين الحق ومكارم الاخلاق وجعل لنا فيه اسوة حسنة اما بعد ان علم الاسانيد من خصائص هذه الامة المرحومة، ومزاياها التي خص الله تعالى بها علماء هذه الامة، صيانة لدينه وحفاظة لاسوة نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم، مضى ما مضى من الايام وخلت ما خلت من الدهور، اتى من قرن الى قرن، وقد كسدت اسواق العلوم الدينية وانطفأت مشارق انوارها، حتى لا يوجد في هذا الزمان عالم يعتني بالاسانيد وعلومها كما كان يعتني بها اسلافنا الكرام ولكن الله حافظ لسنن نبيه، واحكام دينه كما قال انا له لحافظون. فخلق في كل الزمان والدهور رجلا من رجال دينه يشيد به بنيان علوم دينه، فالله تبارك وتعالى خص به في هذه الايام العلامة الفهامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي فجمع اسانيد الحديث واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى ونفع به الاتي من بعده والحاضر بين يديه - امين - والله ولي التوفيق يوفق من يشاء بما يشاء

محمود حسن غفر الله له ولوالديه واليهم احسن - ١٠ ربيع الثاني ١٣٥٢ھ

تقريظ العلامة الفهامة مولانا الفاضل الحاج الشيخ حبيب القادر الموسوي دام الله فيوضاته

احمد اللہ العظیم واصلی واسلم علیٰ نبیہ الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ ومحبوبہ واتباعہ ذوی الشان

الفخیم فقد طالعت الکتاب المسمیٰ بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب

بتقریب المراد فی رفع الاسناد للعالم الفاضل الواعظ الحاج عبدالہادی سلمہ ربہ والایادی

بتمامہ فوجدتہ کاسمہ ہادیا للمسترشدین جمیعا فجزی اللہ تعالیٰ مصنفہ عن جمیع المسترشدین

منہ جزاء کبیرا واجرا کثیرا ط

وانا المفتقر الی فضل اللہ المجید محمد رسول الحمید السید حبیب القادر المؤید کان اللہ لہ ومعہ

تقریظ عالم عامل فاضل کامل مولانا الحافظ المولوی غلام محمد صاحب

ادام اللہ فیوضاتہم فی الیوم والغد خطیب مکہ مسجد مدرس مدرسہ نظامیہ

کتاب مستطاب ہادی المسترشدین تالیف فاضل اجل واعظ بے بدل حاجی حافظ مولانا مولوی عبدالہادی صاحب کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے۔ واقعی یہ کتاب ایک قابل قدر چیز ہے۔ مولف فہام کی عرق ریزی قابل داد ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

نظم

وہ بات کیا پسند ہو جو بے دلیل ہے	اثبات مدعیٰ کی یہی اک سبیل ہے
ارشاد مصطفیٰ سے تجاوز نہ چاہئے	فرمان یونہی حضرت رب جلیل ہے
قرآن بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں بے حدیث	قائل ہے اس بیان کا جو مرد نبیل ہے

لیکن حدیث کیلئے اسناد ہے ضرور	اسکے سوا حدیث بھی اک قال قیل ہے
موضوع وہ حدیث ہے جسکی سند نہ ہو	اصحاب فن کے پاس یہ حرف دخیل ہے
اسناد میں لکھی ہے جو یہ بے بہا کتاب	ہو جسقدر ثنا ئے مؤلف قلیل ہے
دنیا میں ذکر خیر مؤلف ہے پائدار	عقبیٰ میں اُنکے واسطے اجر جزیل ہے
یارب ہو جلد طبع یہ نایاب یادگار	تو کارساز خلق ہے سبکا کفیل ہے

المرقوم ۲۷ محرم ۱۳۴۷ھ روز دوشنبہ

خاکسار۔ غلام محمد خطیب مکہ مسجد

تقریظ مولانا المحدث السابق بین الاقران۔ العلامۃ الادیب الحکیم عبدالرحمٰن السہارنفوری

احقر نے ہادی المسترشدین فی الاسناد کا جا بجا سے مطالعہ کیا۔ مصنف علاّم کی محنت اور عرق ریزی کی جسقدر تعریف کیجائے وہ کم ہے مصنف نے نہایت قابلیت سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا میں رفع اسناد کی غرض سے مشہور مفسرین اور محدثین کا تاریخی تذکرہ بھی کیا ہے۔ اور اُن کے ضروری و دلچسپ واقعات کو بھی کہیں کہیں زیب قلم کیا ہے جس سے کتاب کی یبوست میں ایک حد تک کمی آگئی اور مذاق عصریہ کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہوگئی اسکے بعد مولٰنا موصوف نے نشر احادیث

مسلسلات کا مع رواۃ و مشائخین کے ذکر کیا ہے جس سے اس فن کی قدر و قیمت اور علو مرتبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کتاب کسی صاحب خیر یا سرکار کی مدد سے طبع ہو جائے تو امید ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ فقط۔

حکیم عبدالرحمٰن سہارنپوری

مجھکو بھی اس سے اتفاق ہے۔ فقط۔ جناب حکیم صاحب مرحوم کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے

عبدالحی عفی عنہ
پروفیسر دار العلوم حیدرآباد دکن

عبداللطیف
پروفیسر تفسیر دار العلوم حیدرآباد دکن

تقریظ عالم باعمل فاضل بے بدل حامی دین متین متبع سنن سید المرسلین مولانا الحافظ غلام محمود صاحب ادام اللہ افاداتہم خطیب مسجد جامع عثمانی (سلطان بازار) رزیڈنسی حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

حامداً و مصلیاً

برادر مکرم رفیق محترم قاری خوش الحان واعظ شیریں بیان عالم باعمل فاضل اجل حاجی حرمین شریفین مولانا مولوی حافظ محمد عبدالہادی متع اللہ بطول حیاتہ اَھلَ الاَمصَارِ وَالبَوَادِی نے (نہ صرف اس لحاظ سے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں

بلکہ اس وجہ سے کہ اِس وقت میری آنکھ کا علاج جاری ہے اور مجھے پڑھنے لکھنے سے پرہیز ہے) اپنی تصنیف لطیف ھادی المسترشدین الی اتصال المستدین کے مختلف مقامات پڑھکر مجھے سنائے اِس عمدۃ التصانیف سے فاضل مصنف کے اُس تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے جو جملۂ علوم دینی میں عموماً اور فن حدیث شریف میں خصوصاً انہیں حاصل ہے ۔ مصنف علاّم کی فضیلت اِنکے معلومات کی وسعت اور اُنکی تصنیف کی اہمیت و مقبولیت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ انکی تعریف و توصیف میں نہ صرف مشاہیر علماء ہندوستان رطب اللسان ہیں بلکہ مقتدایان عالم فضلاء حرمین شریفین نے بھی بہ اظہار مدارج و فضائل انکی مدح و ثنا فرمائی ہے ۔ سچ تو یہ ہے کہ مجموعی حیثیت سے اِس نوعیت کی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور یہ بے نظیر تصنیف شرفِ اوّلیت سے مشرف ہے ۔ فی الحقیقۃ فاضل مصنف کی محنت و عرقریزی قابل قدر و اجر ہے ۔ جزاہ اللہ عنی و عن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلین ؐ

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ۞

راجی رحمۃ الملک المعبود غلام محمود ۔ خطیب مسجد جامع عثمانیہ رزیڈنسی حیدرآباد



تقریظ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ واعظ شہیر مقرر خوش تقریر عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ سابق فی میدان الفنون سابح فی بحار العلوم مولانا احمد ابو الکلام لازالت فیوضاتہ الیٰ یوم القیام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ ۔ جناب مولوی عبد الہادی صاحب نے از راہ عنایت مجھے اپنی تالیف کا مسودہ دکھلایا جس میں انہوں نے اپنی تمام اسناد تعلیم و کتب نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ جمع کر دی ہیں اور کوشش فرمائی ہے کہ تمام سلاسل اسناد اس طرح مرتب کر دئے جائیں کہ انکے مطالعہ سے انکی تاریخی حیثیت بھی واضح ہو جائے۔ علم الاسناد علوم اسلامیہ کی اُن خصوصیات میں سے ہے جنکی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ علماء سلف اسے نہایت عزیز رکھتے تھے اور اسے منجملہ مہمات دینیہ کے سمجھتے تھے بعض اکابر سلف کی نسبت منقول ہے کہ انہوں نے صرف کسی ایک سند جید و اقرب کے حصول کیلئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اُسکی صعوبتیں برداشت کی تھیں ۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں علوم اسلامیہ کے درس و تدریس کے تنزل سے حفظ اسناد و سلاسل کا ذوق بھی ناپید ہو رہا ہے اور اسمًا و رسمًا بھی اخذ سند و اجازات کی بہت کم پروا کی جاتی ہے ۔ اِن حالات میں مولوی صاحب موصوف کا یہ اہتمام یقینًا نہایت درجہ مغتنم ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی سعی مشکور فرمائے ۔ اور اس سالہ کا مطالعہ طلاب علم کے لئے موجب برکت بصیرت ہو ۔ فقط

فقیر احمد المدعو بابی الکلام کان اللہ لہٗ ۔ مدراس ۔ ۱۹ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۴۷ھ

مولینا و اولینا مولوی دہادی یقینی کی کتاب لا جواب فی الحقیقت ہادی الی حسن المآب ہے ۔ بمشار مقبولہ منقولہ ۔ ھذہ

کل اناء یترشح بما فیہ ۞ وھذا التمثیل صحیح لآثار فیہ

فللہ درہ وعلی اللہ برہ فضلا و احسانا ۔

کتبہ العبد المھین الشہیر بسید شاہ مجد الدین شطاری القادری سندیاب ۷ اعلوم عربیہ و سجادہ نشین آبائی منظور شاہیہ نیز جاگیردار مورد ثی



بسم الله الرحمن الرحيم

واستغنت

الحمد لله الذی منّ علینا بفضلہ الفخیم ۞ وجعل العلم روضۃ عالیۃ ورفع
درجات اھلہ بکرمہ العمیم ۞ وسلک باحبابہ نھج الصراط المستقیم ۞
واختص بالعنایۃ من اتی جنابہ بقلب سلیم ۞ وقسم بنی آدم الی ذی حظ و
حرمان ۞ یتواصون بعضھم بعضا بالتقوی والفضل والاحسان واحسن الینا باتصال
السند الی اشرف العباد ۞ وجعل علماء امتہ خلفاء لنبیہ وخصھم
بحفظ الاسناد ۞ وجعل لنا الیہ طریقا وسبیلا ۞ واقام لنا علی معرفتہ حجۃ
ودلیلا ۞ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان الادومان علی سیدنا
ومولانا محمد رحمۃ للانام ۞ مھبط الروح الامین والمظلل بالغمام ۞
والمختص بشریعۃ محتویۃ علی الاحکام ۞ افضل الخلق ومصباح الظلام
صلی اللہ تعالی وسلم وانعم وبارک علیہ وعلی آلہ الفخام ۞ واصحابہ
النجباء البررۃ الکرام ۞ اما بعد فیقول عبد ذلیل ۞ لرب جلیل ۞ غبار
تراب اقدام العلماء الکرام ۞ خادم العلم والاسلام ۞ الراجی عفو ربہ

ذی الایادی ؛ ابوسعید محمد عبد الهادی ابن الحاج مولانا محمد عبد الکریم تغمدھما اللہ بفضلہ العمیم ؛ لما کان علم الاسناد وحفظہ من خصوصیات ھذہ الامۃ المرحومۃ ؛ الذی بہ تتصل مسانید سننہ علیہ الصلوٰۃ و السلام لطرائق معروفۃ معلومۃ ؛ بھا یحصل لنا الامتیاز بین الاحادیث الصحیحۃ والسقیمۃ ؛ غیر اھل الھواء والبدع فانھم حرموا من ھذہ النعمۃ العظیمہ ؛ کما قال العلامۃ ابن حجر فی کتاب مسانیدہ سیف مانصہ ومن عجیب الاستقراء انہ کُشِف لی ان ذوی البدع الاعتقادیۃ فاتھم ھذا الاتصال من اصلہ فلا یروون حدیثا ولا یذکرون مسئلۃ فقھیۃ عن احد من ائمتھم الا بمجرد تقلید لواحد او اثنین واما لو طلبت منہ اتصالا بسند معروف او طریق موصوف لم یستطع لذلک سبیلا ؛ ثم یجد بدا من ان یکل امرہ الی تقلید لا تقتدیہ ولا یعول علیہ تعویلا ؛ وقد صرح ائمتنا بانہ لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ قالوا لعلم الثقۃ بنسبتھا الی اربابھا باسانید تمنع التحریف والتبدیل بخلاف المذاھب الاربعۃ فان ائمتنا جزاھم اللہ عن الاسلام والمسلمین خیرا بذلوا انفسھم فی تحریر اقوالھا وبیان ماثبت من قائلہ عن قائلہ ومالا فامن اھلھا کل

تحریف وعلموا الصحیح من الضعیف کما علیہ المحدثون والسلف الصالح والخلف
المتاخرون فتراھم علی غایۃ من الاحتیاط فی نقل مذاھبھم ونھایۃ من
الانضباط لکل ما اشتملت علیہ من مطالبھم حتی لو قلت لاحدھم اذکرلی
سندک فی ھذہ المسئلۃ بامامک؛ سردہ علیک علی الفور مبینا بانہ
رایک وعظیم اوامک؛ انتھی وقال فی الفتاوی الحدیثیۃ ص ۱۶۵ قال الحافظ
ابن حجر الاشبیلی المالکی خال الحافظ السھیلی صاحب الروض فانہ قال اتفق
العلماء علی انہ لا یصح لمسلم ان یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا حتی
یکون عندہ ذالک القول مرویا ولو علی اقل وجوہ الروایات ولو افق ذلک
ولیشرحہ قول بعض الحفاظ ان المحدثین لا یلتفتون الی صحۃ النسخۃ
الا ان یقول الراوی انا اروی ما فیھا بسندی المتصل انتھی مختصرا
وعن الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ الذی یطلب الحدیث بلا اسناد
کحاطب لیل یحمل الحطب وفیہ افعی وھو لا یدری اھ وعن الامام ابن المبارک
رضی اللہ عنہ الاسناد من الدین ولولاہ لقال من شاء ما شاء وعنہ
ایضا طالب العلم بلا اسناد کراقی السطح بلا سلم اھ وعن الامام سفیان
الثوری الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم یکن لہ سلاح فبای شیئ یقاتل

اوام بالضم تشنگی یا حرارت ۱۲ منتخب

وقال حافظ الغرب ابن عبد البر الاجازة فى العلم رأس مال كبير او كثير

وقال بعض المشائخ الاسناد الى المشائخ انساب العلماء العاملين فانهم

الآباء فى الدين وقال العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبرى رحمه الله تعالى

فى ثبته العلم هو مادة النور فى الدنيا والآخرة وبه حياة الارض بذكر الله

عز وجل وذكر رسوله وبقاؤه بقراءته وكتابته بدون تعد ولا طغيان

بالاضاعة واخذه عن غير اهله ووضعه فى غير محله ورفع القرآن

وكتابة الاسناد من اعظم اشراط الساعة وعندها موت الخضر عليه السلام

ونزول عيسى عليه السلام لقتل الدجال ٭ وفى اوائل سورة العلق

ما يشير الى ان اهم الامور قرأة العلم وكتابته لبقاء الذكر والاجر والله

اعلم اھ ولا يخفى عليك ان ما ذكره الاعيان محمول على الاستحسان

فان الاجازة من الشيخ ليست بلازمة فى جواز رواية الحديث

والعمل به بل الشرط ان يكون اهلا لذلك الا انها كماله كما هو مصرح

فى محله ولم يريدوا صور العلم وكتابة الاسناد ٭ بل قصدوا حقائقها

التى بها الرشاد ٭ وغرضنا فى هذا الكتاب ذكر الطرق التى منها وصلت

الينا احاديث النبى صلى الله عليه وسلم ولو لم يكن الاسناد اصلا

لم تبق الشرعية - وكذا النسخة التي لم تصح على اصلها ولم يعرف صحة
اصلها لا يعتمد عليها - فلذا قال العلامة العجلوني محدث الشام في
ثبته ما نصه والاسناد من خواص هذه الامة المحمدية؛ فينبغي الرحيل
لتحصيله ولو الى اقصى البلاد الهندية اه واذا اجتمع الدراية مع الرواية
فتكون ذلك نورا على نور؛ والعلو في الاسناد امر محبوب ومرغوب فيه
عند المحدثين؛ بحيث يحصل بالسند العالي القرب من رسول رب العلمين؛
ولهذا الوجه قد اخذ الاكابر عن الاصاغر؛ وعدوه من الفضائل والمفاخر؛
وقد حضرت يوم عيد حين اقامتي بمكة المكرمة عند شيخي المفضال؛ مولانا
الشيخ صالح كمال؛ المفتي وشيخ العلماء والامام؛ والخطيب والمدرس
بالمسجد الحرام؛ وقلت له يا سيدي جئتك لاسمع منك الحديث المسلسل
بيوم العيد فقال لي اني لم اسمعه من احد بشرطه ثم بعد وقفة قليلة
سألني عن الفاظ ذالك الحديث فقرأته عليه فسألني رحمه الله هل
سمعته اليوم من احد فاجبته باني قد سمعته اليوم من شيخي الحبيب حسين
الحبشي فقال انت سمعته منه فهو شيخك وانا سمعت منك فانت شيخي
فقلت له يا سبحان الله كيف اكون شيخك يا سيدي وانا من ادنى

لامیذک فقال لا بأس بذ الوفا لی کنت بحر وما من نعمۃ فحصلت منلہ لی

انتہی قولہ رحمہ اللہ تعالی ۔ فتبین لکم

یا اخوانی قدر ہذا العلم الشریف، ورکدت الہمم عن ہذا العلم مع

ہذا العلو المنیف حتی صار نسیا منسیا قال المحدث ولی اللہ فی الارشاد صفحہ ۳

ان ہذا العلم صار فی عصرنا نسیا منسیا، وکاد اہل العصر لجہلہم بفضلہ

یتخذونہ سخریا، اما اردت ان اجرب نفسی واجرا ابناء جنسی علی الدخول

فی تیلک المسالک، وان کنت لست اہلا لذالک، کما قیل شعر ۔

فتشبہوا ان لم تکونوا مثلہم، ان التشبہ بالکرام فلاح، وقصدت

ان اذکر ما ظفرت بہ وتلقیتہ من اشیاخی واساتذتی مما وقع لی

منہم من الاجازات وذکر اتصالاتہم لما فیہ من الفوائد التی بہا

یستفاد، ویسہل بہا سبیل الرشاد، ویبقی بتدوینہ ذکرہم ۔ اذمن

حقوق الشیوخ علی التلامذۃ حفظ علومہم وابلاغہا الی من بعدہم

وردفی الخبر عن النبی الصادق الامین الابر صاحب القبر الاعطر علیہ

الصلوۃ والسلام من اللہ الاکبر انہ قال نضر اللہ امرأ سمع مقالتی

فوعاہا وادا ہا کما سمعہا وللہ در سیدنا ابن خطیب داریا ۔

لم اسع فی طلب الحدیث لسمعة	او لاجتماع قدیمه وحدیثه
لکن اذا فات المحب لقاء من	یهوی تعلل باستماع حدیثه

قال الحافظ ابو القاسم ابن عساکر رحمه الله القادر

واطلب علی جمع الحدیث وکتبه	واجهد علی تصحیحه فی کتبه
واسمعه من اربابه نقلا کما	سمعوه من اشیاخهم تسعد به
واعرف ثقات رواته من غیرهم	کیما تمیز صدقه من کذبه
فهو المفسر للکتاب وانما	نطق النبی حکایة عن ربه
وتفهم الاخبار تعلم حله	من حرمه مع فرضه من ندبه
وهو المبین للعباد بشرحه	سیر النبی المصطفی مع صحبه
وتتبع العالی الصحیح فانه	قرب الی الرحمن تحظ بقربه
وتجنب التصحیف فیه فربما	ادی الی تحریفه بل قلبه
واترک مقالة من لحاک بجهله	عن کتبه او بدعة فی قلبه
فکفی المحدث رفعة ان یرتضی	ویعد من اهل الحدیث وحزبه

ومن المعلوم ان طلب العلم اشرف الطاعات - کما هو منصوص علیه عند الائمة

الثقات - اذبه يكون تميز الانسان من بين انواع الحيوان - وينال به علو الشان - اذا كان خالصا لوجه الله المنان نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا * وقسوة قلوبنا وطول امالنا * والله المسئول متوسلا بسيد البريات * واشرف الكائنات * وافضل الموجودات * عليه وعلى اله وصحبه ازكى التحيات * وانمى التسليمات * ان يسهل على ذلك من انعامه * ويعيننى على اكماله واتمامه * وان يستر عثراتى * ويسمح هفواتى فانى ما ابرئ نفسى ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربى ان ربى غفور رحيم

وما ابرئ نفسى اننى بشر	اسهو واخطئ اذا لم يحمنى قدر
وما ارى عذرا اولى بذى زلل	من ان يقول مقرا اننى بشر

واسئل الله تعالى خاشعا متضرعا ان يتقبل منى هذا التاليف وسائر تاليفاتى ويجعلها خالصة لوجهه الكريم * وذخيرة يوم عظيم * يوم لا ينفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم * ويسلك بى وجميع المسلمين نهج الطريق المستقيم وينفع بها العباد * فى عامة الاقطار والبلاد * ويظهر بها خصائص السنة فى كل مجمع وناد * فانه على ذلك قدير * وبالاجابة جدير * وكان ذلك فى الثالث والعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية

فی زمان اقامتی بحیدر آباد الدکن، صانہ اللہ عن البدع والشرور والفتن
حین کنت مغبوطا بین الاقران، و ممنونا بالمنن الفائضۃ علی من حضرۃ
السلطان، ناصر الاسلام والمسلمین، رافع اعلام العلماء والصالحین
سه اقامت فی الرقاب لہ ایادی، ھی الاطواق والناس الحمام
باسط بساط الجود والانصاف، ھادم قصر الجور والاعتساف، ممدوح
الزمن، سلطان بلاد الدکن، ھو الذی ضرب بہ المثل فی حسن الانتظام
اعلیحضرۃ آصفجاہ النظام، الفائق بین الاقران، المستنصر المستعان
سلطان ابن السلطان میر عثمان علی خان، لازال
مجتھدا فی نشر الامن والامان، وامنا من جمیع الآفات والاحزان،
وادار اللہ مدار دولتہ ما دار الدوران، ووضع شانئہ فی الخذلان
والخسران، ولازالت اقمار سلطنتہ لامعۃ، وشموس اقبالہ بازغۃ،
اللھم کما منحت علی عبادک بفضلہ ولطفہ واحسانہ، فامنن علیہ
بعلو درجتہ بین اقرانہ، وارزقہ الحج الاکبر وزیارۃ صاحب الکوثر
صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ فی الاصائل والبکر، واحفظہ
واولادہ لاسیما ولی العھد الفائق بین الاقران، نواب والاشان

اعظم جاہ بہادر میر حمایت علی خان بحفاظتک من حوادث الزمان

بحرمة نبیک سید المرسلین علیہ الصلوٰة والسلام الی یوم الدین شعر

یا ربنا احفظ لنا	سلطاننا عثمان علی	وادم لنا ایا مہ	بالفرح والکرم الجلی
واجعل لداعدائہ	یا رب درک الاسفل	واحفظ لہ اولادہ	بالعز والشان العلی

وقد من اللہ تبارک وتعالی علی ہذا الحقیر المعترف بالذنوب والتقصیر مع تاخر عمری وقصر باعی وکساد متاعی باجتماع شیوخ اجلة کرام وسادات عظام والمشائخ کما قیل اشجار الوقار ومنابع الاخبار لا یطیش لہم سہم ولا یسقط لہم وہم ان رأوک فی قبیح صدوک وان ابصروک علی جاہ امدوک نفعنی اللہ بہم ونور قلبی بانوار فیوضہم وجمعنی وایاہم فی دار السلام ومن علینا بحسن الختام عند حلول الحمام وہذا وان الشروع فی ذکرہم لعل اللہ یکرمنا الہم وینیلنا منالہم انہ رؤف رحیم ولا حول ولا قوة الا باللہ

الحصة الاولی من ہذا الکتاب فی ذکر مشائخ الکرام دامت برکاتہم الی یوم القیام

فمن مشائخنا المکیین عمدة العلماء زبدة الفضلاء العلامة الاجل الفہامة الاکمل الفقیہ المحدث المفسر مولانا الحافظ الشیخ محمد عبد الحق الحنفی النقشبندی المجددی ابن الشیخ مولانا شاہ محمد بن یار محمد الالہ آبادی

الشیخ الاول [illegible]

المهاجر الی بلد اللہ الامین، شیخ الدلائل بمکۃ المکرمۃ زادھا اللہ تشریفا
وتکریما لازالت شموس فیوضاتہ بازغۃ، وبدور کمالاتہ لامعۃ، حضرت
کثیرا من مجالسہ وانتفعت بہ قرأت علیہ الاوائل السنبلیۃ، وسمعت
منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ، والمسلسل بیوم العید وسورۃ الفاتحۃ
وسورۃ الصف وشبک بیدی واضافنی علی الاسودین واجازنی
بالقرآن العظیم وحدیث النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وغیرھما
من بقیۃ العلوم اجازۃ عامۃ تامۃ عن مشائخہ الاعلام منھم العلامۃ
الفھامۃ مولانا محمد قطب الدین الدھلوی المکی عن العلامۃ الشھیر
فی الآفاق مولانا المحدث محمد اسحاق المتوفی سنہ ۱۲۶۲ھ بمکۃ المکرمۃ
عن العلامۃ الفھامۃ عمر بن عبد الکریم العطار المکی عن شیخہ العلامۃ
محمد طاھر بن العلامۃ الشیخ محمد سعید سنبل عن والدہ الشیخ محمد سعید
سنبل عن الشیخ عید بن علی الازھری البرلسی الشافعی عن شیخہ
خاتم المحدثین ببلد اللہ الامین عبد اللہ بن سالم البصری المتوفی سنہ ۱۱۳۴ھ
عن العلامۃ شمس الدین محمد بن علاء الدین البابلی عن الشیخ محمد
حجازی الواعظ الشعراوی عن المعمر المسند محمد بن ارکماش الحنفی

مشائخ البابلی

عن حافظ العصر ابی الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی الشهیر بابن
حجر باسانیده المذکورة فی ثبته **المعجم المفهرس** ویروی البابلی ایضا
عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کلٍ من المسندین یوسف
ابن زکریا ویوسف بن عبد الله الارمیونی کلاهما عن الحافظ محمد بن
عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر ویروی ایضا عن خاله سلیمان ابن
عبد الدائم وابی النجا سالم بن محمد السنهوری وعبد الرؤف المناوی الشهاب
احمد ابن الشبلی کلهم عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن
الحافظ ابن حجر **ویروی السنهوری** عن الشهاب احمد بن حجر الهیتمی
عن شیخ الاسلام زکریا وعبد الحق بن محمد السنباطی عن الحافظ ابن حجر
ویروی محمد حجازی الواعظ شیخ البابلی ایضا عن النجم الغیطی
ویروی ایضا عن احمد بن خلیل السبکی عن الجمال ابراهیم بن احمد بن
اسماعیل القلقشندی عن الحافظ ابن حجر **ومن مشائخ الشیخ**
عبد الله بن سالم البصری الشیخ علی بن عبد القادر الطبری وهو
یروی عن العلامة عبد الواحد ابن ابراهیم الحصّاری عن الشمس
محمد بن ابراهیم الغمری عن الحافظ ابن حجر ویروی عبد الواحد ایضا

مشائخ الحجازی الواعظ

مشائخ ابن سالم البصری

مشائخ عبد الواحد الحصاری

عن الجلال عبد الرحيم العباسی عن الحافظ الجلال السيوطی ويروی
عبد الواحد ايضا عن الحافظ الجلال السيوطی بالاجازة العامة لمن ادرک
حياته - كما ذكره ابن حجر المكی فی مسانيده وولادة الحصاری سنة تسع
وتسعمائة ۹۰۹ ووفاة السيوطی سنة احدی عشرة وتسعمائة ۹۱۱ ومن مشائخ
الشيخ عبد الله بن سالم البصری الشيخ عيسى بن محمد بن محمد
ابن احمد بن عامر الثعالبی الجعفری المغربی الجزائری المالکی وهو يروی
عن العلامة ابی الارشاد نور الدين علی بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن الاجهوری
عن نور الدين علی بن ابی بكر القرافی عن ابی الفضل الحافظ جلال الدين
السيوطی ويروی الشيخ عيسى ايضا عن قاضی القضاة شهاب الدين
احمد بن محمد بن خفاجه المصری الحنفی الشهير بالخفاجی عن البرهان
ابراهيم بن ابی بكر العلقمی عن الحافظ السيوطی واخذ ايضا عن ابی
الحسن علی بن محمد المقری عن ابی المنجا سالم السنهوری عن النجم الغيطی
عن شيخ الاسلام زكريا الانصاری واخذ ايضا عن الشيخ ابی العزائم
سلطان بن احمد بن سلامة بن اسماعيل المزاحی القاهری المتوفی ۱۰۷۵ھ و
اخذ الشيخ سلطان ايضا عن نور الدين علی الزيادی وسالم السنهوری

مشائخ عيسى بن محمد الثعالبی

عن الشيخ احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري **ومن مشائخ الشيخ عبد الله بن سالم البصري**
الشيخ علي بن الجمال الانصاري وهو يروي عن والده عن الشيخ محمد
ابن احمد الرملي عن القاضي زكريا **ومن مشائخ الشيخ عبد الله**
البصري الشيخ منصور الطوخي وهو اخذ عن الشيخ سلطان المزاحي
ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري الشيخ محمد بن سليمان المغربي
وهو يروي عن جماعة - **منهم** شيخ الاسلام ابو عثمان سعيد بن ابراهيم
الجزائري عرف بقدورة عن ابي عثمان سعيد المقري عن الحافظ ابي
الحسن علي بن هارون وابي زيد عبد الرحمن بن علي بن احمد العاصمي الفاسي
الشهير بسقين عن الزين زكريا **ومنهم** شيخه المعمر ابو مهدي السجستاني
عن المنجور عن النجم الغيطي عن الزين زكريا **ومنهم** ابو الارشاد علي بن
محمد الاجهوري وقاضي القضاة احمد بن محمد الخفاجي كلاهما عن
الشمس محمد بن احمد الرملي عن الشيخ زكريا **ومنهم** السراج عمر الحانوتي
والشيخ بدر الدين الكرخي والشمس محمد بن احمد العلقمي جميعا
عن الزين زكريا والجلال السيوطي **وللشيخ محمد طاهر سنبل مشائخ**

مشائخ محمد بن سليمان

ھ هذا النقل من الاتحاف ١٢

ھ بضم السين المهملة وفتح القاف المشددة ١٢

مشائخ محمد طاهر سنبل

اخرسوی والده ومنهم خاله الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن

الشيخ حسن العجيمي الآتي ذكره ومنهم الشيخ احمد الجوهري الكبير المصري المتوفى سنة ١١٨١

وهو اخذ عن الشيخ محمد الزرقاني واحمد النفراوي ومحمد بن عبد الله

السجلماسي المغربي وعيد النمرسي والشيخ ابي المواهب البكري

وعبد الحي بن عبد الحق الشرنبلالي الحنفي والشهاب احمد النخلي وعبد الله

ابن سالم البصري وعبد ربه بن احمد الديوي الآخذ عن الشرنبلالي

وامام الازهر رضوان الطوخي الآخذ عن الشبراملسي والشمس محمد بن

منصور الاطفيحي الاخذ عن البابلي وعن المزاحي وعن الشوبري وغيرهم

ومنهم الشيخ منصور المنصوري الازهري المصري عن العلامة سليمان

المنصوري عن الشيخ عبد الحي الشرنبلالي عن الشيخ سلطان المزاحي

والشيخ احمد بن محمد الخفاجي والشيخ علي الشبراملسي وهو عن الشيخ

علي الاجهوري عن نور الدين القرافي عن السيوطي واخذ الشبراملسي

مشائخ الشبراملسي

ايضا عن الشيخ ابراهيم اللقاني عن ابي المنجا سالم السنهوري عن الغيطي

الشيخ الرملي اجاز لاهل عصره

عن القاضي زكريا الانصاري ويروي ايضا عن الرملي بالاجازة

العامة فان الرملي اجاز اهل عصره وكان اذ ذاك عمر الشبراملسي

اربع سنين **ومنهم** الشيخ اسماعيل النقشبندی عن الشیخ ابی طاهر الکردی
المدنی **ومنهم** العلامة السید عبد اللہ میرغنی عن الشیخ احمد النخلی

ومن اخذ عنهم الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار الشیخ

مشائخ الشیخ عمر العطار

العلامة السید علی بن عبد البر الحسنی الونائی المتوفی سنة ١٢١١ عن العلامة شہاب
الدین احمد جمعة البجیرمی عن المعمر احمد بن رمضان ابن عزام الشافعی
الازہری عن الشمس البابلی عن الشمس الرملی والعارف باللہ عبد الوہاب
الشعرانی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری **ومنهم** العلامة مفتی
الحجاز الشیخ عبد الملک ابن عبد المنعم بن تاج الدین القلعی الحنفی المتوفی سنة ١٢٢٨
عن الشیخ عبد المنعم عن والدہ الشیخ تاج الدین عن الشیخ حسن العجیمی
والشیخ عبد اللہ البصری **ومنهم** الشیخ محمد بن الشیخ عبد الرحمن الکزبری
المتوفی سنة ١٢٢١ عن والدہ المتوفی سنة ١١٨٥ عن الشیخ محمد ابن عقیلة عن الشیخ احمد بن
محمد الشہیر بابن عبد الغنی عن المعمر محمد بن عبد العزیز المنوفی عن
المعمر ابی الخیر عمر بن عموس الرشیدی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری
واخذ الشیخ محمد الکزبری ایضا عن الامام الکبیر والعارف باللہ
الشہیر عبد الغنی النابلسی عن شیخ الاسلام الحافظ نجم الدین محمد الغزی

عن والده بدر الدین محمد الغزی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری

واخذ ایضا عن الشیخ احمد المنینی وعن خال والده[2] الامام الشهیر

بالشافعی الصغیر الشیخ علی بن احمد الکزبری **واخذ** الشیخ عبد الرحمن

والد الشیخ محمد الکزبری ایضا عن الامام الفقیہ الشیخ محمد الکاملی و

الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی والشیخ عبد القادر المجلد التغلبی الحنبلی

والشیخ المعمر الشیخ عبد الرحمن المجلد الحنفی السلیمی وغیرهم مما هو مذکور

فی کراسۃ لہ جمع فیہا بعض اسانیدہ فی الصحیحین وبعض الکتب

ومنہم الشیخ احمد بن عبید العطار المتوفی سنہ ۱۲۱۸ عن الشیخ اسمعیل العجلونی

والشیخ محمد الغزی والشیخ احمد المنینی وهم یروون عن[3] محدث الشام

محمد ابی المواهب الحنبلی البعلی عن الشیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی

البعلی عن المعمر المسند ابی عبد الرحمن محمد حجازی الواعظ **وروی**

الشیخ ابو المواهب[3] عن الشیخ محمد العبشی عن الشیخ الامام مفتی الانام

علی مذهب ابی حنیفۃ بدمشق الشام عبد الرحمن بن علاء الدین بن عماد الدین العمادی

عن محمد محب الدین عن محمد البدر الغزی عن القاضی زکریاح والشیخ

محمد العبشی یروی عن الشمس محمد المیدانی عن الشیخ محمد الرملی عن

[2] ای الشیخ محمد الکزبری ۱۲

ثبت ابن عابدین ۱۲

مشائخ الشیخ ابی المواہب

الشیخ زکریا الانصاری **ویروی** الشیخ ابو المواهب ایضاً عن الشیخ خیر الدین شیخ الافتاء بالدیار الرملیہ وکانت تاتیہ الاسئلۃ من سائر الاقطار عن الشیخ احمد امین الدین عن والدہ عبد العال الحنفی عن القاضی زکریا الانصاری **ومن مشائخ الشیخ اسمٰعیل العجلونی** الشیخ محمد الولیدی المکی المتوفی ۱۱۳۳؁ھ وھو یروی عن الشیخ احمد البنا الدمیاطی عن شیخہ الشیخ محمد بن عبد العزیز المنوفی المعمر عن الشیخ ابی الخیر بن عموش الرشیدی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری و **یروی** عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی عن مشائخہ الآتی ذکرہم **ومن مشائخ العجلونی** الشیخ محمد الضریر الاسکندرانی وھو اخذ عن الشیخ عبد الباقی الزرقانی والشیخ ابراھیم الشبرخیتی والشیخ یحیی المغربی الشاوی والشیخ محمد النفر نابلی جمیعھم عن الشیخ سلطان المزاحی **ومن مشائخ العجلونی** الشیخ ابو طاھر بن ابراھیم الکورانی المدنی والشیخ ابو الحسن السندی المتوفی ۱۱۳۸؁ھ والشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ تاج الدین القلعی والشیخ محمد عقیلۃ المکی والشیخ عبد الغنی النابلسی والشیخ الیاس الکردی والشیخ

ثبت ابن عابدین

مشائخ العجلونی

يونس المصري الكفراوي والشيخ عبد الرحيم الازبكي والشيخ اسمٰعيل الحائك والسيد نور الدين الدسوقي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ عمر بن عبد الكريم** الشيخ محمد الشنواني عن ابي العزائم عيسى بن احمد البراوي عن الشيخ احمد الدفري عن الشيخ سالم البصري عن والده الشيخ عبد الله بن سالم البصري **ومن مشائخه** الشيخ العلامة السيد محمد مرتضى الزبيدي المتوفى ١٢٠٥ كتابةً وهو يروي عن الشمس محمد بن احمد بن حجازي العشماوي والشيخ الشهاب احمد بن عبد المنعم الدمنهوري وهما عن الشيخ عبد الله ابن سالم البصري **واخذ** الشيخ عمر ايضا عن الشيخ صالح الفلاني عن مشائخه الآتي ذكرهم **ويروي العلامة مولانا محمد اسحاق** عن جده لامه العلامة مولانا الشيخ عبد العزيز المحدث الدهلوي عن والده العالم الكبير والفاضل الشهير المفسر المحدث مولانا ولي الله الدهلوي عن الشيخ ابي طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه عن الامام صفي الدين احمد ابن محمد القشاشي المدني المتوفى سنة ١٠٧١ عن الشيخ ابي المواهب احمد الشناوي المتوفى سنة ١٠٢٨ عن جماعة من المشائخ منهم ابوه علي بن عبد القدوس عن الشيخ

ذكر مشائخ احمد الشناوي

تلميذ السيد صبغة الله البروجي والبروج بلدة من صوبة گجرات والشناوي بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

احمد ابن حجر المکی والشیخ عبد الوهاب الشعرانی کلاهما عن الزین زکریا ومنهم
الشیخ محمد بن ابی الحسن البکری عن والده عن الزین زکریا ومنهم الشمس
محمد بن احمد الرملی عن والده عن الزین زکریا وعن الزین زکریا بلا واسطة
ومنهم الشیخ حسن الدنجیهی عن الجلال السیوطی واخذ الشیخ احمد
القشاشی بالاجازة العامة عن الشمس الرملی عن الزین زکریا و
من مشائخ الشیخ ابراهیم الکورانی الشیخ ملا محمد شریف بن یوسف بن ملا
ابن القاضی محمود بن ملا کمال الدین الکورانی الصدیقی المتوفی سنة ۱۰۷۸ببلدة اب
من اعمال تعز بالیمن وهو اخذ عن الشیخ عبد الباقی بن عبد الباقی البعلی
ثم الدمشقی الحنبلی عن الشیخ علاء الدین البابلی واخذ ایضا عن الفقیه
علی بن علی بن محمد الحلبی عن الشیخ ابن حجر المکی ومن مشائخ الشیخ الکورانی
(ای الشیخ ملا محمد شریف ۱۲)
الشیخ نجم الدین محمد ابن الشیخ بدر الدین محمد بن الشیخ رضی الدین
محمد العامری الغزی ثم الدمشقی المتوفی سنة ۱۰۶۱ وهو اخذ عن والده عن القاضی

روایة القشاشی عن الرملی بالاجازة العامة

---

[۱] وروایة القشاشی عن الرملی بالاجازة العامة ذکره الشاه ولی الله فی الارشاد والبدیری فی ثبت العبد الضعیف العالی العفو
[۲] والشیخ ابراهیم ممن اجاز اهل عصره ذکره العلامة ابن عابدین فی ثبته ناقلا من القول السدید باتصال
الاسانید ثبت الشهاب احمد المنینی فانه قال فیه وقد اخبرنی باذنه لاهل عصره الشیخ محمد ابن الطیب
المغربی نزیل المدینة المنورة وهو ثقة ثبت والله تعالی اعلم ۱۲ عبد الهادی غفر الله له ولوالدیه

ذکریا **ومن مشائخ الکورانی** الفاضل ملا عبد الکریم بن الملا ابی بکر الکورانی

المتوفی سنہ ۱۰۵۰ خمسین والف وهو اخذ عن الشمس الرملی عن الزین زکریا **ومن مشائخه**

الشیخ ابو العزائم سلطان بن احمد المزاحی السابق ذکره **وروی الشیخ محمد ابو طاهر**

المدنی الکورانی عن العلامة الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی المالکی والشیخ حسن

بن علی العجیمی والشیخ احمد النخلی وغیرهم فاما الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی فقد

تقدم ذکر مشائخهما **واما الشیخ ابو الاسرار** حسن بن علی العجیمی المکی الحنفی

المتوفی بالطائف سنہ ۱۱۱۳ فله **مشائخ شهیرة منهم** الشیخ محمد بن علاء الدین

البابلی والشیخ الامام صفی الدین احمد بن محمد القشاشی المدنی و

الشیخ عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی

والشیخ علی بن الجمال والشیخ منصور الطوخی والشیخ علی الشبراملسی

وقد سبق ذکر هؤلاء الاعلام **ومنهم** الامام زین العابدین بن عبد القادر

الطبری عن والده عن الشمس محمد الرملی عن القاضی زکریا واخذ

ایضا عن الشیخ عبد الواحد الحصاری عن شمس الدین محمد الغمری والشرف

عبد الحق السنباطی کلاهما عن الحافظ ابن حجر **ومنهم** الشیخ المعمر العارف

مشائخ حسن العجیمی

مشائخ زین العابدین بن الطبری

له وفی المجالة النافعة الباهلی وفی حاشیتها باهل قریة من قری مصر والله تعالی اعلم ۱۲ عبد الهادی

احمد بن محمد العجل[١] عن جماعة منهم البدر محمد بن رضی الدین الغزی والامام
کتابة ١٢
یحیی الطبری کلاهما عن الحافظ السیوطی ومنهم الشیخ قطب الدین محمد بن
احمد الحنفی المکی عن الشرف عبد الحق السنباطی **ومن مشائخ الشیخ**
حسن العجیمی الشیخ العلامة جمال الدین محمد بن رسول البرزنجی
الحسینی المتوفی سنة ١١٠٣ عن جماعة من العلماء المشاهیر منهم الملا محمد شریف الکورانی
والشیخ احمد القشاشی المدنی والشیخ ابراهیم الکورانی واخذ بدمشق
عن الشیخ عبد الباقی الحنبلی وببغداد عن الشیخ مدلج وبمصر عن الشیخ
محمد البابلی وعلی الشبراملسی وسلطان المزاحی ومحمد[٢] العنانی وبالحرمین
عن الوافدین الیهما کالشیخ اسحاق بن جمعان الزبیدی وعلی الزبیجی
وعبد الملک السجلماسی وغیرهم **ومن مشائخ الشیخ العجیمی**
الشیخ عبد الرحیم بن الشیخ الصدیق الخاص جاز مراسلة من زبید و
هو خاتمة الرواة عن السید طاهر بن الحسین الاهدل بالاجازة

[ہامش: النسخ وبمعناه الابیض الذی ہو الشاذ ١٢ عبد الهادی]

[١] العجل بکسر الجیم۔ ابن عابدین۔ عجل کحذر۔ حسن الوفا ١٢ عبد الهادی غفر الله له۔
[٢] وهو اخذ عن الشیخ علی الحلبی عن الزیادی عن الشمس الرملی عن شیخ الاسلام زکریا واخذ العنانی ایضا عن البرهان اللقانی بسنده کذا فی الجواهر الغوالی فی ذکر الاسانید العوالی للعلامة محمد المدیری الدمیاطی الشافعی ١٢ عبد الهادی۔

عن الحافظ الديبع عن الحافظ[1] السخاوي عن الحافظ ابن حجر. **ومنهم**
الشيخ الفاضل المعمر الملا يعقوب الكردي الخطيب ببلدة المجاور بالمدينة المنورة
وهو قد شملته الاجازة العامة من الشيخ احمد بن حجر الهيتمي فان مولده
كان قبل الالف بخمس وثلاثين سنة ووفاة ابن حجر في سنة ٩٩٥ **ومنهم**
الشيخ العلامة ابراهيم بن محمد الميموني والشيخ الامام ابو الارشاد علي
بن الاجهوري المالكي وهما اخذا عن جماعة من الافاضل **منهم** العلامة شمس الدين

---

[1] هو الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابي بكر بن عثمان السخاوي نسبة الى سخا قرية من قرى مصر المصري المقري الشافعي الاثري ولد في الربيع الاول سنة ٨٣١ اخذ عن جماعة ابتهجوا تزيدون على اربع مائة وسمع الكثير على الحافظ ابن حجر العسقلاني واقبل عليه اقبالا بالكلية ولم يفارقه الى ان مات وارتحل الى حلب ودمشق والقدس ونابلس والرملة وبعلبك وحمص وغيرها وحج بعد وفاة شيخه ابن حجر واخذ عن ابي الفتح والبرهان الزمزمي والتقي بن فهد وابن ظهيرة ورجع الى القاهرة ثم توجه الى الحج سنة ٨٧٠ وحدث هناك باشياء من تصانيفه ولما رجع بالقاهرة شرع في املاء تكملة تخريج شيخه للاذكار ثم حج سنة ٨٨٥ وجاور الى سنة ٨٨٧ ثم حج سنة ٨٩٢ وجاور الى سنة ٨٩٤ ثم حج في سنة ٨٩٦ وجاور الى اثناء سنة ٨٩٨ ثم جاور بالمدينة الى ان توفي في شعبان سنة ٩٠٢ هناك ومن تصانيفه فتح المغيث بشرح الفية الحديث والمقاصد الحسنة في بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة والقول البديع في الصلوة على الحبيب الشفيع والضوء اللامع وعمدة المحتج في حكم الشطرنج والمنهل العذب الروي في ترجمة النووي والجواهر والدرر في ترجمة شيخه ابن حجر والفوائد الجليلة في الاسماء النبوية والفخر العلوي في المولد النبوي ورجحان الكفة في مناقب اهل الصفة والاصل الاصيل في تحريم النقل من التوراة والانجيل وغير ذلك كذا في النور السافر في اخبار القرن العاشر قال الجامع المسكين ومن تصانيفه ارتياح الاكباد بارباح فقد الاولاد ظفرت على مطالعته بمدينة المنورة سنة ١٣٢٣ وجدته مفيدا جدا في بابه

محمد عبد الهادي غفر الله له.

محمد بن الشهاب احمد الرملی والشیخ حسن الکرخی والعلامة عمر بن الجائی ثلاثتهم عن قاضی القضاة زکریا بن محمد الانصاری **ومن مشائخ الشیخ العجیمی** الشیخ محمد بن احمد الشوبری الحنفی عن الشمس محمد بن احمد الرملی **ومنهم** العلامة الشیخ عبد الغنی بن الشیخ اسمٰعیل النابلسی الحنفی فان المترجم له اجتمع واخذ عنه فی رحلته الی الحجاز واستدعی منه الاجازة له ولاولاده وطلبهما منه نهار السفر فی العشرین من ذی الحجة نظما ونثرا وله مجموعة فیها اجازاته المثبتات الجامعة لخطوط مشائخه الثقات فکتب له الاستاذ فیها بدیهة **قوله**

اجازة العلامة عبد الغنی النابلسی للشیخ حسن العجیمی

الحمد لله رب الفضل والمنن ... وحافظ العبد فی سر وفی علن
معلی الاسانید بالتقوی لعارفه ... وفاتح الکنز بالذکر لمؤتمن
ثم الصلاة علی المختار سیدنا ... مع السلام الذی یسمو مدی الزمن
وبعد فالکامل البحر الخضم ومن ... شاعت فضائله فی الشام والیمن
علامة الوقت ان تصغی لمنطقه ... وجدته بلبلا یشدو علی فنن
وهو العجیمی تعظیما الصغره ... قد فاق فی اسمه بن ابی حسن

ع ص ۷ الخضم بالفتح وبالضاد المشدد کثیر العطاء ۱۲ منه

اراد منی له ابدی الاجازة عن | مشائخی فی طریق العلم والسنن
وان اجیز له فیما به سمحت | ید العنایة مع ضعفی ومع وهنی
من التصانیف اذ كان ذلک او | نظما الذی كل علم فی الانام سنی
وحیثما قد رأنی اهل ذاك فقد | اجزته وبنیه عامری السكن
محمد وكذا بنتاه صالحة | ایضا وعائشة صینت من المحن
بكل ما قد رویناه عن مشائخنا | من العلوم التی تسمو ولم تهن
منهم امام التقی والفضل نسبته | لبشبر املسی علی الاسم واللسن
عن احمد بن خلیل من قد اشتهر | السبكی عن نجمنا الغیطی ذی الفطن
عن شیخه زكریا ذی الفضائل عن | ركن التقی العسقلانی زهرة الزمن
وفی تألیفنا نثرا ومنتظما | فی كل فن كروض فی الكمال جنی
واننی لابن اسماعیل منتهر | ادعی نابلسی باسم عبد غنی
ومولدی كان فی الخمسین منضبطا | من بعد الف عسی مولای یرحمنی
نظمت هذا له فی جمعة حصلت | بمكة یوم سیر الحاج للوطن

نهار عشرین من ذی حجة مائة
وخمسة بعد الف عام مدلدنی

فلما رأى صاحب الترجمة سرعة اجابة الاستاذ وبداهته كتابة النظم المرتب عجب
من ذلك الى الغاية وقال ما رأيت مثل هذه البداهة بحيث يجاز لي
نظما بداهة ويذكر اسمي واسم اولادي والسند ويكتب ذلك مبيضا
في المجموعة من غير توقف ولا اهمال فكر في وقت رحيله من مكة المكرمة
واشتغال فكره في امور السفر ما هذا الا فتوح واعتناء من الله تعالى به كذا
في الورد القدسي والوارد الانسي ـ **وللشيخ عبد الغني** رحمه الله
تعالى مشائخ اجلة كثيرون **منهم** شيخ الاسلام ومسند بلاد الشام
الحافظ نجم الدين محمد الغزي كما تقدم **ومنهم** العلامة شيخ الاسلام
تقي الدين عبد الباقي الحنبلي البعلي عن المعمر المسند الى عبد الرحمن
محمد حجازي الواعظ **ومنهم** العلامة الشيخ عبد القادر ابن الشيخ مصطفى الصفوري الفراشافعي
وهو يروي عن الشيخ القاضي المولى عبد الرحيم الشعراوي عن العارف
الكبير الشيخ محمد البكري عن شيخ الاسلام **ومنهم** العلامة السيد محمد
ابن كمال الدين محمد بن حمزة الهاشمي الحنفي نقيب السادة الاشراف
بدمشق الشام والشيخ محمد المحاسني الحنفي خطيب دمشق الشام
والعلامة الشيخ كمال الدين الفرضي الشافعي والعلامة الشيخ محمد الاسطواني

مشائخ الشيخ عبد الغني النابلسي

والعلامة محمود الكردی **ومن مشائخ الشیخ العجیمی** الشیخ عفیف الدین ابو سالم عبد الله بن محمد العیاشی المغربی المالکی سمع علیہ اطرافا من کتب شتی واستفاد منہ علوما غریبۃ ولبس منہ الخرقۃ وتلقن منہ الذکر واجاز لہ وکانت بینھما خصوصیۃ **حتی** ان العیاشی لما وصل الی طرابلس المغرب عام رجوعہ الی بلدہ کتب الیہ مؤرخا یوم السابع والعشرین من رجب ۱۰۷۳ فذکر فی اثنائہ ما صورتہ واعلمک ایھا الخلیل انی قد اتخذتک دون کل من احببتہ خلیلا ولم اکتب بلفظ الخلیل لاحد قبلک ولا اکتب بھا لاحد بعدک اذ لم ترعینی ولا اعتقد قلبی احدا وفی بحق الخلۃ والاخوۃ غیرک ثم کتب الیہ کتابا صورتہ من العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ ابی سالم عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر العیاشی المغربی کان اللہ لہ آمین الی الاخ فی اللہ تعالی العالم الکامل الواصل العارف باللہ تعالی حبیبنا الوافی وخلیلنا المصافی الشیخ حسن بن علی العجیمی المکی الحنفی فسح اللہ فی مدتہ ورزقنی نصیبا وافرا من مودتہ سلام اللہ تعالی ورحمتہ وبرکاتہ علی اخی وخلیلی وحبیبی ومونسی فی غربتی وخلیفتی فی الحرام الشریف بعد وبنی من اتخذت معہ فی ذات اللہ

اتحاد الروح والجسم واللفظ بالمعنى حتى صح ان ينشد فى حقى وحقه

انا من اهوى ومن اهوى انا ✽ نحن روحان حللنا بدنا
فاذا ابصرتنى ابصرته ✽ واذا ابصرته ابصرتنا

تشامت روح مشرقية ومغربية فحنت كل واحدة الى الفها فى عالم الارواح الذى خلق قبل عالم الاشباح بالفى عام فاسئل الله ان يحقق لى ذلك حتى يشرق فى قلبى بعض ما اودعه الله الى آخر ما ذكره هو اى العياشى اخذ عن مشائخه العظام **منهم** الشيخ ابو مهدى الثعالبى الجعفرى وللعياشى رحلة فى المجلدين مطبوعة بالمغرب ذكر فيها اشياخه واجازاتهم له مفصلا وفيها فوائد كثيرة ظفرت على مطالعتها بمكة المكرمة نفعنا الله بها وبفيوضها آمين **ومنهم** اى من مشائخه الشيخ حسن العجيمى الشيخ احمد البرى المدنى والشيخ محمد المرابط بن الشيخ محمد بن ابى بكر الدلائى والشيخ على بن محمد الربيع الزبيدى والشيخ عبد الباقى المزجاجى والشيخ محمد التنقيرى والشيخ المفتى عبد الفتاح ابن الشيخ صديق الخاص والقاضى اسحاق جمعان والشيخ ابو زكريا يحيى الشاوى المغربى والعلامة الشيخ ابراهيم جمعان

صح وجدت هذا الشعر فى الجزء الاول من كتاب وفيات الاعيان لابن خلكان صفحة ١٢٣ نظمه الحسين بن عبد الله العادى ١٢

اجازكتابة والسيد الصوفى ابوبكر بن سالم شيخان والسيد
محمد بن عبدالرحمن العيدروس والشيخ حسن بن عمار الشرنبلالى
وغيرهم واما الشيخ احمد النخلى المتوفى سنة ١١٣٠ فهواخذ عن الشيخ
صفى الدين احمد القشاشى والشمس البابلى والشيخ عيسى الثعالبى
والشيخ محمد بن سليمان والشيخ على بن الجمال والشيخ خيرالدين الرملى
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام واخذ ايضا عن الشيخ عبدالله بن سعيد
باقشير عن العلامة السيد عمر بن عبدالرحيم المصرى عن العلامة
شمس الدين محمد بن احمد بن حمزة الانصارى الرملى واخذ
ايضا عن الشيخ محمد بن علان البكرى الصديقى عن محمد حجازى
الواعظ ومن مشائخ الشيخ احمد النخلى الشيخ سليمان الضبلى
القرشى والسيد عبدالكريم الكورانى الحسينى والشمس الميدانى
والشيخ ابراهيم الحلبى الصابونى والشيخ عبدالرحمن العمادى ويروى
الشيخ احمد ولى الله ايضا عن الشيخ تاج الدين القلعى الحنفى
عن الشيخ حسن العجيمى ويروى ايضا عن الشيخ عبدالرحمن بن
الشيخ احمد النخلى عن ابيه قال الشيخ ولى الله رحمه الله تعالى

تخفيف الميم ١٢

مشائخ ولى الله عن ابى طاهر الكردى

ثبتہ المسمی بالارشاد الی مهمات علم الاسناد وقد اخذت معظم هذا الفن
ن ابی طاهر محمد بن ابراهیم الکردی الهمدانی وسمعت من الشیخ تاج
الدین القلعی الحنفی مفتی مکہ اوائل الستہ وشیئا من مسند الدارمی
وموطأ محمد واثاره واجازنی لسائرها وبجمیع ما تصح لہ روایتہ
عن العجیمی وقال فیہ ایضا اما النخلی فلہ رسالۃ جمع فیها اسانیده
جازنی بها ابو طاهر عنہ وناولنیها الشیخ عبدالرحمن النخلی ابن
الشیخ احمد النخلی المذکور واجازنی بها عن ابیہ انتهی

تتمۃ فی ذکر اتصال اسانید شیخ الاسلام القاضی زین الدین زکریا الانصاری وحافظ عصره الشیخ جلال الدین السیوطی رحمهما اللہ تعالی

قال الشیخ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فی الارشاد - سند هذین الامامین ومن
فی طبقتهما ینتهی الی ثلثۃ من المسندین الکبراء الذین بهم اتصلت
اسانیدهم من بعدهم بمن قبلهم احدهم المسند المعمر الصالح
شهاب الدین احمد بن ابی طالب الحجار المعروف بابن شحنۃ
والثانی العالم الفقیہ رحلۃ الافاق مسند العصر فخر الدین

ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الهادی المعروف بابن البخاری والثالث الحافظ الثقۃ الامین شرف الدین عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی اما ابن شحنہ فاخذ الزین عن الحافظ ابن حجر عن البرہان الشامی عنہ والسیوطی عن ابن مقبل عن ابن البرہان الشامی عنہ واحمد الجوخی عنہ واما ابن البخاری فالزین اخذ عن ابن الفرات والحافظ ابن حجر و محمد بن مقبل جمیعا عن عمر بن الحسن الصلاح بن ابی عمر وکلاہما عنہ والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ واما الدمیاطی فالزین اخذ عن ابن فرات عن محمود بن خلیفۃ المنبجی عنہ والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ انتہی اتصال اسانید ہؤلاء المشائخ الثلاثۃ یعلم فیما نذکر اسانید الکتب والمسلسلات انشاء اللہ تعالیٰ۔ ومن مشائخ شیخنا محمد عبد الحق العلامۃ المفسر المحدث الشیخ عبد الغنی المجددی الدہلوی المدنی المتوفی سنہ ۱۲۹۶ھ وھو یروی عن والدہ العارف باللہ الشیخ ابی سعید بن الصفی الدہلوی وعن شیخہ مولانا المحدث محمد اسحٰق کلاہما عن العلامۃ الاجل الشیخ عبد العزیز الدہلوی المتوفی سنہ ۱۲۳۹ھ واخذ الشیخ ابو سعید ایضا عن خالد الشیخ سراج احمد عن

بیہ محمد مرشد عن ابیہ محمد ارشد عن ابیہ فرخ شاہ عن ابیہ
خازن الرحمۃ محمد سعید عن ابیہ العارف المجدد احمد السرہندی
عن یعقوب الصیرفی الکشمیری عن العلامۃ ابن حجر المکی بسندہ
واخذ ایضاً عن قطب وقتہ العلامۃ علامہ علی الدہلوی عن العارف
باللہ مظہر جان جانان عن العلامۃ الحاج محمد السیالکوتی عن
الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ عبد الاحد ابن خازن الرحمۃ
عن والدہ بسندہ السابق ذکرہ **ومن مشائخ الشیخ عبد الغنی**
الشیخ مخصوص اللہ ابن الشاہ رفیع الدین ابن الشاہ ولی اللہ
الدہلوی **ومن مشائخ عبد الغنی** العلامۃ المحدث بدار الہجرۃ
الشیخ محمد عابد بن احمد علی السندی المدنی عن مشائخہ الآتی
ذکرہم **ومن مشائخ عبد الغنی** الشیخ ابو زاہد اسمٰعیل بن
ادریس الرومی المدنی وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منہم الشیخ
محمد طاہر سنبل المکی والشیخ صالح الفلانی والشیخ عبد الملک القلعی
مفتی مکۃ المکرمہ والشیخ محمد بن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی
وقد سبق ذکر ہؤلاء الاعلام **ومنہم** ای من مشائخ ابن ادریس

مشائخ الشیخ عبد الغنی

مشائخ ابن ادریس الرومی

الرومی العلامۃ الشیخ عبد اللہ الشرقاوی المتوفی سنہ ۱۲۲۷ عن الشیخ محمد الحفنی المتوفی سنہ ۱۱۸۱ عن الشیخ محمد البدیری الدمیاطی الشہیر بابن المیت عن الشیخ ابراہیم الکورانی والشیخ نور الدین ابی الضیاء الشیخ علی الشبراملسی وعن شیخ القراء محمد بن قاسم البقری والشیخ عبد المعطی البصیر المالکی کلاہما عن البرہان ابراہیم اللقانی وعن امام الازہر الشیخ منصور الطوخی والشہاب احمد البشبیشی والعلامۃ زین الدین الدمیاطی ثلاثتہم عن العلامۃ الشیخ سلطان بن احمد المزاحی واخذ الحفنی ایضا عن الشیخ محمد بن عبد اللہ السجلماسی المغربی والشیخ عید بن علی ابن عساکر النمرسی المصری الآخذین عن عبد اللہ بن سالم البصری واخذ الشیخ عبد اللہ الشرقاوی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ عطیۃ الاجہوری کلاہما عن الشیخ محمد العشماوی عن الشیخ عبد اللہ البصری واخذ ایضا عن الشہاب احمد الجوہری السابق ذکرہ وعن الشہاب احمد بن عبد الفتاح المجیری الشہیر بالملوی الشافعی الازہری المتوفی سنہ ۱۱۸۱ وہو اخذ عن الشہاب احمد بن الفقیہ وہو عن الشبراملسی

مشائخ الحفنی

ثبت ابن عابدین

ہ وکان مولدہ رحمہ اللہ تعالی فی سنہ ۱۱۵۰ کذا فی ہامش ثبت الامیر ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

عن الجمال منصور المنوفی عن الشرنبلالی و آخذ الشهاب الملوی
ایضًا عن الشیخ احمد غانم النفراوی الآخذ عن عبد الباقی الزرقانی
وعن خلیل اللقانی وعن عبد الجواد بن القاسم المحلی الآخذ عن
الشبراملسی وعن الشیخ سلطان المزاحی وعن الشمس البابلی و آخذ
الشهاب ایضا عن محمد بن عبد الباقی الزرقانی شارح المؤطا والمواهب
الآخذ عن ابیہ وعن الاجهوری - و آخذ الشهاب ایضا عن العلامتین
المکیین الشهاب احمد النخلی وعبد اللہ بن سالم البصری و آخذ الشهاب
ایضًا عن العابد الزاهد المنلا الیاس الکورانی و آخذ ایضًا عن ابی
العز محمد ابن الشهاب العجمی الآخذ عن والدہ وعن البابلی وعن
ابن سلیمان المغربی و آخذ ایضا عن ابی الانس محمد بن عبد الرحمن
الملیجی الآخذ عن الصفی القشاشی وعن البابلی ومنهم الشیخ ابراهیم
النابلسی حفید قطب العارفین الشیخ عبد الغنی النابلسی عن جدہ
ومن مشائخ شیخنا الشیخ عبد الحق العلامة الشیخ تراب علی
ابن شجاعت علی اخذ عنہ شیخنا اکثر العلوم فقها وحدیثا وغیرهما

ع‍ه نسبة الی قریة من قری مصر کذا فی حاشیة العجالة النافعة العبد العاصی مسکین غفر له

صورۃ اجازۃ الشیخ عبدالحق

قرأ علیہ الامہات الست وھو اخذ عن مشائخ کثیرین من اجلھم العلامۃ المحدث مولانا محمد اسحٰق الدھلوی واخذ بمکۃ المکرمۃ عن العلامۃ الفہامۃ الشیخ الاجل عبداللہ سراج وسیأتی ذکر مشائخہ الاعلام بحول اللہ وقوتہ

وھذہ صورۃ الاجازۃ التی کتبھا لی شیخنا العلامۃ محمد عبدالحق النقشبندی ادام اللہ فیوضاتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین **اما بعد** فیقول عبدہ الضعیف محمد عبدالحق ابن مولانا المولوی شاہ محمد بن یار محمد عاملھم اللہ بفضلہ العمیم ان الصالح الاسمی والبرکۃ العظمی المولوی الحاج عبدالھادی سلمہ اللہ الازلی الابدی قد سمع منی سورۃ الفاتحۃ وسورۃ الصف وکتبت لہ سند القرآن المجید واجزت لہ روایۃ سورۃ الفاتحۃ وسورۃ الصف وغیرھما واجزت لہ بکل مرویاتی اجازۃ عامۃ تامۃ اللّٰھم زدہ علماً وفھماً ووفقہ لما تحب وترضی وعافہ فی الدنیا والآخرۃ واجعل خاتمتنا علی الخیر والسعادۃ۔

حررہ فی التاسع عشر من محرم الحرام سنۃ الرابع والعشرین

وثلثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلوة وتحية
بمكة المكرمة زادها الله تعظيما وتشريفا واجلالا ومهابة والحمد لله
اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا
محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا



الشيخ الثاني ٢

ومن مشائخنا المكيين استاذنا العلامة الحبر الفهامة مجمع محاسن الخصال مطلع صبح الفضل والافضال الشيخ صالح[1] ابن العلامة الصديق كمال الحنفي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وشيخ العلماء بمكة المكرمة متع الله المسلمين بفيوضاته۔

يزدحم الناس على درسه ولاسيما العامة ويستفيد بافادته فائدة
تامة وقد حضرت في درسه الحديثية والفقهية وانتفعت بلطائفه

[1] صـ ٢٢٢
وله شان نبيع وذكر شريف وهذا هو الذي ذكره الشيخ الصديقي البوفاني في كتابه الروض
الممطور في علماء شرح الصدور وشكرا لله تعالى على حصول نعمة شركته في درس حديثه
رحمه الله تعالى وله مولفات مفيدة منها تبصرة الصبيان وتذكرة الاخوان ورسالة
كفاية الغلام للامام عبد الغني النابلسي طبع بمصر منها عقود الدر النضيد في مناقب
سيدنا الحسين الشهيد طبع سنه ١٣١٢ بمكة المكرمة ١٢ المسكين محمد عبد الهادي غفر الله
ولوالديه ولمشائخنا امين

القدسیہ وحضرت فی سماع اوائل الحدیث للامام العلامۃ اسمٰعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ وقرأت علیہ شیئًا من اوائل صحیح البخاری رحمہ اللہ الباری وقد لقّننی واجازنی بالتفسیر والحدیث والفقہ والمعقول والاذکار والاوراد وغیرھا مما تجوز لہ روایتہ وکتب لی اجازۃ بخطہ المبارک مع ختمہ فی اٰخرھا وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منھم والدہ العلامۃ المفضال الشیخ صدیق کمال عن شیخہ العلامۃ المحدث المفسر الشیخ عبد اللہ سراج المتوفی سنہ ۱۲۶۴ عن عمر ابن عبد الکریم العطار المکی قد مر ذکرہ انفا وعن محمد بن ھاشم عن محدث دار الھجرۃ الشیخ صالح الفلانی المتوفی سنہ ۱۲۱۸ عن مشائخہ الکرام منھم العلامۃ الشیخ محمد بن محمد بن سنۃ العمری عن الشریف ابی عبد اللہ محمد بن علی الوولاتی عن الشیخ محمد بن محمد بن خلیل عرف بابن ارکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر العسقلانی ومنھم الشیخ محمد سعید سفر عن الشیخ تاج الدین محمد ابن عبد المحسن القلعی الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی ویروی الشیخ محمد سعید ایضا عن الشیخ ابی طاھر ابن الشیخ ابراھیم الکورانی عن الشیخ محمد بن عبد اللہ المغربی المدنی عن الشیخ عبد اللہ البصری

مشائخ عبد اللہ سراج

مشائخ صالح الفلانی

مشائخ عبد الرحمن الكزبري

ومنهم الشيخ الشريف سليمان الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي واخذ
الشيخ صديق كمال ايضاً عن العلامة المسند عبد الرحمن
ابن العلامة المحدث محمد الكزبري الدمشقي عن مشائخ اجلاء منهم والده الشيخ
الامام محمد بن عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير الشيخ عبد الغني
النابلسي عن الامام العارف الشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي عن الائمة الثلاثة المكيين
من ثبت ابن عابدين
ابي الاسرار الحسن بن علي العجيمي وعبد الله بن سالم البصري والشهاب احمد بن محمد
النخلي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد بن عبيد العطار المتوفى سنة ١٢٢٨
المتقدم ذكره ومنهم الشيخ الامام صفي الدين خليل بن عبد السلام
المتوفى سنة ١٢٠٠ عن والده الشيخ عبد السلام بالاجازة العامة عن والده الشمس
محمد الكاملي عن الحافظ نجم الدين محمد الغزي والشيخ تقي الدين
عبد الباقي الحنبلي ومنهم الشيخ العلامة المقدام الشيخ بدر الدين
محمد بن احمد المقدسي الشهير بابن بدير المتوفى سنة ١٢٢٠ عن الشيخ شهاب الدين
احمد الراشدي المصري عن شيخ الاسلام عبد النمرسي عن حافظ
الامة الشمس محمد البابلي ومنهم العلامة الشيخ حسين المغربي
مفتي المالكية بمكة المشرفة عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن

عن الشيخ حسن العجيمي باستجازة ابيه له منه ومنهم العلامة الشيخ مصطفى زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن ابن جمال الدين الأيوبي الانصاري الحنفي الدمشقي الشهير بالرحمتي المتوفى سنة ۱۲۰۵ وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الغزي والشهاب احمد المنيني والسيد عمر بن احمد ابن عقيل السقا باعلوي سبط العلامة عبد الله بن سالم البصري وفي الشيخ محمد سعيد سنبل والشيخ عبد الرحمن الفتني والشيخ محمد بن الطيب المغربي وخاتمة العلماء المحققين ببغداد الشيخ عبد الله السويدي ورحل الى مصر واخذ عن علمائها منهم الشيخ المعمر الشهاب احمد الملوي والشيخ حسن بن علي المدابغي والعارف الشيخ محمد بن سالم الحفني والشيخ محمد الدفري وغير هؤلاء كذا في ثبت ابن عابدين وفيه ايضا واجاز (اي الرحمتي) لاهل عصره ومن ادرك جزءا من حياته بجميع مروياته كما رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين الغزي مفتي الشافعية بدمشق مكتوبة بخطه ضمن مكتوب للمجاز المذكور سنة ۱۱۸۰ وكانت وفاته بعد العصر في خامس ذي الحجة سنة ۱۲۰۵ خمس وم

كذا رأيته في الاصل ولعله سنة ۱۲۰ الخ ما تقدم. كتبناه من ۱۲ عفي عنه

ولد بدمشق ليلة الاربعاء رابع عشر محرم سنة ۱۱۳۵ كذا في ثبت ابن عابدين ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له

مائتين والف بعلة الاستسقاء ودفن بمنزلة يقال لها السيل فانه
ذهب الى الطائف لزيارة سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه
ثم قصد الحج فادركته المنية فى الطريق ودفن هنالك رحمه الله تعالى
وله حاشية على شرح التنوير للعلائى مفيدة كتب منها ثلاثة اجزاء
جزآن من الاول وجزء من الاخير ولم يتيسر له اتمامها وحاشية
على المنح ولم تتم ايضا وغير ذلك انتهى ومنهم السيد الامام والسند الهمام
نور الدين على بن عبد البر الحسينى الشهير بالونائى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الملك ابن الشيخ عبد المنعم ابن الشيخ تاج الدين القلعى والشيخ
محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الله الشرقاوى وقد تقدم ذكر هؤلاء الاعلام
ومنهم سيد شهاب الدين احمد بن علوى باحسن الشهير بجمل الليل المتوفى سنة ١٢.. والشيخ
الامير الكبير والشيخ زين الدين عبد الغنى ابن محمد هلال المتوفى سنة ١٢١٢ والامام المعمر السيد
ابراهيم بن محمد بن اسمعيل الامير الصنعانى المتوفى فى سنة ١٢١٣ والشيخ عبد اللطيف الزمزمى والشيخ عبد القادر
الصديقى المكى والشيخ عبد الرحمن الديار بكرى الاصل المكى المولد والمنشاء
والشهاب احمد العروسى وغيرهم **ومن مشائخ شيخنا صالح**
كمال عمدة الاقران ونخبة الاوان السيد احمد بن السيد يحيى

دحلان المتوفی سنہ ۱۳۰۴ھ وھو یروی عن الشیخ عثمان الدمیاطی عن العلامۃ محمد ابن محمد بن احمد بن عبد القادر الامیر وعن الشیخ محمد بن الشیخ علی بن الشیخ منصور الشنوانی والشیخ عبد اللہ بن حجازی بن ابراھیم الازھری الشہیر بالشرقاوی فاما العلامۃ الشیخ محمد بن محمد الامیر المتوفی سنہ ۱۲۳۲ھ فلہ مشائخ اجلۃ منھم السید العلامۃ نور الدین ابو الحسن علی بن احمد بن مکرم اللہ الصعیدی العدوی المالکی المتوفی سنہ ۱۱۸۹ھ عن الشیخ محمد عقیلۃ المکی عن الشیخ حسن بن علی العجیمی ومنھم العلامۃ الشیخ ابو الحسن سیدی علی بن محمد بن علی السقاط المالکی عن الشیخ محمد الزرقانی عن والدہ الشیخ عبد الباقی عن الشیخ علی الاجھوری[a] عن الشیخ محمد بن احمد الرملی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری واخذ الشیخ السقاط عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی ومنھم الشیخ حسن بن ابراھیم الجبرتی الحنفی المتوفی سنہ ۱۱۸۸ھ عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی والشیخ عبد النمرسی ومنھم الشیخ شہاب الدین احمد الجوھری[b] الکبیر والشیخ

مشائخ الامیر الکبیر

[a] کان الاجھوری ضریرا وسبب کونہ ضریرا مذکور فی النصف الاول من رحلۃ العیاشی ۱۲ عبد الھادی

[b] ھو ابو محمد احمد بن حسن بن عبد الکریم بن محمد بن یوسف الخالدی الجوھری ولد سنہ ۱۰۹۶ اجازہ ابن سالم البصری ومحمد الزرقانی توفی سنہ ۱۱۸۱ ۱۲ عبد الھادی غفر لہ

احمد الملوی والشیخ محمد بن سالم الحفنی والسید محمد بن محمد بن محمد الحسنی البلیدی المغربی المالکی وغیرہم واما الشیخ محمد الشنوانی فہو یروی عن العلامۃ الشیخ ابی العزائم عیسیٰ بن احمد البراوی عن الشیخ احمد الدفری عن الشیخ سالم البصری عن والدہ الشیخ عبد اللہ ابن سالم البصری ویروی ایضاً عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ عطیۃ الاجہوری والشیخ احمد الراشدی وہم یروون عن الشیخ محمد العشماوی عن البصری ویروی ایضاً عن الشیخ محمد السمانوی المشہور بالمنیر عن العلامۃ الشیخ محمد بن محمد البدیری المشہور بابن المیت ویروی ایضاً عن العلامۃ السید محمد مرتضی بن محمد الزبیدی عن ائمۃ مشاہیر منہم العلامۃ الشیخ سابق بن رمضان ابن عزام الزعبلی الشافعی عن محمد بن علاء الدین البابلی ومنہم الشیخ عمر بن احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی والشیخ احمد بن عبد الفتاح الملوی والشیخ احمد بن حسن بن عبد الکریم الخالدی الجوہری

مشائخ الشیخ الشنوانی

مشائخ السید مرتضی الزبیدی

ولد رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۰۹۶ھ اخذ عن محمد بن قاسم بن اسمعیل البقری وغیرہ وتوفی ۱۱۸۱ھ کذا فی حاشیۃ ثبت الامیر الکبیر رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ۔

وعبدالله بن محمد بن عامر الشبراوی کلهم عن الشیخ عبدالله المصری
ومنهم العلامة المسند محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ حسن
العجیمی ومنهم الشیخ العارف عبدالله میرغنی المکی عن الشیخ احمد النخلی
ومنهم العلامة الحبیب عبدالرحمن بن الحبیب مصطفی بن شیخ العیدروس
المتوفی بمصر سنة ١١٩٢ عن جده شیخ بن مصطفی عن السید عبدالله بلفقیه
عن الشیخ احمد القشاشی والشیخ عیسی بن محمد بن محمد الثعالبی الجعفری
المغربی والشیخ زین العابدین واخیه الشیخ علی ابن عبدالقادر الطبری
وقد مر سابقا ذکر مشائخ هؤلاء الاعلام **واخذ السید شیخ**
ابن مصطفی عن السید الجلیل علی بن عبدالله العیدروس صاحب
السورة عن العلامة عبدالله بن ابی بکر الخطیب عن العلامة عبدالعزیز
الزمزمی المکی والشیخ احمد القشاشی المدنی وغیرهم **واخذ السید**
عبدالرحمن ابن مصطفی عن الشهاب احمد الملوی والشهاب الجوهری
والعارف سیدی مصطفی البکری والعارف محمد الحفنی والشیخ محمد
ابن الطیب المغربی والشیخ محمد حیاة السندی وغیرهم **واما**
الشیخ عبدالله الشرقاوی فقد تقدم ذکره فی ذکر مشائخ الشیخ

بلد فی الهند مشهور ١٢

نه
بائع القشاشه
١٢

اسماعيل بن ادريس الرومي شيخ الشيخ عبد الغني الدهلوي **ومن مشائخ السيد احمد دحلان** العلامة محدث اهل الشام الشيخ عبد الرحمن الكزبري المتقدم ذكره والشيخ ابو علي ارتضا عليخان العمري اجازه في ذي القعدة ١٢٧٦ بمكة المكرمة عن الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار **ومن مشائخ شيخنا الشيخ صالح كمال** العلامة السيد ابو الانوار محمد علي[1] بن طاهر الوتري الحنفي المدني وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم العلامة الشيخ عبد الغني المجددي المدني والعلامة الشيخ احمد منة الله المالكي الازهري وهو يروي عن العلامة محمد الامير الكبير۔ **وهذه صورة الاجازة التي كتبها لي شيخنا الشيخ صالح كمال الحنفي الامام الخطيب بالمسجد الحرام شيخ العلماء بمكة المكرمة اعاد الله علينا من بركاته۔**

الحمد لله واصل من انقطع الى علي جنابه ۞ ورافع من وقف على فسيح عتابه

---

[1] المتوفى في التاسع والعشرين من الجمادى الاولى سنة اثنين وعشرين بعد الالف وثلثمائة يوم الجمعة وقت الاشراق والمدفون في البقيع الغرقد امام قبة امهات المومنين عند قبر والده رحمهم الله تعالى كذا في الباقيات الصالحات ١٢ محمد عبد الهادي غفرله

والصلوٰة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا محمد المرسل لتشريع شرائع الاسلام، وعلى آله واصحابه الفخام، ومن تبعهم من العلماء الكرام، اما بعد فقد سألنى العلامة الفاضل والجهبذ الكامل الشيخ عبد الهادى الحنفى الحيدرآبادى ان اجيزه بجميع مروياتي فى الحديث والفقه والتفسير وغير ذلك فاقول اجابة لسؤاله وجبر الخاطره قد اجزت العلامة المذكور بجميع ما تجوز لى روايته من فقه وحديث وتفسير ومعقول ومنقول واوراد واذكار وغيره بشرطه المعتبر عند اهل الحديث والاثر وهو كمال التثبت والتحرى وان لا يقول فيما لا يدريه لا ادرى كما اجازنى بذلك مشائخى الثقات منهم والدى المرحوم بكرم الله الشيخ صديق كمال الحنفى ومنهم سيدنا العلامة وحيد الزمان مولانا السيد احمد بن زينى دحلان ومنهم مولانا العلامة ابو الانوار السيد على ظاهر الوترى الحنفى وغيرهم من المشائخ الاعيان الذين هم بركة الزمان واوصيه بتقوى الله فى جهره وسره وحلو الزمان ومره وان لا ينسانى من دعواته فى خلواته وجلواته بحسن الختام والوفاة على طريقة اهل السنة والجماعة انه على ما يشاء قدير

كتبه بقلمه الراجي عفو ربه ذي الجلال محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الحنفي المكي الشاذلي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام مفتي الاحناف بمكة سابقا كان الله له امين وما هو الواقع جرى وحرر يوم عشرين من محرم الحرام ١٣٢٤ھ



الشيخ الثالث

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل المجتهد الكامل علامة الاوان فهامة الزمان شيخنا المعظم استاذنا المفخم سيدنا المحدث الحبيب حسين ابن العلامة الحبيب محمد الحبشي العلوي الشافعي مد ظله العالي

على رؤس المسترشدين امين. حضرت كثيرا من مجالسه السنية وانتفعت به وبعلومه وحصلت لي بركته العلية ولله الحمد على ذلك في كل بكرة وعشيه. وحضرت من دروسه في تفسير الخطيب الشربيني رحمه الله تعالى وتيسير الاصول وقرأت عليه اوائل الكتب الستة وحدثني بالحديث المسلسل بالاولية

الشيخ الامام الكامل النبيه محمد سعيد سنبل الفقيه رحمه الله تعالى وحدثني بالحديث

كانت ولادته سنة ١٢٥٨ ثمانية وخمسين ومائتين بعد الالف في شهر الربيع الاول وكانت وفاته في شوال سنة ١٣٣٠ بمكة المكرمة ١٢ محمد عبد الهادي كان لله ذي الايادي.

المسلسل بالاولية وهو اول حديث حدثني به وذلك في شهر الربيع الثاني سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية وحدثني بالمسلسل بيوم العيد وصافحني وشبك بيدي واضافني على الاسودين ولقمني ولقنني الذكر وناولني السبحة والبسني الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللهم اعني الى آخره وسمعت منه سورة الصف واجازني بسائر مروياته وكتب لي اجازة بخطه الشريف ومشائخه رضي الله عنه ونفعنا به كثيرون منهم والده العلامة مفتي مكة المشرفة الحبيب محمد ابن حسين بن عبد الله الحبشي المتوفى سنة ۱۲۸۱ عن جماعة من العلماء منهم العلامة السيد طاهر بن حسين بن طاهر المتوفى سنة ۱۲۴۱ عن السيد الامام عبد الرحمن بن علوي مولى البطيحاء المتوفى سنة ۱۲۱۶ عن السيد حسن بن القطب الفرد السيد عبد الله الحداد المتوفى سنة ۱۱۸۸ عن والده السيد عبد الله الحداد المتوفى سنة ۱۱۳۲ عن السيد الامام ابي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب الدين المتوفى سنة ۱۰۶۱ عن العلامة الشيخ عبد العزيز الزمزمي عن الشيخ محمد بن احمد الرملي المتوفى سنة ۱۰۰۴ والشيخ احمد بن حجر المكي المتوفى سنة ۹۷۴ عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري سنة ۹۲۶ واخذ السيد عبد الله الحداد عن العلامة السيد الامام محمد بن علوي بن محمد بن ابي بكر بن علوي بن احمد بن

مشائخ الحبيب محمد الحبشي

مشائخ السيد عبد الله الحداد

ابي بكر بن الشيخ عبد الرحمن السقاف نزيل مكة المكرمة عن السيد
عبد القادر بن شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى باحمدآباد
سنة ٩٩٠ عن والده شيخ الاسلام شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى
عن العلامة ابن حجر الهيتمي **ومنهم** العلامة السيد احمد بن عمر ابن
سميط المتوفى سنة ١٢٥٧ والعلامة السيد حسن بن صالح البحر المتوفى سنة ١٢٧٣ وهما اخذا عن
العلامة السيد عمر ابن العلامة السيد سقاف بن محمد بن عمر الصافي عن
والده السيد سقاف المتوفى سنة ١١٩٥ عن السيد احمد بن زين الحبشي والسيد
الفاضل العارف يوسف بن عبد الله الفاسي كلاهما عن السيد عبد الله
الحداد بسنده المتقدم **ومنهم** العلامة السيد عبد الله بن علي
ابن شهاب الدين المتوفى سنة ١٢٦٥ وهو اخذ عن العلامة الحبيب ابي بكر
ابن الحبيب عبد الله بن احمد الهندوان عن السيد العلامة حامد بن
عمر بن حامد المتوفى سنة ١٢٠٩ عن والده السيد عمر بن حامد المتوفى سنة ١١٥٤ عن الحبيب عبد الله الحداد
ومنهم الشيخ منصور ابن يوسف البديري وهو اخذ عن السيد الامام مُشَيَّخ[له] بن علوي

له مُشَيَّخ بضم الميم وفتح الشين المعجمة وكسر الياء المثناة من تحت المشددة كذا في ثبت
ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له۔

باعبود باعلوى ومن اجل مشائخه الحبيب عبد الله الحداد والحبيب احمد
ابن هاشم الحبشى قرأ عليهما فى علوم الشريعة والحقيقة والبساه الخرقة
ولقناه الذكر بالطريقة العلوية بحق اخذهما لذلك عن شيخه السيد حسين
ابن بكر بن سالم عن ابيه السيد ابى بكر بن سالم بسنده الطويل الآتى ذكره
واخذ بالمدينة المنورة عن السيد الامام عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
عن الشيخ ابراهيم بن حسن الكردى المدنى بسنده **ومنهم** العلامة
السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل المتوفى سنة ١٢٥٠
وهو اخذ عن والده السيد سليمان عن شيخه العلامة السيد احمد بن
محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل
عن شيخه السيد العلامة ابى بكر ابن على البطاح الاهدل عن شيخه
عمه السيد العلامة يوسف بن محمد البطاح عن شيخه السيد العلم
طاهر بن الحسين الاهدل عن شيخه الحافظ الديبع عن الحافظ السخاوى
عن الحافظ ابى الفضل ابن حجر العسقلانى **وقد اخذ** السيد
يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ الامام عبد الله بن سالم البصرى
والشيخ حسن العجيمى والشيخ احمد بن محمد النخلى **واخذ** السيد عبد الرحمن

الاهدل عن الشيخ عبد القادر بن خليل كدك زاده المدنى والشيخ
امر الله بن عبد الخالق المزجاجى فالاول يروى عن الشيخ محمد حيات
السندى عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والثانى عن الشيخ العارف
محمد بن احمد بن سعيد المعروف بابن عقيلة المكى المتوفى بمكة المكرمة سنة ١١٥٠
عن الشيخ عبد الله البصرى **واخذ** ايضا عن السيد عبد الرحمن
ابن مصطفى العيدروس المتقدم ذكره **ومنهم** العلامة الشيخ محمد صالح
الريس المتوفى سنة ١٢٤٠ عن الشيخ العلامة السيد على ابن عبد البر الحسنى الونائى
والشيخ صالح بن محمد الفلانى والسيد محمد ابن عبد الرحمن الكزبرى
والشيخ احمد بن عبيد العطار الدمشقى وهؤلاء المشائخ قد سبق
ذكرهم **ومنهم** الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار المكى عن مشائخه الكرام
ومن مشائخ شيخنا العلامة الفاضل السيد عيدروس
ابن العلامة السيد عمر بن عيدروس الحبشى المتوفى سنة ١٣١٤ وهو اخذ عن كثير
من المشائخ **منهم** والده العلامة الحبيب عمر بن عيدروس المتوفى سنة ١٢٥٠
عن الحبيب عمر بن احمد بن حسن المتوفى سنة ١٢٢٦ عن والده الحبيب احمد المتوفى سنة ١٢٠٤
عن والده الحبيب حسن عن والده الحبيب عبد الله الحداد و

مشائخ محمد صالح الريس

اخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة السيد
يس ابن السيد الامام العارف عبد الله ميرغنی عن والده عن
الشيخ احمد النخلی واخذ السيد يس عن الشيخ محمد طاهر سنبل
والشيخ عبد الملك القلعی والشيخ مصطفی الرحمتی والشيخ صالح الفلانی
والشيخ عبد الرحمن ديار بكری والشيخ عثمان الشامی والشيخ عبد الغنی
هلال والشيخ عبد الرحمن المغربی التادلی والشيخ ابراهيم الفتنی وعن
واخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة عمر
ابن عبد الكريم العطار والشيخ محمد صالح بن ابراهيم الريس الزبيری
الزمزمی المكی والشيخ منصور بن يوسف البديری والسيد عبد الرحمن
ابن سليمان بن يحيی بن عمر مقبول الاهدل ومنهم عمه العلامة
الحبيب محمد بن عيدروس المتوفی سنة ١٢٤٧ وهو يروی عن السيد الامام
يوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد سليمان بن يحيی مقبول
الاهدل ويروی عن الشيخ عبد الباقی بن محمد صالح الشعابی
الانصاری المدنی عن الشيخ الاجل محمد ابن عبد الكريم القادری
الشهير بالسمان عن السيد مصطفی البكری عن الشيخ عبد الله بن

مشائخ السيد ...

سالم البصري والشهاب احمد النخلي والشيخ اسمعيل العجلوني والامام نجم الدين بن خير الدين الرملي والشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي والشيخ عبد الغني النابلسي وغيرهم **ويروي** عن السيد الامام زين العابدين بن علوي جمل الليل عن الشيخ صالح الفلاني وعن الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني عن الشيخ ابي طاهر بن ابراهيم الكوراني **واخذ** السيد زين العابدين عن العارف بالله سيدي احمد الدردير العدوي المالكي عن الامام محمد الدفري عن الشيخ علي الاجهوري المالكي عن القرافي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري **ويروي** عن الشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الرئيس والشيخ عبد الرحمن الاهدل وغيرهم **ومنهم** السيد الامام الامجد المفسر المحدث عفيف الدين عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه وهو اخذ عن والده العلامة السيد حسين بن عبد الله بلفقيه عن والده عن العلامة الوجيه السيد عبد الرحمن ابن الشيخ عبد الله بلفقيه عن مشائخ كثيرين **منهم** والده العلامة السيد عبد الله بلفقيه المتوفى سنة ١١١٢ وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد القشاشي والشيخ

مشائخ السيد زين العابدين

مشائخ السيد عبد الله بلفقيه

عیسیٰ بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر الثعالبی والشیخ زین العابدین بن عبد القادر واخیہ الشیخ علی بن عبد القادر، واخذ الشیخ عبد اللہ بلفقیہ عن الشیخ الجامع للعلوم والمتفنن فی جمیع الفنون السید ابی علوی محمد بن ابی بکر الشلی عن والدہ السید ابی بکر المتوفی سنۃ ١٠٦٨ عن السید عمر بن عبد الرحیم البصری واخذ السید ابو علوی محمد الشلی عن العلامۃ ابی عبد اللہ محمد بن علاء الدین البابلی والشیخ عبد اللہ ابن سعید باقشیر والشیخ علی بن الجمال والشیخ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی واخذ الشیخ عبد اللہ بلفقیہ عن الشیخ المعمر عبد العزیز الزمزمی والشیخ اسحق بن ابراھیم ابن جمعان الزبیدی **واخذ** السید عبد اللہ بلفقیہ عن السید عبد الرحمن بن ابراھیم المتوفی سنۃ ١٠٥٧ وھو اخذ عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیہ الشیخ علی الشناوی عن الشیخ عبد الوھاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی ومن مشائخ السید عبد الرحمن بلفقیہ العلامۃ الحبیب عبد اللہ الحداد وبالحرمین الشریفین الشیخ ابراھیم بن حسن الکورانی المدنی والسید الشہیر

مشائخ محمد الشلی

مشائخ السید عبد الرحمن بلفقیہ

الشناوی بکسر الشین المعجمۃ وتشدید النون نسبۃ الی بعض الامکنۃ کذا فی سبحۃ المرجان

محمد عبد الھادی غفر لہ

محمد بن رسول البرزنجي المدني والشيخ حسن بن علي العجيمي والشيخ احمد بن
محمد النخلي والشيخ عبد الله ابن سالم البصري **ومنهم** السيد الامام
الفاضل محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد
وهو اخذ عن الحبيب العلامة عمر بن طه بن عمر البار عن والده السيد طه
عن والده الحبيب عمر عن الحبيب عبد الله الحداد **ومنهم** الشيخ المحقق
في علوم الشرائع والعرفان عبد الله ابن احمد باسودان المتوفى سنة ١٢٦٦ وهو
اخذ عن العلامة المحقق الحبيب عمر بن عبد الرحمن بن القطب الحبيب
عمر بن عبد الرحمن البار المتوفى سنة ١٢١١ عن عمه السيد حسن بن عمر البار عن
ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن الحبيب عبد الله الحداد
واخذ الشيخ عبد الله بن احمد باسودان بزبيد عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان **الاهدل** وبالحرمين الشريفين عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
والشيخ محمد صالح الريس والسيد احمد بن علوي باحسن جمل الليل **ومن**
مشائخ شيخنا العلامة الشريف محمد بن ناصر وهو اخذ
اي الحبيب الحبشي ١٢
عن مشائخ كثيرين **منهم** العلامة محمد عابد[1] بن احمد علي السندي نزيل

[1] وله تصانيف كثيرة مفيدة منها ثبته المسمى حصر الشارد وهو كبير ومنها المواهب اللطيفة في الحرم المكي على مسند ابي حنيفة من رواية الحصفكي ظفرت على مطالعة جزئه الثاني بمكة المكرمة عند محبي في الله المدعو لانا الحافظ نظر احمد وهو نسخة قلم سنة ١٢٥٠ ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

المدينة المنورة المتوفى سنة ١٢٥٧ وهو اخذ عن الشيخ صالح الفلاني والشيخ محمد طاهر سُنبل والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والشيخ حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة **واخذ** الشيخ عابد عن عمه[١] العلامة الشيخ محمد حسين بن الشيخ مراد بن يعقوب الانصاري الخزرجي عن والده عن العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوي وله ثبت مشهور **و**

يروي[٢] الشيخ محمد حسين عن السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد العلامة المقبول بكاري الاهدل اليمني والشيخ محمد[٢] بن سالم السفاريني النابلسي الحنبلي المتوفى سنة ١١٨٨ وهما عن الشيخين المعروفين احمد النخلي وعبد الله بن سالم البصري

ويروي[٢] ايضًا عن الشيخ ابي الحسن بن محمد صادق السندي عن الشيخ محمد حيات السندي عن الشيخ عبد الله البصري والشيخ احمد النخلي

ويروي[٢] ايضًا عن الشيخ محمد السمان المدني اجازة عن الشيخ عبد الله

مشايخ الشيخ عابد السندي

مشايخ الشيخ محمد حسين

---

[١] وهو عم الشيخ محمد عابد السندي [٢] عبد [٣] الشيخ محمد السفاريني المولد بسفارين قرية من قرى نابلس ولد سنة ١١١٤ ونشأ بها ثم رحل الى دمشق فاخذ بها عن الشيخ عبد الغني النابلسي وشيخ الاسلام الشمس محمد بن عبد الرحمن الغزي واحمد المنيني وغيرهم من العلماء الاعلام ورجع الى بلدة ثم توطن نابلس واشتهر بالفضل والذكاء ودرس وافتى واجاد وله مولفات لطيفة منها غذاء الالباب لشرح منظومة الآداب في مجلدين۔ لها العقد عند اخي في الله الشيخ صديق النابلسي تلميذ شيخنا عبد الله القدومي النابلسي

البصري ويروي ايضا عن الشيخ عبد الخالق بن علي المزجاجي عن والده عن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي واخذ الشيخ عابد عن الشيخ يوسف ابن محمد بن علاء الدين المزجاجي عن والده محمد بن علاء الدين وهو اخذ عن والده علاء الدين المزجاجي عن عبد الله بن سالم البصري والشيخ علاء الدين قد طلب الاجازة لولده الشيخ محمد من الشيخ عبد الله البصري فيروي الشيخ محمد بن علاء الدين عن البصري اجازة بلا واسطة واخذ الشيخ عابد ايضا عن العلامة السيد احمد بن سليمان هجام عن السيد العلامة صفي الدين احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ احمد النخلي والشيخ ابي طاهر ابن الشيخ ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة يوسف ابن مصطفى الصاوي المصري والشيخ ابو الفوز احمد المرزوقي مفتي المالكية بمكة المكرمة كلاهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير الكبير صاحب الثبت الشهير عن مشائخه الذين تقدم ذكرهم ومنهم العلامة الشيخ عبد الرحمن الكزبري الدمشقي والعلامة السيد عبد الرحمن الاهدل وقد مر سابقا ذكر مشائخهما

شيوخ الشيخ عابد السندي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين الحبشي الشيخ الامام محمد
ابن محمد الغرب الدمياطي وهو يروى عن ائمة اعلام منهم الشيخ
محمد فتح الله بن عمر بن محمد السمديسي والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ
مصطفى البولاقي المالكي وهؤلاء كلهم عن الشيخ محمد الامير الكبير
ومنهم الشيخ احمد بن علي الدمهوجي الشافعي وهو عن الشيخ محمد
ابن عبد السلام الناصري الدرعي المقدادي عن الشمس محمد بن
قاسم جسوس عن الامام محمد بن عبد السلام البناني عن الشهاب
احمد بن ناصر الدرعي عن والده محمد بن ناصر عن الشمس البابلي
بسنده واخذ الدمهوجي ايضا عن الشهاب احمد بن احمد جمعة
البجيرمي وعن الشيخ عبد العزيز بن عباس المطاعي المراكشي و
منهم الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ محمد صالح البخاري وهو
اخذ عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشريف الادريسي
عن الشيخ عبد الله البصري. ومن اشياخ البصري الشيخ محمد المكتبي
ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين العلامة السيد احمد
ابن عبد الله بن عيدروس البار وهو عن مشائخ كثيرين منهم

مشائخ الشيخ الدمهوجي

الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الرئيس

ومن مشائخ الحبيب حسين العلامة السيد محمد نور الادريسي

المغربي المدني والعلامة المسند المعمر الشيخ فالح بن محمد الظاهري
المدني وهما اخذا عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي
الشريف الخطابي الحسني الشلفي بالشين المعجمة نسبة الى شلف
نهر بالمغرب الاوسط عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عمر بن عبد الكريم
ومنهم العلامة المحقق حمدون ابن عبد الرحمن ابن الحاج السلمي الفاسي
عن العلامة سيد محمد التاؤدي ابن الطالب شارح تحفة الحكام
عن العلامة عبد العزيز بن احمد الهلالي شارح خليل عن العلامة محمد
ابن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي عن والده حسن ابن علي العجيمي
ومنهم الشيخ علي الميلي المالكي الازهري عن السيد مرتضى شارح القاموس
ومنهم العلامة الجمال عبد الحفيظ العجيمي المكي عن الشيخ محمد هاشم بن
عبد الغفور السندي والشيخ محمد طاهر سنبل ومنهم العلامة المعمر ابو
المواهب المازوني عن الملا ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة ابو العباس
العرائشي عن سيدي عبد الوهاب التازي الشريف الحسني عن الشيخ

مشائخ السيد محمد السنوسي

حسن العجيمي **واخذ** الشيخ عبدالوهاب التازي ايضا عن الشيخ ابي سالم العياشي ومنهم العلامة المعمر المعداني عن محمد بن عبدالسلام البناني شارح الاكتفاء وسيرة الكلاعي عن الملا ابراهيم الكوراني **واخذ الشيخ فالح** ايضا عن العلامة المسن البركة السيد ابوموسى عمران الباصلي الشريف الحسني وهو يروي عن الاستاذ ابي العباس احمد ابن عبدالرحمن الطبولي المعمر بروايته عن العلامة على ابن مكرم الله العدوي الصعيدي المصري المالكي المتوفي سنة ١١٨٩ وتلامذته العارف الدردير والمرتضى والامير ومحمد بن عرفة الدسوقي وعن الاستاذ الحفني **واخذ** ايضا عن العلامة سيدي محمد طاهر الفاني عن الشيخ مصطفى البولاقي عن الامير وطبقته **واخذ** ايضا عن العلامة عبدالله سراج والشيخ عبدالغني المجددي الدهلوي المدني **ومن مشائخ** الحبيب حسين العلامة السيد احمد بن زيني دحلان وقد مر ذكره

وهذه صورة الاجازة التي كتبها لي شيخنا وسندنا

الحبيب حسين علوي الحبشي متع الله المسلمين بفيوضاته امين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين وصلى الله وسلم على رسوله سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وكل سالك في خير مقصد - ولعلّ فيقول الفقير المقصر حسين بن محمد بن حسين الحبشي طلب مني الاجازة الشيخ الفاضل ابو سعيد عبد الهادي ابن عبد الكريم حسن ظن منه بالفقير ورجاء اتصاله وارتباطه باهل الفضل والعلم فاسعفته بمقصوده رجاء لصالح دعوته والدخول في عموم مشيخته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح درايته مما تلقيته واجزت به عموما وخصوصا وقد سمع مني المسلسل بالاولية وغيره من المسلسلات اجزته بكل ذالك من معقول ومنقول اجازة عامة يرويها عني كما احب واوصيه بالتمسك بالعروة الوثقى وهي التقوى المنجية من البلوى واجزت كذالك ولده عبد المجيب بما اجزت به والده واسألهم الدعاء لي ولاولادي بصلاح الحال والمآل وصلى الله وسلم على النبي والآل على مر الايام والليال

كتبه حسين بن محمد الحبشي

الشيخ الرابع

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسيدنا العلامة المحقق والفهامة المدقق العالم العامل الزاهد الكامل فخر العلماء

شیخ الخطباء بالمسجد الحرام مولانا الشیخ احمد ابو الخیر ابن عبد اللہ میرداد الحنفی المکی ادام اللہ فیوضاتہ۔

قرأت علیہ اوائل الشیخ اسمعیل العجلونی[1] رحمہ اللہ تعالی وسمعت من لفظہ ابوابا من صحیح البخاری تجاہ بیت اللہ الباری وانتفعت بمجالسہ الشریفہ ولطائفہ المنیفہ فاجازنی بکل مرویاتہ وکتب لی اجازۃ بخطہ الشریف وزینہا بختمہ المنیف وھو یروی عن العلامۃ السید عبد اللہ ابن المرحوم السید محمد کوجک عن العلامۃ الشیخ محمد عابد السندی وعن العلامۃ ابی علی محمد بادرتضا العمری عن العلامۃ الشیخ عمر بن عبد الکریم المکی وغیرہ۔ **وھذہ صورۃ اجازۃ شیخنا الشیخ احمد ابی الخیر میرداد دام اللہ برکاتہ**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمداً لمن اسند الامور جمیعھا الیہ۔ وجعل صحیحھا وضعیفھا عائدۃ علیہ وصلاۃ وسلاما علی النبی الھاشمی جد الحسن۔ وعلی آلہ وصحبہ البالغ

---

[1] جمع رحمہ اللہ تعالی فیھا اربعین حدیثا من اربعین کتابا من اول کل کتاب حدیثا واحدا الا من صحیح البخاری ومصنف عبد الرزاق فذکر فیھما من کل واحد منھما حدیثین وقد یذکر من اواخر الکتب وسماھا رسالۃ عقد الجوھر الثمین فی اربعین حدیثا من احادیث سید المرسلین وجل غرضہ من جمعھا تسھیل قرأتھا علی الشیوخ لطلبا للاجازۃ منھم بھذہ الکتب ١٢

محمد عبد الھادی کان اللہ ذی الایادی

ماجاء في فضلهم وعلو مرتبتهم حد التواتر في كل زمن صلاة وسلاما دائمين الى اليوم المشهور - وعلى من تبعهم باحسان على توالى الايام والدهور

اما بعد فقد طلب مني الفاضل الاديب - المجتهد للوذعي الاريب الباذل وسعه في طلب الحديث وسند رجاله - البازغة شمس فضله في ذلك كما علم من قاله وحاله - المكرم ابو سعيد محمد عبد الهادي - بن محمد عبد الكريم بن احمد المدراسي الحيدرآبادي - بعد ان قرأ على اوائل الكتب الاربعين المندرج فيها اوائل الكتب الستة بالمسجد الحرام - تجاه البيت الامين ان اجيزه بما انا مجاز به فالعبد العاجز الضعيف لم اكن اهلا للاجازة - ولا ممن يحوم حول هذا الميدان ويسلك فجاجه - ولكن لما كان الطالب المذكور زاده الله تعالى نورا على نور - اهلا لكل فضيلة - ومحلا لكل خصلة جميلة ولاح لي حسن نيته وطويته - من ضياء فجر غرته وطلعته - ولم يكن بد من اجازته - تجاسرت واجزته بجميع ما اجازني به شيخي المرحوم العلامة السيد عبد الله بن المرحوم العلامة السيد محمد كوجك امكنا البخاري من جميع ما اجازه به شيخه المرحوم العلامة الشيخ محمد عابد بن محمد

الانصاري من كل ما هو مذكور في سنده المشهور بحصر الشارد - الراوي
لكل صادرة وارد - ومن جميع ما اجازه به شيخه المرحوم الفهامة ابو علي
محمد بارتضا العمري من كل ما هو محرر بسنده المسمي بمدارج الاسناد -
الحاويان هذان السندان للعلوم النقلية والعقلية - والاذكار والادعية
واوصيه بتقوى الله تعالى في السر والعلانية - وان يدخلني في دعائه
بالخير بحسن توجه ونية صافية - وقد اجزته ايضا بان يجيز بكل ما
ذكر من يراه اهلا - وصلى الله تعالى على خاتم النبيين وعلى آله وصحبه
صلاة وسلاما متتابعين الى يوم الدين

رقمه الراجي من المولى الكريم الفوز في يوم التناد - احمد
ابو الخير بن عبد الله ميرداد - خادم العلم والخطيب والامام
بالمسجد الحرام (١٢ جمادى الثانية سنة ١٣٢٣)



الشيخ الخامس ٥

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسندنا العلامة
الحبر الفهامة المفسر المحدث الشيخ محمد بن

(١) ومن مصنفاته فيض المنان بشرح فتح الرحمن في فقه الشافعي مطبوع بمصر هداية العوام في اركان الايمان والاسلام ابتداءه التوحيد وآخره الفقه ومنها حاشية على مناسك الخطيب الشربيني

(بقيه بر صفحه آئنده)

سلیمان حسب الله الشافعی المدرس بالمسجد الحرام نفعنا الله به وبعلومه آمین ۔ سمعت منه الحدیث المسلسل بالاولیۃ الحقیقیۃ بالمشافہۃ حین اجتماعی به فی البلدۃ المکرمۃ فی المسجد الحرام فی الخامس عشر من شهر الجمادی الاخری سنۃ ۱۳۲۴ الرابع والعشرین وثلثمائۃ بعد الالف وسمعت بقراءۃ الغیر علیہ اوائل العجلونی رحمہ اللہ تعالی وحضرت من دروسہ فی الجامع الصغیر للامام السیوطی مع شرحہ المسمی بعزیزی وصافحنی وشابکنی واضافنی علی الاسودین واجازنی ولولدی ایضا بسائر ما تجوز لہ روایتہ وھو اخذ عن کثیر من مشائخ الاعلام ائمۃ الھدی ومصابیح الظلام منهم العلامۃ الشیخ عبد الحمید الداغستانی الشروانی عن الشیخ ابراھیم الباجوری عن الشیخ محمد الفضالی عن الشیخ عبد اللہ الشرقاوی والشیخ محمد الامیر الکبیر واخذ الباجوری عن الشیخ حسن القویسنی عن داؤد القلعاوی عن احمد السحیمی عن عبد اللہ الشبراوی عن الشیخ عبد اللہ البصری ویروی الشیخ عبد الحمید عن الشیخ عبد القدوس

۲

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۱)
صاحب التفسیر وغیرھا وکان رحمہ اللہ ضریرا وزاھدا فی الدنیا وکانت حلقۃ درسہ فی التفسیر والحدیث کبیرۃ بالحرم المکی ۱۲ عبد الھادی کان اللہ ذی الایادی

عن الشیخ حسن القویسنی ویروی ایضا عن الشیخ ابراهیم السقا ومنهم
العلامة الشیخ ابراهیم السقا وهو اخذ عن العلامة ثعیلب
عن شیخیه الشهاب احمد الملوی والشهاب
احمد الجوهری عن شیخهما عبد الله بن سالم البصری واخذ الشیخ
ابراهیم السقا عن الشیخ محمد بن محمود الجزائری عن الشیخ علی بن عبد القادر
ابن الامین عن احمد الجوهری عن الشیخ عبد الله البصری ویروی عن
الشیخ محمد صالح البخاری عن الشیخ رفیع الدین القندهاری عن الشریف
الادریسی عن الشیخ عبد الله البصری ویروی عن الشیخ الامیر الصغیر
عن والده الامیر الکبیر ویروی عن الشیخ الفضالی والشیخ القویسنی
المتقدم ذکرهما ومنهم العلامة الشیخ عبد الغنی الدمیاطی وهو عن
الشیخ عبد الله الشرقاوی والشیخ محمد الامیر الکبیر ومنهم العلامة الشیخ
احمد الدمیاطی مفتی الشافعیة بمکة المکرمة وهو اخذ عن الشیخ حسن القویسنی
والشیخ ابراهیم الباجوری والشیخ عبد الغنی الدمیاطی المذکور ومنهم
العلامة الشیخ مصطفی المبلط عن الشیخ محمد الشنوانی المتقدم ذکره و
منهم العلامة الشیخ احمد منة الله وهو عن الشیخ محمد الامیر الکبیر وابنه

الامير الصغير وعن الشيخ القويسني والفضالي وآل الدمهوجي وحسن العطار وغيرهم **ومنهم** العلامة الشيخ احمد النحراوي عن شيخيه الجمال الفضالي والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد المجددي الدهلوي المدني **ومنهم** العلامة الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي عن مشائخه الكرام منهم المحدث بدار الهجرة الشيخ محمد عابد السندي المدني والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ احمد الصعيدي المالكي والشيخ محمد بن احمد الحليلي التميمي مفتي الحنفية في الديار المصرية والشيخ محمد بن احمد بن يوسف البهي المصري والشيخ محمد صالح السباعي العدوي وقد ذكر الشيخ القاوقجي مشائخه وما اجازوه من الكتب والتاليف في ثبته المسمى بمعدن اللآلي في الاسانيد العوالي — **وصورة اجازة شيخنا وسيدنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله الشافعي دامت بركاته ما نصه** — بسم الله الرحمن الرحيم — احمدك اللهم يا مجيب من دعا وآمالك — ومجيز من قصد كما امرك — واشكرك على مزيد نعمك التي جعلت المزيد منها على شكرها اجازه — وتفضلك

على الطلبة العالم حتى يختتم حقيقة السعادة وسهلت لكل منهم مجازه - واصلي
واسلم امتثالاً لامرك يا على يا بسند - على نبيك اعلى مرجع ومستند -
سيدنا محمد صاحب الشرايعة المطهرة - والسنة الواضحة المحفوظة التي
الواصلة الينا بالاسناد على وجوه وانواع - من اجازة وكتابة وقراءة
ومناولة وسماع وعلى آله سفن النجاة والهدى - واصحابه نجوم الاهتداء والستر
في الاقتداء - وبعد فقد جمعني الله تعالى بالاخ الفاضل ابي سعيد الشيخ
محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد سلمه الله تعالى
فالتمس مني ان اقتدي باشياخي واجيزه - ولو بعبارة وجيزة فقلت
في نفسي لقد استسمنت ذا ورم - ونفخت في غير ضرم - لكن محبته وحسن
ظنه حمله على هذا السؤال - فلزمت اجابته بمجرد الاشارة فضلاً عن
المقال - وبمقتضى ذلك قلت قد اجزت الاخ الفاضل المذكور عفى عنا
الله لنا جميعا ان الاجور - بجميع ما تجوز لي روايته - او تصح عني
درايته - من منقول ومعقول - وفروع واصول - بشرط اهليته لما
يرويه - او ينقله او يحكيه - وان لا يقدم على شيء حتى يعلم حكم الله
فيه - وعند التوقف ان يراجع المشائخ المهرة - والكتب الصحيحة

محررہ حسبما اجازنی بذلک اشیاخی العظام جمعنا اللہ واحبتنا بہم
فی دار السلام ۔ وہم کثیرون فمنہم شیخنا الشیخ عبد الحمید الداغستانی
الشروانی عن اشیاخہ کالشیخ ابراہیم الباجوری عن شیخیہ الشیخ
محمد الفضالی والشیخ حسن القویسنی فالفضالی عن الشیخ عبد اللہ الشرقاوی والشیخ محمد الامیر
الکبیر وثبتاہما مشہوران والقویسنی عن داؤد القلعاوی عن احمد
السحیمی عن عبد اللہ الشبراوی المتوفی سنۃ ... وثبتہ مشہور ویصل سند
کل من ہؤلاء الی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری وثبتہ مشہور بل الحفنی
الشبراوی عن البصری بلا واسطۃ وکالشیخ عبد القدوس عن شیخہ القویسنی
السابق وکالشیخ ابراہیم السقا وستاتی اشیاخہ ومن اشیاخی
ایضا شیخنا الشیخ احمد الدمیاطی مفتی الشافعیۃ بمکۃ المعظمۃ ودفین
المدینۃ المنورۃ عن اشیاخہ کالشیخ القویسنی والشیخ الباجوری
السابقین وکالشیخ عبد الغنی الدمیاطی الاتی ذکرہ علی الاثر ومن
اشیاخی ایضا شیخنا وشیخ شیخنا الشیخ عبد الغنی الدمیاطی عن
اشیاخہ ومنہم الشیخ الشرقاوی والشیخ الامیر الکبیر السابقان ومن
اشیاخی ایضا شیخنا الشیخ احمد العراوی عن شیخیہ الجمال الفضالی

السابق والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي السابق ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ عبد الغني الهندي النقشبندي دفين
المدينة المنورة عن اشياخه ومن اشياخه الشيخ عابد السندي
المدني وثبته كبير مشهور يسمى حصر الشارد ومن اشياخي ايضا
الشيخ مصطفى المبلط عن اشياخه كالشيخ الشنواني عه صاحب حاشية
مختصر ابن ابي جمرة وثبته مشهور ومن اشياخي واشياخ اشياخي ايضا
الشيخ ابراهيم السقا عن اشياخه كالشيخ ثعيلب عن شيخيه الشهاب
الملوي والشهاب الجوهري وثبت كل منهما مشهور وكالشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير وثبته مشهور كما تقدم وكالشيخ الفضالي عن
الشرقاوي وثبته تقدم انه مشهور وكالشيخ القويسني عن شيخه احمد
جمعة البجيرمي الحافظ وثبته مشهور وكالشيخ محمد الجزائري عن
عمه عن الشهاب الجوهري ومن اشياخي ايضا الشيخ احمد منة الله
عن الشيخ الامير الكبير وابنه الامير الصغير وعن الشيخ فتحي شنا الفيومي
وعن الشيخ القويسني والفضالي ومن اشياخي الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي وعن الشيخ الباجوري وعن الشيخ

عه وله مؤلفات منها حاشية على مختصر البخاري ١٢ عبد الهادي غفر له

محمد البصری قدس اللہ اسرارهم وافاض علینا انوارهم - واعلا اسانیدی فی
صحیح البخاری ما ارویه من طریق القسطلانی وهو اعلی سند یوجد فی الدنیا
کما قاله الاشیاخ فارویه عن الشیخ احمد منة الله والشیخ عبد الغنی
عن الامیر الکبیر عن علی العربی السقا عن عبد الله البصری عن ابراهیم
الکورانی عن ابن سعد الله اللاهوری عن محمد بن احمد النهروالی
عن ابیه عن ابی الفتوح احمد الطاوسی عن بابا یوسف الهروی المعمر
ثلاثمائة سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغانی المعمر ح وارویه
عن الامیر بسند اعلا من هذا بدرجة والامیر یرویه عن الشیخ
علی الصعیدی العدوی عن محمد عقیلة المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن
الشیخ احمد العجل الیمنی عن یحیی بن مکرم الطبری عن ابراهیم بن
صدقة الدمشقی وغیره بروایتهم عن عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغانی
المعمر مائة واربعین سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغانی ح وارویه
بسند اعلا من هذا بدرجة عن الشیخ عبد الغنی الهندی والشیخ
محمد القاوقجی کلاهما یرویه عن الشیخ عابد السندی عن صالح الفلانی
عن محمد بن سنة الفلانی عن احمد بن محمد العجل عن احمد النهروالی

عن ابی الفتوح الطاوسی عن بابا یوسف الهروی عن محمد بن شاذ بخت الفرغانی عن یحیی بن عمار الختلانی المعمر مائة وثلاثا واربعین سنة عن محمد بن یوسف الفربری عن امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبد الله محمد بن اسماعیل البخاری رضی الله عنه وعنهم اجمعین فبینی وبین البخاری فی السند الاخیر احد عشر وفی الذی قبله اثنا عشر وفی الذی قبله ثلاثة عشر واعلا اسانید البخاری الثلاثیات واطولها تسعة فبینی وبین النبی صلی الله علیه وسلم فی سند الشیخ عابد اربعة عشر فی الثلاثیات وفی سند الامیر عن العدوی خمسة عشر وعن السقاط ستة عشر۔

قاله بفمه وامر برقمه الراجی من الله رضاه **محمد بن سلیمان حسب الله** المکی الشافعی المدرس فی حرم مکة المعظمة عامله الله برضوانه ووالدیه وذریته واشیاخه واحبته فی الیوم الحادی والعشرین من جمادی الثانیه سنة ١٣٢٤ اربع وعشرین بعد الف وثلاثمائة من الهجرة النبویه علی صاحبها افضل الصلوة والسلام وآله واصحابه الکرام والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین والحمد لله رب العالمین۔



الشيخ السادس

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل
عين العلم والدرايه - ينبوع الحلم والروايه - الحافظ
العلامه الحبر الفهامه فريد العصر محدث الدهر
مولانا واستاذنا المتقن الشيخ شعيب المالكي المغربي
المكي المدرس والامام بالمسجد الحرام نفع الله به الاقطار
والبلاد ونظم به خصائص السنة في كل مجمع وناد
حضرت - درسه في صحيح البخارى وسمعت املاءه في النحو من شرح
الفية ابن مالك وحصصا عديدة من مؤطاء امام دار الهجرة الامام
مالك كان يزدحم على دروسه من الخواص والعوام وكان حافظ القران
والحديث كان يحفظ خمسين الف حديثا وما وجدت له نظيرا قط
فاقتبست من مشكوة فوائده وتحليت من عقود فرائده واستفدت
منه علما كثيرا فهو من اجل مشائخي في الحديث - وقد حدثني بالحديث
المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد والمسلسل بيوم عاشوراء
واضافني على الاسودين ولقمني واجازني لسائر مروياته باللفظ والكتابة
وهو اخذ عن كثير من المشائخ منهم الشيخ سليم ابن ابي فراج ابن سليم

البشری المصری عن الشیخ ابراهیم بن محمد الباجوری ومنهم الشیخ منة الله

عن الامیر ومنهم الشیخ عبد الله القدومی النابلسی وانا اروی عنه بلا

واسطة فانی اخذت عنه حین قدم مکة المکرمة قاصدا للحج سنة ۱۳۲۴

اربع وعشرین بعد الالف وثلثمائة من الهجرة النبویة وهو یروی عن

الشیخ حسن بن عمر الشطی عن الکزبری ومنهم الشیخ محمد بن ابراهیم السباعی

عن الشیخ محمد بن عبد الرحمن الفیلالی عن الشیخ ابی حفص الفاسی

عن محمد بن عبد القادر الفاسی عن ابی سالم العیاشی وهذا صورة

الاجازة التی کتبها لی مولانا الحافظ المحدث المتقن

الشیخ شعیب المذکور متع الله المسلمین بطول حیاته امین

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی استخلص العلماء بعنایته من غیاهب الجهالات

وجعلهم امناء علی خلقه یقومون بحفظ شرایعه حتی یؤدوا الخلق

تلک الامانات - فهم مصابیح الارض وخلفاء الانبیاء - ویستغفر

لهم کل شیئ حتی الحیتان فی البحر ویحبهم من فی السماء - والصلوة والسلام

علی سید الاولین والآخرین وعلی اله واصحابه ما تعاقبت

والشیخ القدومی عنه بلا واسطة ۱۲ عبد الهادی -

له ولد سنة ۱۲۳۶ ومن تصانیفه الرحلة الحجازیة ۱۲ عبد الهادی غفر له -

الايام والليالی - اما بعد فقد استجاز منی الحاج الابر الشیخ الابرک الناسک الازکی عبد الهادی بن عبد الکریم بعد ان سمع منادی و سافی مؤطا الامام مالک وحدیث الرحمة المسلسل بالاولیة والمسلسل بیوم العید واول الصحیح للامام البخاری وشیئا من الفیة ابن مالک فاجزته بکل ماسمعه منی بل اجزته اجازة عامة فی کل ما یجوز عنی روایته من معقول ومنقول - وفروع واصول - کما اجازنا بذلک مشائخنا الکرام - ائمة الهدی ومصابیح الظلام - من المشارقة والمغاربة فمن المشارقة الشیخ سلیم البشری عن الشیخ منة الله عن الشیخ الامیر الصغیر عن والده العلامة الامیر الکبیر الی اخر ماذکره فی ثبته ومنهم الشیخ عبد الله القدومی النابلسی عن الشیخ حسن بن عمر الشطی عن الشیخ الکزبری[٥] الخ ومن المغاربة الشیخ محمد بن ابراهیم السباعی عن الشیخ محمد بن عبد الرحمن الفیلالی عن الشیخ ابی حفص الفاسی عن محمد بن عبد القادر الفاسی عن ابی سالم العیاشی الی اخر ماذکر فی ثبته - واوصی المجاز المذکور بتقوی الله فی السر والعلانیة وان یسهم لی من دعواته فی خلواته وجلواته وصلی الله علی سیدنا محمد

الدمشقی ١٢

٥ الشیخ عبد الرحمن ابن محمد الکزبری والشیخ القدومی اخذ عن الشیخ عبد الرحمن الکزبری بلا واسطه ١٢ عبد الهادی

وآله - وحرر في العشرين من شوال الابرك عام اربعة وعشرين و

ثلثمائة والف

شعيب بن عبد الرحمن المغربي المدرس بالحرم الشريف المكي

(ختم: شعيب بن عبد الرحمن ١٣١٨)

الشيخ السابع

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل الجامع

بين شرفي العلم والنسب السيد سالم بن عيدروس

البار الشافعي مذهبا والعلوي طريقة وقد حسن ظنه في

فسمع مني واسمعني وولدي محمد اعبد المجيب اصلح الله حاله واحسن

مآله الحديث المسلسل بالاولية في العشرين من الجمادى الاخرى

سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف واستجازني واجازني بكل

ما يجوز له روايته واعطاني الاجازة وهي بخط ابنه - وهو اخذ

عن العلامة السيد عمر بن احمد بن عبد الله ابن عيدروس البار

عن والده السيد احمد واخذ عن الشيخ العلامة السيد احمد بن

زيني دحلان واخذ عن السيد على طاهر المدني وعن الشيخ فالح

وكذلك اجاز لاولادي محمد عبد المجيب ومحمد عبد الرقيب اسعدهما الله تعالى في الدارين و

رزقهما علما نافعا وفهما كاملا - وكان رحمه الله تعالى خليقا متواضعا زاهدا في الدنيا

راغبا في الآخرة ١٢ احمد عبد الهادي غفر الله له -

المدنی وعن العلامة السید محمد ابی النصر الخطیب ابن السید عبد القادر
الخطیب ابن السید صالح الخطیب الحسنی الجیلانی الشافعی خطیب الجامع
الاموی بدمشق الشام وهو اخذ عن کثیر منهم والده السید عبد القادر
المتوفی سنہ ۱۲۸۸ عن والده السید صالح المتوفی سنہ ۱۲۵۷ عن ابیه السید عبد الرحیم المتوفی سنہ ۱۱۹۰
عن الشیخ سعید سنبل واخذ السید صالح عن الشیخ محمد طاهر سنبل
واخذ ایضا عن الشیخ خلیل الخشه عن الشیخ محمد خلیل الکاملی واخذ ایضا عن
الشیخ محمد بن یوسف الشمسی والشیخ سعید الحلبی والشیخ الفضالی وتلمیذه الباجوری واخذ ایضا
عن الشیخ محمد بن مصطفی الرحمتی عن والده واخذ ایضا عن الشیخ عبد القادر المیدانی
عن الکاملی ومنهم الشیخ محمد العزب الدمیاطی المدنی والسید اسماعیل
البرزنجی والسید زین العابدین جمل اللیل والشیخ عبد الرحمن الکزبری
والشیخ ابراهیم الباجوری والشیخ السقا والشیخ محمد الدمنهوری
ومنهم الشیخ احمد بن سلیمان الاحمدی النقشبندی الخالدی الاکبری
الروادی عن العلامة السید محمد امین عابدین ومنهم الشیخ احمد
الحجار المعروف لبشنون عن الشیخ خلیل الخشه والشیخ سعید الحلبی
ومنهم الشیخ عمر افندی الغزی ابن عبد الرحمن افندی الغزی

العامري المتوفى سنة ١٢٠٦ عن الشيخ عبد القادر النابلسي عن جده اب ابيه عن
عبد الغني النابلسي **ومنهم** العلامة السيد محمد بن حسين الكتبي المكي
عن محشي الدر العلامة السيد احمد الطحطاوي **ومنهم** الشيخ احمد
الدهان والشيخ يوسف الغزي والشيخ حسين الدجاني مفتي يافا
والشيخ احمد الترمانيني والشيخ حامد العطار والشيخ عبد الله بن
الشيخ سعيد الحلبي **ومنهم** والدته الشيخة فاطمه بنت الشيخ الخليل
الخشه المعمرة مائة وسبع سنة عن والدها الشيخ الخليل الخشه **ومنهم**
جده السيد صالح وقد اجازه وعمره ثلاث سنين - **واخذ شيخنا** ايضاً
عن السيد محمد بن عبد الكبير الكتاني واخيه السيد محمد عبد الحي وهما
عن والدهما السيد عبد الكبير المذكور عن الشيخ عبد الغني المدني
وعن الشيخ ابراهيم السقا - **وهذه صورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي اوصل من اليه استند - واجاز لي مطلوبه من عليه
اعتمد - والصلوة والسلام على من منه المدد - سيدنا ومولانا وحبيبنا
وقرة اعيننا محمد - الواسطة العظمى لديه - وعلى اله المنتسبين اليه -
الآخذين بالحظ الاوفر بما اتى عن الله وعن اكرم الخلق عليه - وعن

الصحابة والتابعين۔ ومن اقتفى اثرهم من العلماء العاملين اما بعد فقد
طلب منى الحديث المسلسل بالاولية الشيخ العلامة ابو سعيد محمد
المدعو بعبد الهادى المدراسى الحيدرآبادى له ولولده محمد عبد
المجيب سلمهما الله تعالى فحدثتهما بذلك امتثالا لقول النبى صلى الله
عليه وسلم المرء مع من احب و احب الخلق الى الله انفعهم لعياله وان لم اكن
اهلا لما ذكر۔ ولكن للصحبة والاحاديث التى يرحل اليها۔ وارويه
عن جملة مشائخ منهم السيد على ظاهر المدنى كما هو فى ثبته ومنهم
الشيخ فالح الحجازى المدنى كما هو فى ثبته۔ ومنهم الشيخ عبد الرحمن
سراج مفتى الاحناف بمكة ومنهم السيد عمر بن احمد البارعن والده عن
مشائخه ومنهم الشيخ اسماعيل بن محمد نواب عن السيد الشريف
محمد ناصر عن مشائخه ومنهم الشيخ ابو النصر الشامى ومنهم السيد
محمد بن عبد الكبير الكتانى واخوه السيد محمد عبد الحى عن مشائخهم
كما هو مذكور فى ثبتهم۔ واجيزهما ايضًا فى الحديث والتصوف
والتفسير وغير ذلك من العلوم النافعة عن سيدى وشيخى مفتى
مكة العلامة سيدى احمد بن زين دحلان كما اجازنى

بشرطه المعتبر عند اهله وهو التثبت فى العلم وعن سيدى مفتى مكة السيد
احمد بن عبد الله الميرغنى الحنفى وفى الاوراد والاذكار والتصوف
خصوصا احياء علوم الدين والطريقة العلوية - اجيزهما بما ذكر
عن سيدى وشيخى واستاذى الحبيب فضل بن علوى بن سهل مولى الدويله
وعن سيدى وشيخى الحبيب عبد الله بن محمد الحبشى وعن سيدى
عمر بن حسن الحداد وعن سيدى العلامة السيد عيدروس بن
حسن العيدروس وغيرهم فهما مجازان فى الاذكار والاوراد
كما هو منقول فى سيرهم وطريقتهم ولا ينسانى من صالح دعواتهما فى
خلواتهما وجلواتهما واوصيهما ايضا بما اوصى به الله انبياءه و
اولياءه وكافة عباده المؤمنين وهى تقوى الله فى السر والعلن وهى
له ولاولاده ومن يحبه ممن له اسوة وقدوة - وآخر دعونا ان
الحمد لله رب العالمين اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد - قاله
بفمه وامر برقمه راجى العفو من ربه وشفاعة جده المختار
سالم بن عيدروس البار العلوى طريقة الشافعى مذهبا
كان ذلك ببلد الله الحرام بجبل كعبة فى شهر رجب سنة ١٣٢٢

الشيخ الثامن

ومن مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل الجهبذ الکامل الشیخ محمد سعید بن عبد اللہ القعقاعی القرشی الأذ المدرس بالمسجد الحرام ادام اللہ افاضاتہ - سمعت منہ الحدیث الأولیۃ الحقیقیۃ بالمشافهۃ وهو یرویہ کذلک عن الشیخ جمال الحنفی عن الشیخ عبد اللہ سراج عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار بسندہ واجازنی وولدی بمرویاتہ کلها واذن لی فی اجازۃ من شئت وذلک فی الثامن من رجب سنۃ الف وثلثمائۃ واربعۃ وعشرین وهو اخذ عن الشیخ السید عبد اللہ بن محمد کوشک المکی السابق ذکرہ واخذ عن الشیخ علی بن احمد حبیش الرهبینی الشافعی عن الشیخ ابراهیم الباجوری والشیخ مصطفی المبلط والشیخ ابراهیم السقا والشیخ محمد الدمنهوری الازهری واخذ عن الشیخ محمد سعید المعروف بقاضی المخا عن مفتی زبید السید سلیمان بن محمد ابن العلامۃ السید عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاهدل الزبیدی عن ابیہ السید محمد عن جدہ باسانیدہ وقد سبق ذکرهم

کوچک

وصورۃ اجازتہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ رب العلمین

والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا وسندنا ومولانا محمد
وعلى اله وصحبه اجمعين وعلى التابعين وتابعيهم باحسان الى يوم
الدين **اما بعد** فقد حضر عندى وسمع منى وتلقى عنى **اخونا**
الفاضل عبد الهادى وابنه عبد المجيب سلمهما الله تعالى
ونفع **بهما** وطلبا منى ان اجيزهما بما قرأ وسمع خصوصا وبجميع
مروياتى عمومًا فاجبتهما واجزتهما بجميع ما تجوز لى روايته و
تصح لى درايته من تفسير وحديث وفقه واصول ونحو وصرف ومعان
وبيان وزهد وتصوف وبجميع كتب المعقول والمنقول حسبما
رويته ما بين قرأة وسماع واجازة عن المشائخ الاجلاء الاعلام
النبلاء الكرام منهم الشيخ العلامة والقدوة الفهامة مولانا السيد
عبدالله بن محمد كوشك المكى الحنفى الامام بالمسجد الحرام والعلامة
الفهامة الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضى المخا والعلامة الاستاذ
على بن احمد حبيش الزهبينى الشافعى وغيرهم رحمهم الله تعالے
ونفعنا بعلومهم **يروى الاول** عن الشيخ عابد السندى المدنى
وغيره باسانيده المذكورة فى ثبته المسمى بحصر الشارد ح

ويروى الثانى عن مفتى زبيد السيد سليمان بن محمد بن العلامة الفهامة
المسند السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدى
بروايته عن ابيه عن جده باسانيده المذكورة فى كتابه النفس اليمانى
وفى ثبت جده السيد يحيى وغيره ح ويروى الثالث عن البرهان
ابراهيم السقا الازهرى والبرهان الباجورى والشمس الدمنهورى
وغيرهم واسانيدهم معلومة مشهورة بين العلماء الاخيار اشتهار
الشمس فى رابعة النهار — اجزت المذكورين برواية جميعها عنى
اجازة عامة مطلقة تامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والاثر
واوصيهما بما اوصى به نفسى من ملازمة التقوى فى السر والنجوى
وان لا ينسانى ومشائخى من صالح دعواتهما فى خلواتهما وجلواتهما
بحسن الختام والفوز برضى الملك العلام وصلى الله وسلم على خاتم
الانبياء والمرسلين وعلى آل كل منهم وصحبهم اجمعين والحمد لله رب العالمين
املاه بفمه وامر برقمه المفتقر الى رحمة ربه القريب المجيب محمد سعيد
اديب ابن المرحوم عبد الله اديب المكى الحنفى خادم العلم بالمسجد الحرام



٩ الشيخ التاسع

وممن اجازني باللفظ والكتابة من مشائخنا المكيين

مولانا الفاضل الورع الارشد الشيخ اسعد ابن العلامة

المرحوم العارف الشيخ احمد الدهان الحنفي دامت بركاته

سمعت منه الحديث الاولية واجازني بسائر مروياته مرتين كما اجازه بذلك شيخه الشيخ محمد ابو النصر بن السيد عبد القادر بن السيد صالح بن السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلي الحسني الدمشقي الشافعي عن والده السيد عبد القادر عن جده لامه الشيخ خليل الكشر عن الشيخ محمد خليل الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسمٰعيل العجلوني عن مشائخه الاعلام

ع٥ ١٣ رمضان ١٣٢٣ يوم الاربعاء ٢ ابجيل

واخذ شيخنا اسعد الدهان عن العلامة الشيخ حسين الجسر الطرابلسي عن العلامة الفاضل السيد علاء الدين عابدين عن والده خاتمة المحققين السيد محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار حاشية الدر المختار عن مشائخه الاعيان منهم العلامة خاتمة المحدثين الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري ومنهم الشيخ الهمام والمسند الامام العلامة احمد بن عبيد الله العطار ومنهم الامامان العلامتان الشيخ

ـــــــ

ك الجسر هو المشهور بهذا اللفظ كما هو المذكور في صورة اجازته لي ١٢ عبيد

ابراهیم النابلسی وشقیقہ الشیخ عبد القادر النابلسی وهما یرویان
عن جدهما الشیخ عبد الغنی النابلسی **ومنهم** العلامۃ الشیخ محمد
سعید الحموی وهو اخذ عن الشیخ احمد الملوی والشیخ محمد الحنفی والشیخ
احمد الجوهری والشیخ ابی الطیب المغربی المدنی والشیخ عبد الرحمن
العیدروس وعن الشیخ علی افندی بن صادق بن محمد بن ابراهیم
الداغستانی المتوفی سنۃ ۱۱۹۹ وهو اخذ عن الشیخ محمود بن عبد اللہ الانطاکی
عن الشیخ محمد بن علی الکاملی عن الشیخ خیر الدین الرملی واخذ
الشیخ علی افندی ایضا عن الشیخ عبد الکریم الآمدی والشیخ ایوب
الداغستانی ثم رحل الی الحجاز وجاور مدۃ واخذ عن الشیخ محمد حیات
السندی عن الشیخ عبد اللہ البصری واخذ الشیخ محمد سعید الحموی عن
الشیخ محمد التافلاتی المغربی الآتی ذکرہ وعن حسن الحموی بن کذا منهم
مصغرا والشیخ منصور الحلبی الخلوتی والشیخ صالح الجینینی **ومنهم**
العلامۃ الشیخ الامیر الکبیر والشیخ صالح الفلانی المدنی **ومنهم**
العلامۃ الفقیہ الشیخ هبۃ اللہ البعلی شارح الاشباہ والنظائر
وهو عن الشیخ صالح الجینینی **ومنهم** الامام الکامل والهمام الفاضل

العلامة الشيخ ابو الفضل محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری الحنفی الشهیر والد بالعقاد المتوفی ۱۲۲۲ھ قال الشیخ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فی ثبتہ لازمتہ مدۃ مدیدۃ۔ وخدمتہ ایاما سعیدۃ۔ وقرأت علیہ کتبا عدیدۃ۔ ورسائل مفیدۃ۔ وکان احفی بی من الوالد علی الولد وارانی اکراما لم ارہ قط من احد۔ وبذل جہدہ فی نفعی واسدانی ماشکرہ لیس فی وسعی۔ وادنانی منہ دون غیری وصار اولی منی بامری۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ عنی کل خیر۔ ووقاہ کل اسی وضیر واحسن اللہ تعالیٰ الیہ وکثر خیرہ۔ وجعل فی اعلی الفرادیس مقامہ ومقرہ۔ وبارک للمسلمین فی حیاتہ۔ وفی ایام السعیدۃ واوقاتہ وجعلنی لا اخرج یوما عن امتثال امرہ۔ وادام لسانی رطبا بثنائہ وطیب ذکرہ۔ وبالدعاء لہ عقیب الصلوات۔ وفی الاماکن المطہرات والاوقات الفاضلات۔ وقال فی موضع آخر فی ترجمتہ ہو الشیخ الامام الاوحد۔ والفاضل الہمام الامجد۔ فرید العصر۔ ویتیمۃ الدہر۔ من انتہت الیہ الریاسۃ فی العلوم وصار المرجع فیہا من منطوق ومفہوم۔ سلیل السادۃ الامجاد

وملحق الاحفاد بالاجداد۔ المحقق المدقق مولانا وشيخنا المرحوم السيد محمد شاكر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری الشهیر والده بالعقاد وبابن مقدم سعد الحنفی الدمشقی الخلوتی یتصل نسبه بسیدنا عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الیٰ ان قال والحاصل انه كان من افراد عصره۔ وبركة اهل مصره۔ وقد من الله تعالیٰ علیّ بخدمته سبع سنین وقرأت علیه كتبا عدیدة وكان یحبنی حبا شدیدا۔ ویكرمنی اكراما مزیدا۔ واقتسم لی مرارا انی اعز علیه من اولاده۔ وقصد مرة ان یزوجنی بنته فما قدر الله ذلك لامتناع والدی خوفا علی ان اغضبها یوما ان اقع فی غضبه مما لاتخلو عنه الجبلة الانسانیه وكان قائما باموری ومهماتی فجزاه الله تعالیٰ عنی خیر الجزاء وجمعنی وایاه تحت ظل عرشه یوم لاظل الا ظله وجعل قبره روضة من ریاض الجنة امین انتهی وهو اخذ عن مشائخ اجلة كثیرین۔ منهم العلامة الامام الشیخ عبدالرحمن بن محمد بن زین الدین الدمشقی الشافعی الشهیر بالكزبری المتوفی سنه ١١٨٥ ومنهم ابنه العلامة محدث زمانه۔ وفرید عصره واوانه۔ بركة اهل الشام۔ وعمدة السادة الاعلام۔ الشیخ محمد بن

عبدالرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ه لازمه مدة تقرب خمسين عاما وقرأ عليه
كتبا عديدة ومنهم الشيخ الامام فقيه زمانه ووحيد اوانه
المنلا علي بن محمد بن سالم التركماني الحنفي امين فتوى بدمشق الشام
المتوفى سنة ١١٨٢ه وهو اخذ عن الشيخ عبد الغني النابلسي وعن الشيخ محمد عقيلة
الحنفي المكي وعن الشيخ صالح الجينيني وهو عن والده الشيخ ابراهيم
عن العلامة الشيخ خير الدين ومنهم الشيخ احمد بن عبد الله بن
احمد البعلي مفتي الحنابلة في دمشق المتوفى سنة ١١٨٤ه وهو اخذ عن الشيخ محمد
ابي المواهب في سنة ١١٢٥ه وعن حفيده بعد وفاته الشيخ محمد المواهبي
وعن الشيخ عبد القادر التغلبي وعن الشيخ عواد الكوري وعن
الشيخ مصطفى اللبدي وعن الشيخ اسماعيل العجلوني وهؤلاء
المشائخ كلهم اخذوا عن الشيخ ابي المواهب المذكور واخذ الشيخ
احمد البعلي ايضا عن الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الكاملي
وولده الشيخ عبد السلام وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ المعمر علي بن محمد
ابن علي بن سليم الشافعي الدمشقي الصالحي الشهير بالسليمي المتوفى سنة ١٢٠٠ه و
هو اخذ عن علماء معتبرين وجماعة متفننين كالاستاذ الشهير والعارف

ش اي بعد وفاة الشيخ محمد ابي المواهب ١٢ سه الشيخ محمد بن عبد الرحمن حفيده ١٢ عبد الهادي غفر له

الكبير سيدى عبد الغنى النابلسى وولده الشيخ اسماعيل والشيخ
محمد بن عقيلة والشيخ احمد المقدسى وغيرهم ومنهم الشيخ العلامة ابراهيم
ابن خليل بن ابراهيم الغزى الشهير بالصايحانى المتوفى سنة ١١٩٧ وهو اخذ عن
الشيخ سليمان المنصورى الآخذ عن الشيخ عبد الحى عن الشرنبلالى
واخذ ايضا عن الشيخ محمد ابى السعود محشى مسكين الآخذ
عن ابيه وهو عن الشيخ شاهين عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن
الشيخ حسن المقدسى الآخذ عن الاسقاطى عن الشيخ عبد الحى
عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن الشيخ حسن الجبرتى الحنفى والشيخ
عمر الطحلاوى المالكى ومنهم الشيخ الامام الحبر الهمام الشيخ مصطفى
ابن احمد بن محمد بن سلامة المعروف بالتقيمى الدمياطى ثم الدمشقى
المتوفى سنة ١١٩٢ وهو اخذ عن جلة الائمة العلامة محمد بن محمد البديرى الدمياطى
الشهير بابن الميت وارتحل لدمشق وتوطنها وللحجاز ومصر والقدس
واخذ عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ محمد الوليدى والشيخ محمد
ابن الطيب المغربى واحمد بن عبد الفتاح الملوى ومحمد بن سالم الحفنى
والعماد اسماعيل العجلونى واخذ عن سيدى عبد الغنى النابلسى

وسيدى مصطفى البكرى الصديقى وغيرهم ومنهم الشيخ الامام العلامة
محمد بن احمد بن محمد بن خير الله البخارى الاصل والشهرة الحنفى
الاثرى المحدث نزيل بلدة نابلس المتوفى سنة ١٢ وهو اخذ عن جماعة
معتبرين منهم الشريف الفاضل حسن بن عبد الرحمن عيديد العلوى
نزيل ثغر مخا الآخذ عن الشيخ حسن العجيمى وعبد الله بن سالم البصرى
ومنهم الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ ابراهيم الكورانى
ومنهم السيد المحدث نفيس الدين ابو الربيع سليمان بن يحيى بن عمر
الاهدل الحسنى الزبيدى ومنهم الشيخ محمد جمال الدين بن محمد
الواسطى الزبيدى الحنفى والامام المسند المعمر الشمس محمد بن عبد
ربه المليكى المالكى القاهرى الشهير بابن الست والمسند المعمر عفيف الدين عبد الله بن
موسى الجويرى الشافعى المحلى والشمس محمد بن محمد الباقانى الشافعى النابلسى وغيرهم
ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الفقيه الفاضل المعمر السيد منصور بن
مصطفى السرمينى الحسنى الحلبى الخلوتى النقشبندى الحنفى المتوفى سنة ١٢٠٠ و
هو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والعارف محمد الحفنى وعن الشيخ محمد
حيات السندى نزيل المدينة المنورة وغيرهم ومنهم العلامة

شیخ الاسلام حافظ اسماعیل بن محمد بن محمد القسطنطینی الحنفی الشهیر بتاب
زاده المتوفی سنه ۱۲۰ ومن اجل مشائخه الشیخ محمد بن حسن بن همات الحنفی
الشامی والشیخ عمر بن احمد باعلوی السقاف ابن بنت الشیخ عبد الله
ابن سالم البصری وهما یرویان عن الشیخ عبد الله البصری ومنهم العلامة
الشیخ ابراهیم بن مصطفی بن ابراهیم الحلبی المتوفی سنه ۱۱۹ وهو اخذ عن
السید علی ابن مصطفی بن حسن السیواسی الحنفی الضریر المصری وعن
الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی وعن الملا الیاس الکورانی عن الشیخ
عبد الغنی النابلسی وعن الشیخ احمد الغزی وتوجه الی الحج فاخذ
عن الجمال عبد الله ابن سالم البصری المکی والشیخ ابی طاهر بن
ابراهیم الکورانی المدنی والشیخ محمد حیات السندی واخذ
فی مصر عن الشیخ موسی الحنفی والشیخ سلیمان المنصوری مفتی الحنفیة
وعن الشیخ سالم النفراوی والشهاب احمد الملوی وغیرهم ومنهم العلامة
الشیخ عطیة بن عطیة البرهانی الشافعی المصری الاجهوری البصیر
المتوفی سنه ۱۱۹۰ کان علامة فقیها متبحرا فی العلوم قیل انه کان یحضر فی
درسه ما ینوف خمسمائة طالب وله مؤلفات نافعة منها

حاشية عظيمة على تفسير الجلالين وحاشية على مختصر السنوسي فى المنطق و
حاشية على شرح الفية العراقى فى مصطلح الحديث لشيخ الاسلام وحاشية
على شرح السلم للملوى وهو اخذ عن الشهاب احمد الملوى والسيد على
الضرير السيواسى وعن الشمس محمد بن احمد حجازى العشماوى عن
ابى العز العجمى وغيرهم ومنهم الامام العلامة والاوحد الفهامة خاتمة
المحققين الشيخ محمد بن احمد بن سالم بن سليمان السفارينى النابلسى
الحنبلى المتوفى سنة ١١٨٨ وهو اخذ عن العارف الشيخ عبد الغنى النابلسى والشمس
محمد بن عبد الرحمن الغزى والشيخ عبد الرحمن المجلد الحنفى والشيخ مصطفى
ابن مصطفى السوارى وغيرهم هو شيخ الاسلام الاعبلا وله مؤلفات كثيرة منها شرح ثلاثيات
مسند الامام احمد فى مجلد ضخم المسمى بنفثات صدر المكمد لشرح ثلاثيات
المسند وكشف اللثام بشرح عمدة الاحكام مجلدان ومختصر موضوعات ابن
الجوزى فى مجلد ضخم ومعارج الانوار فى سيرة النبى المختار وشرح نونية
الصرصرى مجلدان وتحبير الوفا بسيرة المصطفا صلى الله عليه وسلم مجلد ضخم
والبحور الزاخرة فى علوم الآخرة ونتائج الافكار لشرح سيد الاستغفار
والجواب المحرر فى الكشف عن حال الخضر والاسكندر والدر المنظم فى

مؤلفات الشيخ مصطفى

فضل شهر المحرم وقرع[١١] السياط فى قمع اهل اللواط والتحقيق[١٢] فى بطلان
التلفيق وبغية[١٢] النساك فى فضل السواك ورسالة[١٣] فى بيان الثلاث
وسبعين فرقة والكلام عليها واللمعة[١٤] فى فضائل وخصائص يوم الجمعة
وله مؤلفات[١٥] غير ذلك ومنهم العلامة الشيخ محمد بن محمد التافلاتى
المغربى المالكى ثم الحنفى مفتى القدس الشريف المتوفى[١١٩١] وكان عجيبا
فى الذكاء والفهم وسرعة التاليف والنظم قال العلامة محمد ابن
عابدين فى ثبته حتى اخبرنى سيدى انه مرة ضاف فى حلب عند
تلميذه العلامة الشيخ محمد العقاد فقلق ولم ينم تلك الليلة فجعل يدور
فى صحن الدار فرائته الجارية فاخبرت سيدها بذلك فسأله فقال له قلقت
فى هذه الليلة فنظمت عقود العهود فى ستمائة بيت وانه قلب الفية
ابن مالك وجعلها مدحا فى سيدى العارف السيد مصطفى البكرى
فى يوم وليلة وله تاليف كثيرة ناهزت الثمانين منها كتاب فى الفقه

---

[١] منها القول العلى فى شرح اثر امير المؤمنين على رضى الله عنه وشرح منظومة الكبائر الواقعة فى الاقناع ونظم الخصائص الواقعة فيه ايضا والمنح الغرامية فى شرح منظومة ابن فرح اللامية ولوائح الافكار السنية فى شرح منظومة الامام الحافظ ابى بكر بن ابى داؤد الحائية مجلد وغير ذلك وقد مر ذكره فى بيان سند شيخنا الشيخ الحبيب حسين الحبشى رحمه الله تعالى ١٢
عبد الهادى غفر الله له آمين

سماه منهج النعمان من مذهب النعمان نحو عشرين كراسا الفه في تسعة وثلاثين يوما في اسلامبول واخذ العلوم عن مشائخ معتبرين كالشهاب احمد الملوى والشهاب احمد الجوهرى والعارف محمد الحفنى والشيخ عمر الطحلاوى المالكى وهذه صورة الاجازة التى اجاز للشيخ محمد شاكر نظما بسم الله الرحمن الرحيم -

سأحمد رب العرش حمدا مباديا	واشكره شكرا جميل المآثر
واهدى صلوة مع سلام مؤبد	لاحمدنا المحمود شمس المظاهر
وآل وصحب ما تواتر عنهم	حديث صحيح بين اهل المحابر
وبعد فعلم الدين اجمل مقتنى	واحسن مكسوب لاهل البصائر
ولا سيما علم الحديث فانه	محط رحال الراسخين الافاخر
ولا زالت الاعلام تسعى بهمة	الى نيله كى يغنموا للمفاخر
وكان النجيب البهنسى محمد	لبيب الحجا قد لقبوه بشاكر
له همة حسناء فى نيل رفعة	وتحصيل علم الدين منهاج فاخر
وجاء لدينا كى يجوز اجازة	بمروينا فى كل باد وحاضر
وما كنت اهلا للاجازة انما	اذا قل طل قام وبل لناظر

اجازة العلامة محمد الدقاق للعلامة الشيخ محمد شاكر شيخ العلامة محمد امين عابدين نظما

واشهد ربي قد اجزت بما انا	روايته من كابر بعد كابر
ومالي من نثر ونظم وان يكن	كلا شيئ بالشرط البهي لناصر
وارجو دعاء منه على تنالني	عناية لطف بين اهل المخابر
والى الفقير التافلاتي محمد	سنا لحمد رب العرش حمد مبادر

في ٢ شعبان سنة ١١٧٥ انتهى

ومن مشائخ العلامة محمد شاكر - الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني الشافعي والسيد عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس والشيخ محمد ابن محمد بن عبد الله المغربي المدني المالكي والشيخ ابو الحسن بن محمد صادق السندي الصغير المدني والشيخ عبد الرحمن بن محمد الفتني الحنفي المكي والشيخ شهاب الدين احمد الملوي والشهاب احمد بن عبد الكريم الخالدي الشهير بالجوهري والشيخ محمد بن سالم الحفناوي وكتب الشيخ محمد شاكر للشيخ محمد امين عابدين اجازتين احداهما نظم والاخرى نثر - وصورة النظم بسم الله الرحمن الرحيم -

مشائخ الشيخ محمد شاكر

الحمد لله المجيد الهادي	حمدا بديا جل عن نفاد
ثم صلوة مع سلام ابدا	على النبي المصطفى محمد

واجازة الشيخ محمد شاكر للعلامة ابن عابدين نظما

واله وصحبه الكرام | اولى التقى والفضل والانعام

وبعد فاعلم ايها المهذب | بان علم الدين اصل طيب

لا سيما علم الحديث والاثر | وفقه نعمان الامام المعتبر

وكان ممن جد في ذا الشان | السيد المفضال ذو الاتقان

محمد امين ابن عمرا | من جده بعابدين اشتهرا

لازمني في مدة مديدة | قراءة لكتب عديدة

ما بين فقه وحديث شافي | وعلم نحو وبيان صافي

ومنطق وعلم اداب حلا | وضع عروض والقوافي قد تلا

ثم ابتغى مني ان اجيزه | وان ابين في الورى بريزه

هذا واني لست من فرسانها | ولا من لحائم في ميدانها

لكنما التشبيه بالكرام | اهل التقى والسادة الاعلام

طريقة مسلوكة مندوبه | وبغية محمودة مرغوبه

هذا واني قد اجزته بما | ارويه حقا عن فحول العلما

من الصحيحين وباقي السنن | ومسند النعمان ذي القدر السني

عن شيخنا العلامة المعروف | بالكزبري محمد الموصوف

عن شيخه والده الامام … عن شيخه قطب الورى الهمام

عبد الغنى العارف النابلسى … حاوى المعالى والمقام القدسى

عن نجم افق الشام عن بدر السما … عن شيخ الاسلام رئيس العلما

عن خاتم الحفاظ ذاك ابن حجر … اعنى الامام المعتنى فى المعتبر

بالسند المتصل المختار … الى النبى الهاشمى المختار

كذاك بالفقه العظيم الشان … فقه الامام الاعظم النعمان

ارويه عن شيخى امين الفتوى … منلا على الحاوى الهدى والتقوى

عن شيخه عبد الغنى النابلسى … ذى الرتبة العليا فقيه النفس

عن شيخه والده اسماعيلا … العادم النظير والمثيلا

عن شيخه العلامة الاجل … شرنبلالى امام الكل

بالسند المتصل البيان … الى الامام الاعظم النعمان

واننى اوصيه بالاخلاص … وبالدعاء لى بالاخلاص

من آفة الريا وقصد السمعة … فانها مطفئة للشمعة

واننى محمد الملقب … بشاكر بين الورى نتسب

ابن على بن سعد بن على … السالمى الحنبلى العمرى

وحين اتمامی القوانی کالدرر	نادیت ارخ جاء یمن ظهر ١٢١٧

فی صفر سنہ ١٢١٧ھ وختمہ مکتوب فیہ عبدہ شاکر

صورة الاجازة

وصورة الاجازة النثریة فی مسلسلات ابن عقیلۃ قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الذی انار بسلسلۃ مشکوۃ انوار جمالہ الکائنات وعمت
مسلسلات رحمتہ جمیع افراد الموجودات والصلوۃ والسلام علی
من ھو الواسطۃ العظمی فی وصل کل منقطع بامدادات الربانیات
وعلی اٰلہ واصحابہ اولی الماٰثر الفاخرات صلوۃ وسلاما دائمین
بدوام الارض والسماوات ما کان الاسناد للرجال اقوی
من الانساب الجلیات - اما بعد فقد سمع منی ولدی القلب الزکی
الالمعی والحافظ اللوذعی المستمسک بالعروۃ الوثقی من الدین
السید محمد عابد بن جمیع ھذہ المسلسلات بصفات تسلسلھا
حسب الامکان فصافحتہ وشابکتہ وقرأت علیہ سورۃ الصف
وھو یسمع واضفتہ علی الاسودین ولقنتہ الذکر والبستہ الخرقۃ
وناولتہ السبحۃ وعددت فی یدہ وغیر ذلک مما امکن واذنت لہ
ان یرویھا عنی بحق روایتی لھا عن الشیخ الامام المحدث

البحر الذى بجواهر الآثار والاسناد هو الحرى سيدى الشيخ محمد
الكزبرى متعنى الله تعالى والمسلمين بطول حياته واعاد علىّ وعليهم
من صالح دعواته بحق روايته لها عن والده المرحوم المسند
الجامع الشيخ عبد الرحمن الكزبرى بحق روايته لها عن مؤلفها الشيخ
الامام المسند المحدث الشيخ محمد عقيلة امدنا الله تعالى بامدادته
ووالى علينا جميع هباته واذنت له ان يروى عنى ايضا كل
ما يجوز لى روايته عن شيوخى الاعلام - بلغهم الله الجنة دار
المقام - وحشرنا فى زمرتهم تحت لواء المظلل بالغمام - عليه افضل
الصلوة واتم السلام - واوصيه بتقوى الله تعالى فى سره وعلانيته
والقيام على محافظة شريعته - وارجوه دوام تذكرى ومن ينتمى
الى واحبائى بالدعوات الصالحة على الدوام - لاسيما بالعفو
والعافية وحسن الختام - نعم الامر كما ذكر

الفقير محمد شاكر بن على العقاد عفى عنه

يقول الجامع المسكين ومن حسن الاتفاق ان شيخى اسعد الدهان
ايضا كتب لى الاجازتين كما كتب الاجازتين الشيخ العلامة محمد شاكر

للعلامة محمد عابدين رحمهم الله تعالى - **وهذه صورة الاجازة الاولى التى كتبها الى شيخنا العلامة الشيخ اسعد الدهان دام مجده** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين و الصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين و بعد فقد وصل الى مولاي العالم العامل الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادى ابن الشيخ عبد الكريم المدراسى الحيدرآبادى وطلب منى ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية وغير ذلك من مطلوبه وانى اجزت العلامة المذكور بعد ان اسمعته الحديث الاوليه - وانى سمعته عن سيدى العلامة السيد محمد ابى النصر ابن العلامة السيد عبد القادر ابن السيد صالح ابن السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلانى الحسنى الدمشقى عن والده السيد عبد القادر المذكور عن جده لامه الشيخ خليل الكُشَر عن الشيخ محمد خليل الكاملى عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلونى بسنده[۱] وقد اجزت الزاهد المتواضع المذكور اجازة عامة بجميع مرويا تى

صورة الاجازة الاولى من شيخى اسعد الدهان

[۱] وقد حفظ اثنى عشر الف حديثا كذا قال شيخنا الحبيب حسين الحبشى رحمة الله عليه محمد عبد الهادى غفر له

والمرجو منه ان لا ینسانی من صالح الدعاء لاسیما بحسن الختام۔ و

حمد الله فی البدء والختام۔ وحرر فی ١٤ من رمضان من

سنة ١٣٢٤ من الهجرة النبویة علی مهاجرها افضل الصلوة وازکی

السلام۔ الآمر کما ذکر فیه وانا الفقیر راجی اللطف الخفی

اسعد بن احمد الدهان الحنفی المکی عفی الله عنه۔



صورة الاجازة الثانیة

وصورة الاجازة الثانیة بسم الله الرحمن الرحیم وبه نستعین۔ الحمد لله

وصلی الله علی سیدنا محمد رسوله وعلی اله وصحبه اجمعین اما بعد

فقد اجزت العالم العامل الفاضل الکامل الشیخ عبد الهادی

ابن الشیخ عبد الکریم المدراسی بثبت خاتمة المحققین المرحوم المبرور

الشیخ محمد امین عابدین رحمه الله تعالی کما اجازنی به شیخی

وسندی الشیخ حسین الجسر الطرابلسی عن الشیخ علاء الدین عابدین

عن والده الشیخ محمد امین عابدین المذکور وا وصیه بتقوی الله تعالی

وحفظ شرف العلم الشریف وذکری بالاعوان الصالحین نفعه الله

تعالی ونفع به امین۔ ٢١ شوال سنه ١٣٢٤ھ۔ راجی الغفران

اسعد بن احمد الدهان عفى الله عنه 

بيان الشيخ العاشر

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل التقى الكامل
مولانا المعظم وشيخنا المكرم الشيخ محمد سعيد بن
محمد اليمنى المكى الشافعى الامام بمقام ابراهيم
على نبينا وعليه الصلوة والسلام المدرس بالمسجد
الحرام دامت بركاته - سمعت منه الحديث المسلسل
بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجازنى بجميع مروياته
باللفظ فقط وذلك فى يوم عيد الفطر سنه ۱۳۲۴ اربع وعشرين وثلثمائة
بعد الالف وهو اخذ عن الشيخ السيد احمد دحلان وعن تلميذه
الشيخ بكرى شطا وعن الشيخ عبد الحميد الداغستانى والشيخ ابى
خضير وهو عن الشيخ عبد الفتاح الكفراوى عن الشيخ الشرقاوى
وقد مر ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام -

العلامة الشيخ السيد عمر بن السيد محمد شطا الدمياطي المكي الشافعي اعاد الله علينا بركاته۔ اخذ اكثر العلوم من الصرف والنحو والاصول والفروع والفقه والحديث والتفسير وغير ذلك من بقية العلوم والفنون عن علامة الزمان السيد احمد بن زيني دحلان شيخ العلماء بالبلد الحرام زادها الله تشريفا وتكريما الى يوم القيام۔ قال شيخنا مدظله وقد لازمته رحمه الله تعالى حضرا وسفرا وانا ابن خمس عشرة سنة الى ان هاجر الى المدينة المنورة وتوفى بها سنة ١٣٠٤ وقد غسلته وكفنته ودفنته بقبره بيدى وهو ادبنى وعلمنى واخذت عنه الطريقة الخلوتية وغير ذلك من الطرق والاذكار انتهى وقد حدثنى بالحديث المسلسل بالاولية اول ساعة اجتمعت به فيها فى المسجد الحرام يوم الجمعة سيد الايام تجاه البيت الامين وذلك فى التاسع من رجب الاصم سنة ١٣٢٤ سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف ودفع الى كتابه عقد اليواقيت الجوهرية بيده وقال هذا الكتاب اجازنى بجميع ما فيه شيخى عيدروس صاحب الكتاب فاجزتك ان تروى عنى بكل ما فيه من حديث وتفسير

وفقه وفروع واصول وغير ذلك من الطرق والاوراد والاذكار
فطالعته من اوله الى آخره بالاستيعاب وانتفعت به جدا بمنحة
الله الوهاب وله الحمد على هذه النعمة العظيمة والشكر له على حصول
هذه البركة الفخيمة وهو يروي عن العلامة السيد احمد دحلان
عن العلامة عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير والشيخ الشنواني
والشيخ الشرقاوي ويروي ايضا عن العارف بالله السيد عيدروس
ابن السيد عمر عن والده عن الشيخين الامامين الشيخ ذي العوارف
والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار والشيخ الامام امام المقام ومفتي
الشافعية الشيخ محمد صالح الرئيس كلاهما عن السيد علي بن عبد البر
الونائي وغيره كما تقدم ـ **وهذا ما كتبه** صاحب الكتاب اليواقيت
اجازة الى شيخنا العلامة المذكور ـ الحمد لله الذي جعل حسن الظن
مغناطيس الاسرار وخص به من عباده المتقين الاخيار ـ و
صلى الله وسلم على سيدنا محمد القائل لو اعتقد احدكم في حجر لنفعه
وعلى آله وصحبه وتابعيه ممن كان معه ـ من الفقير الى عفو ربه
القدوس عيدروس بن عمر بن عيدروس ـ الحبشي عفى الله عنه

ما كتبه الشيخ السيد عيدروس الى شيخي السيد ابي بكر شطا

يخص الجناب الفخيم والمقام الكريم السيدان العلامتان من نورهما
اشرق وسطاعمر وابوبكر ابناء السيد محمد شطا حفظهما الله و
متع بهما واجزل لهما العطا آمين رب العلمين - السلام عليكم و
رحمة الله وبركاته وعلى من لديكم من الآل والاولاد والامجاد وكافة اهل المحبة
والوداد - وقد وصلني كتابكم الكريم - الذى هو ابهى من الدر النظيم -
وطلبتم من الحقير الاجازة وليس هو بالاهل فيمن درى حقيقة
الامر ولكن حسن ظنكم اوجب علينا الاسعاف وصدر رقم ما طلبتم
فغضوا عين الفضل عن ما فيه من الخلاف - ولاتزالوا باذلى الدعا
فى مواطن الاجابة خصوصا فى الملتزم جوار بيت الله المكرم - و
اطلبوا لنا ممن توسمتم فيه الصلاح هذا ودمتم فى حفظ الله
وزين رعايته - وسلموا عليكم من لدينا الولد العلامة على بن محمد
الحبشى وولدنا محمد وابنه احمد والسيد ابوبكر بن عبد الرحمن
الملقب منصب السواحلى وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله
وصحبه وسلم - تم تحريره يوم الاربعاء حادى عشرين شوال سنة ١٣٠٦
ستة وثلثمائة والف - **وهذه صورة اجازته له**

صورة اجازة السيد عيدروس لشيخي السيد عمر شطا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذی جعل الاسناد ورفعه الی اشرف
العباد من اجل المطالب للطالب - اذ هو من النعم التی اختصت
بها الامة المحمدية وكان من اسنى المطالب - واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريک له ولا نظير ولا مغالب - واشهد ان سيدنا
محمد الذی اختصه الله بما لم يعط لسواه من الاقارب والاجانب
صلى الله وسلم عليه وعلى اله الاطائب - وصحبه النجوم الغياهب
اما بعد فانه لما كان اهل الفضل والعلم وارباب الاجازات
والافادة والحكم يتنافسون فی اتصال الاسناد وتقوية ما لديهم
وكانوا فی غنيته بما يتفضل الله به عليهم وجاد - سألنی الاجازة
السادة القادة ارباب الكمال والافادة عمر وابو بكر ابناء السيد
محمد شطا اجزل الله لنا ولهم من فضله وجوده العطا وطلبوا
ان تكون اجازة خاصة وعامة فی سائر العلوم والاذكار
والاوراد - وذلك حسن ظن منهما ان الحقير لذلك الشان
اهل - وانه من اهل الحجى[1] والفضل - وليس الامر كذلك ولكن
اجبت مطلبهما - وسالت الله ان لا يخيب ظنهما - فاقول وعلى الله

[1] ای العقل ١١ عبد

الكلام في هو المستعان اني اجزت السيدين المذكورين واولادهم
اجازة شاملة كاملة في كل ما تجوز روايته - وتنفع درايته
من منقول ومعقول - وفروع واصول - سيما علوم التفسير والتأويل
وعلوم السنة - سيما الامهات الست وفي سائر العلوم فقها
ونحوا وغيرهما من العلوم الشرعية - كل ذلك بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر - وكذلك اجزت المذكورين في سائر الاذكار
النبوية - وفي الاحزاب السلفية - من كل الاوراد - المنسوبة الى
المشائخ الامجاد - كما اجازني بذلك عدة من العلماء الاعيان -
باسانيدهم الثابتة القوية الحسان - المتصلة بارباب الاثبات
من الائمة الثقات - فمن اشياخنا سيدي ووالدي عمر بن
عيدروس - عليه رحمة الملك القدوس - فاني اروي عنه جميع
العلوم - على سبيل العموم - وهو يروي كذلك عن الشيخين الاماميين
الشيخ الامام ذو المعارف والعوارف والاسرار - عمر بن عبد الكريم
ابن عبد الرسول العطار - والشيخ الامام الحبر الرئيس - امام
المقام ومفتي الشافعية على مذهب ابن ادريس - محمد صالح

الرئيس - رضي الله عنهما واخذهما معلوم لدى المجازين - واجل
من اخذ عنه السيد الامام علي بن عبد البر الونائي - واسانيده
شهيرة - وله اثبات كثيرة - فليرجع اليها من اراد رفع الاسناد
والمسئول من سادتي ان لا يخلوا الفقير وذويه من الدعاء
بالجوامع الكوامل خصوصا في اوقات الاجابة ومحالها - واوصيهم
بتقوى الله تعالى التي هي عبارة عن امتثال اوامره واجتناب نواهيه
مع احسان العمل واكماله واخلاص القصد لله فيه - والحمد لله
رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين -
قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى عفو ربه القدوس - عيدروس بن عمر
بن عيدروس - الحبشي علوي عفى الله عنه بتاريخ يوم الاربعاء عشرون
من شوال عام الف وثلثمائة وست انتهى - وهذه صورة اجازة
مولانا السيد عمر شطا المكي دام فيضه - بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى اله و
صحبه اجمعين اما بعد فقد اجزت العالم الفاضل الكامل
اخي الشيخ محمد عبد الهادي ابن عبد الكريم بكل ما ذكر في

صورة اجازة الشيخ عمر شطا ١٢

هذا الكتاب من طريقة السادة العلوية كما هو مقرر ومعلوم واجزته

ايضا بكل ما يجوز لي روايته ودرايته من معقول ومنقول بشرطه المعروف

عند اهله على ما هو مسطور كما اجازني بذلك بالكتابة قطب الواصلين

وامام العارفين الحبيب العارف بالله عيدروس بن عمر بن عيدروس

الحبشي صاحب التاليف وكذلك اجزته بما اجازني به العارف

بالله والدال عليه شيخ العلماء ومفتي الشافعية السيد احمد بن

السيد زيني دحلان المكي مولدا المدني وفاة كما اجازه به

شيخه الشيخ عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير

والشيخ الشنواني والشيخ الشرقاوي على ما هو مسطور في اسانيدهم

واوصي اخي بتقوى الله تعالى في السر والعلن ولا ينساني واشياخي

من صالح دعواته في خلواته وجلواته واسئل الله تعالى ان

يطيل في عمره ويديم النفع به ويوفقني واياه بالعلم والعمل والزيادة

منه وان يمن علينا الجميع بحسن الختام عند حصول الحمام و

صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وسلم - وذلك في الثاني

والعشرين من شوال سنة ١٣٢٤ - امر برقمه تراب اقدام طلبة العلم

والفقر امحمد عمر بن محمد شطا الدمياطی۔

۱۲ الشیخ الثانی عشر

وممن اجازنی من مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل والفقیہ الکامل الشیخ محمد بن عبد اللہ المنصوری مفتی المالکیۃ الخطیب الامام المدرس بالمسجد الحرام نفع اللہ بہ المسلمین۔ اجازنی باللفظ اجازۃ مطلقۃ تامۃ بکل ما تلقاہ من مشائخہ الاعلام منہم العلامۃ الشیخ احمد الدمیاطی والعلامۃ الشیخ احمد النحراوی واذن لی فی اجازۃ من شئت ودعا لی بالبرکۃ والعلم والعمل الصالح وغیر ذالک من حصول المراد۔ وذلک فی الخامس من شعبان المعظم فی الحرم المحترم سنۃ اربع وعشرین وثلثمائۃ والف من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیۃ۔

مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ ۱۲

۵ یروی عن الشیخ ابراہیم الباجوری وغیرہ ۱۲

۱۳۲۴

۱۳ الشیخ الثالث عشر

ومن مشائخنا المکیین زبدۃ الافاضل جامع الفضائل العالم العامل۔ الصالح المتورع مولانا الشیخ محمد تفضل الحق الحنفی المہاجر المکی دامت برکاتہ۔ اجازنی بمرویاتہ کلہا وھو اخذ عن العلامۃ المحدث الشیخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری

الخزرجی السہارنفوری المکی عن خاتم المحققین العلامۃ الشیخ عبد اللہ سراج عن محمد بن ہاشم الفُلّانی عن مشائخہ المذکورین سابقاً۔

وھذہ صورۃ اجازتہ بخطہ المبارک۔ اللہ اکبر بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فقد طلب منی العالم الفاضل المدقق الکامل الواعظ الناصح التقی الناسک مولانا الشیخ عبد الہادی ابن الحاج عبد الکریم المدراسی سلمہ اللہ تعالیٰ ونفع بہ المسلمین آمین۔ ان اجیز لہ بالکتب الستۃ وبکل ما یجوز لی روایتہ۔ فاقول تحسینا لظنہ وان کنت لست اہلا لذالک قد اجزت لہ بان یروی عنی الکتب الستۃ وغیرہا من کتب الحدیث والتفسیر وسائر ما یجوز لی روایتہ ودرایتہ اجازۃ عامۃ کما اجازنی بذلک مشائخی الاعلام منہم العلامۃ المحقق والفہامۃ المدقق المہاجر الی بلد اللہ الحرام

اُلفلّانی نسبۃ الی فُلّان موضع بالسودان واقلیم واسع بہا یقال لہ فُلّانۃ اھ
عبد الہادی عن القادری

الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری الخزرجی وهو يروی عن علامة الآفاق مولانا الشيخ محمد اسحاق المتوفی سنة ١٢٦٢ عن جده لامه العلامة الشيخ عبد العزيز عن والده مولانا الشيخ ولی الله الدهلوی بسنده المشهور ويروی شيخنا المرحوم ايضا عن علامة وقته وخاتمة المحققين مفتی مكة المكرمة الشيخ عبد الله سراج المتوفی سنة ١٢٦٤ عن الشيخ ابن هاشم الفلانی عن الشيخ صالح الفلانی باسانيده المذكورة فی ثبته المسمی بقطف الثمر واعلى سندنا فی صحيح البخاری برواية الفربری عن الختلانی[1] عن شيخی العلامة محمد بن عبد الرحمن الانصاری عن شيخه عبد الله سراج عن العلامة ابن هاشم الفلانی عن الشيخ صالح الفلانی عن الشيخ محمد سعيد سفر المدنی عن مفتی مكة القاضی محمد تاج الدين ابن عبد المحسن بن سالم الحنفی الشهير بالقلعی عن علامة وقته خاتمة المحدثين الشيخ حسن العجيمی عن ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن مفتی مكة قطب الدين محمد بن احمد النهروالی[2] الشهير بالقطبی صاحب التاريخ

---

[1] الختلانی - نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد الفوقية المفتوحة بلدها لام شعب من الترك كذا ضبط ابن خلدون كذا فی حسن الوفا لاخوان الصفا لثبت الشيخ فالح المدنی ١٢ عبد الهادی غفر له

[2] النهروالی باللام نسبة الى نهروالة بلد بالهند حسن الوفا ١٢ عبد الهادی غفر له

عن الحافظ نور الدين ابی الفتوح احمد بن عبد اللہ ابن ابی الفتوح الطاؤسی
عن المعمر بابا یوسف الہروی عن محمد ابن شاد بخت الفارسی الفرغانی
بسماعہ بجمیعہ علی الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عامر بن
مقبل بن شاہان الختلانی المعمر مائۃ وثلاث واربعین سنۃ وقد
سمع جمیعہ عن محمد یوسف الفربری بسماعہ علی مؤلفہ وجامعہ
امیر المؤمنین فی الحدیث الحافظ العالم الہمام ابی عبد اللہ محمد بن
اسماعیل بن ابراہیم ابن المغیرۃ بن بردزبہ الجعفی مولاہم البخاری
رحمہ اللہ تعالی ونفعنا بہ۔ ہذا ونسئل اللہ تعالی ان ینفعہ وینفع
بہ المسلمین واوصیہ بالتقوی فانہا السبب الاقوی وان لا ینسانی
من صالح الدعوات فی الخلوات والجلوات۔ حرر ذلک فی شہر شعبان
المکرم ۱۳۲۳ھ۔ کتبہ بقلم العبد الراجی الی ربہ القوی احقر الخلق
تفضل الحق عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن مشائخہ وعن تلامذتہ اجمعین

الشیخ الرابع عشر ۱۴

ومن مشائخنا المکیین مولانا القاری العلامۃ الفہامۃ
الشیخ علی عبد اللہ الطیب الزلی المصری الشافعی المکی
متع اللہ المسلمین بطول بقائہ۔ اجازنی وولدی بجمیع

ماتجوز له روايته **وهو يروى** عن العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع الازهر وهو عن الشيخ ابراهيم السقا والشربيني ايضا عن العلامة الذهبي وهو عن الامير الكبير وقد مر ذكرهم مرارا **وصورة اجازته**

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الرقيب الشاهد على ما ابلغه للغائب الشاهد ونضر بما رعاه الى ان اداه كما وعاه بدراية مسترسله ورواية متسلسله والصلوة الدائمة الواصلة والسلام المستتبع كلما ذكر مثله على الصدوق والسند المصدوق الواسطة العظمى التي من وردها لا يظما وعلى اله وصحبه حملة اثاره وخزنة نقلة اخباره اما بعد فان مما تناقلته الاكابر وتداولته كابر عن كابر بصريح الابرام وصحيح الاسناد وسارت به الركبان في كل زمان وتواترت وتيرته وتاثرت سيرته وتطاول له الفرقدان وتواصل له المشرقان مواصلة المدد باتصال السند لان مما ينفر منه الطبع ويأباه ان لا يعرف الانسان اباه وبها يخرج من شر ذمة الدعاه ويدرج في زمرة الوعاه و

يومن لفظه وخطه - ولو مل حفظه وضبطه - وتثق الرواة عنه
بما رواه - طلب مني الشيخ محمد عبد الهادي ابن
محمد عبد الكريم وابنه محمد عبد المجيب المدراسيان
اجازة ليتصل بسند سادتي سنده - ولا ينفصل عن مددهم
مدده - فاجبته وان لم اكن لذلك اهلا - رجاء ان ينشر العلم
واثال من الله فضلا - وانجو يوم القيمة مما للكاتمين من الضرر
فقلت اجزته بما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته من كل حديث واثر
ومن فروع واصول - ومنقول ومعقول - فنون اللطائف والعبر - كما اخذت
عن استاذنا العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع
الازهر - عن شيخه واستاذه العلامة الشيخ ابراهيم السقا
عن شيخه الفهامة الشيخ ثعيلب الخ ح ويروي الشيخ ابراهيم السقا
ايضا عن محمد الامير عن والده الشيخ الكبير عن اشياخه الذين
حوى ذكرهم ثبته الشهير ح ويروي شيخنا الشربيني ايضا عن
استاذه العلامة الذهبي عن شيخه الشمس الامير الى اخره
هذا واوصى المجاز بالتحلي بالديانة والتحري مع الامانة

وفقهم الله وایانا لما یحبه ویرضاه سنة ۱۳۲۴ الف وثلاثمائة واربع
وعشرین هجرایه علی صاحبها افضل الصلوة والسلام کاتبه الفقیر
علی عبدالله الطیب ۔

الشیخ الخامس عشر ۱۵

ومن مشائخنا المکیین العلامة الفاضل الفهامة
الکامل العالم العامل الصالح الابر التقی مولانا الحافظ الشیخ
محمد عبدالله ابوالبرکات ابن الشیخ محمد غازی المکی[1] نفع الله
المسلمین بطول حیاته ۔ وله عدة مشائخ منهم العلامة المحدث
الشیخ محمد بن عبدالرحمن الانصاری السهارنفوری المکی المتقدم ذکره
ومنهم العالم الفاضل السید عبدالله النهاری الکتبی الیمنی المکی المتوفی سنة ۱۳۱۸
وهو عن العلامة السید محمد بن خلیل بن ابراهیم القاوقجی الطرابلسی الشامی
وقد مر سنده ومنهم العلامة الحبر الفهامة الشیخ عبدالله بن عودة بن

---

[1] رجل بر قانع عابد خاشع تقی متواضع صدیقی وخلیلی وحبی فی الله ولد بمکة المکرمة و
اقام بها واخذ عن اشیاخ اجلة کثیرة وله ید طولی فی علم الحدیث وسند رجاله الف کتابا
عدیدة نافعة جدا وقد الف کتابا جامعا لاسانید شیخی وشیخه الحبیب حسین الحبشی المذکور
وذکر فیه اشیاخه مع اتصالاتهم مفصلا والف کتابا جلیلا فی احوال مکة المکرمة فی مجلدات
سماه افادة الانام بذکر اخبار بلد الله الحرام ۱۲ محمد عبدالهادی غفر الله له ۔

عبد الله القدومي الحنبلي المدني وهو عن العلامة الشيخ حسن بن عمر الشطي
وهو اخذ عن اشياخ كثيرين منهم الشيخ مصطفى الرحيباني عن الشيخ احمد
البعلي عن الشيخ عبد القادر التغلبي والشيخ ابي المواهب البعلي وهما
عن الشيخ عبد الباقي الاثري الحنبلي ومنهم الشيخ ملا علي الشهير
بالسويدي وهو عن والده المنلا محمد سعيد عن والده ناصر السنة
ملا عبد الله عن الشيخ اسماعيل العجلوني ومنهم الشيخ خليل الكشبه
الدمشقي وهو عن الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير
بالسليمي عن الشيخ عبد الغني النابلسي ومنهم الشيخ عبد الرحمن
الطيبي الدمشقي والشيخ غنام الزبيري وهما عن الشيخ احمد العطار
عن الشيخ العجلوني ومنهم العلامة الشيخ سليم العطار وهو اخذ
عن جده الشيخ حامد العطار عن والده الشهاب احمد بن عبيد العطار
الدمشقي عن العجلوني واخذ العلامة القدومي عن العلامة المسند
المعمر الشيخ فالح ابن محمد الظاهري المدني السابق ذكره ومن
مشائخ الشيخ عبد الله الغازي السيد عيدروس بن حسين
ابن احمد العلوي الحسيني الحضرمي وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم

عه اخذ ايضا عن السيد مرتضى الزبيدي عبد

العلامة السيد زين العابدين بن احمد بن الحسين العيدروس عن
والده السيد احمد عن والده السيد حسين ابن مصطفى وعمه الوجيه
عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس دفين مصر هما عن والدهما
مصطفى ابن شيخ عن والده العلامة السيد شيخ وقد سبق ذكر مشايخهم
ومنهم العلامة السيد محمد بن ابراهيم بن عيدروس بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بلفقيه عن والده ابراهيم وعمه احمد وهما عن والدهما
عيدروس عن والده عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه بسنده و
اخذ السيد محمد بن ابراهيم عن السيد يوسف البطاح
والشيخ منصور بن يوسف البديري نزيل المدينة المنورة والسيد عمر
ابن عيدروس والد السيد عيدروس صاحب العقد اليواقيت الجوهرية
وعمه السيد محمد بن عيدروس الحبيشي عبد الله بن علي بن شهاب الدين
والحبيب احمد ابن عمر بن سميط والحبيب طاهر بن حسين بن طاهر والشيخ عبد الله
ابن احمد باسودان وقد مر ذكر هؤلاء المشائخ ومنهم السيد عيدروس
ابن عمر صاحب العقد اليواقيت والسيد حسن بن صالح البحر السابق
ذكره ومن اشياخ شيخنا عبد الله المذكور العلامة

الكامل والولی العابد الزاهد السید الشریف محمد عبد الحی ابن الولی
الشهیر السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی عن مشائخ کثیرین منهم
والده الشریف عبد الکبیر عن الشیخ ابراهیم السقا والشیخ عبد الغنی
المجددی الدهلوی **واخذ شیخنا الشیخ عبد الله** عن مشائخنا
المکیین کالشیخ عبد الجلیل براده المدنی والشیخ السید حسین الحبشی
والشیخ محمد حسب الله والشیخ محمد سعید القعقاعی والشیخ محمد عبد الحق
وغیرهم فاجازنی شیخنا الشیخ عبد الله الغازی بجمیع مرویاته
عن اشیاخه المذکورین **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله الذی رفع منزلة العلماء من بین الانام وخصهم بمزایا الکرم
والانعام - والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا محمد المظلل بالغمام
وعلی آله وصحبه الذین قاموا بنصرة الدین اتم قیام - اما بعد
فقد من الله تعالی علی بالاجتماع مع العالم الفاضل - والعابد
الزاهد الکامل - الفائق بین اقرانه بالکمالات
والفضائل - مولانا الشیخ ابی سعید محمد عبد الهادی
ابن الحاج محمد عبد الکریم سلمهما الله الرب الرحیم فاستفدت منه

فوائد كثيرة - وانتفعت به وبمجلسه مرارا عديدة - فلله الحمد على هذه
النعمة العظيمة - ولقد كلفني مولانا المذكور على امر لست اهلا لذلك
ولا ممن يسلك تلك المسالك - وهو ان اكتب له الاجازة - فاعتذرت
منه باني لست اهلا بالاستجازة فكيف بالاجازة - ولكني ما وجدت
بدًّا غير امتثال امره فاقول قد اجزت **مولانا الشيخ عبد الهادي**
المذكور بجميع ما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته - اجازة
عامة بحق روايتي لذلك عن مشائخي الاعلام منهم[1] العلامة المحقق
مولانا الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي
عن الشيخ عبد الله سراج عن ابن هاشم الفلاني عن الشيخ
صالح الفلاني ومنهم[2] الشيخ عبد الله النهاري الكتبي اليمني عن العلامة
شمس الدين ابي المحاسن محمد خليل القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي ومنهم[3] الشيخ عبد الله القدومي الحنبلي
عن الشيخ حسن بن عمر الشطي عن الشيخ خليل الخشه الدمشقي عن
الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير بالسليمي عن الشيخ
عبد الغني النابلسي ومنهم[4] العلامة السيد عيدروس بن حسين

هو ابن عوده اروي عنه بغير واسطة فاني اخذت عنه بمكة المكرمة حين قدم بها قاصد الحج سنة ١٣٢٤ كما سياتي ذكره في اجازته ١٢ عبد الهادي عفي عنه

العلوی عن السید محمد بن ابراهیم ابن عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ
عن السید محمد بن عیدروس الحبشی عن الشیخ ابی حفص العطار
والشیخ صالح الرئیس والسید لیس میرغنی ومنهم العلامة المحدث السید
الشریف عبد الحی [ع] ابن العلامة السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی
عن السید احمد بن اسماعیل البرزنجی المدنی عن والده عن
الشیخ صالح الفلانی بسنده وبروایة السید عبد الحی عن ابی
العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی ثم الفاسی عن العارف
ابی عبد الله محمد بن علی السنوسی الخطابی۔ ھذا وارجو من المجاز
ان لا ینسانی من صالح دعواته فی خلواته وجلواته لاسیما بالعفو
والعافیة وحسن الختام۔ کتبه الراجی رحمة ربه الباری
ابو البرکات محمد عبد الله بن محمد غازی عفی عنه فی الخامس
والعشرین من ذی القعدة الحرام عام اربعة وعشرین وثلاثمائة۔

ومن اجازنی من مشائخنا المکیین عین العلم والروایة
ینبوع الحلم والدرایة ملحق الاصاغر بالاکابر مولانا

[ع] اروی عنه بلا واسطة بالاجازة العامة ۱۲ عبده۔

العلامة الفهامة شيخنا الشيخ احمد[5] ابو الخير جمال بن عثمان بن علي المكي الاحمدي عمت فيوضاته

سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وكذلك ولدي محمد عبد المجيب سمع منه وهو اول حديث سمعناه منه حين اجتمعنا به بالمسجد الحرام تجاه البيت الامين ما بين العشائين ليلة الاربعاء العاشر من شهر ذي القعدة سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف وهو اخذ عن كثير من العلماء الاعلام والفضلاء الكرام نيفا من سبعين شيخا من المكيين والمدنيين والمصريين والدمشقيين وغيرهم من الاشياخ المتقنين منهم شيخه علامة زمانه وفهامة اوانه قدوة الابرار زبدة الاخيار بقية السلف وعمدة الخلف مولانا فضل الرحمن العمري مرادآبادي عن فريد عصره ومحدث دهره خاتمة المحققين زبدة السالكين قدوة العلماء العاملين زبدة الصلحاء الكاملين مولانا الشيخ

---

[5] صاحب التآليف المفيدة منها اتحاف الاخوان وله ثبت كبير اورد فيه اسماء اشياخه وذكر اسانيدهم على ترتيب حروف الهجاء سماه النفح المسكي بمعجم شيوخ المكي طالعته بدار الكتب الآصفية العثمانية ١٢ عبد الهادي غفر الله له -

عبد العزيز العمری الدهلوی بسنده المذکور فی اتحاف الاخوان ومنهم
شیخی علامة الدهر وفهامة العصر صاحب المقامات العلیة والمقالات
السنیة مولانا الشیخ السید احمد دحلان المکی عن اشیاخه السابق
ذکرهم ومنهم شیخنا وشیخی نادرة الزمان علامة الاوان سیدنا و
مولانا الحبیب حسین الحبشی عن اشیاخه المذکورین سابقا و
منهم شیخی العلامة الفهامة العالم الفاضل المجتهد الکامل
الشیخ ابو الطیب صدیق حسن عن الشیخ حسین بن محسن الانصاری
وهو عن الشریف محمد بن ناصر بسنده المذکور سابقا ومنهم شیخنا
وشیخی الشیخ فالح المحدث المدنی بسنده السابق ذکره۔ **ومنهم**
فرید عصره مولانا الشیخ محمد سعید بن عبد الله ولد المدراسی عن
صاحب الکرامات الظاهرة والمقامات الطاهرة مولانا الشیخ
مظهر المدنی عن والده عن خال ابیه الشیخ سراج احمد عن ابیه

بالاجازة العامة

بالمشافهة

والعلامة الشریف یروی عن الشیخ عابد السندی والامام الشوکانی فبینی وبینهما
فی هذا السند اربعة وسائط۔ واروی عالیا منه بدرجتین عن شیخی وسندی العلامة
القاضی السید رحمة الله المحدث الراندیری والحبیب حسین المذکور عن شیخهما الشریف
محمد بن ناصر بلا واسطة وهو عنهما وهذا عال جدا فلله الحمد علی ذلک ١٢ عبد الحق غفر له

محمد مرشد عن ابیہ بالسند المذکور فی المقامات السعیدیہ وقد
مر ذکرہ فی بیان ذکر مشائخ شیخنا محمد عبد الحق النقشبندی المکی
ومنهم العلامة النحریر الشیخ محمد ابو خضیر الدمیاطی المدنی الشافعی
وهو اخذ عن مولانا السید محمد صالح البخاری الاورنقابادی
عن العلامة الشیخ رفیع الدین القندهاری عن الشیخ محمد بن
عبد الله المغربی وعن الشریف الادریسی کلاهما عن الشیخ عبد الله
البصری عن اشیاخه ومنهم العلامة ملحق الاصاغر بالاکابر الشیخ
علیم الدین عن ابیه العلامة الشیخ رفیع الدین المذکور انفا و
منهم العلامة الشیخ حسین الجسر الطرابلسی عن الشیخ علاء الدین
ابن عابدین السابق ذکرہ فی سند الشیخ اسعد الدهان ومنهم
العلامة شیخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا السید الشهاب
ابو العباس احمد بن زینی دحلان الحسنی الجیلی المکی الشافعی
مفتی بمکة وامام المقام بها عن مشائخه المذکورین سابقا ومنهم
العلامة المحدث نصر الدین ناصر الله ابو النصر الخطیب الدمشقی
الحسنی الجیلی ومنهم العلامة السید الشریف ابو المحاسن

شمس الدين الطرابلسي عن الشمس الغُجيمي بضم المعجمة عن
الشمس الامير الكبير **ومنهم** [١٣] العلامة المحدث نور الدين
ابو الحسن محمد علي بن طاهر الوتري المدني وقد مر ذكرهم مرارا
ومنهم [١٤] العلامة المحدث شمس الدين ابو عبدالله محمد بن عبد العزيز
الجعفري الزينبي **ومنهم** [١٥] العلامة الشيخ محي الدين بن عليم الدين
الجعفري كلاهما عن الشيخ ابي الفضل عبد الحق العثماني عن
القاضي محمد بن علي الصنعاني والسيد الفخر عبدالله بن محمد
بن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الاحد
الفرد الصمد - الذي لم يلد ولم يولد - ولم يكن له كفوا احد - و
اصلي واسلم على السيد السند - ذي الخلق العظيم والقول الكريم
المجيد - سيدنا ومولانا محمد - وعلى آله وصحبه وازواجه
وذريته وحزبه وكل من اليه استند - **امابعد** فقد اسمعت
الشيخ الصالح اباسعيد محمد عبد الهادي بن محمد
عبد الكريم بن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي الحيدرابادي

وابنه محمد عبد المجيب حفظهما الله تعالى الحديث المسلسل بالاولية
وهو اول حديث اسمعتهما على الاطلاق اولية حقيقية حيث سمعته
ورويته كذلك عن جماعة وافرة **منهم** وهو اجلهم الشيخ الغنى
لشهرته عن الوصف شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا
السيد الشهاب ابو العباس احمد بن زيني دحلان الحسنى الجيلي
نسبا المكى الشافعي مفتي بمكة وامام المقام بها **وهو اول** حديث
سمعته منه فى اول سنة ١٣٠٠ والسيد العلامة المسند نظر الدين
ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقي الحسنى الجيلي رحمه الله تعالى
وهو اول حديث سمعته منه بمكة ايضا فى سنة ١٣٠٢ والسيد الشريف
العلامة بركة الخاصة والعامة شمس الدين ابو المحاسن الطرابلسي
رحمه الله تعالى **وهو اول** حديث سمعته منه بمكة ايضا فى سنة ١٣٠٥
فالاول والثانى يرويانه عن جماعة ايضا اعلاهم الشيخ المسند
المحدث الوجيه ابن الشمس الكزبري الدمشقي بسنده لا بل باسانيده
المذكورة فى ثبته ح وبرواية الثانى عن شيخنا الثالث ح ويرويه
الثالث عن غير واحد من الشيوخ اعلاهم سندا محدث دار الهجرة

مولانا الشيخ محمد عابد بن احمد علی بن محمد مراد الايوبی نسبا
السندی ثم المدنی **وهو اول** حديث سمعه منه مرارا بسنده
بل باسانيده المذكورة فی حصر الشارد ح ويرويه شيخنا ابو المحاسن
المذكور عن الشيخ الغجيمی بضم المعجمة **وهو اول** حديث سمعه منه
بسماعه له بشرطه من الشمس الامير الكبير ح وحدثنی به شيخنا
السيد العلامة المحدث المسند المرحوم نور الدين ابو الحسن
محمد علی بن ظاهر الوتری المدنی **وهو اول** حديث سمعته
منه مرارا عديدة **قال حدثنی** به الشهاب احمد منة الله المالكی
الازهری والشيخ محمد التميمی الخليلی نزيل مصر **وهو اول**
حديث سمعته منهما **قالا حدثنا** به الشمس الامير الازهری
بسنده المذكور فی ثبته ح وحدثنی به شيخنا العلامة المحدث
الفهامة ابو الرجال مولانا القاضی حسين بن محسن السبعی
الانصاری الحديدی والسيد الحبيب سيدی الاجل حسين بن
محمد بن عبد الله الحبشی الشافعی فسح الله فی اجلهما والعلامة
المرحوم مصطفی بن محمد العفيفی الشافعی نزيل مكة ودفينها وهو اول

حديث سمعته من كل منهم فی مجالس متفرقة فمن الاول فی سنة ١٢٩٦ بھوپال ومن الثانی فی سنة ١٣٠١ ومن الثالث فی سنة ١٢٩٦ قالوا حدثنا شیخنا الشریف العلامة محمد بن ناصر الحسنی وهو اول حدیث سمعه کل واحد منهم عنه قال حدثنی به الشیخ العلامة عبد الرحمن بن محمد الکزبری والسید العلامة الاجل عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل والقاضی العلامة محمد بن علی الصنعانی والشیخ المسند محمد عابد السندی وغیرهم باسانیدهم المذکورة فی اثباتهم ح وحدثنی به ایضا شیخنا العلامة المحدث شمس الدین ابو عبد الله محمد بن عبد العزیز الجعفری الزینبی ونسیبه العلامة الشیخ محی الدین بن علیم الدین الجعفری وهو اول حدیث سمعته منهما فمن الاول بمکة فی سنة ١٢٩٥ ومن الثانی بالهند سنة ١٢٩٤ قالا حدثنا الشیخ ابو الفضل عبد الحق العثمانی وهو اول حدیث سمعناه منه قال حدثنا القاضی محمد بن علی الصنعانی والسید الفخر عبد الله بن محمد بن اسمعیل الامیر الصنعانی باسانیدهما المعلومة ح وحدثنی به العلامة المرحوم المحدث المسند مولانا السید محمد علی الطاهر الوتری المدنی والعلامة المفتی عثمان بن عبد السلام

المدنى و السيد الشريف العفيف عبد الله بن ادريس الحسنى والسيد الشريف مولانا عبد الكبير بن سيدى محمد الكتانى القاسمى حفظهم الله تعالى وهو اول حديث سمعته من الثلاثة الاول وهو اول حديث اجازنى به الاخير من بلدة فاس كلهم عن الشيخ عبد الغنى المدنى وهو اول الكل منهم عن الشيخ عابد السندى المدنى والشيخ اسماعيل بن ادريس المدنى بسندهما ح وحدثنى به العلامة المرحوم الشيخ محمد سعيد بن وعظ على العظيم آبادى والعلامة الاجل المحدث المسند مولانا الشيخ فالح ابن محمد بن عبد الله الظاهرى المهنوى المدنى ابقاه الله تعالى والطال حياته وهو اول حديث سمعته من الاول بالهند فى سنة ١٢٩ ومن الثانى بالمدينة فى سنة ١٣٢ قالا حدثنا به شيخنا العلامة الحافظ ولى الله تعالى الشمس سيدى محمد بن على الحسنى الخطابى الادريسى قالا وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنى به السراج ابو حفص العطار المكى قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشهاب احمد بن عبيد العطار الدمشقى قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشيخ محمد بن الطيب المغربى المدنى وهو اول بسنده المذكور فى محله ح وحدثنى به العلامة

المعمر الشمس بن البرهان الاحمدى الدمياطى نزيل المدينة المنورة
ودفينها وهو اول حديث سمعته منه بسماعه له من الشيخ السيد
محمد صالح الرضوى البخارى وهو اول عن ابى حفص العطار المذكور
ح وارويه ايضا عاليا عن المعمر المسن الافندى امين بن حسن
البصنوى المدنى رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعت سنده
منه وقرأت متنه عليه بروايته عن ابيه الشيخ حسن المذكور بسماعه
له بشرطه من الشريف العلامة النور الوناأى بروايته عن غير واحد
منهم السيد مرتضى والشيخ سليمان بن عمر البجيرمى والشهاب احمد بن
احمد جمعة البجيرمى ومحمد بن عبد ربه المالكى والشهاب احمد
ابن محمد الدردير باسانيدهم الكثيرة المعلومة لدى الشيوخ
ح وسمعته عاليا من لفظ شيخنا الشمس الدمياطى وهو اول حديث
سمعته منه بالمسجد النبوى فى سنة ١٣٠٠ بروايته عن السيد محمد صالح
الرضوى وهو اول بسماعه من شيخه رفيع الدين العمرى القندهارى
الدكنى وهو اول بسماعه من الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله المغربى
ثم المدنى بالمدينة المنورة وهو اول بروايته له عن العفيف

البصری مسند الحجاز بسنده المذکور فی امداده ح ولی فی هذا الحدیث
طریقة غریبة وهی ما حدثنی بها الشیخ العلامة المحدث المسند الفقیه
المفتی محمد سعید بن الشیخ العلامة المسند بدر الدولة قاضی الملک
صبغة الله بن الشیخ محمد غوث الشافعی المدراسی مفتی حیدر آباد
دفیهما وهو اول حدیث سمعته بها العلی فی سنة ١٣٠٤ بسماله من شیخ الشیخ محمد مظهر
العمری المجددی نسبا وطریقة الدهلوی ثم المدنی رحمه الله تعالی عن ابیه الشیخ احمد سعید
ابن ابی سعید المجددی عن خال ابیه الشیخ سراج احمد المجددی شارح صحیح مسلم
وجامع الترمذی بالفارسیة عن ابیه الشیخ محمد مرشد عن ابیه الشیخ
محمد ارشد عن ابیه الشیخ محمد المعروف بفرخشاه عن ابیه خازن الرحمة
الشیخ محمد سعید عن ابیه الامام الربانی مجدد الالف الثانی سیدی
الشیخ احمد بن عبد الاحد العمری السرهندی امام الطریقة المجددیة
رضی الله عنه وقدس سره ونفعنا به ح وارویها ایضا عالیا بدرجتین
عن شیخنا المعمر البرکة المدخر شیخی وسیدی ومولای ومرشدی
حضرة الشیخ فضل الرحمن ابن اهل الله البکری الملاوی المرادآبادی
قدس الله سره ونور ضریحه وهو اول حدیث سمعته منه فی سنة ١٣٠٠

ولد شيخنا هذا في عام ١٢٠٨ وتوفي سنة ١٣١٣ قال حدثني الشيخ العلامة
المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوي قال وهو اول حديث سمعته منه
قال حدثني والدي الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي عن
الحاج محمد افضل السيالكوتي ثم الدهلوي عن الشيخ العارف حجة الله محمد
نقشبندي العمري المجددي عن والده الشيخ العارف بالله تعالى
عروة الوثقى حضرت الشيخ محمد معصوم ابن المجدد عن ابيه المجدد
رضي الله عنه بسماعه عن القاضي بهلول البدخشي عن الشيخ المحدث
عبد الرحمن بن فهد عن والده الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد
عن جده الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي
المكي عن جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة برهان الدين
الابناسي والقاضي ابو حامد المطري وهما عن الصدر ابي الفتح محمد
ابن محمد الميدومي الخطيب ح وحدثت عن الحافظ الشمس
ابي عبد الله محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي المغربي عن
ابي حفص العطار المكي عن جماعة وافرة منهم الشمس الشنواني
قال وهو اول حديث سمعته منه في مقام الحنبلي بالمسجد الحرام في

تاسع شوال سنة ١٢٠٢ قال حدثنا به الامام الكبير الشيخ عيسى بن محمد
البراوي وهو اول حديث سمعته منه و الامام المحدث ابو الفيض
محمد مرتضى ابن محمد الواسطي الزبيدي الحنفي وهو اول حديث سمعته
منه الاول عن الامام الفقيه محمد بن محمد الدفري الشافعي قال وهو اول
حديث سمعته منه والثاني عن المسند الجليل عمر بن احمد بن عقيل
العلوي المكي وهو اول حديث سمعه منه كلاهما عن حبر الثاني محدث
الحجاز العفيف عبد الله بن سالم البصري وهو اول حديث سمعاه
منه وحدثني به ايضا الشمس الطرابلسي هو اول قال حدثني
به مفتي الاسكندرية الشيخ محمد بن محمود الجزائري وهو اول
حديث سمعته منه في منزله في سنة ١٢٦٣ قال سمعته من الشيخ حمودة
ابن محمد مرتضى الزبيدي وهو اول قال حدثني به ابو المكارم محمد
ابن سالم الحفني الشافعي في درب الاتراك بمصر سنة ١١٧٧ وابو المعالي
الحسن بن علي بن احمد المنطاوي المدابغي الشافعي في حارة المدابغ
من مصر في السنة المذكورة ايضا قال وهو اول حديث سمعته منهما
قالا حدثنا الفقيه المحدث ابو عبد الله محمد بن عبد الله السجلماسي

وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنا محدث الحجاز عبد الله
ابن سالم البصري المكي وهو اول ح واعلى من هذا ما حدثنا به العلامة
المسند ابو المحاسن الطرابلسي المشيشي الحسني الحنفي والعارف
بالله تعالى فضل الرحمن الصديقي الحنفي رحمهما الله تعالى ورضي عنهما
فالاول سمعه من الشمس البهي دفين طنطا والثاني سمعه عاليا من
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن ابيه الشيخ ولي الله الدهلوي كلاهما
سمعاه من السيد عمر بن احمد بن عقيل الحسيني باعلوي المكي عن
جده لامه العفيف البصري قال حدثنا الامام الحافظ ابو عبد الله
محمد بن محمد بن سليمان السوسي الروداني المغربي ثم المكي ثم الدمشقي
والشيخ العلامة يحيى بن محمد الشاوي تسمية قال وهو اول حديث
سمعته منهما قالا حدثنا ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري الشهير
بقدوره قال حدثنا ابو العباس احمد بن حجي الوهراني قال وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو ابراهيم بن محمد تازي قال و
هو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن ابي بكر
المراغي المدني وهو اول قال حدثنا حافظ الوقت زين الدين عبد الرحيم

ابن الحسين العراقی وهو اول ح وبالسند المتقدم آنفا الى السيد عمر
ابن احمد بن عقيل المكی قال حدثنا الشهاب احمد بن عبد الغنی
البناء الدمياطی وهو اول عن الشيخ عبد العزيز المتوفی وهو اول عن
ابی الخير بن عموس الرشيدی وهو اول عن شيخ الاسلام زكريا الانصاری
وهو اول عن الحافظ ابی الفضل ابن حجر وهو اول ح واعلی من هذا
بدرجتين الى ابن حجر ما حدثنی به جماعة من شيوخی عن غير واحد
من شيوخهم عن الشيخ صالح بن محمد العمری الفلانی وهو اول لكل
منهم عن شيخه محمد بن سنة العمری وهو اول عن الشريف
ابی عبد الله الوولاتی وهو اول عن محمد بن ارکماش الحنفی وهو اول عن الحافظ ابن حجر وهو اول
عن الزين العراقی وهو اول عن الصدر الميدومی ح ومساويا له
من طريق السيوطی ما رويته عن الشمس الطرابلسی عن الشمس الطنطاوی
عن ابی الفيض الواسطی عن داؤد بن سليمان المالكی عن الشمس الفيومی
عن السيد يوسف الارميونی عن الجلال السيوطی وهو اول لكل
واحد من هؤلاء قال حدثنی به الجلال ابن الملقن وهو اول حديث
سمعته منه قال حدثنی به جدی وهو اول قال ثنا ابو الفتح

الميدومي وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم
الحرانی وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی
وهو اول قال حدثنا ابو سعد اسماعیل بن ابی صالح النیسابوری
وهو اول حدثنی به والدی ابو صالح احمد بن عبد الملک المؤذن
وهو اول ثنا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش[1] الزیادی وهو اول ثنا
ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز وهو اول ثنا به عبد الرحمن
ابن بشر بن الحکم العبدی النیسابوری وهو اول قال حدثنا به سفیان حفظا
الامام سفیان بن عیینة والیه ینتهی التسلسل عن عمرو بن دینار
عن ابی قابوس مولی عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله
ابن عمرو بن العاص رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال الراحمون یرحمهم الرحمن تبارک وتعالی ارحموا من فی الارض
یرحمکم من فی السماء حدیث حسن صحیح اخرجه ابو داؤد والترمذی
والامام احمد والحمیدی وابن ابی شیبة والبخاری فی غیر صحیحه

---

[1] محمش بفتح المیم وسکون المهملة وکسر المیم الثانیة آخره شین معجمة کذا ضبطه الشیخ عابد السندی فی ثبته ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له۔

لكنهم لم يسلسلوه **وقوله** يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء **وجملة التنزيه** اثبتها جماعة واسقطها آخرون لانها ليست من الحديث ح ورويته ايضا عن[1] شيخنا الشمس الدمياطي المدني وهو اول عن[2] الشيخ عبد الفتاح الكفراوي وهو اول عن[3] الشيخ عبد الله الشرقاوي وهو اول عن[4] الشمس الحفني وهو اول عن[5] القاضي شمهورش الجني الصحابي وهو اول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله والباقي سواء **ولي** في هذا الحديث طرق كثيرة متعددة باسانيد عديدة مختلفة اعرضت عن ايراد جميعها خوف التطويل وضيق الوقت **قد اجزت** كل من سمعه مني بشرطه بجميع تلك الطرق بالشرط المعتبر عند اهل الاثر راجيا من كل منهم دعوة صالحة تنفعني في حياتي وبعد مماتي والسنة تجمعنا والبدعة تفرقنا وانا ابرأ الى الله تعالى من الابتداع واسأله لي وللمسلمين التوفيق للاتباع **هذا**

---

[1] [5] وروى ابو خضير عن الشيخ محمد صالح البخاري بسنده ما نصه ورواية شمهورش باسقاط تبارك وتعالى كما ذكره في اجازته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وقد عرض علىّ الشيخ عبد الهادی بن عبد الكريم المذكور جميع
كتاب العقد الجوهر الثمين للشيخ العلامة مسند الشام اسمعيل بن محمد
جراح العجلونی الدمشقی فی مجلسين بالحرم الشريف المكی وكذا الاوائل
السنبليه فی مجلس واحد وشاركه فی السماع ابنه المذكور وقد
اجزتهما بروايتهما عنی وسائر ما تجوز لی روايته ولصح عنی درايته
وما الفته وخرجته بشرط الاهلية منی ومنهما وفقنی الله تعالی واياهما
والمسلمين لما يحبه ويرضاه فی كل وقت وحين بجاه سيد المرسلين
وآخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين قاله بفمه وكتبه بقلمه فقير رحمة
مولاه الراجی لطف ربه السهمدی احمد ابو الخير جمال بن عثمان
ابن علی المكی الاحمدی غفر الله لهم ولمشائخهم
اجمعين امين



الشيخ السابع عشر ١٧

ومن اشياخنا المكيين العلامة الفهامة الحبر السفسير
ملحق الصغير بالكبير مولانا الشيخ محمد عبد الستار الصديقی
الحنفی دامت بركاته وعمت فيوضاته - سمعت منه
حديث الرحمة المسلسل بالاولية - وانتفعت بمجالسه السنية

وتآليفه البهية - وأجازني وأولادي بجميع مروياته إجازة عامة كتب
لي الإجازة بخطه الشريف وزينها في أولها وآخرها بختمه المنيف وهو أخذ
عن كثيرين من المشائخ الكرام والعلماء الأعلام فمن أجل مشائخه
الشيخ عطية القماش الدمياطي فإنه أجازه بالكتب الستة وغيرها عن
شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن الشيخ رفيع الدين الدكني
القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز
عبد الله بن سالم البصري ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد
عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسماعيل عن احمد المنيني عن
عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن أصحاب الستة
ح ويروي الرضوي عاليا الكتب الستة عن شيخه أبي حفص
عمر بن مكي بن معطي المالكي عن القاضي شمهورش عن مولفيها
ومن مشائخه الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن
الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي عن ابن عجيل اليمني
بسنده ومن مشائخه السيد محمد علي طاهر والسيد عبد القادر
الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ

عبد الغنی المجددی وقد مر ذکرہ مرارا **ومن مشائخہ** الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الانصاری والشیخ عبد الرحمن سراج مفتی مکۃ کلاھما عن
الشیخ عبد اللہ سراج وسندہ مشہور والانصاری ایضا عن الشیخ
اسحق الدھلوی عن جدہ لامہ الشیخ عبد العزیز عن والدہ والشیخ
اسحق عن عمر المکی وقد مر سندہ **ومن مشائخہ** الشیخ محمد ابو
خضیر مفتی الدمیاط عن السید محمد صالح الرضوی عن عبد الفتاح
الکفراوی الخ۔ ومن اجل **مشائخہ** الشمس محمد بن القطب احمد بن
ادریس والمحدث الشیخ صالح السناری العودی عن الشیخ احمد
ابن ادریس العرائشی بسندہ **ومن مشائخہ** الشیخ محمد بن جعفر
ابن ادریس الحسنی والشیخ ابو محمد عبد الکبیر الکتانی وابناہ الشیخ
محمد والشیخ عبد الحی والشیخ محمد صالح الزواوی والشیخ فالح الظاہر
وقد مر ذکر ھؤلاء الاعلام وغیر ھؤلاء کثیرون ما ینوف عن مائتی شیخ
کما ذکرھم فی مؤلفاتہ الشریفۃ وسیأتی ذکر بعض تالیفاتہ فی صورۃ
اجازتہ لی **وصورۃ اجازتہ ما نصہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الذی وصل من انقطع لعزجنابہ فاتصل بالعروۃ الوثقی۔

ورفع قدر من وقف ببابه فحلا نازل تقدیره الی مطمح العلو الارتقی۔
والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد القائل اذا کتبتم الحدیث فاکتبوہ
باسنادہ فکان ہذا اقوی دلیل علی الاعتناء بامر الاجازۃ فبشری
لنا ثم طوبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ مصابیح الجامع الصحیح
واعلام الہدی۔ ما حدث مجیز بما رواہ باسنادہ معنعنا من
مبتدا السند الی المنتہی۔ **اما بعد** فلما کان من خصائص ہذہ
الامۃ المحمدیۃ المشہود لہا بالخیریۃ بقاء سلسلۃ الاسناد ولو المتحصل
بالاجازۃ طلب من ہذا العبد الذلیل ذی الخاطر الکلیل الراجی من
ربہ بلوغ المراد۔ ابی الفیض وابی الاسعاد۔ عبد الستار الصدیقی
الحنفی۔ تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔ الاجازۃ فی مرویاتی
ومسموعاتی وذلک بعد ما سمع منی حدیث الرحمۃ بطرقہ المتعددۃ
اعنی بہ **من ہو فی ودہ صحیح الاعتقاد والمحبۃ۔ و**
فی التلقی حازم دون الاحبۃ۔ الفاضل الاکمل والعالم
الاجل ابا سعید محمد عبد الہادی بن محمد عبد الکریم
ابن الشیخ احمد بن الحسین المدراسی الحیدرابادی فکانہ

حفظه واعز شانه واظهر برهانه نظر الی بعین قلبه السلیم وما بلغه من
حبه لم یر منی سوی الفعل الجمیل والرای المستقیم امتثلت لکمال
مرغوبه والتحقیق لمطلوبه طمعا فی نیل دعوة صالحة تحصل لی منه
بها بفضل الله عزوجل المرام ولاسیما حسن الختام فاقول انی
قد اجزت الاخ فی الله بلا اشتباه المنوه باسمه اعلاه وابنیه
محمد اعبد المجیب ومحمد اعبد الرقیب ومن سیولد له بعد ذلک
بحدیث الرحمة المسلسل بالاولیة وبسائر مقروأتی ومسموعاتی
ومعروضاتی ومستجازاتی علی عادة السلف الصالح اجازة شاملة
کاملة فی کل ما تجوز لی روایته ولصح عنی درایته من منقول
ومعقول من تفسیر وحدیث وفقه وتصوف وعلوم آلیة واذکار
واوراد واحزاب علی اختلاف صنوفها وتباین انواعها وتفاوت
تالیفها علی کثرتها وانشاءها ولاسیما بمؤلفاتی وغیر ذلک من الکتب
الستة وغیر ذلک من المسانید وغیرها من الکتب الحدیثیة حسب
ما اجازنی بذلک جمع من المشائخ الاعلام ذوی الاقدار العلیة
بالشروط الجاریة بینهم علی الطرق المرضیة معتمدا له فی تسطیر

هذا الوقوم وتحريرما ذكر من الرسوم بما لا يعلمه الا رب الارباب سائلا لى
وله من يد التوفيق والقبول وان يحفني واياه بلطفه الخفي ويبلغنا
كل مامول انه سبحانه بذلك قدير وبالاجابة جدير **فمن اجل**
مشائخي الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازني بالكتب الستة
مع الموطاء عن شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن رفيع الدين
الدكني القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث
الحجاز عبد الله بن سالم البصري بسنده ح والسيد الرضوي عن
شيخه السيد عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسمعيل عن احمد المنيني
عن عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
وبهذا السند اروي الاولية والمصافحة ح ويروي الرضوي عاليا
الكتب الستة عن شيخه ابي حفص عمر بن مكي بن معطي المالكي
صاحب الذخيرة عن القاضي شمهورش عن مؤلفي الكتب الستة ومن
مشائخي الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشي
المالكي عن محمد الفاسي احد تلامذة ابن سنة احد من اخذ عن ابن
عجيل اليمني بسنده ومن مشائخي السيد محمد على الطاهر والسيد

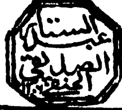
عبد القادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ عبد الغني
المجددي عن الشيخ عابد السندي مؤلف حصر الشارد ومن مشائخي الشيخ عبد الرحمن
الانصاري والشيخ عبد الرحمن سراج عن مؤلف قطف الثمر الشيخ صالح
الفلاني بسنده والانصاري ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوي عن جده
لامه الشيخ عبد العزيز عن والده ولي الله بسنده ح والشيخ اسحق عن
عمر عبد الرسول المكي بسنده ومن مشائخي الشمس محمد ابو خضير الدمياطي
المدني وقد سمعت منه الاولية سنة ١٣٠٠ بالمدينة المنورة وهو عن السيد
محمد صالح الرضوي عن عبد الفتاح الكفراوي عن عبد الله الشرقاوي
عن الشمس محمد الحفني عن القاضي شمهورش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل منهم قال وهو اول حديث سمعته من شيخي ومن اجل مشائخي
الشمس محمد بن القطب سيدي احمد بن ادريس والمحدث الشيخ
صالح السناري العودي الاول مكاتبة والثاني مشافهة عن الولي الشهير
سيدي احمد بن ادريس العرائشي بسنده ومن مشائخي سيدي
محمد بن جعفر بن ادريس الحسني الفاسي وابو محمد سيدي عبد الكبير
بن محمد الكتاني وابناه سيدي الشريف محمد وسيدي عبد الحي

والسيد محمد صالح الزواوي والشيخ فالح الظاهري السنوسي وغيرهم
من ماينوف عن مائتي شيخ حسب ماذكرتهم في ثبتي المسمى نثر المآثر في
ما ادركت من الاكابر وفيض الملك المتعالي بذكر افاضل القرن الثالث
عشر والتوالي وفي مسلسلات المسمى بفيض الملك المغيث
في مسلسلات درر الحديث ولي تآليف آخرها الآيات العظيمة
الباهرة في معراج سيد اهل الدنيا والآخرة ومنها ايقاظ الغفلان
وسلوة الاخوان في قراءة المواعظ في رجب وشعبان ورمضان و
هو تسعون مجلسا في مجلدين ومنها سلم الوصول الى اصطلاح احاديث
الرسول ومنها الكواكب السائرة في علماء المائة العاشرة وهو ذيل على
الضوء اللامع للسخاوي ومنها سرد النقول في تراجم العلماء الفحول
وهو اربع مجلدات ومنها طبقات المذاهب الاربعة في اربع مجلدات
كل جلد عليحدة في مذهب وطبقات القراء في جزء وجزء في طبقات
الادباء وغير ذلك مما لم استحضره الآن في عجل واوصي نفسي واياهم
بما اوصى به العلماء في كتبهم وهو تقوى الله سبحانه عز وجل وحسن السيرة
والسريرة مع الله جل شانه ومع كافة عباده كلا بحسبه وتحري الصدق

فى المواطن كلها والحياء والمراقبة والحرص على تدبر آيات الله وحسن
تلاوته ظاهرا وباطنا وتفهم احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
واستظهار معانيها والعمل بها حسب الامكان والمتابعة والمحبة
للنبى صلى الله عليه وسلم قولا وفعلا وعقلا ووداوم ذكر الله وحسن الظن
بكل مؤمن والنصيحة لله ولرسوله وللمؤمنين وترك الخوض فيما
لا يعنى وعدم التجسس والتحسس ومحبة اهل العلم شيوخا وطلبة
وايثارهم على غيرهم ومحبة اهل البيت النبوى ومراقبة الله عز وجل
فى كل هم وعزم ونعوذ بالله ان نتخرط فيمن يقولون بافواههم
ماليس فى قلوبهم والله شهيد وحفيظ ورقيب واوصيهم
بحسن التوجه الى الله تعالى والرضا بقضائه حلوه ومره والاخلاص
فى العلم والطلب والعبادة وبالملازمة على طلب العلم واستفادته وافادته
ومذاكرته واخذه عن اهله من غير تكبر ولاحياء ولاتوان وبالملازمة
على الاستغفار وبالصلوة والسلام على النبى المختار فى جميع الاحوال
والاطوار فان ذلك سبب لشرح الصدور وتيسر الامور هذا
فلنقتصر على ما ذكرنا ونكف عنان القلم عن السبح فى هذا الميدان

لانه لا يسعه هذا المقام وانما ذكرنا منهم النزر القليل للتبرك بذكرهم
الجميل والانحياز الى الجناب الاعظم الذى الى غيره لا نميل
فنسأل الله العظيم بوجهه الكريم وبجاه حبيبه سيدنا محمد صلى الله
عليه وسلم وعلى آله وصحبه وشرف وعظم وكرم ان يصل حبلنا بحبالهم
وحبال جميع عباده المتقين وان يحقق انتسابنا الى زمرة اصفيائه
المقربين ويذيقنا من شرب معارفهم ولعم بواطننا بعوارفهم
وان يحشرنا فى زمرتهم ببركة محبتهم اذهم القوم لا يشقى جليسهم
والمرء مع من احب وان يختم لنا بما ختم لاوليائه وان يجعل
خير ايامنا واسعدها يوم لقائه بمنه وكرمه آمين وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم والحمد لله رب العلمين
كتبه بقلمه يوم العيد اى عيد النحر بمنى عبد ربه واسير ذنبه الراجى
ان يغفر ذنبه وخطاياه وان يثبته بالقول الثابت فى الحياة
ويوم لقاه من لم يكن وكان وسوف يخلو منه المكان احقر الورى
احد ساكن ام القرى افقر الملك الى الملك الجواد ابو الفيض وابو الاسعاد
عبد الستار الصديقى الحنفى عامله الله بلطفه الوفى ابن المرحوم

الشیخ عبدالوهاب بن خدایار بن عظیم حسین یار بن احمد یار تغمدهم الله
برحمته واسکنهم بحبوح جنته امین - فی ۱۰ ذی الحجہ یوم الخمیس سنہ ۱۳۲۴ھ



۱۸
الشیخ الثامن عشر

ومن مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل الشیخ

الابرک السید علوی الشافعی دامت برکاته سمعت
منه الحدیث المسلسل بالاولیة وهو اول حدیث سمعته منه تجاه
البیت الحرام بعد صلوة العصر فی التاسع والعشرین من رمضان
سنة ۱۳۲۴ وهو اخذ عن العلامة الفهامة الشیخ عبدالحمید الداغستانی
والسید احمد دحلان شیخ العلماء ببلد الله الحرام وقد مر سندهما
وکتب لی اجازة بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا
محمد وعلی اله وصحبه اجمعین اما بعد فقد طلب منی الاجازة اخی
فی الله الشیخ ابوسعید محمد عبدالهادی بن محمد عبدالکریم
المدراسی الحیدرابادی فاقول وانا الفقیر علوی بن صالح بن
عقیل بن عمر علوی قد اجزت اخی المذکور بما تلقیته عن اشیاخی منهم

شيخي واستاذي امام الحرمين الشريفين وشيخ الاسلام ببلد الله
الحرام المرحوم بكرم الله تعالى السيد احمد بن المرحوم السيد زيني
دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان من قرأة الكتب الستة مع
جملة كتب الحديث والتفسير وغير ذلك من فقه وعقائد وفروع
واصول ومنقول ومعقول بسنده عن شيخه الشيخ عثمان الدمياطي
عن شيخه الشيخ الشرقاوي عن مشائخه الفضلاء العظام اجازة
عامة له ولذريته القائمين بوظيفة العلم والتعليم واسأله أن
لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته واوصيه بتقوى الله
في السر والعلن . ربنا يوفق الجميع لما يحبه ويرضاه انه على ما يشاء
قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
وسلم كتبه الراجي عفو ربه الجليل علوي بن صالح بن عقيل



ومن مشائخنا المكيين العلامة الكامل والجهبذ الفاضل
مولانا وشيخنا التقي الزاهد الشيخ محمد عمر باجنيد الامام

المدرس بالمسجد الحرام دام مجده وعم فيضه - حدثني بالحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجاز لي ولاولادي بجميع مروياته وذلك في الحادي عشر من ذي القعدة سنة ١٣٢٤ وهو اخذ عن العلامة السيد عيدروس والعلامة السيد احمد دحلان وقد مر سندهما مرارا وكتب الاجازة بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من عباده من ارتضاه واختص البعض منهم بانشراح الصدر وتنويره فآثر اخراه وانبعثت منه همته للترقي الى نيل المكارم العلية فسارع الى رضاه باقتناص العلوم الموصلة الى كريم حضرته وسلوك سبيل نبيه ومصطفاه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه ومن والاه وسلم تسليما وبعد فقد طلب مني الاجازة اخي الشيخ الفاضل الاديب - ابو سعيد محمد عبد الهادي بن عبد الكريم الخطيب - لحسن ظنه بي فاجبته بما طلب رجاء لصالح دعواته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح لي درايته مما تلقيته واجزت به عموما وخصوصا اجازة عامة وكذا اجزت

اولاد الشيخ عبد الهادي وهما محمد عبد المجيب ومحمد عبد الرقيب بمثل ما اجزت به اباهما واسئل مولاي ان يجعلهما قرة عين في الدنيا والدين آمين **واوصى** نفسي واياهم بتقوى الله رب العالمين والتمسك بطريقة اهل السنة والجماعة وهي ما عليها الائمة الاربعة رضوان الله تعالى عليهم والدعاء لي ولسائر المسلمين والحمد لله رب العالمين حرر سنة ١٣٢٤ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام عمر بن ابي بكر باجنيد الشافعي مذهبا.

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة الشيخ المحدث الملا محمد مراد القازاني صاحب تعريب مكتوبات الامام الرباني قدس سرهما

الشيخ العشرون ٢٠ القزاني

سمعت منه الحديث المسلسل

الموسوم بالدرر المكنونات النفيسة المطبوع بمكة سنة ١٣١٦ في ثلاث مجلدات ١٢ منه

سله هو الشيخ محمد مراد بن عبد الله ولد سنة اثنتين وسبعين ومائتين والف في ربيع الآخر يوم الثلاثاء في قرية المت من مضافات قصبة منزلة التابعة لولاية اوفا من ممالك قزان المدعوة سابقا بممالك بلغار الشهيرة في الكتب الفقهية بعدم غيبوبة الشفق لتوغلها في الشمال... اسلم اهلها طوعا في حدود سنة ثلاثمائة ايام المقتدر بالله العباسي وقبلها التابعة الآن من حدود سنة احدى وستين وتسعمائة لدولة الروس فلما بلغ رحمه الله تعالى ست سنين شرع في قراءة العلوم اخذ القرآن المجيد من ابويه ثم من خاله الشيخ الملا حسن الدين الذي هو من اكبر تلامذة المنلا اسمعيل القشقاري المشهور في تلك البلاد وشرع في قراءة الصرف في سن تسع وقرأ عوامل الجرجاني في سن احدى عشرة ولازم خاله المذكور الى ان بلغ عمره ثماني عشرة سنة وقرأ في تلك المدة عليه

(بقيه حاشيه بصفحه ثاني)

بالاولية الحقيقية بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما سنة الف و
ثلثمائة وخمس وعشرين وهو عن العلامة السيد عبد الحي الكتاني بسنده
المذكور في سند الشيخ عبد الله غازي واخذ شيخنا ايضا عن السيد
محمد صالح الزواوي عن الشيخ محمد بن ناصر واخذ عن عبد الرحمن سراج

(بقية حاشية صفحه ١٨٨) من النحو والمنطق والاخلاق والفقه الى شرح العقائد النسفية للتفتازاني
وكان معينا الدروس وبهذا حصل له ملكة جيدة فيما قرأ ثم سافر الى قزان في اول ربيع سنة ١٢٩٠
واختار مدرسة العلامة شهاب الدين القزاني المرجاني صاحب الناظورة وغيرها من التاليف
الكثيرة وسافر الى بخارى وماوراء النهر صحبة واحد من السياحين الا انه توقف اثناء سفره هذا
في بلدة طرويسكي مقدار سنتين واختار للاقامة هناك مدرسة المرحوم الحاج الملا شرف الدين
والملا محمد جان وقرأ عليهما شرح العقائد وسلم العلوم في المنطق مع حواشيه وهو غير السلم
المنورق المنظوم المستعمل في بلاد العرب بل هو منثور واكبر من المذكور واجمع لقواعد المنطق
الا انه مخلوط بمسائل الفلسفة خصوصا حاشيته المشهورة للقاضي مبارك الكوفاموي
وكان له شغف تام بر حتى كتبه وحاشيته المذكورة وحاشية الملا حسن بيده وحفظه
من اوله لكونه رائجا في بلاده ثم توجه الى بخارى واقام بطاشكند مقدار شهرين وكان يحضر
درس شرح العقائد وشرح حكمة العين عند بعض علمائها ثم دخل بخارا سنة ١٢٩٣ وحضر درس
شرح الدواني على تهذيب المنطق عند الملا عبد الله المفتي السرلادي القزاني
والملا التركماني اسمه عبد الشكور فاتم بحث الحمد في مدة ستة اشهر بقراءة
اربعة من حواشيه على عادة تلك البلاد في هذه الازمنة الاخيرة ثم
خرج منها في اول الربيع متوجها الى طاشكند ثانيا فاقام بها مدة ثم سافر الى
مكة واقام بها ومن تاليفه تعريبات المذكورة وتعريب الرشحات وذيله
تاريخ بلغار وقزان الموسوم بتلفيق الاخبار وغير ذلك انتهى مختصرا من
مقدمة تعريبات المكتوبات للامام الرباني ١٢ عبد الهادي غفر له -

كاتب محمد فياض خان غفر له

واخذ الطريقة النقشبندية عن مولانا مظهر المدنی وسیأتی ذکر
مشائخہ فی صورۃ اجازتہ **وصورۃ اجازتہ ما نصہ**
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وکفی ۔ والصلوۃ والسلام علی
عبادہ الذین اصطفی ۔ وخصوصا منہم علی نبینا محمد المصطفی ۔
والہ وصحبہ اہل الصدق والصفا ۔ **اما بعد** فلما کان العلماء لا
یشبعون من العلم ولا یستحیون من طلبہ الی اخر انفاسہم ویستجیزون
فیہ من مظانہ طلب منی **العالم العامل والفاضل الکامل**
الشیخ ابو سعید محمد عبد الہادی ابن الشیخ محمد
عبد الکریم ابن الشیخ احمد بن الحسین المدراسی
الحیدرابادی ان اجیزہ فی الحدیث وسائر العلوم علی عادۃ
العلماء الحریصین فی الطلب ظنا منہ انی اہل لذلک مع ان الفقیر
کما قال الشاعر **شعر** ولست باہل ان اجاز فکیف ان ؎
اجیز ولکن الحقائق قد تخفی ؎ ولکنی استحییت ان اخیب ظنہ
وان اردہ بغیر ان اسعفہ بمرامہ فاجزتہ بجمیع ما یجوز لی
روایتہ من منقول ومعقول ۔ وفروع واصول ۔ ومقروء ومسموع

وجميع مصنفاتی المطبوعة الی الآن وهی تعريب الرشحات وذيله
وتعريب المكتوبات واكثر ما فی هامشه وما لم يطبع بعد الی الآن
واكبره واهمه تاريخ بلغار وقزان المسمی بتسميته تلفيق الاخبار
وتلقيح الآثار فی تاريخ بلغار وقزان واحوال تاتار - وقد تلقيت
العلم فی الحرمين الشريفين بعد ان اتممت مباديه واحكمت
مادته فی بلاد قزان مسقط راسی وفی بخارا ايضا بالانتخاب
من العلماء العاملين والفضلاء الكاملين كما قال الشاطبی
رحمه الله تعالی **شعر** تخيرهم نقادهم كل بارع ؛ وليس علی
قرآنه متأكلا ؛ حيث لم يكونوا يأكلون الدنيا بدينهم ولا يخافون
فی الله لومة لائم **فمنهم** شيخی واستاذی مولانا الشيخ آخون جان
المرغينانی المدنی المكی الحنفی النقشبندی المتوفی بمكة المكرمة
فی اواخر ذی القعدة لسنة ۱۳۰۲ **ومنهم** شيخی واستاذی مولانا
الشيخ عبد القادر الطرابلسی المدنی الخطيب الزاهد الورع
المتوفی بالمدينة المنوره سنة ۱۳۰۱ **ومنهم** الشيخ المحدث العالم
الفاضل الشهير السيد محمد علی ابن السيد طاهر الوتری المدنی

المتوفی بالمدینۃ المنورۃ فی سنۃ ١٣٢٢ ثلاثتہم عن مسند عصرہ و وحید دھرہ مولانا الشیخ عبد الغنی ابن مولانا الشیخ ابی سعید المجددی الدھلوی المدنی المتوفی بالمدینۃ المنورۃ فی اوائل سنۃ ١٢٩٦ ودفن یوم دخول الفقیر المدینۃ المنورۃ اول مرۃ فلم یتیسر لی ملاقاتہ ح **ومنہم** شیخی و سیدی و مرشدی الی اللہ مولای السید محمد صالح الزواوی المکی الشافعی النقشبندی قدس اللہ سرہ المتوفی بمکۃ المکرمۃ ١٣٠٨ عن الشیخ الشریف محمد بن ناصر الحسنی الحازمی عن السید محمد ابن خلیل القاوقجی الحسنی ح واروی عن العلامۃ الشریف المحدث الشیخ عبد الحی الفاسی الکتانی عن والدہ الشریف العلامۃ المحدث عبد الکبیر الکتانی عن الشیخ عبد الغنی المجددی المدنی ح ومنہم شیخی و استاذی الشیخ عبد الرحمن سراج مفتی مکۃ المکرمۃ شہید الغربۃ عن الشیخ جمال مفتی مکۃ المکرمۃ کلہم اعنی الشیخ عبد الغنی و الشریف محمد بن ناصر والسید محمد القاوقجی والشیخ جمال عن مسند عصرہ و فرید دھرہ الشیخ عابد بن احمد علی السندی المدنی رحمہ اللہ تعالی مؤلف حصر الشارد واسنادہ فی جمیع الکتب من جمیع الفنون مذکورۃ فی ثبتہ المشہور بحصر الشارد ولہ وللشیخ عبد الغنی اتصال بسائر ارباب الاسانید فلاحاجۃ

الی ذکر من فوقہما من الرواۃ فانی لما ذکرت اسنادی الیہما
فکاننی ذکرت اسانیدی الی المؤلفین والی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ح ویروی الشیخ جمال عن الشیخ عبد اللہ سراج مفتی مکۃ المکرمۃ
عن الشیخ محمد بن ہاشم الفلانی العمری عن شیخ الشیوخ العلامۃ
الاثری الشیخ صالح الفلانی العمری مؤلف قطف الثمر ح ویروی
السید محمد علی الطاہر الوتری عن شیخہ احمد منۃ اللہ المالکی
الازہری عن شیخہ الامیر الکبیر وعن محدث الشام الشیخ عبد الرحمن
ابن محمد الکزبری وثبتاہما مشہوران ح ولی ایضا اجازۃ عن
مولانا الشیخ برکۃ مشائخنا الکرام بقیۃ السلف محمد معصوم المجددی
عن والدہ مولانا الشیخ عبد الرشید المجددی عن جدہ مولانا
الشیخ احمد سعید المجددی عن الشیخ عبد العزیز الدہلوی ح
ویروی الشیخ عبد الرشید عن الشیخ محمد اسحق عن الشیخ عبد العزیز
عن والدہ الشیخ ولی اللہ الدہلوی واسانیدہ مشہورۃ - فاجزت
الفاضل المذکور ان یروی عنی بواسطۃ ہؤلاء العلماء الاجلاء
والکملاء الادلاء بشروطہا المعتبرۃ عند اہل الاثر وان یجیز بروایتی

واجازني لمن شاء بما شاء وكيف شاء بحال رعاية الشروط واهمها كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري وقد سمع مني حديث الرحمة المسلسل بالاولية بروايتي عن المحدث الشيخ عبد الحي الكتاني لكون روايتي بكيفية المخصوصة اعني كونه اول حديث مسموع ممن يرويه مختصة بها وروايا تي الباقية ليس في واحدة منها هذه المزية وان كانت في بعضها الا انها ليست اولية حقيقية بل اضافية اعني بالاضافة الى سائر المسلسلات هذا واوصى المجاز المذكور ضاعف الله لي وله الاجور واياي اولا بتقوى الله تعالى في السر والعلن قال الله تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله الآية وان لا ينساني واولادي من صالح دعواته في جلواته وخلواته وسائر حالاته وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين قاله بلسانه ورقمه ببنانه اسير الذنوب كثير العيوب مضيع الاوقات العاجز عن تدارك ما فات محتاج لطف ربه السبحاني الفقير محمد مراد القزاني ثم المكي

ملكه الله سبحانه نواصی الامانی آمین بحرمة النبی الامین وذلک

بمكة المكرمة شرفها الله تعالی الی یوم القیمة فی ٢٣ صفر الخیر المنتظم

فی سلک شهور عام الف وثلاثمائة وخمس وعشرین تم



٢١ الشیخ الحادی والعشرون

ومن مشائخنا المكیین مولانا العالم الفاضل الجهبذ الكامل

الشیخ ابو علی شرف الدین ابن مفتاح الدین المكی

القازانی الحنفی صاحب النبراس ادام الله افادتهم

له الف رحمه الله تعالی کتابا فی حالات شیخه الشیخ عباس الصدیقی الحنفی سماه النبراس ١٢ منه

سمعت منه الحدیث المسلسل بالاولیة الحقیقیة قبالة بیت الله

الامین لیلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذی الحجة الحرام ١٣٢٤

بین العشائین ١٢

قال سمعته كذلك عن العلامة السید محمد بن خلیل بن ابراهیم

القاوقجی الطرابلسی بعد ما طاف وسعی من العمرة فی حالة الاحرام

وعن ابی النصر الدمشقی اخذ شیخنا عنهما وعن غیرهما كالشیخ یوسف

ابن عبد الستار المدرس ببلدة قزان وكالشیخ محمد ذاكر بن

نور محمد التمتاوی والد زوجته المجاور بمكة المكرمة والشیخ

السید عمر برکات الشامی الازهری المکی الشافعی عن الشیخ ابراہیم
الباجوری والشیخ عباس بن جعفر بن صدیق مفتی الاحناف بمکہ
وہو عن کثیرین منہم عمر عجیمی الضریر عن عبد الملک القلعی وطاہر
سنبل ومنہم الشیخ صدیق کمال عن عبد اللہ سراج عن صالح
الفلانی الخ ومنہم الشیخ خلیل طیبۃ النحوی ومنہم والدہ الشیخ
جعفر بن صدیق ومنہم الشیخ السید احمد دحلان الخ ومنہم
السید محمد الکتبی مفتی مکہ عن السید احمد الطحطاوی ویروی
الشیخ عباس بعموم الاجازۃ عن الشیخ عابد السندی وعن مفتی
زبید السید عبد الرحمن الاہدل وعن الشیخ مصطفی فتح اللہ
البیرونی۔ وکالشیخ عطیہ السید احمد دحلان وتلمیذہ السید احمد الزواوی
المالکی وکالشیخ محمد شمس الدین الکنانی والشیخ عبد اللہ النہاوی
کلاہما عن القاوقجی وکالشیخ مصطفی العفیفی الشافعی شارح المولد
المنظم عن القویسنی وکالشیخ السید محمد مکی الکتبی الحنفی عن
والدہ عن ابیہ عن الطحطاوی ومن مشائخہ برکۃ الدنیا الفقیہ
محمد صالح ۱۲ منہ محمد مفتی مکہ ابن حسین ۱۲ منہ
النبیہ السید عبد القادر الطرابلسی المدنی ومنہم رفیقہ

السيد علی ظاهر ومنهم تلمیذه السید سعید المغربی شیخ الدلائل بالمدینة المنورة ومنهم السید محمد امین رضوان شیخ الدلائل بالمدینة الطیبة ومنهم الشیخ ابو الخیر احمد جمال المکی صنا المعجم حب (وقد اخذت ایضا من هؤلاء الثلاثة الاخیرین) ومنهم ابو النصر الدمشقی والشیخ یوسف النبهانی البیروتی صاحب الانفاس اللطیفه والتالیف الکثیرة المفیدة ومنهم الشیخ محمد الانصاری عن مولانا اسحق والشیخ عبد الله سراج والشیخ عابد السندی ومنهم الشیخ عبد الرحمن سراج مفتی الاحناف بمکة ومنهم الشیخة خدیجة بنت مولانا اسحق ومنهم برکة الوقت الحبیب حسین الحبشی والمقری والمفسر الشیخ محمد الشربینی نزیل مکة من تلامذة الباجوری وقد مر ذکر هؤلاء الاعلام (وقد اخذت منه ١٢ منه) واخذ شیخنا ایضا عن السید محمود البصراوی عن السید داود البغدادی واخذ عن السید محمد حقی النازلی مؤلف خزینة الاسرار واخذ عن عبد الله بن صلاح الاسکندرانی ـ وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الواحد الصمد والصلوة

والسلام على سيدنا محمد خير المستند والسند - وعلى اله واصحابه
الى ابد الابد - اما بعد فقد اجتمع بالفقير اخونا العالم الفاضل
عبد الهادي بن الشيخ عبد الكريم في المسجد الحرام وطلب
مني بحسن ظنه سماع المسلسل بالاولية فاسمعته له وقلت سمعته
من جملة من المشائخ الكرام منهم العلامة المحدث السيد محمد
القاوقجي الطرابلسي عن جملة من المشائخ اجلهم الشيخ عابد السندي
المدني ومنهم الشيخ عبد الله ابن صالح مفتي اسكندرية عن
والده عن الامير الكبير وسنده مضبوط في ثبته - واجزته
بجميع ما نروي عن مشائخنا الكرام منهم شيخنا الشيخ عباس
الصديقي الحنفي المكي ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان المكي
واوصي المذكور ونفسي بالتقوى وان يدعو لي ولوالدي و
لمشائخي بالعفو والغفران وصلى الله عليه واله وصحبه وسلم
وذلك في غرة محرم سنة ١٣٢٥هـ - الفقير ابو علي شرف الدين المكي
القزاني

قزاني
شرف الدين
١٣١٥

الشیخ الثانی والعشرون ٢٢

ومن مشائخنا المکیین العلامۃ الفهامۃ المحدث الجلیل عبد الحمید بن محمد فردوس المکی الافغانی ادام اللہ افاداتہ۔ سمعت منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ فاجازنی بہ وبسائر مرویاتہ وهو یروی عن العلامۃ المحدث الشیخ داؤد جرالزبیدی عن الشیخ محمد العمرانی عن مفتی زبید السید عبد الرحمن ابن سلیمان الاهدل والعلامۃ القاضی محمد بن علی الشوکانی بسندهما ویروی عن مولانا السید احمد دحلان عن العلامۃ الشیخ عثمان والشیخ عبد الرحمن الکزبری والقاضی ارتضا علی الصفوی بسندهم ویروی عن العلامۃ الشیخ احمد ابی الخیر میرداد والشیخ احمد امین العطار المعروف ببیت المال کلاهما عن السید عبد اللہ کوجک عن الشیخ عابد السندی ویروی عن والدہ الشیخ محمد فردوس عن مفتی مکۃ الشیخ جمال بن عبد اللہ عن الشیخ عابد والمحدث الشیخ عبد اللہ سراج عن الشیخ الفلانی وقد مر ذکرهم مرارا وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم احمد لک یا من وصل من انقطع الیہ۔ ودفع من وقف مطیۃ اماله

عليه - حمدا على متواتر النعم والافضال - والصحيح والحسن من الاعمال - واصلي واسلم على حبيبك المرسل - حلال كل مشكل و معضل - وعلى اله سحب الندى - وصحبه شهب الهدى - مافاح ارج العلوم - من طي كل منتشر ومكتوم - اما بعد - وفي كل ربع بنو سعد - فيقول المرتجي من ربه نيل الاماني - عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني - قدس الله عز وجل باجتماعي مع الفاضل الفطن الاريب - الاخذ من كل فن بنصيب ابي سعيد محمد عبد الهادي بن عبد الكريم الخطيب الحيدر ابادي وطنا المدراسي اصلا - سلك الله بي وبه مسلك اهل الحق - ووفقنا لما به النجاة يوم تبعث الخلق وطلب مني ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية فاسمعته ذلك وهو اول حديث سمعه مني كما سمعته كذلك حقيقة عن العلامة المحدث المعمر الشيخ داؤد جبر الزبيدي عن العلامة محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني بسندهما الخ

هذا فلما كانت الاجازة والسند امرهما فخيم وشانهما عند اهل الحديث عظيم طلب منى الشاب النجيب والفقيه الاديب الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه بذكره اعلاه الاجازة له ولاولاده فاعتذرت اليه بانى لست من اهل هذا الميدان ولكن حفظا لبقاء سلسلة الاسناد اجبته الى مرغوبه رجاء لدعوة صالحة فانها بظهر الغيب نافعة مجابة فاقول قد اجزت الفاضل المذكور المنوه باسمه فى السطور بجميع الكتب الستة والمسانيد والمعاجم وغيرها من الكتب الحديثية وبجميع الكتب العلمية من معقول ومنقول من تفسير وفقه وتصوف وعلوم الية واذكار واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها على كثرتها واتساعها اجازة عامة شاملة كاملة فى كل ما يجوز لى روايته ويصح عنى درايته بحسب ما اجازنى بذلك جمع من المشائخ ذوى الاقدار العلية بالشروط الجارية بينهم على الطرق المرضية من لزوم التقوى وكمال العناية بمتابعة السنة النبوية وهم اهل البلد الحرام وزمزم والمقام وعليهم

تربیت ومنهم تلقیت اجلهم شیخ الاسلام بالمشاعر العظام العلامة المرحوم بکرم الله المنان مولینا السید احمد بن زینی دحلان عن العلامة الشیخ عثمان الدمیاطی والشیخ عبد الرحمن الکزبری والقاضی ارتضا علی الصفوی بسندهم ومنهم العلامة الشیخ احمد ابو الخیر بن الشیخ عبد الله مرداد المکی والمرحوم الشیخ احمد امین العطار المعروف ببیت المال کلاهما عن السید عبد الله کوجک عن الشیخ عابد السندی ومنهم والدی الشیخ محمد فردوس عن مفتی مکة المکرمة الشیخ جمال بن عبد الله عن الشیخ عابد السندی والمحدث الشیخ عبد الله سراج المکی عن الشیخ صالح الفلانی واذنته ایضا ان یخبر عنی کل من سأله فی ذلک بشرطه المعتبر عند اهل الاثر علی العموم والخصوص من کل معقول ومنصوص راجیا منه ان لا ینسانی واولادی من صالح دعواته فی خلواته وجلواته کما ان ذلک منا له مبذول ومن الله نرجو القبول انه علی ذلک قدیر وبالاجابة جدیر والحمد لله رب العالمین.

امر برقمه عبد الحمید فردوس خادم العلم والسنة المصطفویة

بالمسجد الحرام فی ۳۰ محرم من عام سنة ۱۳۲۵ بلغه الله فی الدارین

مرامه وسدده واحسن ختامه امین



٢٣ الشيخ الثالث والعشرون

العاقل الزكی ١٢

٢٣ ومن مشائخنا المكيين العالم النحرير الحبر السفسی

العابد الزاهد مولانا الشيخ محمد بن حامد الحنفی الحسنی

المكی المقيم بجبل ابی قُبيس دامت بركاته - كان رحمه الله

تعالی برا تقيا خاشعا متواضعا تاركا للدنيا راغبا فی العقبی معتزلا من

الناس كان يقيم بجبل ابی قُبيس فلما سمعت انه من العلماء العاملين

والزهاد العارفين لقيته به فاكرمنی واجازنی اجازة عامة وكتب

لی الاجازة وهو يروی عن الشيخ ابراهيم السقاء والشيخ محمد الانبابی

والشيخ احمد الرفاعی وغيرهم من الافاضل الكرام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وصلی الله علی سيدنا محمد وعلی آله

وصحبه وسلم الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام علی سيدنا

محمد وعلی آله وصحبه اجمعين اما بعد فاقول وانا الفقير الحقير الحقيق

بان اُجاز علی فرض كونی من اهل العلم - محمد بن حامد بن احمد

الحنفي الحسني قد اجزت لا على سبيل الحقيقة بل على سبيل المجاز حضرة العامل الفاضل الشيخ محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم المدراسي اجازة عامة من اجازة العوام للخواص بما تجوز وتصح رواية ودراية – وليس لي من هذه الاجازة الا محض كوني واسطة في ربط سند المذكور بسند من اجازني من مشائخي الكرام الافاضل كحضرة الشيخ ابراهيم السقاء والشيخ محمد الانبابي والشيخ احمد الرفاعي ونحوهم ولولا ذلك لما اجزته واستغفر الله العظيم من اجترائي على مثل ذلك – واسال حضرة المذكور ان لا ينساني من دعائه – واوصيه واياي بتقوى الله تعالى فانها خير زاد – ليوم المعاد – وصلى الله على سيدنا محمد خاتم النبيين – وعلى آله وصحبه اجمعين – حرر بمكة المكرمة يوم الخميس المبارك الموافق ١٣ من شهر صفر سنة ١٣٢٥

محمد احمد

[illegible]

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة الشيخ احمد[5] بن محمد بن احمد الحضراوي الشافعي المكي دام فيضه الملكي وهو يروي عن الشيخ محمد حسن العدوي

---

[5] وللمذكور الشيخ تاليفات جليلة – منها عقد الثمين وبشرى المؤمنين في فضائل سيد المرسلين وسراج الائمة في تخريج احاديث كشف الغمة وتاج التواريخ وغيرها ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

المالكي وعن الشيخ محمد بن احمد مراد الدمياطي الشافعي والشيخ عبد الغني
الرافعي الحنفي والقاضي يحيى بن احمد المجاهد عن والده عن القاضي
محمد بن علي الشوكاني والشيخ احمد بن احمد المغربي التونسي وهو
يروي عن الشيخ احمد بن الحاج وهو عن الولي الكامل المحدث محمد
ابن علي بن السنوسي عن شيخه ابي سليمان عبد الحفيظ بن محمد
العجيمي المكي عن الشيخ محمد طاهر سنبل الحنفي المكي صاحب الاوائل
المشهورة وكتب لي في الاجازة ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين وآله
وصحبه اجمعين اما بعد فقد وافانا الاخ في الله والمحب الاجل
ولدنا المكرم الشيخ محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم
المدراسي الحيدر ابادي بمكة المكرمة وطلب منا الاجازة فيما
تلقيناه من العلوم العقلية والنقلية لقول بعض السلف رحمهم الله
تعالى الاسناد من الدين فاجبته واني لست من فرسان هذا الميدان
ولا من اهل هذا الشان غير اني احب الله ورسوله وورثته صلى
الله عليه وسلم الصادقين لما ورد عنه صلى الله عليه وسلم المرء

مع من احب وحيث ان للفقير جملة مشائخ اساتذة فخام رحمهم الله
منهم الاستاذ شيخ الاسلام والسنة محمد حسن العدوى المالكى
الحمزاوى ومشائخه معروفون شهيرون ومولانا المرحوم الشيخ
محمد بن احمد مراد الدمياطى الشافعى المدرس بالمسجد الحرام
والشيخ عبد الغنى الرافعى الحنفى الطرابلسى والقاضى يحيى بن احمد
المجاهد اليمنى عن والده عن القاضى محمد بن على الشوكانى
ومنهم الشيخ احمد بن احمد المغربى التونسى وهو عن شيخه احمد
ابن الحاج بن المهدى وهو عن شيخه الولى الكامل المحدث
محمد بن على بن السنوسى عن شيخه ابى سليمان عبد الحفيظ بن
محمد العجيمى المكى مفتى مكة وقاضيها عن شيخه الشيخ محمد طاهر
سنبل الحنفى المكى المشهور وقد اجزت ولدنا هذا الشيخ عبد الهادى
بما تجوز لى اجازته من سائر مروياتى واجزته بتاليف الفقير
بشرط الوقوف عند الشبهات ومراقبة الله عز وجل -
وان لا ينسانى من دعاء الخير - وصلى الله على سيدنا محمد واله
وسلم - نعم واجزته بقلمى وقلته بفمى وكتبته بيدى الفقير احمد بن

محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی فی یوم الثلاثاء سادس

عشر شهر صفر الخیر سنة ١٣٢٥ - (قد تم الی هنا ذکر مشائخنا المکیین -

ادام الله فیوضاتهم الی یوم الدین)

واما مشائخنا المدنیون - فسنذکر اسماءهم العلیة - مع

اجازاتهم السنیة - ادام الله افاداتهم البهیة - فی

کل بکرة و عشیة -

الشیخ الخامس والعشرون ٢٥

فمنهم عین العلم والدرایة - ینبوع الحلم والروایة -

الجهبذ المحقق - والسمیدع المدقق - السابح فی بحار

العلوم جلها - السابق فی میدان الفنون کلها - العلامة

الجلیل - الفهامة النبیل - مولانا الشیخ الافندی

عبد الجلیل[1] الحنفی ابن الشیخ عبد السلام بن عبد الله

---

[1] شیخنا العلامة المجیز الافندی عبد الجلیل - بیت مجد و علم و فضل - ببلدة فاس الشهیر من ارض المغرب الفاضل الکامل اعجوبة العصر فی الفضل بلا احمر - و نابغة الوقت فی الکمالات الباهرة بلا عدد - کم من حکمة ابرزها من جوهر معدنه العالم فیتلقفها السامعون و یبادر الی استقصائها الاکثرون ولقد کنت ممن حضر مجالسه العلمی فی بیته بمکة المکرمة وانه یحضره الفضلاء من کل نادٍ و یجلسون علی قدر هیئاتهم العطریة فیملی علیهم من العلوم لاسیما الحدیث و یاخذ فی فن الادب و قصص الاقدمین من اخبار العرب علیاً ذلک بجواهر الحدیث فتری العبرة والخشوع بنادیه ولسان الفضل بحاله ینادیه والحاصل انه ولحد الدهر کما قیل شعر - ولو لم تکن الا بنفسک فاخراً لما انتسبت الا الیک المفاخر - ولد رحمه الله بالمدینة المنورة سنة ١٢٤٢ اثنین واربعین ومائتین والف و ترجمتها

(بقیة الحاشیة علی الصفحة الآتیة) ٢٠٨

ابن عبد السلام الشهير ببراده المدنى عمت البلاد
فيوضاته ودامت علينا بركاته - حضرت فى بعض دروسه
وسمعت بقراءة حبى فى الله الحافظ الشيخ عبد الله بن محمد غازى المكى دام
فيضه الملكى - عليه مسلسلات ابن عقيلة تمامها وحدثنى بالحديث المسلسل

بقية الحاشية السابقة - (٢٠٧) فى حجر بعض اهل الموت والدلال فى مهد العز والكمال فتولاه
الله باللطف والانعام والافضال ثم بعد حفظه لكتاب الله تعالى اخذ فى تعلم العلوم النافعة
على يد اكابر حذاق وقته ممن اجتمع بهم فى كل عصر - منهم العلامة الشيخ صالح التونسى الكبير
والشيخ محمد العلوشى الطرابلسى المالكى الشهير مجاور المدينة المنورة والشيخ يوسف
الصاوى المالكى والشيخ يوسف الغزى الحنفى والشيخ محمد الحلبى والشيخ عبد الغنى الدمياطى
الشافعى عن الشرقاوى والامير الكبير ومنهم الشيخ احمد الشهير بالسائس والشيخ عبد الغنى
المحدث النقشبندى والمعمر مفتى المدينة المنورة السيد اسمعيل ابن السيد زين العابدين
البرزنجى الشافعى وهو عن الشيخ صالح الفلانى ودخل فى عموم اجازة الشيخ عابد السندى كان
الشيخ عابد يفتخر به ويقول اعلى سند عندى سند شيخنا الشيخ صالح الفلانى ومن مشائخه
ايضا الشيخ محمد عليش المالكى والشيخ المعمر منة الله المالكى الازهرى وهو عن الشيخ الامير
الكبير - ومولينا السيد مصطفى الذهبى الشافعى الازهرى والشيخ ابراهيم السقا وهو عن الشيخ
ثعيلب عن الشهاب الملوى والشهاب الجوهرى - والشيخ محمد الله منهورى الازهرى والشيخ
المبلط وهو عن الشنوانى وغير هؤلاء من اكابر وقتهم اماثل زمانهم رحمهم الله تعالى آمين
ومن اكثرهم له استفادة مع ملازمته وقد اجازنى رحمه الله تعالى مشافهة اجازة عامة
بجميع مروياته بعد ما اخذت وسمعت منه بعض المسلسلات ثم امر ابنه برقم الاجازة
لى وختم عليه بخطه - وله بالمدينة انجال نجباء اكبرهم الافندى حسين براده ومنهم
علاء الدين وسعد الدين ومحمد احسان واصغرهم محمد طرح الله فى الجميع البركة وقد
هرعت اليه الافاضل وتلقوا عنه لانه بركة الوقت منهم الشيخ العلامة احمد الحضراوى
والشيخ محمد العمرى والافندى ابراهيم اسكوبى ولد شيخه وغيرهم نفعنا الله به ولعلومه
آمين - وقد انشدت فى مدحه قصيدة بالفارسية حين اقامتى بمكة المكرمة وقرأتها عليه
ببيته وكان رحمه الله تعالى ماهرا بالفارسى فدعا لى بالبركة والخيرية فى الدارين وها انا انقلها

(بقية الحاشية فى الصفحة الآتية)

بالاولیۃ وصافحنی وشابکنی واضافنی علی الاسودین ولقننی الذکر وناولنی

السبحۃ والبسنی الخرقۃ وقال لی انا الحبک فقل اللّٰھم اعنی الخ وسمعت

منہ سورۃ الصف واول سورۃ النحل وقرأت علیہ سورۃ الفاتحۃ و

واجازنی بسائر مرویاتہ وکتب لی اجازۃ وزینھا فی الآخر بختمہ وھو

اخذ عن العلامۃ الشیخ عبد الغنی ابن ابی سعید المدنی وعن الشیخ

(بقیۃ الحاشیۃ) لمذاق الماھرین بالفارسی وھی ھذا ۔ نظم بے نظم ۔ در مدح شمع اہل بزم ۔ سخن سنج ۔ دُر علم را گنج ۔ اختر برج علوم نقلیہ ۔ گوہر درج فنون عقلیہ ۔ مصدر بوارق معانی ۔ مظہر شوارق فیض ربانی ۔ مطلع التحقیق والدرایہ ۔ ینبوع الحکم والروایہ ۔ المحلّی بالمحاسن الغالیہ ۔ والمجلّی بالاسانید العالیہ ۔ مطلع الاشعار ۔ مجمع الانوار ۔ نادرۂ زمانہ ۔ عمدۃ اوانہ ۔ ادیب عصرہ ۔ محدث دہرہ ۔ الفاضل النبیل ۔ حری بالتکریم والتبجیل ۔ مولانا الافندی عبد الجلیل الشہیر ببرادہ المدنی نفعنا اللّٰہ لفیوضاتہ آمین ۔ نتیجۂ طبع کمترین ۔ نبذۂ عقیدت گزین ۔ خاکروب عتبۂ تقدس ترب کہترین خدام ۔ غلام ناکام ۔ ابوسعید محمد عبد الہادی مدراسی حیدرآبادی کان اللّٰہ ذی الایادی ۔ لی التواب والمبادی المتخلص بہ مسکیں ۔

باسمک یا الٰہنا العلام
پس درود ہست بر صحاب عظام
گرچہ عاصی و بے ہنر ہستم
آمدم پیش مکۂ اطہر
پس انا بجملہ عالم ذی شان
اختر برج اہتدا بیشک
اسم سامی آں بزرگ نشاں
نام پاکش معظم است چناں
نے غلط گفتم اے محب ودود
شیخ عبد الجلیل برادہ
خودم و نسبتے کلاں دارم

والصلوٰۃ علی رسول انام
نیز بر آل و تابعین کرام
لیک فضلش بود بوجہ اتم
باز رفتم مدینۃ الانور
صاحب خلق و منبع احسان
گوہر درج اتقا بیشک
بس جلیل و عظیم ہست عیاں
کہ بوقت نوشتنش ایجاں
بلکہ خامہ سرش نہد بسجود
عارف و زاہد و خدا آگہ
ذرۂ آفتاب تابانم

لایق حمد ہست رب جلیل
شکر حق بیشمار نتواں کرد
راہ طیبہ و راہ بیت امیں
پس بہر دو مقام پر انوار
مخزن علم و مطلع اشعار
زینت جمع و مصدر اعطاف
ذکر اسمش کنایۃً کردم
دست خامہ و خامہ کاغذ را
در بخواہی صراحۃً بنگر
نادر عصر و فاضل دوراں
ہمہ اولاد نیک و احبابش

قابل نعت مہبط جبریل
کہ بمن بے شمار احساں کرد
کرد آساں تر ز بیں مسکیں
یافتم فیض عالمان کبار
معدن حلم و مجمع ابرار
شمع بزم لیاقت و الطاف
کہ ادب ہست نیک و مرغوب
سید ہر بوسہ اے سخن آرا
نام آں فاضل کرم گستر
فن شعر و ادب ازو نازاں
ہم تلامیذ او و اصحابش

(بقیۂ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ)

احمد منة الله المالكي الازهري وعن مفتي المالكية الشيخ محمد عليش عن شيخه محمد الامير الصغير عن والده الشيخ محمد الامير الكبير واما اسماء باقي اشياخه فلتطلب في الحاشية۔ وهذه صورة الاجازة التي رقمها لي شيخنا الشيخ محمد عبد الجليل برّاده المدني دام فيضه وهي بخط نجله اعني الشيخ العلامة سعد الدين براده كما اخبرني بذلك بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله تعالى حمدا متصل الاعانة بالامداد۔ موصول العناية بالاسعاف والاسعاد۔ متكفلا بحصول المراد من علو الاسناد۔

بقیۂ حاشیہ صفحہ ۲۰۹

عمر اوشان دراز گرداناد — حق تعالی بحق نون وصاد
ہر یکی در علوم وفضل وکمال — لائق وفائق اند با اجلال
بعد ازین گوش کن بلا تاخیر — شیخ ما را شیوخ اند کثیر
از تلامیذ عابد سندی — بود یک شیخ دہلوی ہندی
نیز مفتی محدث بے قیل — بود در طیبہ سید اسمٰعیل
احمد ازہری گرامی یک — منة اللہ مشتہر بشیک
این مکرم بغیر شبہ ونکیر — پس روایت کند ز میر کبیر
ذکر اوشان طوال خواہد بود — سامعین را ملال خواہد بود
دست بردار وکن دعا اَلْحال — کای خدای قدیر وے متعال
حاصل آید ورا ہمہ مقصود — آرزوی دلش برآید زود
نہ مرا شعر آید و نہ بیان — جاہلم بے شعور وہیچمدان
بلدۂ پاک ومحترم اندر — یعنی مکہ مبارک واطہر
ختم تحریر شد بماہ صفر — بود تاریخ ہجدہم اشہر

راست خواہی اگر من ای جان — اوست قمر ونجوم فرزندان
در فنون کثیر کامل اند — در عبادت مدام شاغل اند
ہر یکے نادر زمانہ بود — فاضل ونامی یگانہ بود
نام او بود شیخ عبد غنی — مشتہر با محدث مدنی
نادر عصر بود لاثانی — شیخ آن صالح است فلانی
بود علامۂ زمان خود — نیز فہامۂ اوان خود
ذکر اشیاخ مختصر کردم — وز طوالت بسے حذر کردم
وصف شیخ جلیل ای امجد — از غلام ذلیل کے گردد
شیخ ما را زعیب کن یاری — دار دائم فیوض او جاری
خیر خواہش مدام شادان باد — دشمنش را مدام خسران باد
چہ عجب از توجہ شیخم — کہ قبول ورے اشعر نظم
سال ہجری ہزار وسہ صد بود (۱۳۰۰) — بیست وپنج ہم بران افزود (۲۵)
کن ای مسکین ذلیل ختم کلام — خواندہ بر نبی صلوٰۃ وسلام

والصلوة والسلام على قمر التمام - ومصباح الظلام - معلم الخير والحاثّ
عليه - وناهج منهج البر والهادي اليه - وعلى آله سفينة النجاة - و
اصحابه نجوم الهداية الهداة - وبعد فلما كانت الاجازة في العلوم
مألوفة - وطريقة بين العلماء معروفة - يرغب في اخذها ارباب الاخلاق
الكريمة - واصحاب النية الشريفة السليمة - حرصا على ما فيها من البركة
والخير - ورغبة فيما تحتوي عليه من اليمن والبر - بادر لذلك الرجل
الصالح والاديب النجيب الفالح اخونا في الله الشيخ محمد عبد
الهادي بن عبد الكريم الهندي المدراسي الحيدرآبادي
ورغب في ان اجيزه وهو لما فيه من الاخلاق الحسنة - والمزايا
الطيبة المستحسنة حريٌّ بان تجاب دعوته - وتحصل له مما امّل
رغبته - فاستخرت الله سبحانه وتعالى وقلت اجزت الفاضل المذكور
بكل ما وصل اليّ - واتصلت روايته لديّ - مما اجازني به مشائخي
الاعلام وهو محرر في اثباتهم - واجازاتهم وافاداتهم - وهم جمّ غفير
وعددهم كثير - الا اني اقتصر على المشاهير - فمنهم شيخنا العلامة مفتي
المدينة المنورة مولانا السيد اسماعيل البرزنجي عن شيخه امام

وقته وحبر زمانه الشيخ صالح المعروف بالفلانی بما احتوی علیه
ثبته المسمی بقطف الثمر۔ ومنهم شیخنا المعمر الشیخ منة الله الازهری
المصری عن شیخه العلامة افضل عصره واجل ابناء مصره مولانا الشیخ
محمد المعروف بالامیر الکبیر بما اشتمل علیه ثبته الکافل ومجموعه
الحافل ومنهم سید الزهاد۔ وسند العباد۔ شیخ الطریقة۔ و
امام الحقیقة۔ افقه من رائیت من العلماء۔ واتقی من شاهدت
فی زماننا من العظماء۔ مولانا الشیخ عبد الغنی بن ابی سعید النقشبندی
المجددی عن شیخه امام الحدیث فی عصره۔ واوحد العلماء فی دهره
مولانا الشیخ محمد عابد السندی عن شیخه الشیخ صالح الفلانی
السالف ذکره وعن باقی مشائخه العظام المذکورین فی ثبته المعروف
بحصر الشارد وهو کتاب ضخم کبیر الحجم۔ ولی غیر هؤلاء شیوخ کبار
واساتذة عظام لهم اخطار۔ استیفاء ذکرهم یطول۔ وهذا القدر
کاف فی حصول المأمول۔ اسأل الله ان یجعلنا من السالکین منهج
الهدی المتبعین لسنة المصطفی۔ وقد اجزت بما سلف بیانه و
تقدم شرحه وتبیانه۔ بالشرط المعروف بین المشائخ فی التحری

فی الاقوال والافعال لما هو الراجح والراسخ مؤملا منه ان لاینسانی
واولادی فی خلواته وجلواته من صالح دعواته. سلک الله بنا وبه
طریق الهدی وباعدنا من ارباب الفساد وطرق الردی بمنه
وکرمه وکان ذلک فی الیوم العاشر من ذی القعدة الحرام سنة
الف وثلاثمائة واربعة وعشرین من الهجرة النبویة وصلی الله علی
سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا

امر بکتبه الفقیر الیه سبحانه عبد الجلیل بن عبد السلام
برادة المدنی عفی عنه بمکة المشرفة

(عبد الجلیل ١٢٩٤)

وقد حضرت عنده لولدی محمد عبد المجیب جعله الله تعالی
من العلماء العاملین وطلبت منه الاجازة له ایضا فاجازه بجمیع
ما تجوز له الروایة وکتب له بخطه المبارک ما نصه بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العلمین وصلی الله وسلم علی سیدنا محمد وآله وصحبه اجمعین
وبعد فیقول الفقیر الیه سبحانه خادم العلماء وتراب اقدامهم
عبد الجلیل بن عبد السلام برادة المدنی عفا الله عنه و
غفرله ولوالدیه قد حضر عندی الاخ الفاضل والنبیل الکامل

الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي وطلب
مني ان اجيز ولده النجيب محمد عبد المجيب وكان صغير السن دون البلوغ
وتظهر عليه آثار النجابة - انبته الله نباتا حسنا وكان طلبه ذلك
موافقا لما جرى عليه السلف الصالح من اجازتهم للصغار ولمن لم
يوجد بعد ولم ينكر احد من العلماء الاعلام فبناء على ذلك اجزت
المذكور الشيخ عبد المجيب بكل ما تجوز لي روايته بحق اجازتي
عن المشائخ الكرام راجيا من الله سبحانه وتعالى ان يجعله من
اهل العلماء العاملين وتقربه عين والده ويجعله قدوة في الاسلام
بحرمة النبي الاعظم صلى الله عليه وسلم وكان ذلك يوم الجمعة المبارك
الموافق لتاسع عشر ذي القعدة الحرام عام الف وثلاثمائة واربعة
وعشرين. والحمد لله رب العلمين

قاله بفمه وكتبه بقلمه

الشيخ السادس والعشرون [26]

ومن مشائخنا المدنيين [26]



مولانا العلامة القدوة
الفهامة فريد دهره ونادرة عصره شيخنا وشيخ مشائخنا
الشيخ عبد الله[1] بن عودة ابن عبد الله القدومي النابلسي

[1] حاشيته في الصفحة الآتية -

الحنبلی المحدث المدنی المدرس بالمسجد النبوی علی ساکنه الصلوة والسلام سمعت منه الحدیث المسلسل بالأولیة حین قدم مکة المکرمة قاصدا الحج ۱۲ ببیت شیخنا المحدث الاعظم الشیخ شعیب المغربی فی حضور جماعة من العلماء الکرام منهم شیخنا المذکور ومنهم الشیخ محمد بلّو امام الحنابلة بالمسجد الحرام ومنهم الشیخ عبدالله حمید وغیرهم من العلماء المکیین ۱۸ من شهر ذی الحجة سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرین وثلثمائة والف وشیخنا هذا قد لازم الشیخ عبدالرحیم النفال وقرأ علیه جملة صالحة من الفقه الحنبلی ومن الکتب العربیة واخذ ایضا عن العلامة الشیخ حسن بن عمر الشطی الدمشقی والشیخ عبدالرحمن الکزبری وقد مرّ ذکرهما وذکر مشائخهما فاجازنی بسائر مرویاته عن اشیاخه المذکورین

(الحاشیة السابقة من الصفحة) ولد رحمه الله سنة ۱۲۴۶ ست واربعین ومائتین والف وزار مکة المکرمة فی عام ثمانیة عشر وثلثمائة والف ودخلت سنة تسعة عشر علیه وهو بالمدینة المنورة ثم فی اخر سنة ۱۹ توجه الی مکة المعظمة وحج ورجع فی تلک السنة الی المدینة المنورة فاقام بها الی ان دخلت سنة ۲۰ ففی الثانی والعشرین من ربیع الاول سافر علی البلاد الشامیة ووصل الی الاوطان بالدیار النابلسیة وزار المسجد الاقصی والسید الجلیل سیدنا ابراهیم الخلیل وکانت اقامته بنابلس نحوا من سنة ونصف ثمانیة عشر شهرا ثم رجع قاصدا بالمدینة المنورة فاقام بها ایاما ثم توجه علی مکة المشرفة لاداء مناسک الحج وبعد اداء مناسکه رجع الی طریق جدة قاصدا للمدینة المنورة ورکب البابور وبعد ان أقام بها یومین ووصل بها ثم حج مرة ثالثة سنة ۱۳۲۴ ورجع الی المدینة وکان ملازما بها واخذ عنه العلماء الکرام والأفاضل العظام کالشیخ شعیب المحدث الجلیل المذکور وکالشیخ

کالشیخ الغازی وغیرهما من علماء العرب الذین جمع الله لهم بین علمی الظاهر والباطن

وكتب لى الاجازة ما نصه- بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
جزيل النعم- باعث نبيه محمد صلى الله عليه وسلم- بجوامع الكلم و
بدائع الحكم- ارسله للناس بشيرا ونذيرا- وداعيا اليه باذنه وسراجا
منيرا- صلى الله وسلم عليه وعلى اله الذين اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهيرا- اما بعد فيقول الفقير انه لما كان الاسناد من الدين
وهو من خصائص هذه الامة- وقد تشرفت به من قبلنا الائمة- سألنى
حضرة الاخ فى الله صاحبنا الفاضل الشيخ محمد عبد الهادى
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى
ان اجيزه بان يروى عنى الحديث المسلسل بالاولية- المروى عن
سيد العالمين وخير البريه- وهو قوله صلى الله عليه وسلم- الراحمون
يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء
فتعللت فى نفسى بانى لست اهلا لذلك- ولا لسلوك هاتيك المسالك
فالح فى الطلب لما قام به من حسن الظن حتى صار يظن من منعى انه من الضن
فعزمت باذن الله على اجابة طلبه وقلت له انى قد اجزتك ان تروى
عنى الحديث المسلسل بالاولية وغيره من كتب السنة السنية

كما اجازنی بذلک مشائخی الکرام واساتذتی الفخام۔ وذلک بالشرط المعتبر

عند علماء الاثر۔ واوصی المجاز ونفسی بتقوی اللّٰه العظیم ولزوم

المطالعة لکتب العلوم الشرعیة۔ النافعة المرضیة۔ وان لا ینسانی

من صالح الدعاء وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی اخوانه النبیین

والحمد للّٰه رب العالمین

الفقیر الیه تعالٰی عبد اللّٰه القدومی ثم النابلسی الحنبلی

خادم العلم بالحرم النبوی



(الشيخ السابع والعشرون)

ومن مشائخنا المدنیین مجمع الفضائل منبع الفواضل

الشیخ الکبیر العلامة الخطیر الفهامة الشهیر ملحق الصغیر

بالکبیر خادم علم الحدیث الشریف وشیخ الدلائل فی

حرم المسجد المنیف السید محمد امین بن العارف باللّٰه

السید احمد ابن العلامة السید رضوان متعنا اللّٰه به

ونفعنا بعلومه آمین۔ سمعت منه الحدیث المسلسل

بالاولیة وهو اول حدیث سمعته منه تجاه البیت الحرام وقت الضحی ¹

¹ لما قدم مکة المکرمة حاجًا للبیت الامین ۱۲

ثمانیة عشر من شهر ذی الحجة سنة ١٣٢٤ وناولنی بیده المبارکة ثبته الذی

قد ذکر فیہ اسانید مشائخہ الکرام فاجازنی بمرویاتہ کلها عن هؤلاء
الاعلام وهو اخذ عن کثیرین منهم الشیخ عبد الغنی المدنی وسندہ
مشهور ومذکور مرارا ومنهم الشیخ عبد الحمید الشروانی الداغستانی
عن مشائخ اجلاء منهم الشیخ ابراهیم الباجوری عن الشیخ عبد اللہ
بن حجازی الشرقاوی ومحمد بن محمد الامیر الکبیر عن مشائخهما المذکورین
فی ثبتیهما ومنهم الشیخ السید یوسف بن السید عثمان الحزبوتی
عن الشیخ محمد فتح اللہ بن عمر ابن محمد سمیدس عن الشیخ محمد الامیر
الکبیر ومنهم الشیخ سرور بن محمد الزوادی الدمنهوری عن السید
حسن بن السید درویش القویسنی عن الامیر الکبیر وعن الشیخ
داؤد القلعاوی والشیخ سلیمان البجیرمی والشیخ عبد اللہ الشرقاوی
والشیخ سلیمان الجمل والشیخ محمد الشنوانی والشیخ احمد یونس
والشیخ عبد الرحمن البحراوی والشیخ محمد الصبان والشیخ عمر الدیربی
والشیخ علی الحفناوی والشیخ سلیمان البخاتی والشیخ محمد الدسوقی
والشیخ محمد العقاد والشیخ محمد الطحلاوی والشیخ الدردیر والشیخ
عبد العلیم الفیومی والشیخ محمد بن عبد الرحمن التلمسانی واخذ ایضا

الشيخ سهر الزواوي المذكور عن الشيخ احمد الدهموجي عن شيوخه ومنهم
الامير الكبير واخذ ايضا عن الشيخ الفقيه المحدث الشيخ محمد بن محمود
الجزائري عن علي بن عبد القادر ابن الامين عن شيوخه ومنهم
الشيخ محمد بن ابراهيم ابو خضير عن شيوخه العظام منهم الشيخ محمد
صالح البخاري عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشيخ محمد
ابن عبد الله المغربي عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري وكذلك
اخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ احمد بشارة الشافعي تلميذ الامير
الكبير وعن الشيخ محمد الخضري واخذ ايضا عن عبد المولى بن
عبد الله المغربي الطرابلسي بروايته عن الطحطاوي ومحمد الكزبري
عن مشائخهما واخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ علي الخفاجي عن
محمد الصبان عن شيوخه ويروي شيخ شيخنا ابو خضير المذكور
الصحاح الستة عن الشيخ محمد صالح البخاري عن الشيخ ابي
حفص عمر بن مكي بن معطي التادلي عن القاضي ابي محمد شمهورش
الجني صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي عنه وعن مؤلفي
الكتب المذكورة ومنهم الشيخ عطية عزة القماش ابن الحاج ابراهيم

شمهورش

المتبولی الدمیاطی وهو اخذ عن الشیخ ابراهیم الباجوری ومصطفی
البلتانی ومصطفی الذهبی واحمد منة الله المالکی واحمد المرصفی و
احمد صالح السباعی عن الامیر الکبیر وعبد الله الشرقاوی ومحمد
الشنوانی ومحمد المهدی ومنهم الشیخ احمد بن محمد المعافی
الضحوی عن الحسن بن احمد بن عبد الله عاکش عن السید عبد الرحمن
ابن سلیمان الاهدل عن شیوخه ومنهم الشیخ محمد بن محمد العزب
الکبیر عن شیوخه منهم الشیخ احمد الدمهوجی والشیخ محمد فتح الله
سمیدس کلاهما عن الامیر الکبیر ومنهم الشیخ محمد بن محمد الخانی
النقشبندی عن شیوخه منهم الشیخ عثمان الدمیاطی والشیخ
مصطفی المبلط والشیخ ابراهیم السقا والشیخ التمیمی التونسی
کلهم عن الامیر الکبیر واخذ الخانی ایضا عن الشیخ عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن شیوخه واخذ الخانی ایضا
عن السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ خالد النقشبندی عن شیوخه
وعن الشیخ صالح الفلانی عن شیوخه المذکورین فی ثبته و
صورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم حمدا لمن انار طرق الشریعة

بالاسناد والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء
والتابعين لهم الى يوم المعاد اما بعد فيقول العبد الفقير محمد امين
ابن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان لما
كان العلم اشرف بضاعة - وقد احكمت العلماء الاعلام بالسند
اوضاعه - طلب مني ان اجيز بجميع مروياتي الفاضل الكامل
الشيخ محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد عبد الكريم المدراسي
الحيدرابادي فاجبته الى ذلك بلغه الله تعالى اسنى المطالب
فقلت اجزت المذكور وذريته بجميع مروياتي كما قد اجازني
مشائخي العظام رحمهم الله الجميع ونفعنا بهم آمين - واوصى
المجاز المذكور ونفسي بتقوى الله تعالى والاخلاص في القول
والفعل والعمل وان يدعو لي ولوالدي ولذريتي بالخير وغفران
الزلل - وحسبنا الله وكفى - وسلام على عباده الذين اصطفى - وصلى الله
على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء والتابعين بهم الى يوم الدين
والحمد لله رب العلمين - الحقير محمد امين ابن العارف
بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان

المدرس وشيخ الدلائل فى المسجد النبوى عفى الله عنه

١٨ ذى الحجة سنة ١٣٢٢هـ

ومن مشائخنا المدنيين الشيخ العلامة القدوة الفهامة

الحسيب النسيب شيخ الدلائل بالمسجد النبوى السيد

محمد سعيد ابن السيد محمد ابن السيد احمد ابن السيد

عبد الرحمن المغربى المدنى نفعنا الله به آمين

سمعت بقرأة الغير عليه نبذا من صحيح البخارى والحزب الاعظم

وقرأت عليه دلائل الخيرات واجازنى بها وبما فى كتب الصحاح

وغيرها مما تجوز له روايته وهو يروى عن العلامة المحدث

نور الدين ابى الانوار السيد محمد على ظاهر الوترى البغدادى الاصل

المدنى الدار والوفاة عن مشائخ كثيرين مكيين ومدنيين وشاميين ومصريين

ومغربيين كما مر ذكرهم وشيخنا يروى ايضا عن العلامة السيد عبد القادر

ابن احمد الطرابلسى المدنى عن محدث دار الهجرة العلامة الشيخ

عبد الغنى المدنى وغيره من الاعلام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله وكفى وسلام على

عبادہ الذین اصطفی ۔ ولقد تم اجزت اخانا الحاج عبد الهادی

بقرأة الصحاح الست والحزب الاعظم وقصيدة البردہ کما اجاز نی

بذلك جملة من مشائخ نفعنا الله تعالى بهم اجمعين ۔ قال بلسانه

ورقم ببنانه الفقير محمد سعيد بن السيد محمد المغربي

شيخ الدلائل ۔ صدر ذلك مني ونحن في المسجد النبوي

في ١٢ صفر الخير سنه ١٣٢٢ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم

(ختم: محمد سعيد شيخ الدلائل)

٢٩ ومن مشائخنا المدنيين الجامع بين المعقول

والمنقول والحاوي لزبدة الفروع والاصول العلامة

الفهامة المحدث الاعظم شيخ الحرمين الشريفين

الشيخ محمد الخضر بن مايابى المالكى الشنقيطى منشأً

المدنى مهاجرا وقرارا ادام الله فيوضه سمعت

منه الحديث المسلسل بالاولية وجملة صالحة من شمائل الترمذى

(حاشية: ٢٩ الشيخ محمد التاسع والعشرون)

له وهذا لما كان نازلا ببيت مولانا الفاضل محب العلماء ملاذ الفقراء الشيخ عبد الباسط خان

(صوبہ دار) ابن مولانا المرحوم باقوخان الوكيل الحيدرآبادي سنة اربعين وثلثمائة والف و

كان دام فيضه العالى متبحرا في العلوم كلها وكاملا في الفنون جلها حافظا للحديث والتفسير

محدثا ليس له نظير ۔ ما رأيت مثله بعد شيخي الشيخ شعيب المحدث المكي المغربي اقام الشيخ الشنقيطي

بحيدرآباد مدة قليلة وعين له مشاهرة من حضرة النظام نادرة الزمان السلطان عثمان

عليخان خلد الله ملكه مادار الدوران ثم رجع الى المدينة المنورة على من نورها الصلوة والسلام

(حاشية: بحیدرآباد ... ١٣٤٠ھ)

وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ذكرهم فى اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم اجازة عامة فى العلوم الشرعية وعلوم الشرع

الحمد لله العلى العظيم - والصلوة والسلام على النبى الكريم - وعلى اله واصحابه

اولى الفضل العميم - هذا ولما كان السند من خصائص هذه الامة

وسنة من سنن سيد المرسلين - وقاعدة من قواعد اهل الصلاح

والدين - وكانت الاجازة نوعا منه واصح انواعها ما كان من معين لمعين

فى معين - وطلب منى حضرة الفاضل العالم الشيخ محمد عبد الهادى

ابن محمد عبد الكريم المدراسى وطنا الحيدرآبادى مسكنا

الاجازة راجيا باتصال السند الاتصال لسيد المرسلين الدخول فى

اتباع ما دونه من مشائخى الاطهرين - اجبته لذلك راجيا حصول

النفع له قائلا انى اجزته فى جميع مسموعاتى من السنة والموطاء

وغير ذلك من كتب الحديث ومن التفسير تفسير ابن جرير وابن كثير والبغوى

والبيضاوى وروح المعانى للالوسى وغير ذلك من كتب التفسير ومن اصول الدين

والحديث والقدام البراهين واضاءة الدجنة والجوهرة ووسيلة السعادة والمواقف

والمراصد وغير ذلك من كتب اصول الدين والفية العراقى وطلعة الانوار

ونخبة الفكر و تدريب الراوى وغير ذلك من كتب اصول الحديث
وجمع الجوامع والتنقيح والتلويح والاحكام (للآمدى) ومراقى
السعود والمنار واصول الشاشى وغير ذلك من كتب اصول
الفقه ومالم يذكر من جميع العلوم الشرعية وعلوم الشرع بسندى
سماعا من شيخى الشيخ احمد بن محمد عليش عن شيخه الشيخ محمد
محمود بن حبيب الله ابن القاضى عن سيدى عبد الله العلوى
عن شيخه الشيخ محمد بن الحسن البنانى صاحب الثبت الشهير و
كذلك بسندى الى الشيخ محمد الامير صاحب الثبت الكبير و
كذلك بسندى الى الشيخ صالح الفلانى صاحب الثبت المسمى
قطف الثمر وكذلك بسندى الى الشيخ محمد عابد الانصارى
السندى صاحب الثبت المسمى حصر الشارد واوصيه ونفسى
بتقوى الله فى السر والعلن واتقاء الفواحش ما ظهر منها وما بطن
وان يجعلنى منتظما فى سلك اشياخه اعيانى فى خلواته وجلواته والصلوة
والسلام على من هدينا بنور هدايته محمد المطاع ربه تعالى بطاعته
فى ٨ من شوال سنة ١٣٢٤ - خادم العلم بالحرمين الشريفين

محمد الخضر بن مايابى الشنقيطى منشا المدنى مهجرا وقراره

الى هنا قد تم بحمد الله تعالى ذكر مشائخنا المدنيين مع

اسانيدهم واجازاتهم - والان نذكر الاشياخ غير

المكيين والمدنيين فمنهم العلامة النحرير والفهامة

السفسير الشيخ محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن عبد البارى

اليمنى ادام الله فيوضاته - وهذا الشيخ قد لقيته فى الباپور

المسمى بالمجيدى ونحن مودعين لارض مكة المقدسة وراجعين

الى الهند (حيدرآباد) سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف من

الهجرة النبوية الخامس من شهر الربيع الاول - سمعت منه الحديث

المسلسل بالاولية - فاجازنى به وبسائر مروياته وكتب لى الاجازة

بقلمه وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ستتلى عليكم اسماءهم فى

اجازته - **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى

هدانا الى الصراط المستقيم من التمسك بالدين الصحيح والمنهج الحسن

القويم - والصلوة والسلام على النبى المبعوث بنفى الضعف والعلل

الشيخ اليمنى

ه الباپور بمعناه السفينة وهذا اللفظ بهذا المعنى متداول بين الناس فى العرب ١٢
عبد الهادى غفر له

عن التوحيد - وعلى آله واصحابه الذين شادوا الدين اى تشييد -
اما بعد فقد طلب منى الولد الفاضل محمد عبد الهادى ابن
محمد عبد الكريم الحيدرابادى الاجازة فى الحديث المسلسل
بالاولية وغيره من كتب الحديث والتفسير وسائر الفنون - فاقول
امتثالا للمطلوب واجابة للمرغوب وان لم اكن فى الحقيقة اهلا لان
اجيز غيرى شعر

ولست باهل ان اجاز فكيف ان ٭ اجيز ولكن الحقائق قد تخفى

اجزت المذكور بكل ما تصح لى روايته ودرايته من معقول ومنقول
كما اجازنى بذلك شيخى العلامة شيخ الاسلام محمد بن احمد
الاهدل وشيخى العلامة شيخ الاسلام سليمان بن محمد بن عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل فالاول يروى عن سيدى شرف الاسلام سيدى
الجد الحسن بن عبد البارى الاهدل والثانى يروى عن
والده كلاهما عن السيد العلامة عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
عن والده السيد سليمان بن يحيى بن عمر عن السيد العلامة احمد
ابن محمد مقبول الاهدل عن السيد العلامة الحافظ يحيى بن

عم الاهدل وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد النخلي والحافظ عبد الله
ابن سالم البصري المكيين - واسانيدهما تتصل بالكوراني والبابلي والشيخ
عيسى الجعفري وغيرهم واخذت عن الشيخ العلامة محمد بن محسن
السبعي الانصاري عن والده العلامة المحدث محسن بن محمد
الانصاري عن القاضي العلامة محمد بن علي الشوكاني باسانيده
الحاوي لها ثبت المذكور - هذا ووصيتي للولد المذكور بالتمسك
بالتقوى فانها السبب الاقوى وهي فائدة العلم وثمرته - وفقه الله
للعلم والعمل واصلح له امور دينه ودنياه امين امين واوصيه ان
لا ينساني من دعوة صالحة وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه
وسلم كتبه عجلا محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن
عبد الباري عفا الله عنه سنه ۱۳۲۵

۳۱

ومنهم العلامة الفهامة الجامع للمنقول والمعقول
والحاوي للفروع والاصول مولانا الشيخ المحدث
عبد الرزاق البيطار الدمشقي ادام الله افاداته
وهو يروي عن اشياخه الكرام كما ستذكر اسماءهم في صورة

الشيخ عبد الرزاق البيطار الدمشقي

اجازتہ وھی ھذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ
والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فقد
اجزت العلامۃ الواعظ النجیب والفہامۃ الکامل
الاریب الشیخ محمد عبد الہادی المدراسی بکل ما
تجوز لی روایتہ وصحت لی درایتہ من العلوم لا سیما بالحدیث
والتفسیر والفقہ والاصول وغیر ذلک اجازۃ عامۃ تامۃ متشملۃ
بالشرط المعتبر عند اہل الاثر حسب ما اجازنی جمع من مشائخی منہم والدی
السید حسن البیطار الدمشقی الشافعی عن شیخہ الشیخ عبد الرحمن
الکزبری المحدث وعن شیخہ الشیخ حسن العطار الازہری المصری
عن العلامۃ الامیر الکبیر ومن مشائخی الشیخ ابراہیم السقا شیخ
الازہر والسید عبد القادر المجاہد الشریف الحسنی واوصیہ
بالتقوی فی السر والنجوی وان لا ینسانی من صالح دعائہ فی خلواتہ
وجلواتہ لا سیما بحسن الختام والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد و
علی آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین وحرر فی ۲۳ ذی الحجۃ الحرام
۱۳۲۵ امر برقمہ العبد الراجی من ربہ لطفہ الخفی

عبد الرزاق البيطار (الرزاق عبده ١٣١٦)

و منهم[٣٢] العالم الفاضل الجهبذ الكامل علامة الزمان فهامة الاوان المحدث الكبير الشيخ الشهير مولانا الشيخ القاضی السيد رحمة الله بن القاضی السيد احمد الله الحنفی القادری الراندیری[١] نور الله ضريحه و ادام فيوضاته وهو يروی عن اشياخه الكرام الذين هم مصابيح الظلام وستأتی اسماءهم مع اسانيدهم فی اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذی اجاز العلماء العاملين علی العمل الصحيح اجازه و وعد بوجادته ذلك اليوم يؤخذ الكتاب باليمين وعدا لا يخلف انجازه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا ضد له ولا ند له شهادة يصير بها الموقوف مرفوعا ويتصل بها ما كان مقطوعا واشهد ان محمدا عبده و رسوله وصفيه وخليله المنزل عليه الحسن الحديث المسلسل المستجل بين الوری فی القديم والحديث صلی الله عليه وسلم وزاده

(الشيخ القاضی رحمة الله الراندیری)

---

[١] الراندير قصبة معمورة فی الحسن والجمال من مضافات سورت علی ساحل البحر مساجدها مزينة بآلات الزينة وعامرة بكثرة المصلين وهنالك مدارس دينية وعلماء اجلة متبعی الشريعة النبوية وفيها مزار يقال ان صاحب القبر صحابی من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم والله تعالی اعلم بالصواب ١٢ ابوسعيد محمد عبد الهادی كان له الله ذو الايادی۔

فضلا وشرفا لديه - وبعد فانه وفد الينا بقصبته رانديرا العالم الاعز المحترم المولوي الحاج عبد الهادي المدراسي الحيدرابادي ان اجيز له بمروياتي في الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية مما استفدت من المشائخ والعلماء العظام فاجزت له ان يروي عني وان كنت لست اهلا لذلك ولا ممن يخوض في تلك المسالك ولكن تشبها بالائمة الاعلام السابقين الكرام ؎ شعرا

واذا اجزت مع القصور فانني	ارجو التشبه بالذين اجازوا
السالكين الى الحقيقة منهجا	سبقوا الى غرف الجنان ففازوا

فاقول قد اجزت لمولانا وبالفضل اولانا المولوي الحاج عبد الهادي المدراسي الحيدرابادي بجميع مروياتي ومسموعاتي وبكل ما تجوز لي روايته وتصح لي درايته من علم التفسير والحديث واصوله كما اخذت وسمعت وقرأت سبقا سبقا على مشائخي الاجلاء الاعلام والسادة الكرام فاروي الامهات الست وغيرها من كتب التفسير والحديث عن شيخنا العلامة الشيخ حسين بن محسن الانصاري وهو عن شيخه العلامة ذي المنهج الاعدل السيد حسن

ابن عبد الباری الاهدل والشریف الهمام والحافظ الامام محمد بن ناصر
الحازمی الحسنی والقاضی العلامة الحجة احمد بن الامام الحافظ بالرئی
محمد بن علی الشوکانی کلهم عن السید العلامة وجیه الاسلام ومفتی
الانام عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل الزبیدی الیمنی
عن والده العلامة نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل
عن العلامة احمد بن محمد شریف الاهدل عن العلامتین احمد النخلی
وعبد الله البصری الی اخر سندهما ح وبروایة السید العلامة احمد
ابن محمد شریف الاهدل ایضا عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی
وعبد الله بن سالم البصری المکی ایضا عن شیخهما العلامة الشمس محمد
ابن علاء الدین البابلی المصری الی الشیخ احمد بن حجر العسقلانی واروی
عن شیخنا الشریف محمد بن ناصر والقاضی العلامة احمد بن الامام محمد
الشوکانی کلاهما عن والد الثانی وهو القاضی محمد الحافظ الشوکانی
عن شیخه العلامة السید عبد القادر بن احمد الکوکبانی عن العلامة
الشیخ محمد حیات السندی المدنی عن العلامة سالم بن عبد الله
البصری عن والده عبد الله بن سالم البصری الی الشیخ ابن حجر العسقلانی

الی اخر سنده - واما صحیح البخاری فارویه بالاسانید المذکورة الی الحافظ ابن حجر عن شیخه زین الحفاظ ابی الفضل عبد الرحیم العراقی عن الامام الحجة احمد بن ابی طالب الحجار عن الامام ابی عبد الله الحسین بن المبارک الزبیدی عن الحافظ عبد الاول بن عیسی السجزی الخ

واما صحیح الامام مسلم فارویه بالاسانید السابقة الی ابن حجر العسقلانی عن الصلاح بن عمر الصلاح بن عمر والمقدسی عن ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن المؤید بن محمد الطوسی عن فقیه الحرم ابی عبد الله محمد بن الفضل بن احمد الفراوی عن ابی الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی عن ابی احمد محمد بن عیسی الجلودی بضم الجیم بلا اختلاف نسبة لسکة الجلود بنیسابور الدراسة عن ابی اسحاق ابراهیم بن محمد بن سفیان عن مؤلفه الا ثلاثة فوائت فی ثلاثة مواضع لم یسمعها ابراهیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم فروایته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة وقد غفل اکثر الرواة عن تبیین ذلک وتحقیقه فی اجازتهم وفهارسهم بل یقولون فی جمیع الکتاب اخبرنا ابراهیم بن محمد بن سفیان قال اخبرنا

صحیح البخاری

صحیح مسلم

مسلم بن الحجاج وهو خطأ نبّه على ذلك الحافظ ابن الصلاح كما حكاه
عنه النووی فی مقدمة شرح مسلم رحمه الله تعالى وقد نبّه و
بین الثلاثة الموضع الفائتة الامام النووی فی اول المقدمة
فلیراجعها من اراد الوقوف علیهما ط واما سنن الامام ابی داؤد

سنن ابی داؤد

السجستانی فبالاسانید السابقة الى الحافظ ابن حجر بسنده الى مؤلفها
واما جامع الامام الترمذی والشمائل له فبالاسانید السابقة الى

جامع الترمذی

ابن حجر الخ واما سنن الامام النسائی فبالاسانید السابقة الیه

سنن النسائی

وبسنده الى المؤلف واما سنن الامام ابی عبد الله محمد بن یزید بن ماجة

سنن ابن ماجه

القزوینی فبالاسانید السابقة الى ابن حجر وبسنده الى المؤلف۔
واما مؤطاء امام دار الهجرة مالک بن انس فبالاسانید السابقة

موطاء

الى ابن حجر وبسنده الى المصنف واما مسند الامام الدارمی رحمه الله

مسند دارمی

فبالاسانید السابقة الى ابن حجر الى اخر السند واما النخبه وشرحها

النخبه

وبلوغ المرام الجمیع للحافظ ابن حجر فبالاسانید السابقة الیه
واما منتقى الاحکام لابن تیمیة فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر

المنتقی

الحازمی عن شیخه الامام الشوکانی عن شیخه السید عبد القادر

ابن احمد الكوكبانی عن العلامۃ السید سلیمان بن یحییٰ بن عمر مقبول الاهدل عن السید العلامۃ احمد بن محمد شریف الاهدل عن احمد ابن محمد النخلی المکی بسندہ الی مؤلفہ الامام مجد الدین عبد السلام ابن عبد الله بن ابی القاسم بن محمد الحرانی المعروف بابن تیمیۃ و اما مشکوۃ المصابیح للحافظ الخطیب التبریزی فبالاسانید السابقۃ الی الشیخ ابراهیم الکردی المدنی بسندہ المار الی مؤلفها و اما تیسیر الاصول للحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر الحازمی والسید حسن بن عبد الباری الاهدل کلاهما عن العلامۃ عبد الرحمن بن سلیمان بن یحییٰ بن عمر مقبول الاهدل و اما کتاب الحصن الحصین والعدۃ للامام الحافظ محمد الجزری فبالسند السابق فی تیسیر الاصول الی الحافظ الدیبع عن الحافظ زین الدین ابی العباس احمد بن عبد اللطیف الشرجبی عن الحافظ محمد الجزری مؤلفها و اما شفاء القاضی عیاض فبالسند السابق ایضًا فی تیسیر الاصول الی الحافظ الدیبع عن الحافظ زین الدین احمد بن عبد اللطیف الشرجبی عن الامام الحافظ نفیس الدین سلیمان بن ابراهیم العلوی

بسنده الى المؤلف واما اوليات العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل فعن
شيخنا الشريف محمد بن ناصر قراءة واجازة عن العلامة محمد عابد السندي
عن العلامة محمد طاهر عن والده المؤلف واما ما يتعلق بالتفسير
فاول ذلك تفسير الجلالين فاروى ذلك عن العلامة الشيخ حسين
ابن محسن الانصاري وهو عن الشريف محمد بن ناصر عن العلامة
عبد الرحمن بن سليمان مقبول الاهدل عن والده العلامة سليمان
ابن يحيى عن والده العلامة يحيى بن عمر عن مشايخه الثلاثة الاعلام
الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ حسن العجيمي
ثلاثتهم عن حافظ عصره الشمس البابلي عن سالم السنهوري و
نور الدين علي الاجهوري فالاول عن الشمس محمد العلقمي والثاني
عن النور علي القرافي كلاهما عن الامام السيوطي والقطعة الثانية
تاليف الجلال المحلي من سورة الكهف الى آخر القرآن ومنها الفاتحة
فعن الحافظ السيوطي عن الجلال المحلي واما تفسير القاضي ناصر الدين
البيضاوي فبالسند المتقدم في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع
عن جده لامه العارف بالله اسمعيل بن محمد بن مبارز الشافعي عن

الخطيب كمال الدين ابي عمران موسیٰ بن محمد الضجاعی عن شيخ الاسلام
القاضی ابی الطاهر مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروز ابادی
عن الاستاذ عبد الله بن محمود الاصفهانی ثم الشيرازی عن مؤلفه
القاضی البيضاوی واما تفسير الامام الحافظ محی السنة البغوی
قال شيخی فعن شيخنا الشريف محمد بن ناصر قراءة لاوله واجازة
لباقيه عن شيخه العلامة عبد الرحمن ابن سليمان مقبول الاهدل
عن والده العلامة سليمان بن يحيیٰ مقبول الاهدل عن العلامة
احمد بن محمد شريف الاهدل عن العلامة احمد بن محمد النخلی المكی
عن العلامة الشمس محمد البابلی عن العلامة ابراهيم الحلبی عن
العلامة محمد بن احمد الرملی المصری عن القاضی زكريا عن
العلامة عبد الرحيم ابن الفرات عن العلامة ابی حفص عمر بن
الحسن المراغی عن الفخر ابن البخاری عن مؤلفه واما الترغيب
والترهيب للحافظ زكی الدين عبد العظيم المنذری فبالاسناد
السابق فی ابی داؤد الی الحافظ ابن حجر عن ابی علی المطرزی
عن يوسف بن علی الحنفی عن مؤلفه ط واروی جميع ما ذكر ايضا

تفسير البغوی

الترغيب والترهيب

عن شيخي وسندي العلامة الشيخ حسن بن محسن الانصاري فهو عن
شيخه الشريف محمد بن ناصر الحازمي عن العلامة محمد عابد وله ثبت
كبير جامع لكثير من كتب التفسير والحديث وغيره ذلك اسمه حصر
الشارد وكذلك اتحاف الاكابر في اسناد الدفاتر للعلامة الشوكاني
فان الثبتين المذكورين قد جمعا كثيرا من اسانيد كتب الحديث
وغيره واني ارويهما عن شيخي العلامة حسين بن محسن الانصاري
وهو عن شيخه الشريف محمد بن ناصر عن كل واحد من المؤلفين
المذكورين فقد اجزت للعلامة المولوي الحاج محمد عبد الهادي
المدراسي بكل ما تجوز لي روايته وتصح عني درايته من علم
الحديث وغيره اجازة شاملة عامة - واوصيه بمراجعة الكتب
المؤلفة في اسماء الرجال والكتب المصنفة في ضبط الالفاظ المشكلة
في متون الاحاديث وايضاح معانيها وشرح الامهات الست
لاسيما فتح الباري وتامل معاني الاحاديث والتعبير عن كل لفظ بمدلوله
العربي واوصيه بتقوى الله في السر والعلن والمواقبة لله فيما ظهر
وبطن - ومتابعة السنن والحياء من الله وحسن الظن بالله و

بعباد اللہ - وان لا یغفل عن ذکر اللہ المطلق وتلاوۃ کتابہ وتدبر
معانیہ والمجاھدۃ بحسب الوسع فیما یقربہ الی اللہ عزوجل وان
لا ینسانی ووالدی واولادی ومشائخی وجمیع المسلمین من دعائہ
فی حیاتی وبعد موتی ووفقنا اللہ وایاہ لما یرضاہ وسلک بنا وبہ
طریق النجاۃ اللھم اجعلنا وایاہ من العلماء العاملین والفقہاء
المحققین وارزقنا وایاہ خیر الدنیا والاخرۃ یا ارحم الراحمین
والحمد للہ اولا واخرا وظاھرا وباطنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم مؤرخہ یوم
الاثنین ۱۶ شہر ذی القعدۃ ۱۳۳۱ھ من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبہا
افضل الصلوۃ وازکی التسلیم والتحیۃ حررہ ببنانہ وقالہ
بلسانہ المجیز الفقیر الحقیر عبد من عباد اللہ خادم الطلبۃ القاضی
رحمۃ اللہ ابن القاضی السید احمد اللہ القادری نسبا
والحنفی مذھبا والراندیری متوطنا عفی عنہ وعن والدیہ وعن
مشائخہ وعن جمیع المسلمین والمسلمات اٰمین یا رب العلمین

الشيخ الثالث والثمانون

ومنهم العلامة الفهامة شيخنا المحترم ومولانا المكرم
عمدة الاوان بركة الزمان الشيخ السيد علي مرتضى
الرفاعي السيوطي المصري الكانجرودي المالكي المعمر
خمس وتسعين سنة ٩٥ نفعنا الله بعلومه وبركاته۔

ولد سنة ١٢٣٣ بسيوط واكتسب العلوم بالجامع الازهر۔ اخذ عن العلامة شيخ
في شهر محرم يوم الخميس (١١) ساعة من النهار ١٢
الاسلام بالجامع الازهر الشيخ مصطفى البكري وعن العلامة الشيخ
ابراهيم الباجوري وهو عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله
الشرقاوي والشيخ محمد الامير الكبير صاحب الثبت الشهير۔
فاجازني بجميع مروياته عن اشياخه الكرام وكتب لي الاجازة
بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده
والصلوة والسلام على من لا نبي بعده۔ ولما سألني اخي وعزيزي
وقرة عيني الشيخ العالم العلامة الفاضل الكامل
محمد عبد الهادي في اجازة فاني اجبته واجزت له بما اجازني
مشائخي في الله تعالى كالشيخ ابراهيم الباجوري رحمة الله عليه
ونفعني بعلومه والشيخ مصطفى البكري شيخ الاسلام بالجامع الازهر

عـه الكانجرود بلدة متصل المنفلوط من مضافات كوشنين الثالثة والاولى مليبار من ممالك مدراس ١٢ محمد عبد الهادي عفي عنه

وغيرهما۔ السيد على مرتضى فى التاريخ الرابع من شهر ربيع الاول ١٣١٣ه

ومنهم العلامة المحقق الفهامة المدقق جامع العلوم

والفنون المحدث المفسر مولانا وشيخنا ابو محمد عبد الحق[١]

ابن محمد امير الحقانى الحنفى الدهلوى دامت بركاته

وفيوضاته وهو يروى عن العلماء الاعلام منهم العلامة القدوة

الفهامة مولانا السيد عالم على المراد آبادى وهو من اجل تلاميذ

العلامة محمد اسحاق المحدث الدهلوى وهو يروى عن مولانا

عبد العزيز المحدث الدهلوى وهو عن ابيه وسنده مشهور فاجاز

بمروياته فى الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية

والحقائق اليقينية وكتب لى الاجازة بخطه الشريف وزينها

بختمه المنيف وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم ط

الحمد لله الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين

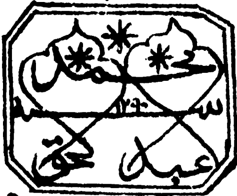
[٥] اخذ عنه مولانا السيد حسن شاه المحدث الرامفورى وغيره ١٢ عبد الهادى

[١] صاحب التصانيف الكثيرة والتآليف المفيدة الشهيرة منها كتاب عقائد الاسلام المقبول بين الاعلام ومنها التفسير القرآن المسمى بفتح المنان فى لتسع مجلدات كبار المعروف بتفسير الحقانى المتداول بين الخاص والعام سلك فيه مسلك التحقيق والدراية باسلوب لطيف وافاد افادة تامة والى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى عنا ونفع به المسلمين وكان رحمه الله تعالى مناظرا شهيرا وذا خلق حسن۔ قد حضرت عنده فى بيته بالدهلى ١٣٢٥ه ١٢

عبد الهادى غفر له

كله وكفى بالله شهيدًا - محمد رسول الله والذين معه اشداء على
الكفار رحماء بينهم تراهم ركعًا سجدا يبتغون فضلا من ربهم ورضوانا
اللهم صل وسلم عليه وآله واصحابه وسلم تسليما كثيرا كثيرا
اما بعد فقد سألني الاخ فى الله الاعز المحترم المولوى
الحاج عبد الهادى الهندى المدراسى ان اجيز له بمرويا تى
فى الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق
اليقينية مما استفدته من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فاجزت
له ان يروى عنى فانه لذلك اهل والامر عليه سهل وخصوصًا
ما الهمنى ربى فى تفسيراتى فيما اشكل على القوم فاخلطوا التمويهات
والتُرهات فى الدرايات والروايات وليس ذلك الا الظن الصحيح
بمن ساق السند ولا يميز بين الغش والحق فلم ممن له الشهرة فى
سرد الحديث ومطايا الاسانيد ملجومة لديه - ونوق الروايات
مخطومة بين يديه - واجزت له ما افادنى شيوخى من الاعمال
المفيدة - وشيوخى كثيرة - منهم العالم الفاضل الكامل السيد
السند السيد عالم على المرادآبادى وهو من اجل تلاميذ الحاج

اسحاق الدهلوی المهاجر فاجاز له وحصل له الاجازة عن جده
الشیخ عبد العزیز الدهلوی وحصل له الاجازة من ابیه شاه
ولی الله المحدث الدهلوی واسانید شاه ولی الله مشهورة
مذکورة فی الکتب وارجو من الله المنان ان یوفقنی وایاه
بالاعمال الصالحة ویختمنی وایاه بالخیر والسعادة - وانا الفقیر
ابو محمد عبد الحق بن محمد امیر الحقانی - ١٨ جمادی الاولی
سنه ١٣٢٨



٣٥ ومنهم العلامة النبیل الفهامة
الجلیل المحدث الاعظم الفقیه الافخم وحید الدهر وفرید
العصر الجحجاح الحسیب اللوذعی مولانا وشیخنا
الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی نفعنا
الله بفیضه الصوری والمعنوی سمعت منه الحدیث
المسلسل بالاولیة وقرأت علیه بعض المسلسلات من کتاب
مسلسلاته المسمی بالباقیات الصالحات فاجازنی به وبسائر
مرویاته باللفظ وذلک فی شهر ربیع الاول سنه ١٣٤[illegible] ببلدة حیدر اباد

الدكن صانهما الله عن الشرور والفتن - وهو يروي عن العلماء
الاعلام منهم شيخنا وشيخه الشيخ السيد محمد امين رضوان
والشيخ السيد علي ظاهر الوتري المدنيان وقد مر ذكرهما سابقا

(الشيخ السادس والثلاثون)

٣٦ ومنهم مجمع الفضائل منبع الفواضل العلامة الخطير
والفهامة السفسير مولانا المحدث الشيخ عبد المؤمن
ابن المنشي فهيم الدين الميرطهي عمت البلاد فيوضاته
قد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية ببلدة ميرتهد ٢ ، جماد الاول
سنة ١٣٢٨ - وهو يروي عن مولانا المحدث فضل الرحمن المراد آبادي
وكذلك اجازني بجميع مروياته من كتب الصحاح وغيرها من
كتب الحديث ومن كتب الاوراد كدلائل الخيرات وحزب البحر
عن مولانا المراد آبادي المذكور وهو عن عبد العزيز المحدث
الدهلوي بسنده المشهور - واجازني بحديث الجن وهو
من قتل في غير زيه فدمه هدر ولهذا الحديث
قصة مشهورة وعلى السنة اهل العلم مذكورة من قتل الشاه
اهل الله حية كان جنياً واحضار الجن اياه بين قاضيهم وحكم

القاضی الجنی الصحابی المعمر رضی الله تعالی عنه بهذا الحدیث

یرویه شیخنا عن مولانا السید احمد الدهلوی عن خاله السید محبوب علی

الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی عن مولانا ولی الله الدهلوی

عن الشاه اهل الله الدهلوی عن شمهورش القاضی الجنی رضی الله تعالی عنه

ومنهم العلامة القدوة الفهامة حاوی الفواضل

الشیخ الواصل مولانا وشیخنا السید محمد گل بن السید جان

الکابلی المرادابادی المدرس بالمدرسة الامدادیه

بمراد آباد - لقیته بها فی شهور سنة ۱۳۲۸ ثمانی وعشرین وثلثمائة

والف واخذت عنه الاجازة فی الحدیث والتفسیر والفقه

وغیرها من العلوم الدینیة - وقد ناولنی ثبته المفید المسمی

باصح الاسانید واجازنی بجمیع ما فیه من مروياته وهو اخذ

عن عمدة الزمان مولانا المحدث السید محمد المکی الکتبی الخطیب

والامام والمدرس بالمسجد الحرام ابن المرحوم السید محمد الکتبی

ابن مفتی البلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن شیخه ووالده

السید محمد الکتبی الخطیب والامام والمدرس بالمسجد الحرام عن

والده مفتی الاحناف بالبلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن
شیخہ السید احمد الطحطاوی محشی الدر المختار عن اشیاخہ منہم
الشیخ احمد الحماقی عن مشائخہ علی العقدی والسید علی الحنفی السیواسی
البصیر عن صدر العلماء الاعلام الشیخ احمد الدقدوسی وعین المفتیین
بالدیار المصریۃ السید علی الشہیر باسکندر واخذ المذکورون عن
الشیخین الجلیلین الشیخ محمد شاہین الارمناوی والشیخ
عبد الحی الشرنبلالی وکلاھما اخذا عن الشیخ احمد الشوبری والشیخ
حسن الشرنبلالی صاحب التصانیف وھما اخذا عن الشیخ
محمد المحبی عن الشیخ المقدسی عن الشیخ شہاب الدین احمد بن یونس
الشہیر بالشلبی شارح الکنز عن الشیخ عبد البر بن الشحنہ عن
المحقق الکمال بن الہمام عن الشیخ سراج الدین عمر قاری الہدایہ
عن الشیخ علاء الدین السیرامی عن السید جلال الدین شارح
الہدایہ عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب الکشف والتحقیق
عن الاستاذ حافظ الدین الکبیر صاحب الکنز عن العلامۃ الکردری
عن برھان الدین صاحب الہدایہ عن فخر الاسلام علی البزدوی

عن شمس الائمة السرخسی عن الامام الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی

عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام عبد الله

السبذمونی[1] عن الامام عبد الله بن ابی حفص البخاری عن

ابیه عن الامام الاجل محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام ابی

حنیفة رضی الله تعالے عنه

۳۸ ومنهم الشیخ الاجل المحدث الاکمل الخبیر الشیخ حسن

ابن علی النظیر النعمانی القدوسی الجنجوهی[2] دامت برکاتهم

وعمت افاضاتهم اعطانی ثبته المسمی بالدر الفرید فی معرفة

الاسانید واجازنی بما فیه من مروياته عن مشائخه الاعلام

قال فی ثبته واما انا فقرأت الکتب الدرسية وغیرها علی عدة

شیوخ فمنهم الفاضل النحریر الحبر السفسیهسی المحدث المشهور

فی الآفاق مولانا محمد اسحاق ومنهم العلامة الاجل الشهیر الجامع

الشیخ حسن الجنجوهی

[1] السبذمونی نسبة الی سبذمون قریة من قری بخاری ۱۲ اصح الاسانید [2] جنجوه معرب گنگوه بلیدة بالهند معروفة علی ثلاث مراحل من دهلی ما زالت مسکنا لاهل الفضل والکمال من اجل وداماتها وکملائها الشیخ الاجل العارف الربانی والقطب الصمدانی الشیخ عبد القدوس النعمانی رأس سلسلة الجشتية القدوسية الصابرية ومن اشهر ولادها المتاخرین شیخنا الشیخ المحدث العلامة الفهامة الجامع بین الشریعة والطریقة مولانا رشید احمد المتوفی سنة ۱۳۲۳ھ ۱۲ الدر الفرید -

لاصناف العلوم مولانا محمد يعقوب الديوبندي صدر المدرسين
في المدرسة الديوبندية ومنهم العالم الرباني الفاضل الصمداني العارف
بالله الاحد مولانا الرشيد احمد الجنجوهي وقد حصلت لنا الاجازة
والقراءة والسماعة عنه لامهات الكتب الست والموطاء للامام
مالك رضي الله عنه واجازنا لجميع مروياته وتاليفاته ومسموعاته
عدة شيوخ فمنهم المحدث المتقن المتفنن الشيخ حسين بن محسن الانصاري
الخزرجي اليماني نزيل بوفال ومنهم المحدث الاكمل صاحب التاليفات
المفيدة الشيخ ابو عطاء حسن الزمان محمد التركماني الدكني ومنهم
عمدة المشائخ والعلماء الشيخ عليم الدين ابن الشيخ رفيع الدين الدكني انتهى
فاما الشيخ حسين بن محسن الانصاري فيروي عن العلامة المسند
السيد الشريف محمد بن ناصر الحسني والقاضي الهمام صفي الاسلام
احمد بن محمد الشوكاني والسيد العلامة حسن بن عبد الباري
الاهدل المراوعي[1] ونفيس الاسلام مفتي زبيد وابن مفتيها

---

[1] المراوعي نسبة الى مراوعة قرية خارج الحديدة باليمن - بينها وبين الحديدة مسافة ثلاث ساعات كذا سمعت من الشيخ احمد باري بن محمد عبد الله بن احمد بن عبد الباري الاهدل من افاضل سكان القرية المذكورة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

السید سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاهدل
الزبیدی کلهم عن السید الاجل وجیه الاسلام عبد الرحمن بن سلیمان
الاهدل باسانیده واما العلامة الشیخ حسن الزمان محمد فیروی
عن ابی العنایة قال اخبرنا الشیخ محمد انا عز الدین عن زکی الدین
عن ابی طاهر المدنی عن ابیه ابراهیم الکردی الکورانی بسنده المشهور
واما العلامة الشیخ علیم الدین فیروی عن الشیخ عابد السندی باسانیده
المشهورة المذکورة فی حصر الشارد

۳۹ ومنهم العلامة الحبر الفهامة مولانا الشیخ الحکیم ابو القاسم نور محمد الفتحفوری مولدا الحیدرآبادی موطنا الحنفی مذهبا
الجشتی النقشبندی طریقة دامت فیوضه۔

اجازنی بجمیع مرویاته عن المشائخ الاعیان الذین هم برکة الزمان
وهو اخذ عن العلامة المحدث سیدنا ومولانا رشید احمد الجنجوهی
المذکور عن مولانا المحدث عبد الغنی المدنی بسنده المذکور مرارا
واخذ عن مولانا شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی عن مولانا
محمد قاسم الدیوبندی عن الشیخ عبد الغنی المذکور واخذ ایضا عن

الشیخ ابو القاسم نور محمد الفتحفوری

العالم الفاضل ابی الخیرات السید احمد الدهلوی عن خاله السید محبوب علی الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی وسنده مشهور واخذ ایضا عن العلامة القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی فتی عن مولانا العلامة محمد اسحق عن مولانا الشیخ عبد العزیز المذکور وصورة اجازته بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ العلی الاعلی والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا المصطفی وعلی اٰلہ واصحابہ الذین اصطفی امابعد فان اخی فی اللہ الباری مولانا المولوی الحافظ الحاج محمد عبد الهادی المدراسی ثم الحیدرآبادی قد طلب منی مع کونہ صاحب العلم والحلم والاسانید والمسانید ان اجیزہ بمرویاتی فی الحدیث من کتب الصحاح والتفسیر والفقہ ومایتعلق بالعلوم الدینیة مما استفدت من المشائخ العظام والعلماء الاعلام واساتذتی الکرام منهم جامع الشریعة والطریقة رأس المحدثین والمفسرین سیدی ومولای فی الدنیا والدین الحافظ الحاج مولانا رشید احمد الجنجوهی قدس سرہ وافاض علینا برکاتہ وبرہ وجامع الکمالات العقلیة والنقلیة صاحب

القوة القدسیہ مولانا المولوی الحاج شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی۔ والعالم الفاضل الاکمل مولانا المولوی الحاج ابوالبرکات السید احمد الدهلوی۔ والعالم الافخم الافضل الفاری الحافظ عبدالرحمن الفانی فتی رحمۃ اللہ علیہم۔ فانا اجزته کما اجاز بہ هؤلاء الجهابذۃ الاکابر۔ وسندهم معروف عند جماهیر الفضلاء المفاخر۔ واوصیہ کما اوصی نفسی باجتناب الهوی۔ وملازمۃ التقوی۔ فی السر والنجوی۔ وان یشتغل بهذا العلم الشریف ویلقیہ علی الطلبۃ وان لا ینسانی ومشائخی الکرام من صالح دعواته۔ واللہ ولی التوفیق۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین فقط وانا العبد المذنب ابوالقاسم نور محمد الفتحپوری مولدًا الحیدرآبادی موطنًا الحنفی مذهبًا الجشتی النقشبندی طریقۃً۔

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الکامل مولانا التقی الشیخ عبداللہ المعروف بفضل محمد الکابلی اللمقانی السفید کوهی البهاری عم فیضه۔ سمعت منه انا وولدی عبدالمجیب الحدیث المسلسل بالاولیۃ بالحرم المکی وقد اجازنا بجمیع ما تجوز له روایته وهو اخذ عن شیخه الشیخ السید الشاہ ابی الحسین احمد النوری المارهروی المتوفی

الشیخ المولوی فضل محمد

یوم السبت احد عشر من شهر رجب سنة ۱۳۲۴ الرابع والعشرون وثلثمائة والف[۱] - وهو اخذ عن[۲] جدہ السید الشاہ آل رسول عن[۳] المحدث الجلیل الشاہ عبد العزیز الدہلوی عن[۴] الشیخ الشاہ ولی اللہ واخذ شیخنا ایضا عن الشیخ احمد علی المحدث السہارنفوری عن العلامۃ المحدث الشاہ محمد اسحق بسندہ المذکور سابقا - وصورۃ اجازتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی ما اولاہ - والصلوۃ والسلام علی مصطفاہ - اما بعد فقد التمس منی الاخ الصادق والمحب الواثق الشیخ محمد عبد الہادی المدراسی الحیدرابادی ان اجیز لہ بالاحادیث المرویۃ لی عن اساتذتی الاعلام فلما رأیتہ واوثقت علیہ العہد علی الامانۃ والدیانۃ اجزتہ منہا الکتب الصحاح الستۃ بشرط ما ذکر من الدیانۃ والامانۃ وبذل الجد والجہد فی تطبیق الروایات المرویات عن خیر البریۃ والعمل بما حاصلہا مطابقا لمذہب الحنفیۃ وعدم تحول وصرف الاحادیث من ظواہر حالہا العاملون بہا الفرقۃ السنیۃ السنیۃ وہا انا

---

[۱] ومادۃ تاریخ وفاتہ (خاتم اکابر ہند) ۱۳۲۴ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ -

اجزت بها اخی هذا وابنه محمدا عبد المجیب بشرط الاهلیة لتلک
الدرجة العلیة لکن بحسب ما ذکر من الشرائط فی حق ابیه علی طبق
مرضاة الحضرة الالٰهیة وقد زدت فی حقهما اجازة الحدیث
المسلسل بالاولیة وقد سمعاه منی اولا۔ وقد اجازنی بتلک الکتب
وذلک الحدیث شیخی ومولائی وسندی السید الشاه ابو الحسین
المارهروی رحمة الله تعالیٰ علیه من طریق جده السید الشاه
آل رسول رحمة الله تعالیٰ علیه وهو من طریق الشاه عبد العزیز
قدس سره العزیز الی آخر السلسلة وقد اجازنی ایضا بالکتب الستة
شیخی ومولائی المولوی احمد علی السهارنفوری من طریق المشتهر فی
الآفاق الشاه محمد اسحاق رحمة الله علیه وارجوا منهما ان
یذکرانی واشیاخی فی دعائهما الخیر فی الاوقات المقبولة المرضیة
وبرز منی ذلک وانا بمکة المعظمة زادها الله تبارک وتعالیٰ شرفا
وتعظیما ومهابة فی الیوم الثلاثاء الثالث من ذی القعدة الحرام سنة
الرابع والعشرین وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبویة علی صاحبها
الف الف صلوٰة وتحیة اللّٰهم صل علی محمد طب القلوب ودوائها

وداخرة الابدان وشفائهما ونور الابصار وضيائهما برحمتك يا ارحم
الراحمين - الراقم بخطه الراجي رحمة ربه الباري فضل محمد
الكابلي اللمقاني السفيدكوهي البهاري عفا عنه بفضله الجاري

فضل محمد
برهمه عالم

الشيخ الحادي والاربعون

ومنهم العلامة الفهامة العابد الزاهد المحقق
المدقق فريد عصره وحيد دهره شيخي وسندي ووسيلتي
الحافظ الحاج الشيخ علي ابن سلطان بن رحمة الشناصي
اللنجاوي الفارسي الشافعي القاسمي لازالت شموس
موطنا ١٢ قطرا ١٢ مذهبا ١٢ نسبا ١٢ مولدا ١٢
فيوضه بازغة - ولد رحمه الله تعالى سنة ١٢٧٨ ثمان وسبعون ومأتان
والف في اوائل شهر الربيع الاول في قرية شناص[1] من مضافات قصبة
لنجه التابعة لولاية فارس من ممالك ايران وقاها الله تعالى عن الحدثان
لقيته ببلدة كوشين (كوچين) التابعة لرياسة مليبار من ممالك مدراس
حين كنت مدرسا واعظا مقيما بها في حدود سنة ١٣٢٨ و٢٩ و٣٠ و٣١ و٣٢ هـ
عند ذوي الهمم العلية والاخلاق السنية زكريا ابن الحاج

[1] الشناص قرية قريبا من لنجه - وقرية بفارس اسمها اشناو من مضافات وبانه ١٢ عبد الهادي

عبد الستار وعمر ابن الحاج ایوب ویونس ابن الحاج هاشم
التجار المشهورین بها وکان الشیخ المذکور متبحرا فی العلوم والفنون
کلها وکان محققا بحاثا صالحا کثیر الاسفار محبوبا فی الانظار وکان
مقیما عند هؤلاء المذکورین سنین عدیدة وکانوا یعتقدون فیه و
یبجلونه ویعظمونه ویخدمونه ثم رحل الی حیدراباد واقام عندی
مدة ثم سافر الی بلدان شتی ثم رجع الی کوشین واقام بها ثم سافر
الی الحج ورجع الیها وصار مقیما بها الی ان توفی سنة ١٣٥٣ رحمه الله تعالی
ورضی به امین

اخذ العلوم النقلیة والفنون العقلیة عن العلماء الاعیان منهم
العلامة الشیخ محمد ابن الشیخ زکریا ابن الشیخ یحیی بن محمد کمال
ومنهم الشیخ محمد بن الحسین اللنجاوی وهو یروی عن الشیخ الکبیر
احمد بن عبد الله الکوهجی وهو عن الشیخ ابراهیم الباجوری والشیخ
عبد القیوم الاسکندری المکی رحمهم الله تعالی ونفعنا بهم فاجازنی
بجمیع مرویاته عن هؤلاء المشائخ المذکورین وکتب لی الاجازة
بخطه وصورة اجازته ما نصه بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله

الذی خلق الافلاک - واسکنها الاملاک - وزینها للناظرین بالکواکب
وللمعتبرین بالنجوم الثواقب - وخلق الارض مهبطاً لانوارہ - ومحطاً
لآثار اسرارہ - والصلوۃ والسلام علی من زین اللّٰہ بہ الوجود غیباً و
شہادہ - وجعلہ الوسیلۃ العظمیٰ للفوز بالسعادہ - وعلیٰ آلہ وصحبہ
الابرار والمقتفین علیٰ آثارہم فی الانوار الذین احیوا آثارہم ورفعوا
منارہم اقتداءً بہم وتمسکاً بحبہم فہم بما قاموا بہ قائمون - وفی
المجاھدۃ دائمون - لاتلہیہم تجارۃ ولا بیع - ولا غرس ولا ریع
عن احیاء الملۃ الحنیفۃ - امدہم اللّٰہ بالرغبۃ والخیفۃ - واسعدنا بحبہم
وسلک بنا ما سلک بہم - ولما بزغ بدر السعادہ - فی سماء
المعالی مؤذناً بالزیادہ - لینور عالم الشہادہ بتجلی
للعالمین ینادی - فوق طور قلب سیدنا اللوذعی
الالمعی الشیخ محمد عبد الہادی - المدراسی الحیدرآبادی
اذ جعلہ اللّٰہ ھادیاً وداعیاً الی اللّٰہ بامرہ وبالمسلمین حفیاً - طلب
جنابہ الاکرم منی الاجازۃ فی التدریس - لیہدی الناس الی طریق
الحق وینقذہم مما یدلسہ جنود ابلیس - من الاعتقادات الزائغہ

اللتی عن سبیل الهدی رائغة۔ فحمدت حسن نیته۔ واعتقدت نزاهة
طویته۔ عن آمال الاغراض النفسانیة۔ من ریاء وصیت وسمعة
وتوصل لحظ من حظوظ النفس الامارة۔ وشکرت سعیه لهذا الایثار
ثبتنا الله وایاه علی سواء السبیل۔ واجارنا وایاه والمسلمین
اجمعین من العذاب الوبیل۔ وحیث لم یسعنی الحال الا الاجابة
والانعام باجازته۔ فاجزته واذنته فی ذالک۔ والله یوفقه
لخیر المسالک۔ وذالک بعد ان تحققت فیه الاهلیة واللیاقة۔
لما حوی من فنون العلم ومکارم الاخلاق ما شد ازره ونطاقه
فالحمد لله الذی کساه حلة العلم الاسنی۔ وزینه بالاخلاق
الکریمة الحسنی۔ وخلع علیه خلعة التدریس۔ وجعله اهلاً لهذا
المقام النفیس۔ لانه اهل وکفوء لهذا المقام لما برع فی العلوم
وکرع من کؤس المنقول والمعقول والمنطوق والمفهوم۔ وکفی
بحسن سیره واخلاقه۔ شاهدة علی استحقاقه۔ فهو ذو الهمة
الباسقة۔ والعزیمة الصادقة۔ لا تأخذه فی الله لومة لائم
عن اذاعة الحق القاصم۔ نور الله به وبامثاله الزمان وجعله

من اهل العرف والعرفان - وبارک فی ذریته - وسلک بهم فی
طریقته - اجازة مأذونا فیها من عدة مشائخ مشهود لهم بالفضل
والکمال منهم الشیخ محمد بن الشیخ زکریا بن الشیخ یحیی بن محمد کمالی
صاحب المدرسة المشهورة بجزیرة القسم فی الخلیج الفارسی
القائمة ترفع منار العلم منذ اربعمائة سنة ومن سیدی سندی
الساقی لی کأس الحیاة الروحانیة الشیخ محمد بن حسین اللنجاوی
ومن شیخی وعمدتی الشیخ احمد بن محمد بن عبد الله بن مظفر الشهیر
باللنجاوی وهو من الشیخ الکبیر احمد بن عبد الله الکوهجی بلد
بفارس قریبة من اصطخر وهو من الشیخین الجلیلین سیدی
الشیخ ابراهیم الباجوری بمصر وسید الشیخ صاحب القدم و
الکرامات الظاهرة عبد القیوم الاسکندری المکی ومن غیرهم
من المشائخ - اعرضنا عن ذکرهم استغناء ببرکتهم وبرهم رحمهم الله
تعالی ونفعنا بهم وسقانا من مشربهم امین - اثبته بقلم یده الفانیة
العبد الفقیر الی الله الحنان المنان بکل نعمة علی بن سلطان
ابن رحمة القاسمی نسبا والشافعی مذهبا والفارسی

موطنا متوسلا ومتوصلا بذلك الى محبة الاخوان لمعارفتهم في كل آن وزمان واحبي بهم سنة سيد ولد عدنان صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه الكرام

(٤٢) ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة ملحق الاصاغر بالاكابر الحاج الحكيم المعمر الشيخ محمد يعقوب على ابن الشيخ حيدر على الدهلوى المدنى دامت فيوضاته - لقيته بمحروسة حيدرآباد الدكن. واجازنى بسائر مروياته من الحديث وغيره من العلوم الدينية وهو يروى عن مولانا المحدث محمد اسحاق الدهلوى عن مولانا المحدث عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور فبيني وبين الشاه ولى الله المحدث فى هذا الطريق ثلثة وسائط وهذا عال جدا ويروى شيخى ايضا عن الشيخ المعمر ستمائة سنة مولانا المحدث عبد الله الشجرى النجدى اليمنى من اولاد مولانا الشيخ شريف الشجرى معاصر العلامة الزمخشرى صاحب التفسير المشهور - اخبرنى شيخى محمد يعقوب على المسطور انى لقيت الشيخ المعمر المذكور فى زمن الشيخ جمل الليل المكى بمكة المكرمة سنة ١٢٠٠ ... ه

الشيخ المعمر الشجرى

اربعة وسبعين ومائتين والف وقد شهد الشيخ المذكور عندي

في حق المعمر المذكور ان له ستمائة سنة وقال قد رأيناه في السنة

الماضية وكلمنا معه وكان الشيخ الشجري يمدح الشيخ مولانا

معصوم المجددي وللشجري شعر

كم من رجال رأينا وما سمعنا ولكنك سمعنا وما رأينا

والله تعالى اعلم

الشيخ الثالث والاربعون

۴۳ ومنهم العالم البارع المتقن المحدث الحاج محمد محي الدين حسين

الشافعي شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة

اللطيفية بويلور بلدة من مضافات مدراس ادام الله

فيوضاته سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو يرويه

كذلك عن قدوة العلماء شيخ الكل الشيخ محمد لطف الله العلي گڈهي

مفتي العدالت العالية بحيدرآباد الدكن عن مولانا القاري عبد الرحمن

الفاني فتي عن مولانا الشيخ محمد اسحاق الدهلوي عن مولانا

عبد العزيز الدهلوي بسنده المشهور بين المشائخ الكرام وسمعت

منه ايضا الحديث المسلسل بالمصافحة برواية شمهورش الجني

الصحابی رضی الله تعالی عنہ فی سابع ذی القعدة الحرام سنہ ١٣٢٥ھ
وقد صافحته فی مکان مولانا الحاج الحافظ السید عبد اللطیف القادری
الحسنی الحسینی المعروف بقطب ویلور وهو صافح مولانا المفتی
المذکور عن الشیخ عبد المحسن بن محمد طاهر سنبل المکی ثم المدنی
حین نزولهما ببلدة بنارس ٧ شعبان سنہ ١٢٥٠ھ عن مولانا السید صالح
البخاری بسنده المعروف بین العلماء ویروی شیخنا ایضا الکتب
الحدیث وغیرها من الکتب الدینیة من اشیاخ الحرمین الذین
اخذت عنهم وقد سبق ذکرهم فی هذا الکتاب وصورة الاجازة
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام
علی خاتم النبیین سیدنا محمد وعلی اله وصحبه الهادیین المهدیین
اما بعد فیقول عبده المسکین الجانی محمد محی الدین حسین
المدراسی الویلوری غفر الله له ولوالدیه بلطفه الخفی
والجلی ان الاخ الاعز المتصف بالخلق الرضی والعمل
السنی المولوی الحاج عبد الهادی سلمه الله الباری
مع کونه حائز الکمال فی الاسناد وصاحب الرشاد فی مناهج السلام

طلب منی بعض الاجازات تیمنا و تبرکا و سمع حدیث المصافحة بروایة شمہورش الصحابی الجنی رضی اللہ تعالی عنہ والحدیث المسلسل بالاولیة مشافهة منی فی سابع ذیقعدة سنہ ۱۳۲۵ھ فی مکان قطب دیلور قدس سرہ العزیز فاجزت هذا الشیخ العالم الصالح اجازة صادقة وردا ودعوة وادعوا اللہ عزوجل ان یزدہ علما نافعا وفهما سلیما وطبعا مستقیما کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالعبد خیرا یفقهہ فی الدین امین - انا العبد المسکین



محمد عبد الرحیم عفی عنہ

ومنهم مولانا العالم الفاضل العامل الکامل الشیخ محمد خورشید اللہ المدراسی الحنفی صدر المدرسین بالمدرسة الخیر الجاری الواقعة بمیل[۱] وشارم دام فیضہ - اجازنی بمرویاتہ فی بعض کتب الحدیث والاوراد کالحصن الحصین وحزب البحر وغیرهما وهو یرویها عن[۱] شیخہ الشاہ محمد گیسودراز القادری عن[۲] مولانا محمد شہاب الدین عن[۳] مولانا ملک العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام ابی محمد عبد العلی بحر العلوم اللکنوی بسندہ المشہور ویروی ایضا

۵ الشیخ الکامل الشیخ محمد خورشید اللہ

۵ قصبة من مضافات صوبة مدراس من ممالک الهند ۱۲ عبد الهادی کان اللہ ذی الایادی

الصحاح الست عن شیخہ مولانا وشیخنا شمس العلماء الفحول الحاج الشیخ
غلام رسول المدراسی الجشتی القادری النقشبندی السہروردی
الآتی ذکرہ۔ وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین ورحمۃ للعلمین
وعلی آلہ واصحابہ المیامین اما بعد فیقول المفتقر الی اللہ محمد زین خوشحال
اللہ المدراسی عفی عنہ وعن اسلافہ بلطفہ ولطفیل حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلی آلہ وسلم فلما طلب من الفقیر الحقیر الاخ المکرم والحاج المحترم
محمد عبد الهادی ابن الحاج محمد عبد الکریم وھو موصوف
بالاوصاف الحمیدۃ والاخلاق الکریمۃ سلمہ اللہ تعالیٰ وافاض فیوض
نفسہ مع کونہ صاحب الاسناد وسالک مسالک السداد فاجزت لہ
بعض مرویاتی عن شیخی شاہ محمد گیسودراز القادری بسندہ
وأوصیہ وایای اولا بتقوی اللہ واسأل اللہ ان یوفقہ ویوفقنی
وسائر المسلمین بما یرضاہ ویجنبنا ویجنبہ مما لا یرضاہ وارجو ان
لا ینسانی واشیاخی بالدعاء فی صالح اوقاتہ وایضا اعطیتہ اجازۃ
الصحاح الستۃ کما اروی عن شیخی المولوی الحاج غلام رسول المدراسی

لا زالت شموس افضاله الى يوم التناد۔ كتبه فى يوم الاثنين خامس
صفر سنة ١٣٢٥ الخامس والعشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية
صلى الله عليه وعلى آله وسلم۔ الفقير الى الله محمد خورشيد الله
عفى عنه وعن اسلافه۔

الشيخ الخامس والاربعون

ومنهم[٤٥] مولانا وشيخنا المحدث الجليل العلامة النبيل حافظ
الحديث والقرآن الشيخ محمد عمر[١] الصديقي البصير
الخراسانى ادام الله افاداته۔ قد سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية سنة ١٣١٩ وهو يرويه عن الشيخ السيد محمود دقيانة شاه
عن مولانا اسحاق الدهلوى (بسنده) واجازنى بمروياته عن اشياخه
الاعلام كما ستذكر فى مواضعها من هذا الكتاب) واجازنى بدلائل
الخيرات وحزب البحر وحزب النصر وقصيدة البردة والقصيدة
الغوثيه وغيرها من الاوراد بعد ما قرأتها عليه وبمروياته كلها
عن اشياخه الاعلام وستذكر اسماءهم فى مواضعها من هذا الكتاب۔

---

[١] (كان يحفظ ١٥٠١١ من الاحاديث) ودلائل الخيرات وحزب البحر والنصر وقصيدة
البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من كتب الاوراد وله اشعار كثيرة لا يحصى عددها
محمد عبد الهادى غفر له

الشيخ السادس والاربعون

ومنهم مولانا وشيخنا العلامة الفهامة الواعظ الحاج شمس العلماء الفحول الشيخ المفتي غلام رسول المدراسي الجشتي القادري النقشبندي السهروردي خليفة قطب الزمان العارف بالله شيخ الشيوخ مولانا الحاج امداد الله المهاجر المكي قدس سره الملكي - اجازني بالقول الجميل ودلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة بعدما اسمعتها له في سنة ١٣١٦ھ اما القول الجميل فيروي شيخنا عن مولانا الفقيه عبد الرحمن المدراسي قدس سره عن الشاه السيد محي الدين القطب الويلوري عن مولانا يعقوب المهاجر المكي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن مؤلفه ويرويه شيخنا عن مولانا الحاج امداد الله المذكور انفا عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن مؤلفه - واما دلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة فعن شيخي وشيخه مولانا عبد الحق النقشبندي المهاجر المكي المذكور بسنده المشهور الآتي ذكره

الشيخ السابع والاربعون

ومنهم شيخنا العالم الفاضل الحفيل مولانا النجيب السيد الجليل الشيخ علي بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

الحضرمی دامت معالیہ۔ اجازنی بکل مرویاتہ وھو یروی عن
قطب الواصلین وامام العارفین الحبیب عیدروس بن عمر الحبشی صاحب
عقد الیواقیت الجوھریۃ وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ۔ وصلی اللہ وسلم علی سیدنا رسول اللہ۔ وعلی الہ وصحبہ و
من والاہ۔ وبعد فقد طلب منا الاجازۃ الشیخ الفاضل محمد عبد الھادی
ابن الشیخ محمد عبد الکریم الھندی بما یصح لنا روایتہ لا سیما
ما اشتمل علیہ مسند سیدنا الحبیب القطب الجامع عیدروس بن
عمر الحبشی ولسنا اھلا لما ھنالک۔ ولا من سالکی ھذہ المسالک۔
وانما عاملناہ بمقتضاء حسن ظنہ فنقول اجزنا الشیخ المذکور بما
صحت لنا الاجازۃ فیہ خصوصا وعموما۔ واوصیہ بتقوی اللہ وان
لا ینسانا من صالح دعائہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم۔
املأ ذلک الفقیر الی کرم اللہ علی بن حسین بن عمر بن حسن الحداد العلوی الحسینی

التفتیش الثامن والاربعون

ومنھم العلامۃ الجلیل والفاضل النبیل الجامع بین
شرفی العلم والنسب شمس العلماء مولانا الحاج السید
محمد رکن الدین القادری الوبلوری المتوفی سنہ ١٣٢٥ ابن

مولانا المسند الشریف - ذی القدر المنیف - البارع
الفاضل - الجھبذ الکامل - جامع العلوم والفنون
واقف السر المکنون - قطب الاوتاد العالم الربانی
الحافظ الحاج السید عبد اللطیف المعروف
بمحی الدین الثانی الحسنی الحسینی القادری الویلوری

المتوفی بالمدینۃ المنورۃ سنہ ۱۲۸۹ھ - اجاز بسائر مرویاتہ ویروی عن
والدہ وکتب لی الاجازۃ بالفارسیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین - وآلہ وصحبہ اجمعین - میگوید
فقیر حقیر رکن الدین سید محمد قادری کان اللہ لہ ولوالدیہ - واحسن الیہما
والیہ - چوں صالح متقی متوجہ بسوئے خدائے کریم - سالک سبیل ہادی رحیم -
حاج الحرمین مولوی محمد عبد الہادی صاحب واعظ اجازت
ادعیۂ ماثورہ خواستند وبخلوص نیت وحسن طویت وصدق اعتقاد موصوف
وور باطن وے انوار محبت محسوس ومشہود بود - لہذا اجازت دلائل الخیرات
وقول الجمیل وحصن حصین وحزب البحر وحزب الاعظم وقصیدہ بردہ ونود ونہ
نام باریتعالی وادعیۂ احادیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام ورد واودعوۃ چنانکہ

باین فقیر از قطب زمانہ فرد یگانہ صاحب النسبۃ والسکینۃ المتوفی بالبلدۃ الطیبۃ المدینۃ ابی ویحیی ماحی حافظ مولوی شاہ سید عبد اللطیف المعروف بمحی الدین الثانی الحسینی الحسنی قدس سرہ واعاد علینا فیوضاتہ وبرکاتہ رسیدہ است۔ دام والمسئول من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لا یلیق ویحفظہ عما لا ینبغی وان یثبتہ علی متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا

مرقوم ۱۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ ہجری ؁



رکن الدین سید محمد قادر عفا اللہ عنہ

ومنہم مولانا العلامۃ القدوۃ الفہامۃ المحدث الجلیل حافظ الحدیث والقرآن الشیخ محمد عثمان[۱] المدراسی ادام اللہ افاداتہم۔

(التاسع والاربعون)

اخذ العلوم عن اشیاخ اجلۃ منہم مولانا الشیخ عنایۃ اللہ الکتوی ومنہم مولانا الشیخ

---

[۱] قد حفظ (۳۰۰۰۰) حدیثا۔ وکان واعظا مشہورا لا نظیر لہ فی وقتہ وکان حسین الصوت جدا فی قراءۃ القرآن کان ینزل حین قراءتہ۔ والشیخ مولانا خان عالم خان المحدث المدراسی صہرہ ہذا الشیخ کان اشترط لتزویج بنتہ انہا لا تتزوج الا بمن کان حافظا لثلاثین الف حدیث فما وجد احدا موصوفا بہذا الوصف الا ہذا فزوجہا ایاہ۔ ولما لقیتہ فی کبر سنہ بتاج فورہ قریۃ متصلۃ بدار السلطنۃ القدیمۃ تسمی ارکاٹ۔ سألتہ عن الاحادیث التی حفظہا فاجابنی بان الآن لیست بمحفوظۃ الا اثنا عشر الف حدیث فقط واللہ تعالی اعلم۔ محمد عبد الہادی غفر لہ

محمد صالح الفنجابی ومنهم مولانا الشیخ محمد حسن الرامفوری ومنهم مولانا
الشیخ خان عالم خان المحدث المدراسی وغیرهم من العلماء العظام
فقد اجازنی رحمه الله تعالی بسائر مروياته عن هؤلاء الاعلام۔
وصورة اجازته بالهندية۔ بسم الله الرحمن الرحيم ط
الحمد لله رب العلمين۔ والصلوة والسلام علی اشرف المرسلين۔ وعلی آله اجمعين
جو مرویات اس عاجز خاکسار کے ہیں سب موہوب جناب مولانا مولوی
محمد عبد الهادی واعظ کے تفویض کر چکا ہوں۔ اور میرے چند اشیاخ کے
نام یہ ہیں۔ مولوی عنایۃ اللہ لکھنوی۔ مولوی محمد صالح پنجابی۔ مولوی
محمد حسن رامپوری۔ مولانا خان عالم خان مدراسی محدث۔ فقط محمد عثمان

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة عمدة اقرانه ورئيس
زمانه المحدث الجامع الحكيم الشيخ السيد عبد الله
الدهلوی اسحاق فتنی رحمه الله الغنی للمعمر خمس
وثمانين سنة۔ تقبية سنة ۱۳۲۳ھ بشوال فور ولد رحمه الله تعالی
بعد مامضت سبعة عشر سنة من وفات مولانا شاه عبد العزيز
المحدث الدهلوی واخذ العلوم عن مولانا محمد اسحاق الدهلوی وعن

قدوة الابرار مولانا رشيد احمد الجنجوهي المتوفى سنة ١٣٢٣ه ومولانا
السيد محي الدين القطب الويلوري المتوفى سنة ١٢٨٩ه ومولانا الفقيه
الزاهد فى الدنيا الشيخ محي الدين الويلوري ومولانا اسمعيل الشهيد
ومولانا محمد قاسم الديوبندي المتوفى سنة ١٢٩٧ه ومولانا محمد يعقوب
الديوبندي ومولانا عبد الغني الدهلوي ثم المدني المتوفى سنة ١٢٩٦ه
ومولانا الشيخ محمد حسن الكتكي ومولانا عبد الرب الواعظ
الدهلوي ومولانا عبد الحي المحقق اللكنوي ومولانا قطب الدين خان
الدهلوي والنواب صديق حسن خان البوفالي وقطب الاوتاد
مولانا الشيخ امداد الله المهاجر المكي وغيرهم من اكابر العلماء
والفضلاء - وقد هاجر مع مولانا الشيخ رحمة الله الى بلد الله
وصحبه في سفره الى سلطان الروم فعظمهما تعظيما واكرمهما تكريما
فاجازني بمروياته كلها عن المشائخ المذكورين رحمة الله عليهم اجمعين

الحمد لله قد تم ذكر مشائخي الكرام الذين تلقيت منهم
واخذت منهم الاجازة بالمشافهة - واما الذين
اروي عنهم بالاجازة العامة فساذكر بعضهم

بعون الله تعالى لاتمام النفع للمسترشدين - وبالله التوفيق

فالاول منهم العلامة الاجل - الفهامة الاكمل - زبدة

العلماء الاعلام - عمدة الفضلاء العظام - كثير التصانيف

والتاليف المحدث الجليل والفقيه النبيل مولانا

الشيخ يوسف[1] بن اسماعيل بن يوسف بن اسمٰعيل

ابن محمد ناصر الدين النبهانى دامت فيوضاتهم -

وهو يروى عن مشائخه الاعيان - منهم استاذه شيخ الكل الامام

(الشيخ الاول)

[1] ومن مصنفاته سعادة الدارين فى الصلوة على سيد الكونين - وافضل الصلوات على سيد السادات - وجامع الصلوات والانوار المحمدية من المواهب اللدنية - و حجة الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين - ووسائل الوصول الى شمائل الرسول ومنها الفضائل المحمدية - وصلوات الثناء على سيد الانبياء وغير ذلك -
قال رحمه الله تعالى فى ذيل كتابه المؤيد لآل محمد كانت ولادتى يوم الخميس سنة خمس وستين بعد المائتين والالف فى قرية اجزم الواقعة فى الجانب الشمالى من الارض المقدسة ارض فلسطين وهى الآن من اعمال عكا وحينما بلغ سنى سبع عشرة سنة ارسلنى والدى الى مصر بعد ان اقرأنى القرآن واحفظنى بعض المتون فدخلتها يوم السبت غرة محرم افتتاح سنة ثلاث وثمانين بعد المائتين والالف وجاورت فى الجامع الازهر فى رواق الشوام الى رجب من سنة تسع وثمانين وقرأت فى هذه المدة ما قدره الله لى من العلوم النقلية والعقلية على كثير من اكابر علماء الجامع الازهر فى ذلك العصر الانور - فذكر اسماء اشياخه ثم قال ثم فى سنة ٩٢ رحلت الى الشام واجتمعت من علمائها على جماعة احدهم بل اوحدهم الامام الفقيه المحدث البارع فى اكثر الفنون مفتيها السيد محمود افندى الحمزاوى وحصلت بينى وبينه مودة فاستجزته بقصيدة فاجازنى انتهى مختصراً ١٢ عبد الهادى غفر الله له.

العلامة الشيخ ابراهيم السقا والشيخ محمد الدمنهوري والشيخ احمد الاجهوري والشيخ عبد الرحمن الشربيني والشيخ حسن العدوي المصري المتوفى سنة ١٣٠٣ ومنهم الشيخ ابراهيم الزرو والشيخ الخليلي والشيخ عبد الهادي الابياري والشيخ احمد راضي الشرقاوي والشيخ مصطفى الاشراقي والشيخ عبد اللطيف الخليلي والشيخ صالح الجياوي والشيخ محمد العشماوي والشيخ شمس الدين محمد الانبابي شيخ الجامع الازهر سابقا والشيخ احمد البابي الحلبي والشيخ الشريف الحلبي والشيخ فخر الدين اليانيهوي والشيخ عبد القادر الرافعي شيخ رواق الشوام وشقيقه الشيخ عمر مفتي الطنطا سابقا والشيخ مسعود النابلسي والشيخ الحامدي والامام الفقيه المحدث السيد افندي الحمزاوي مفتي الشام وغيرهم مشائخه الكرام ائمة الهدى ومصابيح الظلام -

الثاني مولانا العلامة المحدث الفقيه الشيخ فالح بن محمد الظاهري الحجازي المدني رحمه الله تعالى ونفعنا به -

الشيخ فالح الظاهري

وهو يروي عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي ابن السنوسي

الشريف الخطابي الحسني الشلفي وعن العلامة المسن البركة السيد
ابي موسى عمران الياصلي وعن العلامة محمد الطاهر الغالي وعن العلامة
عبد الله سراج والشيخ عبد الغني المجددي وقد سبق ذكرهم وكما
هو مصرح في ثبته حسن الوفاء ـ

الشيخ الثالث

الثالث مولانا العلامة الفهامة جامع العلوم والفنون
الشيخ الجليل المحدث النبيل السيد محمد علي بن الطاهر الوتري
الحنفي المدني المتوفى سنة ١٣٢٢ شيخ شيخي صالح كمال الحنفي المكي
وهو اخذ عن مولانا الشيخ عبد الغني المدني وعن العلامة الشيخ
احمد منة الله وقد مر ذكرهما مرارًا ـ

الشيخ الرابع

الرابع العلامة الفهامة بركة الخاصة والعامة المحدث الشيخ محمد
عثمان ابن عبد السلام الداغستاني المدني رحمه الله تعالى
وهو يروي عن مولانا عبد الغني المدني وغيره من المشائخ الكرام

الشيخ الخامس

الخامس العلامة الجليل الفهامة النبيل مولانا السيد
عبد الحي ابن الشيخ الشهير السيد عبد الكبير الكتاني الفاسي
المغربي المالكي ادام الله فيوضاته ـ يروي عن السيد

احمد بن اسماعيل البرزنجي عن والده عن الشيخ صالح الفلاني ويروي عن
ابي العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسي الفاسي عن ابي عبد الله
محمد بن علي السنوسي الخطابي ويروي عن والده السيد عبد الكبير المذكور
وقد سبق ذكرهم -

وبقي من المشائخ من قرأت عليهم وانتفعت بهم لكن لم تتفق
لي اجازة منهم - فمنهم والدي رحمه الله تعالى تلقيت منه القرآن
الكريم وقرأت عليه بعض الكتب الدرسية في الهندية والفارسية
ومنهم مولانا الشيخ عبد الرحمن رحمه الله تعالى قرأت عليه بعض الكتب
الدرسية الفارسية ومنهم العالم الجليل الشاعر النبيل الشيخ ابو الحسن محمد عبيد السبحان ابن
العلامة الحافظ الشيخ محمد المدرس بمدرسة مفيد العام - قرأت
عليه بعض كتب الصرف والنحو ومنهم العلامة الفقيه النبيه مولانا
الابرار الازكى الحاج محمد عبد المجيد خان الواعظ المدراسي الفنكنوري
صدر المدرسين بمدرسة مفيد العام تقصبة وانمباري من مضافات
مدراس - وهو من العلماء العاملين وله تاليفات كثيرة في فنون مختلفة
قرأت عليه وسمعت بقرأة الغير عليه من كتب النحو وتفسير الجلالين

[5] الآمر بالمعروف والناهي عن المنكر - له في الوعظ يد طولى وكان يلحقه الوجد حال الوعظ و
يكثر البكاء ۱۲ عبد الهادي غفر له

ومنهم العلامة الفاضل الفهامة الكامل مولانا الشيخ الابر التقی الزاهد العابد الحاج محمد عبدالله الفشاوری المدرس بمدرسة معدن العلوم الواقعة بوانمباری وهو ایضا من العلماء العاملین قرأت علیه صحیح مسلم والجامع للترمذی فی مائة درس و واحد بحثا والمؤطأین للامامین الهمامین وکتب الاصول والمعقول وسمعت بقرأة الغیر علیه حصصا عدیدة من صحیح البخاری وسنن ابن ماجة - ومنهم العلامة والحبر الفهامة الجامع للمنقول والمعقول الحاوی للفروع والاصول مولانا زمان شاه الفشاوری المدرس بمدرسة معدن العلوم صاحب المهارة الكاملة فی جمیع العلوم والفنون قرأت علیه من الهدایة فی الفقه و نبذة من المعقول ومنهم العلامة اللبیب والفاضل الادیب الحسیب النسیب السید محمد شرف الدین - المدرس بالمدرسة المذكورة وله ید طولی فی الصرف والنحو خاصة وله تصانیف فی النحو وغیر ذلك قرأت علیه بعض کتب الفرائض والمعانی والبیان وسمعت اکثرها بقرأة الغیر علیه من الفقه والادب والصرف والنحو والهیئة والحكمة والحساب وغیرها من کتب الآلات ومنهم مولانا العلامة الفقیه

الفهامة النبيه العابد الصالح التقى الحاج محمد عبد الرحيم شيخ الكل وشيخ الشيوخ بمدرسة مفيد العام المذكور وهو ايضا من العلماء العاملين وقدوة الواصلين قرأت عليه من كتب عديدة فى فنون شتى وتحصلت منه فوائد لا تحصى- لا سيما فى علم التجويد والتعبير- وما وجد له فيهما نظير- ومنهم مولانا الاكرم شاه عبد الرزاق الصوفى المدرس بمدرسة اعظم الواقعة ايضا بقصبة وانم بادى- قرأت عليه بعض كتب القواعد والطب ومنهم وعاشرهم مولانا الصالح محمد غوث المدراسى تلقيت منه علم القوافى وقواعد الشعر وغيرها فتلك عشرة كاملة جزاهم الله عنى خيرا ونفعنا بعلومهم وبركات انفاسهم فى الدنيا والآخرة آمين يا رب العالمين



الحصة الثانية من هذا الكتاب المستطاب في ذكر اسانيد الكتب المشهورة متصلة من هذا الفقير الى مصنفيها مع تراجمهم بالاختصار والايماء الى ما يحصل به الاستبصار ونقدم سند كتاب الله المجيد الذي لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد تيمنا وتبركا به فنقول - اما القرآن الكريم

فارويه عن شيخنا العلامة العارف بالله والمهاجر الى بلد الله الشيخ محمد عبد الحق النقشبندي عن شيخه العلامة الشيخ قطب الدين الدهلوي المكي عن علامة الآفاق مولانا محمد اسحق عن محدث وقته وفريد دهره مولانا الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار قال اخذت القرآن العظيم عن جماعة وكذا الحديث الشريف فاروي القرآن العظيم قراءة او اجازة وسماعا عن ائمة منهم شيخنا وقدوتنا وسيدنا العلامة الفقيه المحدث القاري المتقن سيدي ابو الحسن علي ابن عبد البر الونائي الحسني وهو اخذه عن السيد محمد مرتضى ابي الفيض البلگرامي الحسيني الزبيدي ثم المصري وعن شيخ القراء

والقراءة بالجامع الازهر ابی اللطائف عبد الرحمن بن عبد الله بن محمد
الزبیری القرشی الاجهوری قالا رویناه عن الشیخ المعمر محمد بن محمد الحسنی
البلیدی زاد الثانی فقال وعن الفاضل المقری المعمر شهاب الدین
احمد ابی السماح ابن احمد البقری قالا عن شیخ الاقراء بالدیار المصریه
الشمس ابی عبد الله محمد ابن القاسم بن اسماعیل البقری عن شمس الدین
البابلی عن خاله سلیمان بن عبد الدائم البابلی وغیره عن نجم الدین ابی
الاشراق محمد بن احمد بن علی السکندری عن شمس الدین محمد بن محمد
ابن عمر النیشلی عن قطب الدین محمد بن محمد عبد الله الخیضری عن الشمس
محمد بن ناصر الدمشقی عن العماد ابی بکر بن ابراهیم بن ابی قدامة عن
ابی عبد الله محمد بن جابر الوادی آشی عن الامام ابی العباس
احمد بن محمد الخزرجی الشهیر بابن الغماز عن ابی الحسن محمد
ابن احمد سلمون البلنسی عن ابی الحسن علی بن محمد بن هذیل عن ابی
داؤد سلیمان بن نجاح الأموی عن ابی عمرو عثمان بن سعید بن عثمان
الدانی عن فارس بن احمد الحمصی عن عبد الباقی بن الحسن المقری
عن احمد بن سالم الختلی عن الحسن بن مخلد عن البزی عن عکرمة بن

سلیمان عن [۲۹] اسماعیل بن عبد اللہ المکی عن [۳۰] عبد اللہ بن کثیر عن [۳۱]
مجاهد عن [۳۲] عبد اللہ بن عباس عن [۳۳] اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُبی فلما بلغت والضحی قال
کبر حتی تختم مع خاتمۃ کل سورۃ ح ویروی مولانا [۳] اسحق الضیا عن [۴]
العلامۃ عبد العزیز الدهلوی عن [۵] العلامۃ الشیخ احمد ولی اللہ بن
عبد الرحیم قال قرأت القرآن کلہ من اولہ الی آخرہ بروایۃ حفص
عن عاصم علی [۶] الصالح الثقۃ الحاج محمد فاضل السندی سنۃ ۱۱۵۶ قال
تلوتہ من اولہ الی آخرہ بروایۃ حفص علی الشیخ عبد الخالق شیخ
القراء بمحروسہ دلی قال قرأت القرآن بالقرآت السبع علی الشیخ
البقری والبقری تلا بہا علی [۹] شیخ القراء بزمانہ الشیخ عبد الرحمن [۱۰]
الیمنی وقرأ الیمنی بہا علی [۱۱] والدہ الشیخ شحاذۃ الیمنی وعلی
الشہاب احمد بن عبد الحق السنباطی بتلاوتہ کذلک علی الشیخ شحاذۃ
المذکور وقرأ [۱۱] الشیخ شحاذۃ کذلک علی الشیخ ابی النصر الطبلاوی
وقرأ [۱۲] الطبلاوی کذلک علی شیخ الاسلام زکریا بتلاوتہ علی البرهان [۱۳]
القلقیلی والرضوان ابی النعیم العقبی وقرأ کل منہما علی امام القراء [۱۴]

(حاشیہ: ب المقری — ۵ المتوفی ۱۵ شوال سنۃ ۱۰۸۲ھ — ب القلقشندی)

والمحدثين محرر الروايات والطرق ابى الخير محمد بن محمد بن على بن يوسف الجزرى صاحب النشر وله طرق كثيرة جدا ذكرها فى النشر قال الجزرى قرأت التيسير للدانى وقرأت به القران كله من اوله الى أخره على شيخى الامام الصالح العالم قاضى المسلمين ابى العباس احمد ابن الشيخ الامام ابى عبد الله الحسين بن سليمان بن فزارة الحنفى بدمشق المحروسة رحمه الله وقال لى قرأته وقرأت به القران العظيم على والدى واخبرنى انه قرأه وقرأ به القران العظيم على الشيخ الامام ابى محمد القاسم بن احمد ابن الموفق الاورقى قال قرأته و قرأت به على المشائخ الائمة المقرئيين ابى العباس احمد بن على بن يحيى بن عون الله الحصار وابى عبد الله محمد بن سعيد بن محمد المرادى و ابى عبد الله محمد بن ايوب بن محمد ابن نوح الغافقى الاندلسيين قال كلهم قرأته وقرأت به على الشيخ الامام ابى الحسن على بن محمد بن هذيل البلنسى قال قرأته وتلوت به على ابى داؤد سليمان بن نجاح قال قرأته وتلوت به على المؤلف الامام ابى عمرو الدانى قال الجزرى وهذا اعلى اسناد يوجد اليوم فى الدنيا متصلاً واختص هذا الاسناد

بن محمد

بتسلسل التلاوة والقرأة والسماع ومنی الی المؤلف کلہم علماء ائمۃ ضابطون قال الدانی فی کتاب التیسیر قرأت القرآن کلہ بروایۃ حفص علی[۲۲] ابی الحسن طاہر بن غلبون المقری قال قرأت بہا علی[۲۳] ابی الحسن علی ابن محمد بن صالح الہاشمی الضریر المقری بالبصرۃ قال قرأت بہا علی[۲۴] ابی العباس احمد بن سہل الاشنانی قال قرأت بہا علی[۲۵] ابی محمد عبید ابن الصباح قال قرأت علی حفص[۲۶] قال قرأت علی عاصم[۲۷] قال الدانی واخذ عاصم القرآن عن[۲۸] ابی عبد الرحمن عبید بن حبیب السلمی وعن[۲۸] زر بن حبیش اما ابو عبد الرحمن فعن[۲۹] عثمان بن عفان وعلی[۲۹] بن ابی طالب وابی[۲۹] ابن کعب وزید[۲۹] بن ثابت وعبد[۲۹] اللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین) عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واخذ زر عن[۲۹] عثمان بن عفان وابن[۲۹] مسعود (رضی اللہ تعالی عنہم) عن[۳۰] النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن[۳۱] جبرئیل علیہ السلام عن[۳۲] اللوح المحفوظ عن رب العلمین

صاحب الروایۃ ۱۲ عبد — الاسدی ۱۲ عبد

تفسیر[۱] الامام الکبیر والعلامۃ الشہیر من اطبقت الامۃ علی تقدمہ فی التفسیر الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

المسمى جامع البيان في تفسير القرآن نفعنا الله بفيوضه

آمين - اوله وبه ثقتي وعليه اعتمادي رب يسر - قرئ على ابي جعفر
محمد بن جرير الطبري في سنة ست وثلاثمائة ٣٠٦ قال الحمد لله الذي
حجبت الالباب بدائع حكمه - وخصمت العقول لطائف حججه -
اسناده عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
وعن الشيخ صالح كمال كلهم عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن
نور الدين ابي الحسن علي بن محمد العربي بن علي السقاط عن محمد الفاسي
من طريق ابي علي الغساني عن ابن الحذاء عن ابي القاسم عبد الرحمن بن
محمد بن ابي يزيد المصري عن ابي محمد عبد الله بن احمد الفرغاني
عن الامام الهمام ابي جعفر محمد بن جرير بن يزيد ابن كثير بن
طالب الطبري المتولد سنة ٢٢٤ والمتوفى سنة ٣١٠ احد ائمة الدنيا
علما ودينا - له تاليف كثيرة تنبيه نذكر فيه ترجمة مختصرة للامام
المذكور لان ذلك عقب ذكر كل من الائمة الكرام متعين قال ابو حامد الاسفرائني
لو رحل الى الصين في تحصيل تفسيره لم يكن كثيرا وقال ابن
خزيمة ما اعلم اديم الارض اعلم منه - كتب كتبا كثيرة ومكث اربعين

سنة يكتب كل يوم اربعين ورقة فقد حسبوا له منذ بلغ الحلم الى ان
مات ثم قسم على تلك المدة اوراق مصنفاته فوجد لكل يوم اربعة عشر
ورقة كذا فى ثبت الامير الكبير وذكر الجلال السيوطى رحمه الله تعالى
ان محمد بن جرير الطبرى حاسبه الجبار قبل موته على الف رطل حبرا
وثمانية ارطال انتهى كذا فى الميزان للامام الشعرانى وذكر الامير
فى ثبته ايضا انه قال لاصحابه يوما تنشطون لتفسير القران قالوا
كم يكون قدره قال ثلاثين الف ورقة فقالوا هذا يفنى الاعمار قبل تمامه
فاختصره فى ثلاثة آلاف ثم قال هل تنشطون لتاريخ العالم من آدم الى
وقتنا هذا فقالوا كم قدره فقال نحو التفسير فاجابوه كالاول فقال انا لله
ماتت الهمم فاختصره كالتفسير - والطبرى منسوب الى طبرية
مدينة بالشام وهى مدينة الاردن وهى فى اسفل جبل على بحيرة
جليلة يخرج منها نهر الاردن المشهور وفى مدينة طبرية مياه
حارة تفور فى الصيف والشتاء ولا تنقطع فتدخل المياه الحارة
الحمامات فلا يحتاجون لوقود انتهى

تفسير انوار التنزيل واسرار التاويل للقاضى ناصر الدين

البيضاوى - اوله الحمد لله الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا - ارويه عن شيخنا العلامة الحبر الفهامة الحسيب النسيب الحبيب حسين بن العلامة السيد محمد الحبشى عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد السندى عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكى عن الشيخ حسن العجيمى ح ويروى الشيخ عابد ايضا عن الشيخ حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المحمية عن الشيخ محمد بن طيب المغربى عن الشيخ حسن العجيمى ح وارويه عن العلامة المحقق المفسر شيخنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله المصرى المكى الشافعى عن الشيخ احمد منة الله عن العلامة محمد بن محمد الامير الكبير عن السيد نور الدين ابى الحسن على بن احمد الصعيدى المالكى عن الشيخ محمد عقيلة المكى عن الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ احمد العجل عن امام المقام يحيى بن مكرم الطبرى عن الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد اخبرنا به القاضى كمال الدين ابو الفضل محمد بن النجم محمد بن ابى بكر المرجانى قال اخبرنا به المسند ابو هريرة عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد بن عثمان الذهبى ح ويروى الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ محمد الشوبرى الحنفى عن الرملى

عن زكريا الانصاري عن ابن حجر عن ابي هريرة عبد الرحمن بن محمد
الذهبي عن عمر ابن الياس المراغي قال اخبرنا به مؤلفه القاضي ناصر الدين
ابو الخير عبد الله ابن عمر البيضاوي المتوفى بتبريز سنة ٦٩١ احدى
(منسوب الى البيضاء قرية من أعمال شيراز ١٢)
وتسعين وستمائة[١ه] تنبيه البيضاوي المذكور هو ابو عبد الله محمد بن
عمر بن محمد بن على بن ابي الخير بن ناصر الدين الشيرازي الشافعي
كان اماما مبرزا نظارا خيرا دينا صالحا متعبدا ولي القضا بشيراز
فعدل وصنف كثيرا كالطوالع اجل مختصر في علم الكلام وتفسيره
الذي سارت به الركبان الى كل جهة وعم نفعه على ما فيه من
معضلات لا تخفى على من خبر زواياه واطلع على خباياه لا سيما
ما وافق فيه اصله وهو كشاف الزمخشري من الاماكن الصعبة
وقع للتقي المجتهد الامام النور السبكي انه طالع مواضع من الكشاف
فاعجبته كثيرا واغتبط بالكتاب الى ان اطلع على ما فيه من القبائح
لا سيما ما يتعلق بنبينا صلى الله عليه وسلم في آخر سورة التكوير

١ه كذا في مسانيد ابن حجر وثبت الامير الكبير وقيل خمس وثمانين وستمائة وقيل سنة اثنتين
بدل خمس والله تعالى اعلم ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

وغيره فحلف السبكي حينئذ انه لا ينظر فيه بعد اليوم وانه لا ينبغي
بغير له فعل ذلك فوقع للبيضاوي سهوا وغيره موافقته في كثير
من تلك المعضلات لكن ايقظ الله من بالغ في ردها عليه لما ايقظ
جمعا الى رد جميع سخائم الكشاف وبيان زلله وخطائه وغلطه و
خطله وبالغوا في التشنيع عليه بما يستحقه ومن هؤلاء الذين اغلظوا
عليه الى الغاية الامام المجتهد شيخ شيوخ مشائخنا امام المتاخرين
السراج البلقيني فانه الف على الكشاف كتابا حافلا واطلق في تسفيهه
وتحسيره وتجهيله في الاعتقاديات عنان القلم فجزاه الله خيرا عن
الاسلام والمسلمين ومما يعاب به على البيضاوي ايضا ما اكثره في تفسيره
من علوم الحكمة الواجب ذمها من مثله لا سيما والبيضاوي في كثير
من الاحيان يقدمها ويختارها على ما يضادها من القواعد الشرعية
وله مؤلفات ايضا شرح التنبيه في الفقه في اربع مجلدات وله في
الفقه ايضا الغاية القصوى ولما فرغ منها عرضها على والده
وكان اماما في الفقه كغيره فلما اطلع عليها وتاملها قال لولده
مؤلفها يا ولدي انك لست بفقيه قال لم قال لانك انما جمعت

فيه فروعا معلومة احكامها مقررة عند الاصحاب فحفظها وجمعها
ليس فيه كثير مزية ولا يدل على فقه نفيس وانما الذى يدل على
ذلك التخريج على القواعد والمدارك والاستنباط لاحكام الحوادث
من ذلك وسبر كلام ائمة اصحاب الوجوه واخذ المقبول منه
وترك المردود وما يناسب ذلك مما لا يخفى على الفقيه انتهى كذا
فى مسانيد العلامة ابن حجر رحمه الله تعالى

٢٣

تفسير الامام فخر الدين محمد الرازى المسمى بمفاتيح الغيب
المعروف بالتفسير الكبير اوله الحمد لله الذى وفقنا لاداء افضل
الطاعات - ارويه عن العلامة الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن الشيخ عبد الغنى الدمياطى عن الشيخ محمد الامير عن الشيخ
على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله البصرى عن الشيخ
محمد بن علاء الدين البابلى عن الشهاب احمد السنهورى
عن الشهاب احمد بن محمد بن حجر المكى عن شيخ الاسلام زكريا
الانصارى ح ويروى البابلى عن الشيخ محمد حجازى الواعظ

عـه وسائر تصنيفاته ايضا ارويها بالسند المذكور فى المتن ١٢ عبد الحق غفرله

الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن التقی محمد
ابن محمد بن فهد عن العلامة مجد الدین اللغوی الفیروزابادی
عن الحافظ سراج الدین القزوینی عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ
التفتازانی عن شرف الدین ابی بکر محمد الہروی عن مؤلفہ الامام القطب
فخر الدین الرازی تنبیہ قال العلامۃ المؤرخ ابن خلکان
فی تاریخہ مانصہ۔ الامام الرازی المذکور ہو ابو عبد اللہ
محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی البکری الطبرستانی
الاصل الرازی المولد الشافعی المذہب صنف التصانیف المفیدۃ
فی فنون عدیدۃ منہا تفسیر القرآن جمع فیہ الغرائب والعجائب
ما یطرب کل طالب ہو کبیر جدا لکنہ لم یکملہ وشرح سورۃ الفاتحۃ
فی مجلد ومنہا فی علم الکلام المطالب العالیۃ۔ ونہایۃ العقول
وکتاب الاربعین والمحصل وکتاب البیان والبرہان فی الرد علی اہل
الزیغ والطغیان۔ والمباحث المشرقیہ۔ والمباحث العمادیہ۔
وتہذیب الدلائل۔ وارشاد النظار الی لطائف الاسرار۔ واجوبۃ
المسائل۔ وتحصیل الحق والمعالم وغیرہا وفی اصول الفقہ

المحصول وفي الحكمة الملخص وشرح الاشارات وشرح عيون الحكمة
وغير ذالك وفي الطلسمات السر المكتوم وله شرح اسماء الله الحسنى
وشرح الوجيز في الفقه وشرح سقط الزند للمعري وشرح كليات
القانون في الطب وغير ذالك وكل كتبه مفيدة وانتشرت تصانيفه
في البلاد ورزق فيها سعادة عظيمة وله في الوعظ يد طولى وبعظ
باللسانين العربي والعجمي وكان يلحقه الوجد حال الوعظ ويكثر البكاء انتهى مختصرا
وقال العلامة ابن حجر في مسانيده ان الامام الرازي كان المشهور
بالتحتاني لقب به لانه لما كان عمر بالمدرسة الظاهرية سكن
بخلوة فوق خلوته شخص آخر يقال له القطب ايضا فميز وابينهما
بالتحتاني والفوقاني وكان احد ائمة المعقول اخذ عن العضد
وغيره شرح الحاوي الصغير في مذهب الشافعي وشرح المطالع والاشارات
وحشى على الكشاف انتهى وجه تصنيف تفسيره كما في الكشف انه
قال رحمه الله تعالى اعلم انه مر على لساني في بعض الاوقات ان
سورة الفاتحة يمكن ان يستنبط من فوائدها ونفائسها عشرة
آلاف مسئلة فاستبعد هذا بعض الحساد فشرعت في تصنيف

هذا الكتاب وقد عملت مقدمة لتصيير كالبينة على ما ذكرناه
امر ممكن الحصول الخ انتهى وفيه ايضا وصنف الشيخ نجم الدين
احمد بن محمد القمولى تكملة له وتوفى سنة ٧٢٧ وقاضى القضاة
شهاب الدين بن خليل الخوبى الدمشقى كمل ما نقص منه ايضا
وتوفى سنة ٦٣٩ تسع وثلاثين وست مائة واختصره برهان
الدين محمد بن محمد النسفى المتوفى سنة ٦٨٦ وسماه الواضح
ولخصه ايضا محمد بن القاضى اياثلوغ والحق به بعضا من
الفوائد وبعض تصرفات من عنده وتوفى الرازى سنة ٦٠٦
ست وستمائة انتهى وقال ابن خلكان وكانت ولادته
فى رمضان سنة ٥٤٣ انتهى

الفقهاء

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل للعلامة الزمخشرى

ع ٥ وكذا سائر تصانيفه اروى بالسند المذكور فى المتن ١٢ عبد الهادى غفر له

أوله الحمد لله الذي جعل القرآن الخ اروية بالسند المذكور الى الشيخ البابلي عن ابي الامداد ابراهيم اللقاني عن الشمس محمد بن محمد بن عبد الرحمن العقيلي البهنسي عن ابي الحسن البكري عن الزين زكريا بن محمد الانصاري ح واروية عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن والده محمد الحبشي عن الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار عن الشيخ صالح الفلاني ح واروية عاليا بدرجة عن العلامة الشيخ عبد الجليل بن الشيخ عبد السلام الشهير ببراده المدني عن المعمر مفتي المدينة المنورة السيد اسمعيل البرزنجي عن الشيخ صالح الفلاني عن محمد بن سنة عن مولاي الشريف عن السنهوري عن النجم الغيطي عن القاضي زكريا الانصاري عن العز ابي محمد عبد الرحيم بن محمد ابن الفرات عن الحافظ ابي عمر عبد العزيز بن محمد بن ابراهيم ابن جماعة عن ابي الفضل احمد بن هبة الله بن عساكر عن زينب بنت عبد الرحمن الشعري عن مؤلفه العلامة ابي القاسم محمود جار الله ابن عمر الزمخشري تنبيه الزمخشري هو محمود بن عمر ابو القاسم جار الله الزمخشري الخوارزمي ذكر العلامة اللكنوي في الفوائد البهية

المتوفى سنة ۱۲۹۲

الزمخشری نسبة الی زمخشر بفتح الزای وسکون الخاء بینهما میم مفتوحة وبعد الخاء شین معجمة قریة کبیرة من قری خوارزم کان امام عصره بلا مدافع نحویا ذکیا فقیها مناظرا بیانیا متکلما ادیبا شاعرا مفسرا من اکابر الحنفیة حنفی المذهب معتزلی المعتقد ومن تصانیفه الکشاف فی التفسیر والفائق فی اللغة فی تفسیر الحدیث وغیر ذلک انتهی۔ وفی کشف الظنون وقال السیوطی فی نواهد الابکار بعد ذکر قدماء المفسرین ثم جاءت فرقة اصحاب تنظر فی علوم البلاغة التی بها یدرک وجه الاعجاز وصاحب الکشاف هو سلطان هذه الطریقة فلذا طار کتابه وذکره فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفه انه بهذا الوصف قد تحلی قال تحدثا بنعمة ربه وشکرا۔ نظم۔

ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد	ولیس فیها لعمری مثل کشافی
ان کنت تبغی الهدی فالزم قراءته	فالجهل کالداء والکشاف کالشافی

وقال العلامة ابن خلکان کان الزمخشری معتزلیا فی الاعتقاد وکان استفتح تفسیره فی الخطبة اولا بقوله الحمد لله الذی خلق القرآن فقیل له فی ذلک انه ان ابقیت التفسیر علی هذه الفاتحة فجعله الناس

مهجوراً فاورد الزمخشري لفظة جعل عوضاً من لفظة خلق ـ وجعل عند
المعتزلة بمعنى خلق نعوذ بالله منها ـ ولد سنة ٤٦٧ سبع وستين واربع
مائة ومات سنة ٥٣٨ ثمان وثلثين وخمسمائة وجاور بمكة وتلقب
بجار الله وفخر خوارزم ايضاً وقال سمعت من بعض المشائخ ان احد
رجليه كانت ساقطة انتهى مختصراً وسبب سقوطها مختلف فيه ذكره
ابن خلكان وغيره

تفسير معالم التنزيل للامام البغوي [٥] ـ اوله الحمد لله ذي العظمة
والكبرياء والعزة والبقاء والرفعة والعلاء والمجد والثناء الخ ـ ارويه
عن[١] العلامة الحبيب حسين بن محمد الحبشي عن[٢] والده وعن[٢] شيخه الشريف
محمد بن ناصر عن[٣] العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن[٤] الشيخ امر الله
ابن عبد الخالق المزجاجي عن[٥] محمد بن احمد عقيلة عن[٦] الشيخ ابراهيم
ابن حسن الكردي عن[٧] الشيخ احمد القشاشي عن[٨] محمد بن احمد الرملي
عن[٩] القاضي زكريا عن[١٠] الحافظ ابن حجر عن[١١] الصلاح بن ابي عمر عن[١٢]
الفخر ابن البخاري عن[١٣] فضل الله بن ابي سعد النوقاني[عـه] عن مؤلفه

عـه النوقان بفتح النون وسكون الواو وقاف بعدها الف فنون ١٢ حسن الوفا لاخوان الصفا
للشيخ فالح المدني رحمه الله تعالى ؛ بلد بطوس ١٢

[Margin: ٥ عـه وكذا سائر تصانيفه ارويها بهذا السند ١٢]

محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی - تنبیہ البغوی قال ابن حجر فی

کتاب مسانیدہ[صفحہ ۱۳۳] ہو ابو محمد رکن الدین الحسین ابن مسعود الشافعی

الفراء[عفہ] البغوی[لـ] نسبۃ الی بغ من بلاد خراسان بین مرو وہراۃ وقیل

اسمہا بغشور ففی النسبۃ الیہا تغیر خارج عن القیاس تفقہ رحمہ اللہ

تعالیٰ علی استاذہ امام اصحابنا الخراسانیین القاضی الحسین المروزی

فقیہ خراسان - قال الرافعی وکان یقال لہ حبر الامۃ ثم حکی عنہ ان

رجلا جاءہ فقال لہ حلفت بالطلاق انہ لیس احد فی الفقہ والعلم مثلک

ایحنث فاطرق ساعۃ وبکی ثم قال ہکذا یفعل موت الرجال لا یقع

طلاقک - توفی رحمہ اللہ تعالیٰ بمرو رو ذ سنۃ ۵۱۶ھ ست عشرۃ وخمس مائۃ

قال بعضہم وقد اشرف علی التسعین ظنا ودفن عند شیخہ القاضی الحسین

المذکور وہو من اکابر اصحاب الوجوہ فی مذہبنا[ای مذہب الشافعی ۱۲] - ورأہ بعض الکرام النبی صلی اللہ

علیہ وسلم فی النوم فقال لہ احیاک اللہ کما احییت سنتی انتہی وتفسیرہ

متوسط نقل فیہ عن مفسری الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم واورد فیہ

[حاشیہ: عفہ الفراء نسبۃ الی عمل الفراء وبیعہا ۱۲ ابن خلکان]

لـہ البغوی بفتح الباء وفتح الغین المعجمۃ ۱۲ اکمال - منسوب الی البغشور قریۃ بین ہراۃ ومرو والاغلب فی النسبۃ الی المرکب الامتزاجی النسبۃ الی الجزء الثانی وقد ینسب الی الجزء الاول ایضا نحو معدی فی معدیکرب وبعلی فی بعلبک والبغوی من ہذا القبیل - قد یقال لتلک القریۃ بغ فعلی

ہذا الاحتیاج الی الاعتذار ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

الاحادیث باسانیدها وهو جامع للتفاسیر السلفیة واختصره الشیخ تاج الدین ابو نصر عبد الوهاب بن محمد الحسینی المتوفی سنة ۸۷۵ھ ومن تصانیفه مصابیح السنة وسیأتی

تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل للامام ناصر الشریعة ومحی السنة علاء الدین علی بن محمد بن ابراهیم البغدادی المعروف بالخازن ـ اوله الحمد لله الذی خلق الاشیاء فقدرها تقدیرا الخ ارویه عن العلامة الحبیب الحبشی عن الشریف محمد بن ناصر عن الشیخ عابد السندی عن الشیخ حسین المغربی مفتی المالکیة بمکة المکرمة عن الشیخ محمد بن طیب المغربی عن الشیخ حسن العجیمی قال اخبرنی به النور علی بن محمد الاجهوری عن الشیخ عمر بن الجائی عن الحافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی عن مسند الدنیا محمد بن مقبل الحلبی اجازة عن محمد بن علی الحراوی عن الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی عن مؤلفه الامام علاء الدین علی بن محمد الخازن ـ تنبیه الخازن هو الامام حجة الاسلام قدوة الامة وعلم الائمة ناصر الملة

سنة ۵ ومن ماثر تصانیفه ایضا ۲ العمل

الدين محی سنۃ سید المرسلین علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراھیم المعروف بالخازن البغدادی الصوفی ۔ وتفسیرہ قد بلغ مدی صیتہ جمیع الاماکن کثیر التداول قریب التناول لاحکام مبانیہ وسرعۃ ادراک معانیہ مع کونہ محلی بالاحادیث النبویہ مطرزا بالاحکام الشرعیہ ۔ انتخب من تفسیر البغوی الشھیر وزاد فوائد لخصھا من کتب التفاسیر فصار تفسیرہ انفیسا کثیر الفوائد جمیل العوائد جدیرا بان تشد الیہ الرحال ۔ ویتسابق فی تحصیلہ جلۃ الرجال ۔ قال فی کشف الظنون فرغ من تالیفہ یوم الاربعاء العاشر من رمضان سنہ ٧٢٥ خمس وعشرین وسبعمائۃ ۔

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل للعلامۃ ابی البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی

اولہ الحمد للہ المنزہ بذاتہ عن اشارۃ الاوھام الخ ارویہ عن[١] العلامۃ الشیخ عبد الحق وعن[١] العلامۃ الشیخ محمد حسب اللہ کلاھما عن[٢] الشیخ عبد الغنی الدھلوی المدنی عن[٣] الشیخ عابد السندی ح وارویہ عن[١] العلامۃ الشیخ

---

٥ وسائر تصانیفہ ایضا اارویھا بالسند الآتی ١٢ عبد

عبد الجلیل براده عن عابد السندی بالاجازة العامة عن الشیخ محمد طاهر
سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن
الشیخ احمد بن محمد العجل عن الامام یحیی ابن مکرم الطبری عن
الحافظ عز الدین بن فهد عن والده نجم الدین عمر بن فهد عن القاضی
جمال الدین محمد بن علی بن احمد العقیلی النویری عن الصغانی محمد
ابن محمد بن سعید المکی العمری الحنفی اذنا عن قوام الدین مسعود
ابن برهان الدین ابراهیم بن محمد بن یعقوب الکرمانی عن مؤلفه العلامة
النسفی تنبیہ فی الفوائد البهیة للعلامة عبد الحی اللکنوی النسفی
نسبة الی نَسَف بفتحتین من بلاد السغد فیما وراء النهر وقیل
بکسر السین وفی النسبة تفتح انتهی وقال العلامة البدیری فی ثبته
هو الامام حافظ الدین ابو البرکات عبد الله بن احمد بن محمود
النسفی (الحنفی) صاحب التصانیف المفیدة فی الفقه والاصول
له الملتقی فی شرح المنظومة وله شرح النافع سماه بالمنافع وله
الوافی وشرحه الکافی ومختصر کنز الدقائق وله المنار فی اصول
الفقه وله المنار ایضا فی اصول الدین وله العمدة فی الاعتقاد

شرحها الاعتمادهو وقال صاحب الكشف فی بیان تفسیره وهو کتاب وسیط فی التأویلات جامع لوجوه الاعراب والقرآت متضمن لدقائق علم البدیع والاشارات موشح باقاویل اهل السنة والجماعة خال عن اباطیل اهل البدع والضلالة لیس بطویل ممل ولا قصیر مخل بل لطیف العبارة ۔ وبلیغ المحاورة یرد فیه علی اهل الاعتزال ۔ باقصر عبارة ومثال ۔ توفی رحمه الله تعالے سنة احدی وسبعمائة وقیل عشرة وسبعمائة والله تعالے اعلم انتهی بتغییر یسیر اقول ولشیخنا المحقق عبد الحق النقشبندی حاشیة علی المدارک فی اربع مجلدات سماها الاکلیل علی مدارک التنزیل ۔

تفسیر الجلالین للامام جلال الدین المحلی والامام جلال الدین السیوطی ۔ والدر المنثور والاتقان فی علوم القرآن للحافظ السیوطی رحمهما الله تعالیٰ ۔

وبالسند الی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی سماعا بقراءة شیخه ابی مهدی عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری المغربی من اول سورة البقرة الی المفلحون من تفسیر الجلال السیوطی وتفسیر الفاتحة من تفسیر الجلال المحلی و

ـــه وکذا سائر تصانیفهما ۱۲ عبد

اجازة بسائره وبالدر المنثور وبالاتقان عن ابی النجا سالم بن محمد السنهوری
عن الشمس محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن الحافظ السیوطی عن شیخه الجلال
ابی عبد الله محمد بن احمد المحلی فی تفسیره وعن الحافظ السیوطی فی تکملته
وفی الدر المنثور وفی الاتقان - تنبیه الجلالین من اول سورة
الکهف الی اٰخر القراٰن مع سورة الفاتحة تالیف الامام جلال الدین
محمد بن احمد المحلی الشافعی المتوفی سنه ٨٦٤ اربع وستین وثمانمائة
وقد شرع فی تکملته الامام جلال الدین عبد الرحمن بن بکر السیوطی المتوفی
سنه ٩١١ بعد وفات الامام المحلی بست سنة فی یوم الاربعاء مستهل
رمضان من سنة ٨٧٠ سبعین وثمانمائة وفرغ من تالیفه یوم الاحد عاشر
شوال من السنة المذکورة فی مدة قدر میعاد الکلیم علی نبینا وعلیه
الصلوة والسلام وفرغ من تبیضه یوم الاربعاء سادس صفر سنة
احدی وسبعین وثمانمائة وهذا التفسیر کثیر المعنی ولب لباب
التفاسیر مع صغر حجمه غایة اختصاره وشهرة هذا التفسیر المبارک
وقبوله عند عامة المسلمین مستغن عن بیان فضائله وشرح فواضله
ولا یخفی ان هذین الشیخین لم یتکلما علی التسمیة وتکلم علیها بکلام

اقل بعض علماء زبید[1] **فائدة** المحلی نسبته الی محلة کبیرة التی تکون من بلاد
مصریة والسیوط بضم السین واسیوط مضموم الهمزة بلدة بالصعید کذا
فی القاموس **فائدة اخری** وعلی هذا التفسیر حواشی کثیرة منها
حاشیة الشیخ شمس الدین محمد بن علقمی المسماة بقبس النیرین اولها
احمدک اللهم حمدا لا انقطاع فرغ منها فی الجمادی الاولی سنة ٩٥٢ ومنها
حاشیة الشیخ نور الدین علی بن سلطان محمد القاری نزیل مکة المکرمه
المتوفی بها سنة عشر والف وهذه الحاشیة مفیدة جدا اولها
الحمد لله ذی الجلال والجمال والکمال فرغ منها فی اواخر ذی الحجة سنة و
منها حاشیة الشیخ سلیمان الجمل المسماة بالفتوحات الالهیة بتوضیح
تفسیر الجلالین للدقائق الخفیة فی اربع مجلدات فرغ من کتابتها فی المجلد
الاول سنة ١١٩٦ اوله الحمد لله علی افضاله وهذه الحاشیة احسن حواشی
الجلالین وغیر ذلک والله اعلم **فائدة اخری** الدر المنثور فی التفسیر
بالماثور فی ثمانی مجلدات للامام السیوطی اوله الحمد لله الذی احیا
بمن شاء ماثر الاثار بعد الدثور لخصه من ترجمان القرآن له السیوطی

---

[1] قال بعض علماء الیمن عددت حروف القرآن وتفسیر الجلالین فوجدتهما متساویین الی سورة المزمل ومن سورة المدثر التفسیر زائد علی القرآن فعلی هذا یجوز حمله بغیر الوضوء انتهی ۱۲ کشف الظنون

التحصیل منہ فوقع جامعا للفوائد الفرائد الا انہ یحتاج الی التنقیح۔

فائدۃ اخری الاتقان مجلد ولہ الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب الخ

وھو اشبہ آثارہ وافیدھا۔ **تنبیہ[1]** الامام السیوطی ھو مجدد المائۃ التاسعۃ

خاتم الحفاظ جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن کمال الدین الاسیوطی

الشافعی المتوفی سنہ ٩١١ احدی عشرۃ وتسعمائۃ۔ صاحب التصانیف

التی سارت بھا الرکبان وانتفع بھا الانس والجان وقد زادت علی

خمس مائۃ انتھی کذا فی التعلیقات السنیہ۔ وفی النافع الکبیر ولد

السیوطی سنۃ ٨٤٩ تسع واربعین وثمانمائۃ اھ

تفسیر شیخ الاسلام المحقق ابی السعود[1] المسمی بارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم فی تفسیر القرآن العظیم علی مذھب النعمان

اولہ سبحان من ارسل رسولہ بالھدی

ودین الحق الخ ارویہ بالاجازۃ العامۃ عن[1] العلامۃ الشیخ یوسف

ابن اسمعیل بن یوسف بن اسمعیل بن محمد ناصر الدین النبھانی عن[2]

[1] کذا اسائر تصانیفہ ١٢ عبد

السيد محمد ابی الخیر عابدین عن ابن عمه العلامة السید محمد علاء الدین ح وارویه ایضا عن العلامة اسعد بن احمد الدهان عن العلامة حسین الجسر الطرابلسی عن العلامة السید محمد علاء الدین عن والده السید محمد امین الشهیر بابن عابدین ح وارویه عالیا عن العلامة عبد الستار الصدیقی عن الشیخ ادریس بن محمد المکی المتوفی سنة ١٣٠ عن العلامة ابن عابدین عن السید محمد شاکر عن الامام المحقق علی افندی الداغستانی عن الشیخ محمود الانطاکی عن الشیخ محمد الکاملی عن الشیخ عبد القادر الصفوری القرضی عن القاعبد الکریم الشعراوی عن مؤلفه المولی المحقق ابی السعود الرومی تنبیه ابو السعود هو شیخ الاسلام مفتی الانام ابو السعود بن محمد العمادی - قد اشتهر مدی صیت تفسیره فی الآفاق وانتشر نسخه فی الاقطار - ولما ارسله مع ابنه الی السلطان سلیمان خان فاستقبله الی باب محله وزاد فی وظیفته واضعف فی تشریفاته فلما وقع هذا التفسیر لطیفا فائقا علی امثاله فسمی مؤلفه بخطیب المفسرین توفی رحمه الله تعالی سنة ٩٨٢ اثنتین وثمانین وتسع مائة -

تفسیر العلامة الشمس محمد الخطیب الشربینی المسمّی بالسراج المنیر فی الاعانة علی معرفة بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر

اولہ الحمد للہ الملک السلام المھیمن العلام الخ آرویہ بالسند الذی مر فی تفسیر البغوی الی الصفی القشاشی عن ابی المواھب احمد بن زین الدین الخطیب عن مؤلفہ العلامة الشیخ شمس الدین محمد بن احمد الخطیب الشربینی الشافعی تنبیہ الشربینی ھو الامام الخطیب محمد الشربینی الشافعی اخذ فی تفسیرہ عن الرازی وابن عادل وغیرھما ذکر فیہ انہ قال لی شخص من اصحابی رأیت فی منامی اما النبی صلی اللہ علیہ وسلم او الشافعی یقول لی قل لفلان یعمل تفسیرا علی القرآن ثم سألنی بعد ذلک جماعة من اصحابی المخلصین ان اجعل لھم تفسیرا وسطا بین الطویل الممل والقصیر المخل فاجبتھم الی ذلک انتھی ملخصًا توفی سنہ رحمہ اللہ تعالٰی فرغ من تالیفہ کما ذکر فی تفسیرہ یوم الاثنین المبارک ثالث عشر صفر الخیر من شھور سنہ ٩٦٨ ثمان وستین وتسعمائة

ـــــ٥ وغیر ذلک من تصانیفہ ادوی بالسند المذکور فی المتن ١٢ عبد

١٣ـ

تفسیر ابن عطیۃ المسمی بمحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز

اَرویہ عن الشیخ حسب اللہ عن عبد الغنی الدمیاطی عن العلامۃ الامیر الکبیر من طریق ابن ابی الاحوص عن ابن الاحوص عن ابن عبد الرزاق عن ابی حکم عن مؤلفہ القاضی ابی محمد عبد اللہ بن عبد الحق بن ابی بکر بن غالب ابن عطیۃ الغرناطی المتوفی سنہ ٥٤٢ھ تنبیہ قال صاحب الکشف قد اثنی علیہ ابو حیان وقال ہو اجل ما صنف فی علم التفسیر وافضل من تعرض للتنقیح والتحریر وقیل کتاب ابن عطیۃ اقل واجمع واخلص وکتاب الزمخشری الخص واغوص انتہی

١٤ـ

تفسیر الثعلبی المسمی بالکشف والبیان فی تفسیر القرآن

احمد

للامام ابی اسحاق محمد النیسابوری الثعلبی ویقال الثعالبی

وہو لقب ولیس بنسب ـ اولہ بحمد اللہ یفتتح الکلام وبتوفیقہ یستنجح المطلب والمرام الخ اَرویہ وسائر مؤلفاتہ بالسند المذکور آنفا الی الامیر الکبیر من طریق ابن البخاری عن منصور بن عبد المنعم وعبد اللہ بن عمر الصفار والمؤید بن محمد الطوسی کلہم عن ابی محمد العباس بن محمد بن ابی منصور الطوسی عن ابی سعید محمد بن سعید

ابن محمد عن مؤلفها ابی اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ ھو ابو اسحاق احمد بن ابراھیم الثعلبی المتوفی سنہ ۴۲۷ سبع وعشرین واربعمائۃ

تفسیر الواحدی ثلثۃ البسیط والوسیط والوجیز وتسمی ھذہ الثلاثۃ الحاوی لجمیع المعانی للامام ابی الحسن الواحدی۔

ارویھا وسائر مصنفاتہ بالسند المذکور من طریق الحاتمی عن عبد اللہ ابن عمر الصفار عن عبد اللہ بن الحواری عن مؤلفھا ابی الحسن الواحدی تنبیہ الواحدی ھو ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری المتوفی سنہ ۴۶۸ ثمان وستین واربعمائۃ انتھی کشف الظنون۔

تفاسیر ابی حیان الثلاث البحر والنھر والساقیۃ وسائر مصنفاتہ بالسند المتقدم الی الامیر الکبیر من طریق صاحب المنح عن التنوخی عن اثیر الدین ابن ابی حیان محمد بن یوسف النفری الغرناطی نزیل مصر تنبیہ ھو الشیخ اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنہ ۷۴۵ خمس واربعین وسبعمائۃ۔ والبحر المحیط کتاب عظیم فی مجلدات ثم اختصرہ فی مجلدین وسماہ النھر المادمن البحر ومختصر تلمیذہ الشیخ تاج الدین احمد بن عبد القادر بن مکتوم المتوفی سنہ ۷۴۷ سبع واربعین وسبعمائۃ سماہ الدر اللقیط

اقتصر فيه على مباحثه مع ابن عطية والزمخشري ورده عليهما و
وضع ش علامة للزمخشري وع لابن عطية وح لابي حيان اوله
الحمد لله الذى انزل القران وجعله حجة الخ

١٩ تفسير الماوردي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم الى الامير الكبير
من طريق الخشوعي عن ابي محمد الجزيري عن علي بن محمد بن نوح عن
ابي الحسن علي بن محمد بن حبيب الماوردي المتوفى سنه ٤٥٠

٢٠ حقائق التفسير للسلمي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم
الى الامير الكبير من طريق الحاتمي عن السلفي عن محمد بن مصباح البيهقي
عن ابي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي المتولد سنه ٣٣٠ المتوفى سنه ٤١٢

٢١ تفسير ياقوت التاويل في تفسير التنزيل للامام الغزالي رح
ارويه عن الحبيب حسين الحبشي عن والده محمد الحبشي عن محمد صالح
الريس المكي عن ابن عبد البر الونائي عن الشهاب احمد جمعة البجيرمي عن
المعمر احمد ابن رمضان بن عزام الشافعي الازهري عن البابلي عن سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامين محمد بن احمد
ابن عيسى بن البخاري عن الشيخ جلال الدين بن الملقن عن

الى اسحٰق ابراهيم بن احمد التنوخی عن[۱۴] سلیمان بن حمزة عن[۱۴] عمر بن مکرم الدینوری
عن[۶] عبد الخالق بن احمد ابن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالی تنبیہ ہو ابو حامد محمد بن محمد الامام
حجة الاسلام الغزالی الطوسی مجدد المائة الخامسة صاحب التصانیف
الکثیرة المفیدة فی جمیع الفنون وہذا التفسیر کبیر فی اربعین مجلدا توفی
رحمہ اللہ تعالیٰ سنہ ۵۰۵ خمس خمسمائة

تفسیر ابن حبان وسائر تصانیفه[۲۲] عن مولانا الحبیب المذکور انفا ٢٢
عن[۲] والده عن عمر العطار عن[۲] محمد الکزبری عن[۵] علی الکزبری عن[۷] الملا
الیاس الکورانی عن الملا ابراہیم الکورانی عن[۸] النور علی بن مطیر الیمنی
عن[۹] الشہاب احمد بن محمد الہیتمی المعروف بابن حجر انا[۱۰] عالیا محمد ابن
مقبل عن[۱۱] الصلاح بن ابی عمر عن[۱۲] ابی الفضل بن عساکر انا[۱۳] ابو روح عبد العزیز
ابن محمد الہروی انا[۱۴] تمیم بن ابی سعید الجرجانی انا[۱۵] ابو الحسن محمد بن
احمد بن ہارون الزوزنی انا حاتم بن حبان بہ و بتصانیفه تنبیہ
ابن حبان ہو ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی[۵] الشافعی المعروف
بابی الشیخ الحافظ الفقیہ الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیة العلم

۵ بست بلد من بلاد سیستان ۱۲ بستان المحدثین

فی الفقه واللغة والحدیث والوعظ المتوفی سنة ۳۵۴ اربع وخمسین وثلثمائة

[23] تفسیر ابن عربی وسائر تصانیفه بالسند المتقدم الی العطار عن محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المکی عن حسن العجیمی عن صفی الدین احمد القشاشی عن احمد بن علی الشناوی عن والده علی الشناوی عن عبدالوهاب الشعرانی عن شیخ الاسلام زکریا عن ابی الفتح محمد المراغی عن القطب اسماعیل بن ابراهیم الجبرتی عن المعمر ابی الحسن علی الوانی اجازة عن الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن عربی الحاتمی قدس سره العزیز تنبیه هو محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد الله الحاتمی الطائی الاندلسی المتوفی سنة ۶۳۸ وقیل سنة ۶۲۸ من ولد عبد الله ابن حاتم اخی عدی بن حاتم یکنی ابابکر ویلقب محی الدین ویعرف بالحاتمی وبابن عربی بدون الف ولام حیثما اصطلح علیه اهل المشرق فرقا بینه وبین القاضی ابی بکر بن العربی وکان بالمغرب یعرف بابن العربی بالالف واللام۔ صنف تفسیرا کبیرا علی طریقة اهل التصوف فی مجلدات قیل انه فی ستین سفرا وهوالی سورة الکهف وله تفسیر صغیر فی ثمانیة اسفار علی طریقة المفسرین۔

تفسیر الغزی ارویہ اجازۃ عن السید محمد علی بن ظاہر الوتری و مشافہۃ عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی وعن الشیخ عبد الجلیل المدنی کلہم عن احمد منۃ اللہ عن احمد بن عبید العطار عن محدث الشام اسماعیل العجلونی عن محمد نجم الدین عن محمد بدر الدین ابن محمد رضی الدین الغزی العامری الشافعی المتوفی سنۃ ۹۸۴ ستین وتسعمائۃ قال صاحب الکشف وہو تفسیر منظوم۔ وانکر کثیر من العلماء علیہ نظمہ لانہ یودی الی اخراج القرآن العظیم من نظمہ الشریف لادخالہ فی الوزن ما لم یکن من النظم الشریف ذکرہ القطب المکی فی رحلتہ۔

قلت قال الحبیشی فی دستور الاعلام۔ لہ ثلاثۃ تفاسیر المنثور والمنظومان الکبیر فی مائۃ الف بیت وثمانین الف بیت انتہی بقدر الضرورۃ۔ کذا فی کشف الظنون۔

تفسیر علی القاری۔ ارویہ عالیا عن الشیخ عبد الستار المکی عن الملا السویدی عن السید مرتضی الزبیدی عن المسند محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ العجیمی عن الشیخ محمد حسین

الخانى النقشبندى عن الشيخ المحدث عبد الحق الدهلوى عن المؤلف تنبيه القارى هو علی بن سلطان الهروى نزيل مكة المكرمة المعروف بالقارى الحنفى احد صدور العلم فرد عصره الباهر السمت فى التحقيق ولد بهراة ورحل الى مكة واخذ عن ابى الحسن البكرى واحمد بن حجر المكى وعبد الله السندى وقطب الدين المكى واشتهر ذكره وطار صيته والف التآليف المفيدة وسياتى ذكرها وكانت وفاته بمكة فى شوال سنة اربع عشرة والف اه كذا فى التعليقات السنية قلت وقد زرت قبره الشريف فى المعلى بمكة المكرمة۔

قد ذكرنا الى هنا اتصال سندنا ببعض الكتب من كتب التفسير وبقيت منها كثيرة لا تعد ولا تحصى كما قال العلامة الزمخشرى۔ ان التفاسير فى الدنيا بلا عدد۔ وذلك فى زمنه فما بالك الى امتداد زماننا هذا۔ فاقتصرنا على الكتب المشهورة منها وليقاس غيرها عليها۔ وقد

اوردت كثيرا منها فى تاليفى المستقل المسمى ببستان المفسرين - والآن نشرع فى ذكر سندنا فى بعض كتب الحديث المتداولة بين العلماء الكرام - وعلم الحديث وهو المقصود بالذات من ذكر الاسانيد - اعتنى به المحصلون وفاز بشرفه المحدثون فقد اخذناه عن ائمة اعلام واجلة عظام -

واما صحيح البخارى الامام الحجة محمد بن اسمعيل - اروية عن العلامة الامام الفهامة الهمام الحبيب حسين بن محمد بن حسين بن عبد الله الحبشى عن والده عن علامة اليمن القطب العارف وجيه الاسلام ابى زيد السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد ابن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى عمر مقبول الاهدل عن السيد ابى بكر بن على البطاح الاهدل عن عم السيد يوسف ابن محمد البطاح الاهدل عن الحافظ الديبع مؤلف تيسير الوصول الى جامع الاصول عن الحافظ السخاوى عن الحافظ ابى الفضل احمد ابن حجر العسقلانى ح ويروى السيد عبد الرحمن الاهدل اجازة

مکاتبۃ عن العلامۃ الاکبر امام اللغۃ والحدیث ابی الفیض السید
محمد مرتضی بن محمد الحسینی نزیل مصر اجازۃ عن الشہاب احمد بن رمضان
ابن عزام الزعبلی الشہیر بالسابق عن الحافظ شمس الدین البابلی عن
المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف بن زکریا و یوسف
ابن عبد اللہ الارمیونی کلاھما عن الحافظ محمد عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر العسقلانی
عن ابراھیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار
عن السراج حسین ابن المبارک الزبیدی عن الشیخ ابی الوقت عبد
الاول بن عیسی بن شعیب السجزی الھروی عن الشیخ ابی الحسن
عبد الرحمن بن مظفر الداؤدی عن ابی محمد عبد اللہ بن احمد
السرخسی عن ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن
بشر الفربری عن مؤلفہ امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبد اللہ
محمد بن اسمعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ ابن بردزبۃ البخاری الجعفی
رضی اللہ تعالی عنہ ونفعنا بہ امین ح وارویہ اعلی من ھذا

المظفری

لہ بردزبہ بموحدۃ مفتوحۃ فراء ساکنۃ فدال مہملۃ مکسورۃ فزای الساکنۃ فموحدۃ
مفتوحۃ فہاء تانیث علی ما ھو المشہور فی ضبطہ وھی لفظۃ بخاریۃ معناھا الزراع
کذا فی ثبت العلامۃ ابن عابدین ومسانید ابن حجر الھیتمی ۱۲ عبد الھادی غفرلہ
(کاتب الحروف محمد فیاض خان غفرلہ)

عن[۱] العلامة المحقق الشيخ محمد بن سليمان حسب الله وعن[۱] العلامة النبيل
الشيخ محمد عبد الجليل برّاده[۲] كلاهما عن[۲] الشيخ احمد منة الله والشيخ
عبد الغنی الدمیاطی وهما عن[۳] العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد القادر
الامیر الکبیر عن[۴] ابی الحسن علی بن محمد السقاط عن[۵] الشیخ عبد الله بن
سالم البصری عن[۶] الشیخ محمد بن سلیمان المغربی عن[۷] السراج عمر الاُجهُوری
عن[۸] زکریا الانصاری عن[۹] الحافظ ابن حجر عن[۱۰] البرهان الشامی عن[۱۱]
احمد بن ابی طالب الحجار الی آخر السند المتقدم واعلی اسانیدی
فی صحیح البخاری ما ارویه من طریق الخُتّلانی[۱] وهو اعلی سند یوجد
فی الدنیا کما قاله الاشیاخ ح فارویه عن[۱] العلامة الفقیه شیخ الخطباء
بالمسجد الحرام ابی الخیر احمد بن عبد الله میرداد وعن[۱] العلامة الجلیل محمد
سعید بن عبد الله الادیب القعقاعی کلاهما عن[۲] القدوة مولانا السید
عبد الله بن محمد کوجک المکی عن[۳] الامام ذی المعارف والاسرار
عمر بن عبد الکریم العطار وهو یرویه عن[۴] الشیخ صالح الفُلّانی وهو عن[۵]

[۱] الختلانی نسبة الی الختل بضم الخاء المعجمة۔ وتشدید الفوقیة المفتوحة بعدها لام شعب من الترک۔ کذا ضبطه ابن خلدون ۱۲ احسن الوفا لشیخنا العلامة الشیخ فالح المدنی
عبد الهادی غفر له

الشیخ محمد بن سِنّہ باجازتہ من المعمر الشیخ ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل
عن القطب الشیخ محمد النہروالی[٥١] عن والدہ احمد النہروالی ح وارویہ
بسندٍ اعلی من ہذا بدرجۃ عن مولانا الشیخ عبد الجلیل بَرّادہ المدنی
المذکور وہو یرویہ عن المعمر مفتی المدینۃ المنورۃ السید اسمعیل
البرزنجی الشافعی عن الشیخ صالح الفلانی عن الشیخ محمد بن سِنّہ
الفلانی عن الشیخ ابی الوفاء احمد بن محمد بن العجل عن العلامۃ القطب
النہروالی عن والدہ عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح احمد بن عبد اللہ
ابن ابی الفتوح الطاوسی عن المعمر بابا یوسف[٥٢] الہروی عن محمد بن شاذ
بخت الفارسی الفرغانی بسماعہ لجمیعہ علی الشیخ احد الابدال بسمرقند
ابی لقمان یحیی بن عمار ابن مقبل بن شاہان الخُتّلانی المعمر مائۃ و
ثلاثا واربعین سنۃ وقد سمعہ جمیعہ عن محمد بن یوسف الفربری بسماعہ
عن مؤلفہ امیر المؤمنین فی الحدیث فی القدیم والحدیث ابی عبد اللہ
محمد بن اسمعیل البخاری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔ قال الشیخ
صالح الفُلّانی فی قطف الثمر وقد ذکر بعض اہل الفہارس ہو الشیخ عبد الاول

[٥١] النہروالی نسبۃ الی نہروالہ بلدۃ من توابع گجرات الہند کذا فی حاشیۃ ثبت العلامۃ
ابن عابدین الشامی ١٢ عبد الہادی غفر لہ۔

[٥٢] بابا یوسف المشہور بسہ صد سالہ وہو فارسی ومعناہ المعمر ثلثمائۃ سنۃ ١٢ ابو عبد الله بن سعید

ابن علی المزجاجی انه صح ان الشیخ قطب الدین محمد النهروالی روی
صحیح البخاری عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح الطاوسی بلا واسطة
والده انتهی والله تعالی اعلم واذا ثبت هذا فیعلو اسنادی بدرجة
فبینی وبین البخاری احد عشر[1] - واعلی اسانید البخاری فی الثلاثیات
ثلثة والعلوبها تسعة - فتکون جملة الوسائط بینی وبین رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی الثلاثیات خمسة عشر - وهذا عال جدا - واعلی اسانید
الشیخ محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری شیخ العلامة ابن
عابدین صاحب رد المحتار المتوفی سنة ١٢٢٢ اثنتین وعشرین ومائتین
والف ان یکون بینه وبین البخاری عشرة - فکانی اخذته عنه والحمد لله
رب العلمین علی هذه النعمة العظیمة بحیث یحصل بالسند العالی
القرب من رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعرف ذلک واحرص
علیه فان العلو فی الاسناد امر محبوب عند المحدثین

قال شیخ مشائخنا الامیر الکبیر فی ثبته الشهیر ما نصه قال فی
المنح البادیه فی الاسانید العالیه لسیدی محمد الفاسی شیخ ابن الحاج

[1] وهی اثنان وعشرون حدیثا ١٢

الذی هو شیخ شیخنا السقاط نقلا عن جده ابی البرکات ان روایة ابن سعادة افضل من الروایات التی عندنا بن حجر ان ابن حجر لم یعثر علیها وهی المعتمدة عندنا بالمغرب وهی مسلسلة بالمالکیة انتهی

فاقول اروبه من طریق ابن سعادة عن شیخنا[١] عبد الجلیل برّادة المدنی عن[٢] منة الله الازهری المالکی عن[٣] الامیر الکبیر عن[٤] نور الدین ابی الحسن علی ابن محمد العوفی السقاط المالکی عن[٥] احمد بن الحاج عن[٦] ابی البرکات عبد القادر الفاسی عن[٧] والده علی عن[٨] والده الامام یوسف بن محمد الفاسی وعن شیخ الجماعة احمد بن علی المنجور وعن الامام محمد بن قاسم الغرناطی الشهیر بالقصار کلهم عن[٩] ابی عبد الله محمد بن عبد الرحمن الیستیتنی عن[١٠] سیدی زروق وعن ابن غازی وهما عن[١١] عبد الله القوری عن[١٢] ابی عبد الله محمد القسانی المکناسی عن[١٣] القاضی احمد بن محمد بن الغماز الخزرجی عن[١٤] الرضی الطبری عن[١٥] ابن خیرة عن[١٦] عبد العزیز ابن سعادة عن[١٧] ابی عبد الله بن سعادة عن[١٨] ابی علی الصدفی عن[١٩] الامام الباجی عن[٢٠] ابی ذر الهروی عن شیوخه الثلاثة ابی محمد[٢١] عبد الله بن حمویه الحموی السرخسی وابی اسحق ابراهیم بن احمد بن ابراهیم

طریق ابن سعادة فی روایة البخاری

ابن داؤد البلخي المستملي وابي الهيثم محمد بن المكي بن زراع كغراب
المروزي الكشميهني واخذ الثلاثة عن الامام ابي عبد الله
محمد بن يوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربري عن جامعه وعدد
احاديثه سبعة الاف ومائتان وخمسة وسبعون بالاحاديث
المكررة وقيل انها باسقاط المكررة اربعة الاف حديث تنبيه
قال ابن حجر في مسانيده البخاري هو ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بن
ابراهيم بن المغيرة بضم فكسر ابن بردزبه بموحدة مفتوحة فراء ساكنة
فمهملة مكسورة فزاي ساكنة فموحدة مفتوحة على المشهور
وهو بالفارسية الزراع الجعفي مولاهم البخاري مولى اسلام
على مذهب من يرى ان من اسلم على يد شخص كان ولاؤه له وذلك
لان جده المغيرة كان مجوسيا ثم اسلم على يد اليمان الجعفي والي
بخاري نسبته الجعفي ابن سعد العشيرة الى قبيلة من اليمن من
مدحج ووهم من قال انه اسم لبلد وجده ابراهيم قال الحافظ
ابن حجر لم اقف على شيئ من اخباره وابوه اسمعيل كان من العلماء
العاملين وروى عن حماد بن زيد ومالك وصحب ابن المبارك

ما يتعلق بالبخاري

وروی عنه العراقیون قال لا اعلم فی جمیع مالی درهما من شبهة

توفی ابو البخاری صغیرا فنشأ فی حجر الدته ثم عمی فرأت ابراهیم الخلیل

علی نبینا وعلیه افضل السلام والمرسلین اجمعین قائلا لها قد رد الله

علی ابنك بصره بكثرة دعائك له فاصبح وقد رد الله علیه بصره وكانت

نشأته وتربیته فی حجر العلم مرتضعا ثدی الفضل ثم الهم طلب

الحدیث وله نحو عشر سنین لبعد خروجه من المكتب ولما بلغ

احدی عشر سنة رد علی بعض مشائخه غلطا وقع له فی سنده

حتی اصلح كتابه من حفظ البخاری ولما بلغ ست عشرة سنة

حفظ كثیرا من كتب الحدیث وفی ثمانی عشرة صنف التاریخ

الكبیر وغیره عند قبر النبی صلی الله علیه وسلم فی اللیالی المقمرة

وكتبوا عنه الحدیث ثم رحل واتسع فی الرحلة فاجتمع باكثر

مشائخ الحدیث لبعد ان سمع الكثیر ببلده بخاری اعظم مدن

ما وراء النهر قال النووی والتاج السبكی وغیرهما ذكره ابو عاصم

العبادی فی طبقات اصحابنا الشافعیین انتهى وسأله اهل بلخ

فی الاملاء علیهم فاملاء علیهم الف حدیث عن الف شیخ و

كان مسلم بن الحجاج يقول له دعني اقبل رجليك يا استاذ الاستاذين وسيد المحدثين وكان بسمرقند اربعمائة محدث اجتمعوا سبعة ايام لمغالطته فخلطوا الاسانيد بعضها في بعض وعرضوها عليه فما استطاعوا مع ذلك ان يغلطوه في لفظة لا في اسناد ولا في متن ولما قدم بغداد فعلوا معه نظير ذلك فعمدوا الى مائة حديث قلبوا متونها واسانيدها ودفعوا لكل واحد عشرة ليلقيها عليه في مجلسه الخاص بالناس امتحانا فقام احدهم وسأله عن حديث تلك العشرة فقال له لا اعرفه فقام اخر فسأله عن الثاني فقال لا اعرفه ولا زالوا وزال كذلك الى ان فرغت المائة ثم التفت الى الاول فقال اما صواب حديثك فهو كذا وكذا والى الثاني وقال ذلك هكذا الى ان اتى على المائة فبهر الناس واذعنوا له ولما قدم البصرة نادى مناد يعلمهم بقدومه فاحدقوا به وسألوه ان يعقد لهم مجلس الاملاء فاجابهم فنادى المنادي يعلمهم بانه اجابهم فلما كان الغد اجتمع الوف من المحدثين والفقهاء فاول ما جلس قال يا اهل البصرة انا شاب وقد سألتموني ان احدثكم وسأحدثكم احاديث عن اهل بلدكم

تستفيدون بها يعني ليست عندكم واملى عليهم من احاديث اهل
بلدهم ما ليس عندهم حتى بهرهم - و روو اعنه الصحيح تسعون
الف رجل وكان ورده ختمة كل يوم وثلثها سحر كل ليلة
وصحيحه اصح الكتب بعد القرآن وقال اخرجته من زهاء ستمائة
الف حديث والفته بمكة في ست عشرة سنة وللائمة عليه من الثناء
ما يضيق عنه هذا المحل ومنه ما صح عن احمد بن حنبل ما اخرجت
خراسان مثله وقال غير واحد هو فقيه هذه الامة وجمع رضي الله
عنه من الحياء والسخاء لاسيما للطلبة والشجاعة والورع
والزهد ما لم يجمعه غيره وورث من ابيه مالا كثيرا فتصدق
به لافراطه في الكرم واعطى في بضاعة خمسة آلاف درهم فاخر
فاعطى عشرة آلاف ثم باعها للاول وقال كنت حلفت الى بيعه
فلم اغير نيتي وامتحن رحمه الله تعالى بمحن كثيرة حسده جماعة
من اهل عصره له ومن جملتها الواقعة المشهورة لمحمد بن يحيى
الذهلي معه وحاصلها ان اهل بخارى سمعوا بمقدمه اليهم من
نيسابور فقال لهم رئيسهم علما وغيره محمد المذكور اني مستقبل

فمن اراد فليستقبله فاستقبله هو وعامة علمائها ثم قال الذهلي لاصحابه لا تسألوه عن شيئ من الكلام فلعله يجيب بما يخالفه فيه فتقع الفتنة بيننا وبينه فتشمت بنا كل مبتدع فلم يكن باسرع من ان سئل عن اللفظ بالقران امخلوق هو فقال افعالنا مخلوقة والفاظنا من افعالنا **والعجب** ان جواب البخاري هذا مع كونه في غاية الصحة والقوة والوضوح والجريان على ما عليه اهل السنة لم يتركه حسدته بل غيروا في وجه الحسن واوقعوا فيه الاحتمالات البعيدة والتجويزات الغريبة ما ينبئ عن حسدهم وتجاهلهم ولما غلب الحسد على الذهلي و سئل البخاري عن ذلك في حضرته واجاب بنحو ما اجاب به اولا موّه في كلامه وقال القران كلام الله غير مخلوق ومن زعم لفظي بالقران مخلوق فهو مبتدع لا يجلس الينا ولا نكلم بعد هذا من ذهب الى محمد بن اسمعيل فانقطع الناس عنه الا مسلما فانه ارسل الى الذهلي جميع ما كان كتبه لانه ظهر له ان الحق مع البخاري وان الذهلي انما هو حاسد متعصب بما لا يروج الا على جهلة العوام والحكام الطغام ومن ثم اتبع حسده فقال لا يساكنني محمد بن اسمعيل في البلد فخرج البخاري

منها خوفا على نفسه وكان هذا الفعل من البخاري والذهلي سببا لغاية رفعة البخاري وامتلأ اقطار الارض بذكره واجلاله وتعظيم البالغ لنهايات التعظيم حتى من العامة ولغاية نزول الذهلي وانخفاضه وانطماس ذكره وعدم معرفة الناس كلهم له الا الافراد من ائمة الحديث فتأمل معاملتك مع الله تعالى ومع الخلق وتمسكك بالله واعراضك عنه لتعلم ما يترتب على كل من هاتين المرتبتين من رفع الذكر وانتشار العلم وتتابع الناس فى الثناء على اهل المرتبة الاولى ومن اضداد ذلك على اهل المرتبة الثانية وكم وقع للعلماء مع حاسديهم نظائر لهذه القصة فاياك اياك ان تنزل عن الطريقة المثلى وان تضل عما اوضحه لك نبيك محمد صلى الله عليه وسلم من الكمالات التى لا يزال صاحبها يترقى ان يكون وارث الخلافة العظمى وفوض امورك كلها الى الله سبحانه وتعالى فانك ان صدقت فى ذلك زال عنك كل حسد لا سيما للعلماء العاملين والائمة العارفين والخلفاء الوارثين وتامل ما صح به الحديث القدسى - من آذى لى وليا فقد حاربته[۵]

---

[۵] اللہ پاک نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ جسنے میرے کسی دوست کے بارے میں مجھکو ایذا دی تو میں اس سے جنگ کرونگا ۱۲

ومن المعلوم ان من حاربه الله تعالى لا يفلح ابدا ۔ وجرت له رحمه الله تعالى محنة اخرى وهي انه لما رجع الى بخارى زادت شهرته وتعظيم الناس له اكثر مما كان بمراتب وذلك انهم لما سمعوا بقدومه نصبت له القباب على فرسخ منها واستقبله عامة اهلها ونثر عليه الدراهم والدنانير فبقي مدة بجذتهم ثم تحرك له امير البلد خالد بن احمد بن محمد الذهلي نائب الخلافة العباسية فارسل اليه من يسأله ويتلطف به ان يأتيهم بالصحيح ويحدثهم به في قصره فقال لرسوله قل له اني لا اذل ولا احمل الى ابواب السلاطين فان احتاج لشيئ منه فليحضر في مسجدي او داري فان لم يعجبك هذا فانت سلطان فامنعني من الجلوس على الناس ليكون ذلك لي عذرا يوم القيمة عند الله تعالى ان لا اكتم العلم فراسله ان يعقد مجلسا لاولاده ولا يحضر غيرهم فابى عن ذلك ايضا وقال لا يسعني ان اخص بالسماع قوما دون قوم فاشتد غيظه فاستعان الامير عليه ببعض حسدته من علماء بخارى ثم امره بالخروج من بلده فدعا عليه وكان مجاب الدعوة فلم يأت شهر حتى ورد من الخلافة بان ينادى على الامير فاركب حمارا ونودي عليه في البلد ثم حبس الى ان مات

ذلیلا حقیرا و کذلک لم یبق احد ممن ساعده الا و ابتلی ببلاء شدید و

لما خرج من بخاری کتب الیہ اھل سمرقند یخطبونہ الی بلدھم فسار الیہم

فلما کان بخرتنگ[1] بمعجمۃ مفتوحۃ فی الاشہر او مکسورۃ فراء ساکنۃ

ففوقیۃ مفتوحۃ فنون ساکنۃ مکان وھو علی فرسخین من سمرقند وجزم

بعضھم ان بینہما نحو ثلاثۃ ایام وسألت اھلھا عن ذلک فقالوا ھذا خطأ والصواب

الاول وعن معنی خرتنگ فقالوا معناہ الضیق لکثرۃ الزائرین فقلت

لھم یلزم حدوث ھذہ التسمیۃ بعد موت البخاری فقالوا ھو کذلک

لانہا کانت قبل موتہ تسمی بغیر ذلک۔ بلغہ انہ وقع بینھم ای اھل

سمرقند فتنۃ فقوم یریدونہ وقوم یکرھونہ وکان لہ اقرباء بھا فنزل بھا

حتی یتجلی الامر فاقام ایاما فمرض حتی وجہ الیہ رسول من اھل سمرقند یلتمسون

خروجہ الیہم فاجاب وتہیأ للرکوب ولبس خفیہ وتعمم فلما مشی عشرین

خطوۃ تقریبا الی الدابۃ لیرکبھا قال ارسلونی قد ضعفت فارسلوہ فدعا

[1] وسمعت من بعض شیاخی (وھو الشیخ علی بن سلطان اللبناوی الفارسی) ان اصل خرتنگ بالفارسی اسم للحزام الذی یشد بہ بطن الحمار لاثبات الرحل ویحتمل انہ سمی ذلک المکان بخرتنگ لکثرۃ شد الرحال الیہ اھ واللہ اعلم بالصواب ۱۲۔
محمد عبد الھادی کان لہ اللہ ذو الایادی

بدعوات ثم اضطجع فقضى فسال منه عرق كثير لا يوصف وما سكن عنه العرق
حتى ادرج فى اكفانه وقيل ضجر ليلة فدعا بعد ان فرغ من صلوة الليل اللهم
قد ضاقت على الارض بما رحبت فاقبضنى اليك فمات فى ذلك الشهر
وقت العشاء ليلة السبت ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومائتين
عن اثنين وستين سنة الا ثلثة عشر يوما لانه ولد يوم الجمعة بعد
الصلوة لثلاث عشر خلت من شوال سنة اربع وتسعين ومائة
انتهى مختصرا - مادة تاريخ ولادته صدق (١٩٤) ومادة تاريخ وفاته - نور (٢٥٦) -

واما صحيح مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن كوساد القشيرى

سـ ٢

رحمه الله تعالى فارويه عن العلامة الفاضل الشيخ صالح ابن العلامة
صديق كمال عن والده وارويه عاليا عن العلامة الشيخ عبد الله القدومى
كلاهما عن العلامة الشيخ عبد الرحمن بن العلامة محمد بن عبد الرحمن
الكزبرى عن والده عن العارف بالله الشيخ عبد الغنى النابلسى عن النجم
محمد الغزى عن والده البدر محمد الغزى عن البرهان ابى شريف
عن البدر القبابى عن ابن الخباز عن الامام النووى عن ابى اسحق
ابراهيم ابن ابى حفص عمر بن خضر الواسطى قال اخبرنا الامام ابو الفتح

منصور بن عبد المنعم الفراوی قال[۱۳] اخبرنا الامام فقیہ الحرم ابو عبد اللہ محمد

ابن الفضل الفراوی انا[۱۴] ابو الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی انا[۱۵]

ابو احمد محمد بن عیسی بن عمرویہ الجلودی[۱] عن[۱۶] ابی اسحٰق ابراهیم بن محمد بن سفیان

(النیسابوری ۱۲ مسانید ابن حجر) (النیسابوری ۱۲ مسانید)

عن مؤلفہ الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری الا ان ثلاثۃ فوائت فی

ثلاثۃ مواضع لم یسمعہا ابراهیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم

فروایتہ لہا عن الامام مسلم بالاجازۃ او بالوجادۃ[۲] وقد غفل اکثر الرواۃ

عن تبیین ذلک وتحقیقہ فی اجازاتہم بل یقولون فی جمیع الکتاب

اخبرنا ابراهیم ابن محمد بن سفیان قال اخبرنا مسلم بن الحجاج و

هو خطاء ح وارویہ عالیا منہ عن[۱] المحقق الحسیب النسیب الحبیب حسین

ابن محمد الحبشی عن[۲] والدہ عن[۳] العلامۃ ابی حفص عمر بن عبد الکریم

العطار عن[۴] محدث دار الهجرۃ الشیخ صالح الفلانی ح وارویہ عالیا

منہ عن[۱] العلامۃ النبیل الشیخ محمد عبد الجلیل عن[۲] السید اسمٰعیل

---

[۱] بضم الجیم بلا اختلاف نسبۃ لسکۃ الجلود ببین نیسابور الدارسہ ۱۲ محمد عبد الهادی غفر لہ

[۲] الوجادۃ - فرعوا قولہم وجادۃ فیما اخذ من العلم من صحیفۃ من غیر سماع ولا اجازۃ

ولا مناولۃ من تفریق العرب بین مصادر وجد للتمییز بین المعانی المختلفۃ انتہی مختصرا

وتمامہ فی مقدمۃ ابن الصلاح ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

البرزنجي مفتي المدينة عن الشيخ صالح الفلاني عن الشريف مولاي سليمان
الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ احمد العجل اليمني عن الامام يحيى
ابن مكرم الطبري عن جده الامام محب الدين محمد بن محمد الطبري عن
زين الدين ابي بكر بن الحسين المراغي عن ابي العباس احمد بن ابي طالب
الحجار عن الانجب ابن ابي السعادات الحمامي عن ابي الفرج مسعود بن
الحسن الثقفي عن الحافظ ابي القاسم عبد الرحمن بن منده عن الحافظ
ابي بكر محمد بن عبد الله الجوزقي عن ابي الحسن مكي بن عبدان
عن مؤلفه الامام مسلم رحمه الله تعالى **تنبيه** الامام مسلم ابن الحجاج النيسابوري ١٢ ابن حجر هو
القشيري من بني قشير قبيلة من العرب معروفة احد ائمة اعلام
هذا الشان وكبار المبرزين فيه والرحالين في طلبه الى ائمة الاقطار
والمجمع على تقدمه فيه على اهل عصره كما شهد له بذلك اماما وقتهما
حفظا وحديثا ومعرفة ابو زرعة وابو حاتم سمع من مشائخ شيخه البخاري
وغيرهم كاحمد وروى عنه جماعات من كبار ائمة عصره وحفاظه و
منهم مساويه درجة كابي حاتم الرازي والترمذي وامام الائمة
خزيمة وله المؤلفات الكثيرة الجليلة كالمسند الكبير والجامع الكبير

وكتاب الملل وكتاب اوهام المحدثين وكتاب التمييز وكتاب الطبقات
في المخضرمين وكتاب الاسماء والكنى وكتاب الوحدان وكتاب حديث عمرو بن
شعيب وكتاب مشائخ مالك وكتاب مشائخ الثوري ولاسيما صحيحه[1] الذي
امتن به على المسلمين وابقاله بالثناء الحسن الجميل الى يوم الدين فان من
اطلع على ما اودعه في اسانيده وترتيبه وحسن سياقه وبديع طريقته
من نفائس التحقيق وانواع الورع التام والاحتياط والتحري في الرواية
وتلخيص الطرق واختصارها وضبط متفرقها وكثرة اطلاعه واتساع
روايته علم انه امام لا يلحق وفارس لا يسبق **قال** صنفت المسند
الصحيح من ثلثمائة الف حديث مسموعة ولما قدم البخاري نيسابور
آخر مرة لازمه مسلم واكثر التردد اليه ومن ثم حذا حذوه في صحيحه
وكان هذا هو مراد الدارقطني بقوله لولا البخاري لما ذهب مسلم
ولا جاء **ولد** سنة اربع ومائتين **وتوفي** رضي الله عنه عشية
يوم الاثنين[2] لاربع بقين من شهر رجب سنة ٢٦١ احدى وستين ومائتين

---

[1] قال محمد بن اسحاق بن منده سمعت اباعلي النيسابوري يقول ما تحت اديم السماء اصح من كتاب مسلم في علم الحديث ١٢ اكمال في اسماء الرجال

[2] يوم الاحد لست بقين من رجب ١٢ اكمال -

ودفن يوم الاثنين بنيسابور وقبره بها مشهور يزار ويتبرك به۔
قيل سبب موته انه عقد له المجلس للمذاكرة فذكر له حديث فلم يعرفه
فانصرف الى منزله فقدمت سلة[١] تمر فكان يطلب الحديث ويأخذ تمرة تمرة
فاصبح وقد فنى التمر ووجد الحديث وكان ذلك سبب موته
ولذا قال ابن الصلاح وكانت وفاته بسبب غريب نشأ من
غمرة فكرة علمية انتهى ما فى ثبت ابن حجر رحمه الله تعالى

سنن[٣] الامام[٢] ابى داؤد السجستانى رضى الله تعالى عنه

اولها الحمد لله الذى هدانا الدينه واكرمنا بسنة نبيه۔ ارويها
عن[١] العلامة الحبيب المذكور عن[٢] والده عن[٣] الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار عن[٤] الشيخ صالح الفلانى ح واروبها عاليا عن[١] شيخى الشيخ
عبد الجليل عن[٢] العلامة السيد اسمعيل البرزنجى عن[٣] العلامة الفلانى
عن[٤] الشيخ محمد ابن سنة عن[٥] مولاى الشريف محمد بن عبد الله
عن[٦] الشريف المعمر ابى الجمال ابن عبد الكريم عن[٧] الشيخ يس المحلى والبابلى
الكرخى[٣] والشيخ احمد الكلبى كلهم عن[٨] الجلال السيوطى عن[٩] ابى بكر

---

[١] سلة بالفتح والتشديد لاهر ظرفى لطعام وجامہ ومیوہ در روے نہند ۱۲ منتخب [٢] علامہ احادیثہ (۴۰۰۸) کشف الظنون صفحہ ۳۴/۲ ۱۲ [٣] الکرخى نسبة الى كرخ محلة ببغداد ۱۲ كذا فى الارشاد

ابن صدقة المناوی عن[10] محمد بن المطهر عن[11] ابی النون یونس بن ابراهیم الدبوسی عن[12] ابی الحسن علی بن الحسین المغیر عن[13] الفضل بن سہل الاسفرائنی عن[14] ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی ح والسیوطی یروی عن[9] محمد ابن مقبل عن[10] الحراوی عن[11] فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن[12] عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی قال انا به[13] الشیخان ابو البدر ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد الدومی[ف۱] سماعا علیہما ملفقا[ف۲] قالا اخبرنا به[14] الحافظ الکبیر ابو بکر احمد ابن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن[15] ابی عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی عن[16] ابی علی محمد بن احمد اللؤلؤی عن مؤلفها الامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث (ابن عمرو ۱۲) السجستانی رحمہ اللہ تعالٰے

تنبیہ ابو داؤد هو سلیمان بن الاشعث بن اسحٰق بن بشیر بن شداد ابن عمرو بن عمر السجستانی بکسر السین الاولٰی وبفتح وبکسر الجیم وسکون

ف۱ الدومی بالضم لغة وبالفتح عند اهل الحدیث منسوب الی دومة الجندل موضع بین الشام والعراق ۱۲ ارشاد

ف۲ ملفقا ای البعض من ابی البدر والبعض من ابی الفتح ۱۲ ارشاد۔

محمد عبد الهادی غفرلہ

السین الثانیۃ معرب سیستان من نواحی ھراۃ من بلاد خراسان الازدی صاحب السنن **ولد** سنۃ اثنتین و مائتین وھو احد ائمۃ المسلمین و الحفاظ و الجھابذۃ المکثرین الذین یعتمد علیھم و یرجع الیھم **قال** بعضھم و ھو ثانی الشیخین فی علمھما و فضلھما سکن البصرۃ و روی سننہ ببغداد فاخذھا اھلھا عنہ و عرضہ علی احمد بن حنبل فاستجادہ و استحسنہ **وقال الجلال** لم یسبقہ احد فی زمنہ الی معرفتہ بتخریج العلوم **وقال** غیرہ ھو احد حفاظ الحدیث سندا و علما و عللا و متن ثم قال جمع الین لہ الحدیث کما الین الحدید لداود علی نبینا و علی سائر الانبیاء و المرسلین افضل الصلوۃ و السلام سمع خلائق کاحمد و القعنبی و سلیمان بن حرب و قتیبۃ و روی عنہ خلائق کالترمذی و النسائی **قال** کتبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمسمائۃ الف حدیث انتخبت منھا ما ضمنتہ کتاب السنن و احادیثہ اربعۃ الاف و ثمانمائۃ لیس فیھا حدیث اجمع الناس علی ترکہ **قال** ابن الاعرابی من عندہ کتاب اللہ و سنن ابی داؤد لم یحتج معھما الی شیئ من العلم **وکان** لابی داؤد کم واسع و کم ضیق فقیل لہ ما

هذا قال الواسع للكتب والضيق لا يحتاج اليه توفي سنة خمس و
سبعين ومأتين وذكر جماعة من الشافعية في كتبهم انه شافعي و
كان سبب ذلك كثرة اخذه من اصحاب الشافعي وفيه نظر ظاهر بل
الظاهر انه حنبلي انتهى ما في المسائيد وغير ذلك من كتب الرجال -

الجامع الكبير اعني سنن الحافظ ابي عيسى الترمذي

رحمه الله تعالى ارويه عن شيخنا العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن شيخنا الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد منة الله عن الا...
الكبير عن السيد نور الدين ابي الحسن على بن احمد الصعيدي
العدوى المالكي عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن
على العجيمي المكي عن الشيخ احمد العجل عن الامام المحب يحيى بن
مكرم عن جده الامام محمد بن محمد عن الزين المراغي عن احـ...
ابن ابي طالب الحجار عن ابي المنجا عبد الله بن عمر اللتي عن
ابي الوقت عبد الاول بن عيسى السجزي انا القاضي ابو عامر محمو...
ابن القاسم الازدي عن عبد الجبار بن محمد الجراحي عن محمد المحبو...

ولد ثلث وسبعون سنه ١٢ بستان المحدثين

المروزی عن الحافظ الحجۃ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ الترمذی ھو ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک

السلمی والترمذی بتثلیث الفوقیۃ وکسر المیم او ضمہا کلہا مع اعجام

الذال نسبۃ لمدینۃ قدیمۃ علی طرف جیحون نہر بلخ وھو الامام

الحجۃ الاوحد الثقۃ الحافظ المتقن اخذ عن البخاری وغیرہ قال

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرضت کتابی ای کتاب السنن[1] المسمی

بالجامع علی علماء الحجاز والعراق وخراسان فرضوا بہ وقالوا

من کان فی بیتہ فکانما فی بیتہ نبی یتکلم - مات[2] الترمذی

بترمذ اواخر رجب سنۃ تسع وسبعین ومائتین کذا قالہ جمع

مؤرخون انتہی ما فی مسانید ابن حجر مختصراً ملخصاً

[5] سنن النسائی الصغری المسماۃ بالمجتبیٰ او المجتنیٰ للامام النسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ - ارویہا عن شیخنا الحبیب حسین

---

[1] ولہ تصانیف کثیرۃ فی علم الحدیث - وھذا کتابہ الصحیح احسن الکتب واحسنہا ترتیباً واکثرہا فائدۃ واقلہا تکراراً وفیہ ما لیس فی غیرہ من ذکر المذاہب وغیرہا من الفوائد ۱۲ اکمال

[2] و فی الاکمال لیلۃ الاثنین لثالث عشرۃ من رجب سنۃ ۲۷۹ انتہی واللہ تعالیٰ اعلم

(کاتب محمد ضیاء خان غفر اللہ لہ)

عن[2] والده عن[3] الشيخ عمر العطار ح وارويها عن[1] فقيه عصره الشيخ
احمد ابی الخير شيخ الخطباء بالمسجد الحرام وعن[1] العلامة الشيخ
محمد سعيد القعقاعی کلاهما عن[2] السيد عبد الله کوجک عن[3] الشيخ
عمر العطار عن[4] الشيخ ابی النور علی بن عبد البر الونائی عن[5] الشهاب
احمد جمعة البجيرمی عن[6] المعمر احمد بن رمضان الشافعی الازهری
عن الشمس البابلی ح ويرويها الشيخ[3] عمر عن[4] الشيخ محمد طاهر سنبل عن[5] الشيخ
محمد عارف عن[6] محدث وقته الشيخ حسن العجيمی عن[7] البابلی عن[8] الشهاب
احمد بن خليل السبکی وابی النجا سالم بن محمد السنهوری عن[9]
الغيطی عن[10] زکريا عن[11] الزين رضوان بن محمد عن[12] البرهان ابراهيم
ابن احمد التنوخی عن[13] ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن[14] ابی طالب
عبد اللطيف بن محمد بن علی القبيطی عن[15] ابی زرعة طاهر بن محمد
ابن طاهر المقدسی عن[16] ابی محمد عبد الرحمن بن احمد الدونی[1]
عن[17] احمد بن حسين الکسار عن[18] ابی بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن السنی

---

[1] الدون قرية بدينور ۱۲ ثبت ابن عابدين ـ عبد الهادی غفر الله له

الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ النسائی ھو احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن عزبن

دینار الخراسانی احد الائمۃ الحفاظ العلماء الفقہاء بل احد ائمۃ الدنیا

فی الحدیث والمشہور فیہ اسمہ وکتابہ سمع من کثیرین من مشائخ

الشیخین البخاری ومسلم ومن ابی داؤد واٰخرین ببلاد کثیرۃ و

اقالیم مختلفۃ واتسع اخذہ ورحلتہ ولد رحمہ اللہ تعالیٰ بخراسان

سنہ ۲۱۵ھ وکان شافعیا مذھبا وکان یصوم یوما ویفطر یوما قال

الدار قطنی ھو مقدم علی الحدیث اکثر من ان یذکر ومن نظر فی

کتابہ تحیر فی حسن کلامہ ودخل دمشق فسئل عن معاویۃ ففضل

علیا علیہ رضی اللہ عنہما ولما ذکروا لہ فضائل معاویۃ مریدین

بذلک تفضیلہ علی علی رضی اللہ عنہ قال لھم منکرا علیھم الا

یرضی معاویۃ ان یکون راسا براس حتی یفضل وقولہ راسا براس

انما ھو من باب التنزل مع الخصم لاجماع اھل السنۃ علی ان علیا

رضی اللہ عنہ افضل فاخرج من المسجد ود اسوہ بالارجل حتی

اشرف علی الموت فتوفی رضی اللہ عنہ یوم السبت ثالث عشر من

صفر الخير سنة ٣٠٣ ثلث وثلثمائة فحمل الى الرملة ومات بها ودفن
بالبيت المقدس وقيل اوصى ان يحمل الى مكة فحمل اليها ودفن بين
الصفا والمروة عن ثمان وثمانين سنة كما قاله الذهبي وغيره
وكانه بناه على قول النسائي عن نفسه يشبه ان يكون مولدي سنة
خمس عشرة ومائتين ونسا بفتح النون والسين المهملة من كور
نيسابور وقيل من ارض فارس والنسبة اليها نسائي بهمزة الالف
وقد يقال النسوي قيل وهو القياس وما اشتهر الآن من حذف الالف
بعد الهمزة لا اصل له الا ان يدعى انه للتخفيف انتهى مختصرا

سنن الامام ابي عبد الله ابن ماجه القزويني رحمه الله تعالى

اروبها عن العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ عبد الغنى
الدهلوى المدنى عن العلامة محمد عابد السندى عن الشيخ يوسف
المزجاجي عن ابيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ عبد الله
ابن سالم البصرى عن الشيخ علاء الدين البابلي عن خاله سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم الغيطي عن زكريا الانصارى عن ابن حجر

سنة علة احاديثها (٤٠٠٠) ١٢

العسقلانی ح وارویہا عالیا بالسند المذکور فی سنن النسائی
الشیخ عمر العطار عن العلامۃ محمد الکزبری والشیخ مصطفی الرحمتی
کلاھما عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن نجم الدین محمد الغزی عن
والدہ البدر عن الحافظ السیوطی وشیخ الاسلام زکریا عن ابن
حجر العسقلانی عن الشیخ ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن
الشیخ ابی العباس الحجار عن الانجب بن ابی السعادات عن الحافظ
ابی زرعۃ عن الفقیہ ابی المنصور محمد بن الحسن بن احمد القزوینی
عن ابی طلحۃ القاسم بن ابی المنذر الخطیب عن ابی الحسن علی
ابن ابراھیم ابن سلمۃ بن بحر القطان عن ابی عبد اللہ محمد بن
یزید المعروف بابن ماجہ القزوینی رضی اللہ عنہ تنبیہ ابن
ماجہ ھو ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن عبد اللہ بن ماجہ القزوینی
مولی ربیعۃ بن عبد اللہ الامام الحافظ احد الاعلام صاحب السنن
التی یکفیہا شرفا انہا جعلت من الکتب الستۃ والسنن الاربعۃ
بعد الصحیحین بعد ان کان المکمل لذلک ھو موطا الامام مالک مع
کونہا شارحۃ عما حرص علیہا اصحاب الکتب الخمسۃ من المقاصد

التی ینذبرها المحدث ومع کثرۃ احادیثها الضعیفۃ بل فیها احادیث
منکرۃ بل نقل عن الحافظ المزی ان الغالب فیما انفرد به الضعف
ولذا اجری کثیرا من القدماء علی اضافۃ المؤطاء وغیرہ الی الخمسۃ
وطاف (ای ابن ماجہ) البلاد حتی سمع اصحاب مالک واللیث وروی
عنه خلق کثیرون منهم ابو الحسن القطان توفی لثمان بقین من رمضان
سنۃ ثلاث او خمس وسبعین ومائتین ومولدہ سنۃ تسع ومائتین

المؤطا لامام دار الهجرۃ ابی عبد اللہ مالک بن انس

رضی اللہ عنه۔ اخبرنی به العلامۃ الشیخ عبد الحق عن العلامۃ الشیخ
عبد الغنی المحدث المدنی عن العلامۃ الشیخ اسحاق المحدث الدهلوی
ح وارویه عالیا بدرجۃ عن الشیخ محمد یعقوب علی الدهلوی عن
الشیخ اسحاق المذکور وایضا ارویه مساویا له عن الشیخ احمد
جمال المکی عن مولانا فضل الرحمن المرادابادی کلاهما عن مولانا
عبد العزیز الدهلوی عن والدہ قال اخبرنا بجمیع ما فی المؤطا روایۃ
یحیی بن یحیی المصمودی الاندلسی رحمه اللہ تعالی الشیخ محمد وفد اللہ
المالکی قرأۃ منی علیه من اوله الی اخرہ بحق سماعه لجمیعه علی شیخ الحرم

المکی حسن بن علی العجیمی عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری المکی قال اخبرنا
الشیخ عیسی المغربی سماعا من لفظہ فی المسجد الحرام بقرأتہ لجمیعہ علی
الشیخ سلطان بن احمد المزاحی بقرأتہ لجمیعہ علی الشیخ احمد بن خلیل
السبکی بقرأتہ لجمیعہ علی النجم الغیطی بسماعہ لجمیعہ علی الشرف عبد الحق
ابن محمد السنباطی بسماعہ لجمیعہ علی البدر الحسن بن ایوب الحسینی
النسابہ بسماعہ علی ابی عبد اللہ محمد بن جابر الوادیاشی عن ابی
محمد عبد اللہ بن محمد بن ھارون القرطبی سماعا عن القاضی
ابی القاسم احمد بن یزید القرطبی سماعا عن محمد بن عبد الرحمن
ابن عبد الحق الخزرجی القرطبی سماعا عن ابی عبد اللہ محمد بن فرج
مولی ابن الطلاع سماعا عن ابی الولید یونس بن عبد اللہ بن مغیث
الصفار سماعا عن ابی عیسی یحیی بن عبد اللہ سماعا قال اخبرنا عم والدی
عبید اللہ بن یحیی سماعا قال اخبرنا والدی یحیی بن یحیی اللیثی المصمودی
سماعا عن امام دار الھجرۃ مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ الا ابوابا
ثلثۃ من اخر الاعتکاف فعن زیاد بن عبد الرحمن عن الامام مالک
ابن انس رضی اللہ تعالی عنہ ح وارویہ عن العلامۃ الحبیب حسین

ابن محمد الحبشی عن[2] العلامۃ الشریف محمد بن ناصر عن[3] العلامۃ
یوسف بن مصطفی الصاوی المصری عن[4] العلامۃ الشیخ محمد بن محمد
ابن احمد بن عبد القادر الامیر ح وارویہ عالیا عن[1] العلامۃ الشیخ
محمد حسب اللہ المکی وعن[1] الشیخ عبد الجلیل المدنی کلاھما عن[2] العلامۃ
عبد الغنی الدمیاطی عن[3] الشیخ الامیر الکبیر عن[4] الشیخ نور الدین
ابی الحسن علی بن محمد العربی السقاط المالکی عن[5] شارح الامام
العلامۃ الشیخ محمد الزرقانی عن[6] والدہ العلامۃ عبد الباقی الزرقانی
عن[7] الشیخ علی الاجھوری عن[8] الشیخ محمد بن احمد الرملی عن[9] شیخ الاسلام
زکریا الانصاری عن[10] الحافظ ابن حجر العسقلانی عن[11] نجم الدین محمد بن
علی بن عقیل البالسی عن[12] محمد بن علی المکفی عن[13] محمد بن محمد الدلاصی
عن[14] عبد العزیز بن عبد الوہاب بن اسماعیل عن[15] جدہ اسمعیل بن
الطاہر عن[16] محمد بن الولید الطرطوسی عن[17] سلیمان بن خلف الباجی
عن[18] یونس بن عبد اللہ بن مغیث عن[19] ابی عیسٰی یحیٰی بن یحیٰی
ابن یحیٰی عن[20] عم ابیہ عبید اللہ ابن یحیٰی عن[21] ابیہ یحیٰی
ابن یحیٰی اللیثی الاندلسی عن[22] الامام مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ

ولنا فيه اسانيد كثيرة كما نرويه عن الشيخ عبد الله القدومي والشيخ صالح والشيخ فالح والشيخ اسعد والشيخ شعيب والشيخ السيد سالم البار والشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ المنصوري والشيخ احمد جمال المكي وغير ذلك - لكن التطويل لا يخلو عن الملال والمقصود التبرك بالانتظام في سلوك هذه المسالك - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف في ذلك - تنبيه قال العلامة الامير الكبير في ثبتنا قلا من المنح البادية في الاسانيد العالية ما نصه وقال ابو زرعة لو حلف رجل بالطلاق على احاديث مالك التي في المؤطاء انها صحاح كلها لم يحنث - وكان الشافعي يقول ما على الارض كتاب اقرب الى القران من كتاب مالك بن انس وانما سمي كتابه المؤطاء لانه عرضه على بضعة عشر تابعيا وكلهم واطاه على صحته والحامل اذا امسكته بيدها وضعت في الحال انتهى وقال فيه ايضا ويحيي الاندلسي هذا لا رواية له في شيئ من الكتب الستة وروى المؤطاء ايضا عن مالك يحيي بن يحيي التميمي النيسابوري شيخ الشيخين وغيرهما وهو المروي عنه في الكتب الستة ومن

لاخبرة له بلتبس عليه هذا بذاك **ومالك** وهو مالك بن انس بن
مالك بن ابى عامر بن عمرو الاصبحى ابو عبد الله المدنى الفقيه
امام دار الهجرة راس المتقنين حتى قال البخارى اصح الاسانيد
كلها مالك عن نافع عن ابن عمر من السالفة - **وفى كتاب الانساب**
لابن عبد البران الامام مالك رحمه الله تعالى سمى عالم المدينة
وانتشر علمه فى الامصار واشتهر فى سائر الاقطار وضربت له اكباد
الابل وارتحل الناس اليه من كل فج عميق وانتصب للتدريس و
هو ابن سبع عشرة سنة وعاش قريبا من تسعين ومكث يفتى الناس
ويعلم الناس نحوا من سبعين سنة وشهد له التابعون بالفقه والحديث اهـ
وفى الروض الفائق انه العالم الذى يشير به النبى صلى الله عليه
وسلم فى الحديث الذى رواه الترمذى وغيره وهو قوله صلى الله عليه
وسلم ينقطع العلم فلا يبقى عالم اعلم من عالم المدينة **وفى حديث**
اخر عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه يوشك الناس ان يضربوا
اكباد الابل فلا يجدون عالما اعلم من عالم المدينة **قال** سفيان بن
عيينة كانوا يرونه مالكا وقال عبد الرزاق كنا نرى انه مالك

فلا یعرف هذا الاسم لغیرہ ولاضربت اکباد الابل الی احد مثل ما ضربت الیہ وقال ابن مصعب سمعت مالکا یقول ما افتیت حتی شہد لی سبعون شیخا انی اہل لذلک وقال الشافعی لولا مالک وسفیان لذہب علم الحجاز اھ مات مالک رحمہ اللہ سنۃ تسع وسبعین ومائۃ وکان مولدہ[1] سنۃ ثلث وتسعین وقال الواقدی بلغ تسعین سنۃ اھ تقریب التہذیب۔

مسند الامام الہمام ابی حنیفۃ النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جمع الحافظ ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن الحارث الحارثی۔ ارویہ عن الشیخ صالح کمال عن والدہ العلامۃ صدیق کمال عن الشیخ عبد الرحمن ابن الشیخ محمد الکزبری عن والدہ عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن النجم محمد الغزی عن والدہ البدر عن زکریا الانصاری عن عبد السلام بن احمد البغدادی عن الشرف ابی طاہر بن الکویک عن ام عبد اللہ زینب بنت الکمال

[1] او خمس وتسعین ۱۲ کمال

المقدسية عن[١٢] عجيبة بنت الحافظ ابی بکر الباقداری عن[١٣] ابی الخیر محمد

ابن احمد الباغبانی عن[١٤] ابی عمرو عبد الوهاب بن ابی عبد الله محمد بن

یحیی بن منده عن[١٥] ابیه عن[١٦] مخرجه ابی محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب

الحارثی عن[١٧] ابی الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن الولید عن[١٨] محمد بن یحیی الازدی

عن[١٩] الهیاج ابن بسطام عن[٢٠] الامام ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه عن[٢١]

حماد عن[٢٢] ابراهیم عن[٢٣] علقمة عن[٢٤] عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یجمع الله العلماء یوم القیمة

فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم خیرا اذهبوا الی الجنة

فقد غفرت لکم ما کان منکم وبالسند الی ابی حنیفة رضی الله

تعالی عنه عن انس رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی

الله علیه وسلم یقول طلب العلم فریضة علی کل مسلم وارویه عن الشیخ

محمد حسب الله عن[٢] الشیخ ابراهیم السقا عن[٣] العلامة ثعیلب عن[٤]

الشهاب احمد الجوهری عن[٥] الشیخ عبد الله البصری عن[٦] الشیخ محمد بن سلیمان

المغربی عن السراج عمر الالجانی عن الزین زکریا عن[٩] ابن الفرات

عن عمر بن الحسن عن[١١] ابن البخاری عن[١٢] ابی الفرج عبد الرحمن بن علی

مسلسل بقرائة الحنفی المعنون[٢١]

ابن الجوزی عن[13] الحافظ محمد بن ناصر السلامی عن[14] ابی عمرو عبدالوهاب

ابن ابی عبداللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی بن مندہ الی آخر

السند المتقدم

مسند[9] ابی حنیفة رضی اللہ تعالی عنہ جمع الحافظ الحسین

سـ ٩

ابن محمد بن خسرو رحمہ اللہ تعالی اروبہ بالاسناد الی زکریا

الانصاری عن[9] ابن حجر العسقلانی عن[10] الصلاح ابن ابی عمر عن[11] الفخر

ابن البخاری عن[12] ابی طاہر برکات بن احمد الخشوعی الدمشقی عن[13]

جامعه ابی[1] عبداللہ الحسین بن محمد بن خسرو البلخی قال البلخی[14] اخبرنا

ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون عن[15] القاضی ابی سعد

عبدالملک بن عبدالرحمن السرخسی عن[16] ابیه محمد بن عبداللہ بن

بنت الوزیر ابی العباس الاسفرائنی عن[17] الحسن بن علی الاسواری

عن[18] جعفر بن محمد عن[19] یونس بن حبیب عن[20] ابی داؤد الطیالسی

عن الامام المسند الهمام ابی حنیفة رضی اللہ تعالی عنہ تنبیه

---

[1] وفاته سنة ست وسبعین وخمسمائة کذا فی مدارج الاسناد ١٢ محمد عبدالمعاد غفر اللہ له

ابو حنیفۃ[1] هو النعمان بن ثابت الکوفی ولد سنۃ ثمانین وذهب
ثابت ابوہ الی علی کرم اللہ وجهہ وهو صغیر ه عالہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ
فکان هذا الامام من اثار تلک الدعوۃ وناهیک بذالک شرفا لہ
رضی اللہ تعالی عنہ ومن ثم قدمہ اللہ علی ائمۃ عصرہ الذی هو عصر
التابعین فانہ من اوساطهم ولم یظهر اللہ لاحد منهم من الاتباع والشهرۃ
والتقدم ما اظهر لہ وکان رضی اللہ تعالی عنہ عظیم الزهد والورع عرضت
علیہ الدنیا بحذافیرها وولایۃ بیت المال والقضا قالوا لہ المرۃ بعد المرۃ
اما ان تقبل واما ان نضربک مائۃ سوط فاختار عذابهم علی عذاب
اللہ تعالے وسخطهم علی سخط اللہ تعالی لانهم ضربوہ وکرروا علیہ الضرب
لیقبل وهو لا یزید الا اعراضا ونغلظ علیهم فی الجواب حتی انہ قال للخلیفۃ
المنصور وقد قال لہ اقبل منی ولایۃ القضاء لا اصلح لہ فقال لہ الخلیفۃ
کذبت فقال لہ لقد قضیت علی نفسک لانی ان صدقت فانا الکذاب
وان کذبت فکیف تولینی فسکت المنصور لکنہ کان فی نفسہ منہ

[1] من مسانید ابن حجر ملتقطا صفحہ (۲۷) ۱۲

لانه دهی عنده بانه افتی العلویین بجواز الخروج علیه لظلمه فتعلل بما ذکر ثم حبسه وامر بان یکرر علیه الضرب الی ان مات شهیدا فی الحبس ببغداد سنة ۱۵۰ه خمسین ومائة علی المشهور وهی سنة مولد الشافعی رضی الله تعالی عنهما ودفن بمقابر الخیزران **تنبیه آخر** اختلف العلماء فی روایة الامام ابی حنیفة رحمه الله تعالی عن بعض الصحابة رضی الله تعالی عنهم **والصحیح** انه رضی الله تعالی عنه تابعی کما اثبت ذلک جماعة من المحدثین والمشائخ المحققین **وفی الامم لایقاظ الهمم** للعلامة ابراهیم الکورانی عن ابی حنیفة الامام قال ولدت سنة ثمانین وحججت مع ابی سنة ست وتسعین وانا ابن ست عشرة سنة فلما دخلت المسجد الحرام رأیت حلقة عظیمة فقلت لابی حلقة من هذه قال حلقة عبد الله بن جزء الزبیدی صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم فتقدمت فسمعته یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم من تفقه فی دین الله کفاه الله همه ورزقه من حیث لا یحتسب **قال الحافظ ابن حجر** فی الاصابة عبد الله بن جزء الزبیدی هو عبد الله ابن الحرث بن جزء نسب الی جده انتهی **وقال الحافظ ابن عبد البر**

المالكی فی الاستیعاب - عبد الله بن الحارث بن جزء بن عبد الله بن
معدی کرب ابن عمرو بن عسم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید الزبیدی
حلیف ابی وداعة السهمی سکن مصر وتوفی بها بعد ان عمر عمرا طویلا کانت
وفاته بعد الثمانین انتهی مختصرا اقول وبهذا نعلم ان اباحنیفة تابعی
خلافا لمن انکر تابعیته کالنووی فانه قال ادرک جماعة من الصحابة
لکنه لم یلقهم فتدبر قال محدث الشام العلامة العجلونی
الشافعی فی ثبته ان اباحنیفة رضی الله تعالی عنه تابعی
وهو الصحیح وقد نظم بعضهم الصحابة الذین روی عنهم ابوحنیفة
رحمه الله تعالی فقال ؎

ابوحنیفة زین التابعین روی	عن جابر وابن جزء والرضی انس
معقل وحریثی و واثلة[1]	وبنت عجرد علم الطیبین قس

[1] هو ابو الطفیل عامر بن واثلة الکنانی ادرک من حیاة النبی صلی الله علیه وسلم ثمانی سنین نزل الکوفة وصحب علیا رضی الله تعالی عنه فی مشاهده کلها فلما قتل علی انصرف الی مکة فاقام بها حتی مات سنة مائة اه الاستیعاب ج ٢ صفه ٦٤٣ -
محمد عبد الهادی کان الله ذی الابادی

انتهى وقال العلامة ابن حجر فى مسانيد الامام فى مناقبه رضى الله تعالى عنه

اخذ الفقه عن حماد بن سليمان وادرك اربعة من الصحابة بل ثمانية

منهم انس[1] وعبد الله ابن اوفى[2] وسهل بن سعد وابو الطفيل لكن قيل

ادركهم ولم يلق احدا منهم وقد حررت ذلك فى تاليفى المستقل فى

مناقبه انتهى **قلت** ذكر العلامة المذكور مناقبه وغيرها من كراماته

فى الرسالة المستقلة سماها الخيرات الحسان فى مناقب النعمان و

من اراد الاطلاع عليها فليراجعها- **وقال فى الدر المختار** (ج ۱ صفحہ ۴۹)

وصح ان اباحنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط فى

اواخر منية المفتى وادرك بالسن نحو عشرين صحابيا كما بسط فى

اى وجادا فى زمنهم وان لم يرهم كلهم ۱۲ رد المحتار

اوائل الضياء انتهى وقال العلامة ابن عابدين فى رد المحتار ما نصه

وعلى كل فهو من التابعين وممن جزم بذلك الحافظ الذهبى والحافظ

العسقلانى وغيرهما قال العسقلانى انه ادرك جماعة من الصحابة

---

[1] مات انس بن مالك رضى الله تعالى عنه فى قصره بالطف على فرسخين من البصرة سنة ۹۱ احدى وتسعين ودفن هناك ۱۲ استيعاب صفحہ ۳۴ ج ۱

[2] شهد الحديبية وخيبر وما بعد ذلك من المشاهد ولم يزل بالمدينة حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تحول الى الكوفة وهو اخر من بقى بالكوفة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مات سنة سبع وثمانين بالكوفة وكان ابتنى بها دارا فى اسلم وكان قد كف بصره (انتهى استيعاب ج ۱ صفحہ ۳۴۹) ۱۲ عبد الهادى

كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين ولم يثبت ذلك لاحد من
ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري
بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث ابن سعد بمصر انتهى مختصرا
وقال جماعة انه لقى منهم واخذ عنهم وهو الذي صححه على القاري في
سند الانام شرح مسند الامام وكما تقدم آنفا من كتاب الامم
فالحاصل انه امام يعجز اللسان عن تقرير محامده وتحرير مناقبه
قد صنف جمع من العلماء الاعلام والمحدثين العظام في فضائله كتبا
نفيسة وزبرا شريفة **منهم الامام الطحاوي** الف مجلدا سماه
عقود المرجان **وموفق الدين الخوارزمي** مناقب النعمان
ومحي الدين عبد القادر القريشي سماه البستان **وجار الله**
الزمخشري المفسر المشهور الف شقائق النعمان **وعبد الله**
الحارثي الف مجلدا سماه كشف الآثار **وظهير الدين** المرغيناني
الف مناقب النعمان **والمؤرخ يوسف** سبط ابن الجوزي صنف
الانتصار لامام ائمة الامصار **وابو عبد الله** حسين الصيمري
الف مناقب النعمان **وابو العباس** احمد الحماني **ومحمد بن محمد**

الكردری وابو القاسم عبد الله السعدی المعروف بابن ابی العوام
والامام الجلال السیوطی الف کتابا سماه تبییض الصحیفه و
ابن كاس الف تحفة السلطان وابو عبد الله محمد الدمشقی
الصالحی الف عقود الجمان وابو یحیی زکریا النیسابوری وابو احمد
محمد الشعیبی وشمس الدین احمد السیواسی والقاضی ابو جعفر
احمد البلخی الف مختصرا سماه الابانة والقاضی ابن عبد البر المالکی صاحب
الاستیعاب الف کتابا فی مناقب ابی حنیفة والشافعی ومالک رحمهم
الله تعالی سماه کتاب الانتهاء والامام الذهبی الف رسالة سماها
مناقب ابی حنیفة والعلامة ابن حجر المکی الف کتابا سماه الخیرات
الحسان وصارم الدین ابراهیم بن محمد الف کتابا فی ثلث مجلدات
فی فضله وفضل صاحبیه سماه نظم الجمان وغیرهم واما الذین ذکروا
مناقبه فی کتبهم فجمع عظیم من اصحاب المذاهب المختلفة وارباب
المشارب المتفرقة لا یمکن عددهم کما لا یخفی علی من یطالع کتب التاریخ
واسماء الرجال وغیرها من کتب الطبقات

مسند الامام المجتهد محمد بن ادریس الشافعی رضی الله عنه

سنہ ١٠

اروبہ بالسند الی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن محمد بن علاء الدین البابلی عن محمد الحجازی الواعظ الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر وعن فخر الدین ابن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان ابی جعفر محمد ابن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی عن ابی العباس محمد بن یعقوب الاصم عن الربیع بن سلیمان المرادی عن الامام المقدم محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی فیہ طرق اخری ولکن لما کان التطویل موجبا للملال۔ فاقتصرت علی ھذا القدر فانہ کاف لنیل الآمال تنبیہ قال العلامۃ ابن حجر فی مسانیدہ۔ الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ھو ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب۔ بن عبید بن عبد یزید بن ھاشم بن المطلب بن عبد مناف ابن قصی القرشی المطلبی الحجازی المکی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلتقی معہ فی عبد مناف افرد الائمۃ ترجمتہ بالتالیف فزادت المؤلفات فی ذلک علی اربعین تالیفا لکن فی کثیر منہا شیئ کثیر من الموضوع

المفتری لاسیما تالیف الفخر الرازی بل فی تالیف البیهقی مع جلالته فی
فن علم الحدیث و توابعه لبعض الموضوع فاحذر ذلک وحاصل شیئی من
ترجمته لضیق المحل عن استیعاب مقصد من مقاصدها الکثیرة الواسعة
انه قرشی مطلبی اجماعا وامه ازدیة وقد صح فی فضائل قریش والازد
احادیث کثیرة و ورد فی حقه قوله صلی اللہ علیه وسلم عالم قریش یملاء
طبق الارض علما طرقه کثیرة متماسکة فلیس بموضوع ولا قریب منه
خلافا لمن وهم فیه کما نبه علیه ائمة الحدیث کاحمد والبیهقی والنووی
وغیرهم وممن حمله علی الشافعی احمد ثم تبعه العلماء علی ذلک و
وجهوه بانه لم یظهر القرشی من العلوم المدونة المحفوظة المضبوطة
المشهورة المتبعة فی اقطار الارض المکتوبة کما تکتب المصاحف
المتحدث بها فی مجالس الحکام والامراء والفقراء والآثار ما ظهر له
من ذلک ولد بغزة فی سنة خمسین سنة وفاة ابی حنیفة بل
یوم موته ونشأ یتیما فی حجر امه فی ضیق عیش بحیث کانت تترک
تعلیمه لعجزها عن اجرة المعلم لکن الهمه اللہ تعالی ان ما تعلمه علمه بعد
ذهاب المعلم لغیره فرأی المعلم ان نفعه بذلک اکثر من اجرة تعلیمه واخذها

فاسقطها عنہ فاستمر حتی ختم القرآن لسبع ثم حبب الیہ مجالسۃ العلماء
فکان یکتب ما استفادہ منہم فی نحو العظم لعجزہ عن الورق۔ ولما مضی
من عمرہ ثلاث عشر سنۃ وقد حفظ المؤطاء رحل الی مالک بالمدینۃ
فلازمہ فبالغ فی اکرامہ لنسبہ ولما رآہ منہ مما ازداد منہ تعجبہ منہ
من الفہم والعلم والادب والعقل۔ واجازہ شیخہ مسلم الزنجی بالافتاء
وعمرہ نحو خمسۃ عشر سنۃ۔ واستمر عند مالک الی ان توفی فرحل
من المدینۃ وسنّہ نحو تسع وعشرین سنۃ الی الیمن وتولی القضاء
بہا ثم رحل الی العراق فناظر محمد بن الحسن وغیرہ ونشر علم الحدیث
ومن ثم سموہ ناصر السنۃ واصحابہ اہل الحدیث وشاع فضلہ
الی ان ملاء البقاع والاسماع ودون علم اصول الفقہ ولم یسبقہ
احد الی ذلک فصنف فیہ الرسالۃ فاجمع اہل عصرہ علی انہ من الخوارق
ومن ثم قال المزنی قرأتہ خمسمائۃ مرۃ ما من مرۃ الا واستفدت
فیہ فائدۃ جدیدۃ وانا انظر فیہ خمسین سنۃ وما اعلم انی نظرت فیہ
مرۃ الا واستفدت منہ شیئا لم اکن عرفتہ۔ ومجموع مولفاتہ
مائۃ وثلثۃ عشر وسار ذکر مؤلفاتہ الجدیدۃ فی شاسع الاقطار

فقصده الناس لاجلها ثم قصدوا لعده راويها - كان رحمه الله تعالى
يحفظ من الشعر ما يبهر العقل من ذلك قوله اروی لثلاثمائة شاعر مجنون
ای فكم العقلاء و قوله احفظ خمسمائة قصيدة بخمسمائة امرأة وكان
حجة فی النحو و اللغة كما صرح به الائمة حتی ابن الحاجب فی شافيته
ومن جملة ثناء محمد بن الحسن عليه قوله ان تكلم اصحاب الشافعی يوما فلسان
الشافعی يعنی لما اودع فی كتبه ومن ثم **قال** الزعفرانی كانوا ارقودا
فايقظهم **وقال احمد** ما مس احد محبرة الا وللشافعی فی رقبته منة
وربما اوقد له المصباح فی الليلة ثلاثين مرة فاستنبطت منه فی
كل مرة احكاما كثيرة وانما لم يبق السراج دائم الوقود **قال** ابن اختته
لا مه لان الظلمة اجلى للقلب **وكان** يكتب ثلث الليل ثم يصلی ثلثه
ثم ينام ثلثه ولعل المراد ان هذا غالب احواله حتی لا ينافی ما مر انه
كان يحيی الليل كله فی الاستنباط من القرآن وكان يختم كل يوم ختمة
وجمع الله فيه كل خير كما قاله احمد وقال ما كذبت قط ولا حلفت بالله
صادقا ولا كاذبا ولی منذ عشرين سنة ما شبعت وله فی السخاء
اليد الطولی قدم من صنعاء الی مكة بعشرة آلاف دينار واعطی من

اصلح له شسع نعله ستة دنانير واعتذر اليه بانه لم يجد غيرها

ورائ النبي صلى الله عليه وسلم في النوم قبل حلمه فقال يا غلام

قال لبيك يا رسول الله قال ممن انت قال من رهطك قال ادن مني

فدنى منه ففتح فمه وامر ريقه على لسانه وفمه وشفتيه وقال امض

بارك الله فيك فما الحن بعد في حديث ولا شعر وما مر على شيئ

الا حفظه وقال ايضا رأيت بمكة في زمن الصبا في الزمن رجلا

ذا هيئة يؤم الناس في المسجد فلما فرغ من صلوته اقبل على الناس

يعلمهم فدنوت منه فاخرج ميزانا من كمه فاعطاني اياه وقال

هذا لك قال فسألت المعبر فقال انك تصير اماما في العلم وتكون

على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما

الميزان فانك تعلم حقيقة الشيئ على ما هو عليه قال الربيع ورأيت

انا قبل موته ان آدم صلى الله على نبينا وعليه وسلم مات ويريدون

ان يخرجوا بجنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا

موت اعلم اهل الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما

كان يسيرا حتى مات الشافعي رضي الله تعالى عنه اخر رجب

سنہ اربع ومائتين عن اربع وخمسين سنہ

ومن كراماته الباهرة انهم ارادوا تحويله الى بغداد فدافع المصريون فلم يقدروا وشرع فى الحفر فلما وصلوا قرب اللحد فاحت منه رائحة طيبة ما شموا مثلها بحيث سكروا من طيب رائحته وما تمكنوا من الوصول اليه فكفوا وصار ذلك معدودا فى اعظم مناقبه وقد اتفق العلماء قاطبة من سائر الفرق من اهل الفقه والاصول والحديث وغيرهما على ثقته وعدالته وامانته وورعه وتقواه وجوده وحسن سيرته وعلو قدره فالمطنب فى وصفه مقصر والمسهب فى مدحه مقتصر انتهى ملتقطا

مسند الامام المجتهد احمد بن حنبل رضى الله تعالى عنه

ارويه عن العلامة الحبيب حسين الحبشى عن الشريف محمد بن ناصر عن عابد السندى عن حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المشرفة عن محمد ابن الطيب المغربى عن حسن العجيمى عن ابراهيم بن محمد الميمونى عن الوسلى عن زكريا الانصارى ح وارويه ايضا عن صالح كمال عن والده وعن السيد احمد دحلان كلاهما عن عبد الرحمن

الکزبری ح وارویہ عالیا عن[1] عبداللہ القدومی النابلسی عن[2] عبدالرحمن
الکزبری عن[3] احمد بن عبید العطار عن[4] اسمعیل العجلونی عن[5]
عبدالغنی النابلسی عن[6] النجم محمد الغزی عن[7] والدہ البدر محمد الغزی
عن[8] زکریا الانصاری عن[9] العزعبدالرحیم عن[10] ابی العباس احمد الجوخی
عن[11] ام محمد زینب بنت مکی الحرانیۃ عن[12] ابی علی حنبل الرصافی
عن[13] ابی القاسم ہبۃ اللہ الشیبانی عن[14] ابی الحسین التمیمی عن[15]
ابی بکر احمد القطیعی عن[16] عبداللہ بن الامام احمد بن حنبل عن
ابیہ الامام احمد الشیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنبیہ
ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال الشیبانی
المروزی ثم البغدادی قال العلامۃ ابن حجر فی کتاب مسانیدہ صفحہ ۹۱
ہو الامام البارع المجمع علی امامتہ وجلالتہ وورعہ وزہادتہ
ووفور علمہ وسیادتہ رحل الی الحجاز والشام والیمن وغیرہا
سمع من سفیان بن عیینۃ واقرانہ وروی عنہ جماعۃ من
شیوخہ وخلائق آخرون لا یحصون منہم البخاری ومسلم وکثر ثناء
الائمۃ علیہ حتی قال بعضہم رأیت ثلثۃ لم ار مثلہم ابدا وذکرہ منہم

وقال بعضهم ما اعلم احدا يحفظ على هذه الامة امر دينها الا هو وقال
ابو زرعة كانت كتبه اثني عشر حملا وكان يحفظها على ظهر قلبه
وقال مرة اخرى كان يحفظ الف الف حديث وقال ابراهيم الحربي كان
الله جمع فيه علم الاولين والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويمسك
ما شاء وقال الشافعي ما رأيت اعقل من احمد وسليمان ابن داؤد
الهاشمي وجاء انسان بثلاثة آلاف دينار وقال ورثتها من ابي ومالي
حلال فابى ان يقبلها وقال لا حاجة لي فيها انا في كفاية ومن
دعائه اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك صنه عن السؤال
لغيرك وقال التاج السبكي مسنده اصل من اصول هذه الامة
انتهى ملتقطا وقال صاحب الكشف في ذكر مسنده انه يشتمل على ثلاثين
الف حديث في اربعة وعشرين مجلدا من نسخة الوقف بالمستنصرية
وهو كتاب جليل من جملة اصول الاسلام وقد وقع له فيه ما ينوف عن
ثلاثمائة حديث ثلاثية الاسناد ذكروا ان احمد بن حنبل شرط فيه
ان لا يخرج الا حديثا صحيحا عنده قال ابو موسى المديني لكن يقال
ان فيه احاديث موضوعة كما ذكره البقاعي وزائده لولده عبد الله ام

فائدة في ثبت الامير ان سلسلة الذهب المشهورة بين المحدثين احمد عن الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر لا يعرف بها الا اربع احاديث اوردها احمد في مسنده وهي للشافعي في الام اه قال العلامة ابن حجر في مسانيده فائدة مهمة يتعين حفظها لعظيم جدواها وغزارة ما فيها وحاصلها ان ابن الصلاح شذ ففضل كتب السنن على مسند احمد واعترضوه وردوا عليه بان الامر ليس كما زعم كيف وهو اكبر المسانيد واحسنها وضعا وانتقاء فانه لم يدخل فيه الا ما يحتج به مع كونه انتقاه من اكثر من سبعمائة الف حديث وخمسين الف حديث وقال ما اختلف فيه المسلمون من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعوا فيه الى المسند فان وجدتموه والا فليس بحجة ومن ثم بالغ بعضهم فاطلق الصحة على كل ما فيه والحق ان فيه احاديث كثيرة ضعيفة وبعضها اشد في الضعف من بعض حتى ان ابن الجوزي قد ادخل كثيرا منها في موضوعاته لكن تعقبه بعضهم في بعضها وفي سائرها شيخ الاسلام والحفاظ ابن حجر وحقق نفي الوضع عن جميع احاديثه

وانه احسن انتقاءً وتحريراً من الكتب التى لم يلتزم مصنفوها الصحة
فى جمعها انتهى مختصرا وقال ايضا فى مسانيده وامتحن رضى الله عنه
المحنة المشهورة التى كانت سببا لمزيد رفعته فى الدنيا والاخرة اهـ
ثم ذكر العلامة المذكور تلك المحنة وتركتها خوفا من التطويل
وفيه ايضا ان رمى لبعض ضاربيه بالبرص الشديد جدا وذكر
هذا الابرص ان جملة ضاربيه مائة وخمسون رجلا وذكر الربيع
ان الشافعى رضى الله تعالى عنه دفع اليه كتابا وهو بمصر وامره
ان يذهب به الى احمد ببغداد ويأتيه بالجواب فذهب اليه
فصادفه عقب صلوٰة الصبح فذكرت له القصة ودفعت له
الكتاب فلما قرأه تغرغرت عيناه فقلت ما فيه قال فيه انه رأى
النبى صلى الله عليه وسلم فى النوم فقال له اكتب الى ابى عبد الله
فاقرأ عليه السلام وقل له انك ستمتحن وتدعى الى خلق القران
فلا تجبهم فيرفع الله لك علما الى يوم القيمة قال الربيع فقلت
له البشارة يا ابا عبد الله فخلع احمد قميصه الذى على جلده
فاعطانيه فاخذت الجواب ورجعت الى مصر وسلمته الى الشافعى

رضی اللہ عنہما فقال ما الذی اعطاک قلت قمیصہ قال لاتغسلہ
فیہ ولکن بلہ وارفع الی الماء لاتبرک بہ **ولد** رضی اللہ عنہ فی
شہر ربیع الاول سنۃ اربع وستین ومائۃ **وتوفی** سنۃ ٢٤١
احدی واربعین ومائتین علی الاصح المشہور وکان قبرہ ظاہرا
ببغداد یتبرک بہ فطمستہ الروافض لما استولوا علیہا قریب زماننا
ثم اعادہ سلطاننا خلیفۃ الخلفاء الراشدین عز نصرہ وکبت
اعدائہ بہیبۃ ظاہرۃ وابہۃ وافرۃ فہو بہا الآن یزار و
یتبرک بہ وکشف لامر فروی حتی کفنہ لم یتغیر فیہ شیئ
واختلفوا فی عدد المصلین علیہ ومن جملۃ ذلک ما قیل ان الارض
المبسوطۃ التی وقف الناس للصلوۃ علیہا مسحت فوسعت
بقدر ستمائۃ الف واکثر سوی ما کان فی الاطراف والسفن وقیل
کانوا الف الف وثلثمائۃ الف **قال** ابو زرعۃ بلغنی ان المتوکل
امر ان یمسح الموضع الذی وقف علیہ الناس للصلوۃ علی احمد فبلغ
مقام الفی الف وخمسمائۃ الف **وعن** بعض جیران احمد انہ اسلم
یوم موتہ من الیہود والنصاری والمجوس عشرون الفا انتہی واللہ

تعالیٰ اعلم

مسند الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ اَرویہ عن شیخنا الحبیب حسین الحبشی وعن شیخنا السید عمر شطا عن السید عیدروس ابن عمر عن السید عبداللہ بن الحسین بن عبداللہ بلفقیہ عن والدہ السید حسین عن والدہ السید عبداللہ وخالہ السید عیدروس بن عبدالرحمن بلفقیہ والامام محمد بن سہل مولی الدویلہ ثلاثتہم عن العلامۃ الوجیہ السید عبدالرحمن بن عبداللہ بلفقیہ عن والدہ السید عبداللہ بلفقیہ وعن علامۃ وقتہ الشیخ ابراھیم الکردی الکورانی کلاھما عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی المدنی عن الرملی عن زکریا الانصاری ح واَرویہ عن العلامۃ الشیخ صالح کمال عن والدہ صدیق کمال عن عبدالرحمن بن الشیخ محمد الکزبری ح واَرویہ عالیا عن العلامۃ القدومی عن العلامۃ الکزبری المذکور عن والدہ عن عبدالغنی النابلسی عن النجم الغزی عن والدہ البدر الغزی عن زکریا الانصاری عن محمد بن مقبل عن جویریۃ بنت احمد الکردی عن ابی الحسن عن علی بن عمر الکردی عن ابی المنجا عبداللہ بن عمر اللتی

ح والشیخ زکریا یروی عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی
عن شهاب الدین احمد الحجار عن ابی المنجا عبد اللہ بن عمر اللتی عن
ابی الوقت عبد الاول ابن عیسی السجزی عن الداؤدی عن عبد اللہ
ابن احمد السرخسی قال اخبرنا ابو عمران عیسی بن عمر السمرقندی عن
مؤلفہ الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن الدارمی رحمہ اللہ تعالی
تنبیہ قال العلامۃ ابو الفتح محمد عبد الرشید بن محمد شاہ الکشمیری
فی مقدمۃ ھذا المسند الشریف ما نصہ وھو الامام الحافظ شیخ
الاسلام قدوۃ الجہابذۃ النقاد الاعلام ذو الفضائل التی سارت
بہا الرکبان شرقا وغربا والفواضل التی اعترفت بہا السیادۃ
عجما وعربا الحافظ الذی لا تعزب عن علمہ شاردۃ ۔ والضابط
الذی استوت لدیہ الطارفۃ والتالدۃ ۔ کلمۃ شہد لہ بہا کل موافق
ومخالف ۔ واقر ببراعتہا المعادی والمؤالف ۔ ابو محمد عبد اللہ
ابن عبد الرحمن ابن الفضل بن بہرام بن عبد الصمد التمیمی السمرقندی
الدارمی [ع] ۔ صاحب السنن المعروفۃ ۔ والدارم بکسر الراء المہملۃ

ع قال الذہبی قال ابو حاتم ثقۃ صدوق وعن احمد بن حنبل وذکر الدارمی فقال
عرضت علیہ الدنیا فلم یقبل ۱۲ تذکرۃ الحفاظ ۔

نسبتہ الی دارم ابن مالک لبطن کبیر من تمیم - ولد سنۃ احدی و
ثمانین ومائۃ و توفی یوم الجمعۃ من ایام عرفۃ سنۃ خمس وخمسین و
مائتین ولہ من العمر اربع وسبعون سنۃ و دفن یوم النحر ببلدۃ
مرو قدس اللہ تعالی روحہ - وجعل فی جنات الفردوس غبوقہ
وصبوحہ - وکان رحمہ اللہ تعالی اماما جلیلا حافظا للحدیث
والقرآن - ملازما لعبادۃ اللہ سبحانہ وتعالی فی کل وقت وان
ذا رحلۃ عظیمۃ - واسفار کثیرۃ - رحل الی بلدان الاسلام ومدن
الایمان - وجمع علم الحدیث من عصابۃ ھذا الشان - وفرسان
ذاک المیدان حتی برع وفاق الاماثل والاقران - فعنت لہ وجوہ
الاکابر والاعیان - واستفاد منہ جماء الغفیری الکائنۃ فی ذلک الزمان
الی ان روی عنہ مسلم بن الحجاج القشیری صاحب الصحیح وابو داؤد
والترمذی من اصحاب السنن وعبد اللہ بن الامام احمد ومحمد بن یحیی
الذھلی رحمھم اللہ تعالی واقروا لہ بکمال الفضل وتمام الاحسان - و
اثنوا علیہ بلسان الجنان والبیان - ولما نعی رحمہ اللہ تعالی الی حضرۃ
البخاری رحمہ اللہ تعالی استرجع وبکی - واطرق وابکی - وانشد ھذا

الشعر ولم یکن ینشد شعراً قط الا ما ورد فی الاحادیث ضرورۃً للروایۃ
وابلاغاً للدرایۃ۔ ؎

ان عشت تفجع بالاحبۃ کلھم　　　وفناء نفسک لا اباً لک افجع

ولا ریب ان ھذہ شہادۃ صادقۃ من الامام البخاری علی صلاح الدارمی
وفلاحہ انتہی وقال ایضاً فی مرتبۃ مسندہ الشریف ھو کتاب قدیم
مبارک فیہ وعلیہ۔ ومؤلف لطیف عالی السند المحتاج الیہ۔ اصل
فی بابہ۔ وفرد فی نصابہ۔ فالقاری لہ لایزال فی ریاضٍ ورلقیہ۔
وعلومٍ متفققہ رشیقۃ۔ وفیہ حلاوۃ مقطع۔ ولطافۃ مترع۔ و
عذوبۃ مشرع۔ وھو مرتب علی الابواب۔ جامع للاحادیث النبویۃ
وآثار الاصحاب۔ وحقہ ان یسمی بالسنن دون المسند وھو الاقرب
الی الصواب۔ لکن اشتہر بالمسند علی خلاف اصطلاح المحدثین
حتی عدہ ابن الصلاح۔ من المسانید علی وجہ الیقین۔ وھذا وھم
من ابن الصلاح۔ کما صرح بہ شارح الالفیۃ الفارق بین السنن
والصحاح۔ قال السیوطی فی تدریب الراوی لشرح تقریب النواوی۔
قیل ومسند الدارمی لیس بمسند بل ھو مرتب علی الابواب وقد سماہ

بعضهم بالصحیح۔ قال شیخ الاسلام ولم ار لمغلطائی سلفاً فی تسمیته
الدارمی صحیحا الا قوله انه رائ بخط المنذری وکذا قال شیخ الاسلام
لیس دون السنن فی الرتبة بل لو ضم الی الخمسة لکان اولی من ابن ماجة
فانه امثل منه بکثیر۔ وقال العراقی فی النکت اشتهر تسمیته بالمسند
کما سمی البخاری کتابه بالمسند لکون احادیثه مسندة قال الا ان
فیه المرسل والمعضل والمنقطع والمقطوع کثیرا علی انهم ذکروا فی ترجمة
الدارمی ان له الجامع والتفسیر والمسند وغیر ذلک فلعل الموجود
الآن هو الجامع والمسند فقط انتهی قال الحافظ الامام ابن حجر رحمه الله
تعالی واول من اضاف ابن ماجة الی الخمسة الفضل بن طاهر فتابعه
اصحاب الاطراف والرجال والناس وجعل غیر واحد السادس الموطاء
او مسند الدارمی انتهی ثم قال العلامة المذکور۔ وذکر الشیخ عابد
السندی فی ثبته[1] عن الشیخ الامام صلاح الدین العلائی انه قال
لو قدم مسند الدارمی بدل ابن ماجة فکان سادساً لکان اولی انتهی

---

[1] المسمی بحصر الشارد ۱۲ عبد الهادی عفی له۔

قلت وقد عدّه الشيخ محمد عبد العزيز الدهلوی طیب الله ثراه فی الطبقة الثالثة من طبقات کتب الحدیث۔ المحتجة بها فی القدیم والحدیث والیه نحا والده الشیخ ولی الله رحمه الله فی مؤلفاته۔ وقال الشیخ عبد الحق الدهلوی قال بعضهم کتاب الدارمی احری والیق بجعله سادس الکتب لان رجاله اقل ضعفا وجود الاحادیث المنکرة والشاذة نادر فیه وله اسانید عالیة وثلاثیاته اکثر من ثلاثیات البخاری کذا فی مقدمة المشکوة قال المغلطائی ان جماعة اطلقوا علی مسند الدارمی بکونه صحیحا فتعقبه الحافظ ابن حجر بانی لم ار ذلك فی کلام احد من یعتمد علیه کیف ولو اطلق ذلك من یعتد به لکان الواقع بخلافه ومع ذلك فلست اسلم ان الدارمی صنف کتابه قبل تصنیف البخاری الجامع لتقدمهما ومن ادعی ذلك فعلیه البیان وتعقبه السید العلامة محمد بن اسمعیل الامیر فی شرحه توضیح الافکار علی تنقیح الانظار

ف[1] ای هذا المسند ١٢ عبد الهادی عفر الله له

بان من ادعى تقدم تصنيف البخاری علی تصنیف الدارمی فعلیه البیان
ایضا وذکر المغلطائی انه ینبغی ان یجعل مسند الدارمی سادسا
للخمسة بدل ابن ماجة فانه قلیل الرجال الضعفاء فلیس فیه الاحادیث
المنکرة والشاذة وان کان فیه احادیث مرسلة موقوفة فهو
مع ذلك اولی من سنن ابن ماجه الی اخر کلامه. قلت ویحتمل
انه اراد تفضیله علی ابن ماجة بخصوصه وان ابن ماجة رجاله
الضعفاء اکثر والاحادیث الشاذة والمنکرة غیر نادرة فیه کما
صرح به السید العلامة محمد بن اسمعیل الامیر فی الشرح المذکور اهـ

١٣ سنن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمه الله تعالی

بالسند الی العجیمی عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی ویحیی
الطبری عن السیوطی ح وارویها عن محمد حسب الله عن مصطفی
المبلط عن محمد الشنوانی عن السید مرتضی الزبیدی عن عمر بن
احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی عن الشیخ عبد الله البصری
عن علی بن عبد القادر الطبری عن عبد الواحد بن ابراهیم الحصاری
عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن السیوطی ح ویرویها الحصاری

ایضا اجازۃ عن السیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عن عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی عن ابی الحسن علی بن الحسن المعروف بابن المقیر عن ابی الکرم المبارک بن الحسن الشهرزوری عن ابی الحسین محمد بن علی المهتدی باللہ عن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ تعالی **تنبیہ** قال الامام الذهبی فی تذکرۃ الحفاظ الدارقطنی الامام شیخ الاسلام حافظ الزمان ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی البغدادی الحافظ الشهیر صاحب السنن **مولدہ** سنہ ست وثلثمائۃ ۳۰۶ سمع البغوی وابن ابی داؤد وابن صاعد والحضرمی وابن درید وابن نیروز وعلی بن عبد اللہ بن مبشر ومحمد بن القسم المحاربی وابا علی محمد بن سلیمان المالکی وابا عمر القاضی وابا جعفر احمد بن البهلول وابن زیاد النیسابوری وبدر بن الهیثم القاضی واحمد بن القسم الفرائضی وابا طالب الحافظ وخلائق ببغداد والبصرۃ والکوفۃ وواسط **وارتحل** فی کہولتہ الی مصر والشام وصنف التصانیف حدث عنہ الحاکم وابو حامد الاسفرائینی

وتمام الرازی والحافظ عبد الغنی الازدی وابو بکر البرقانی وابوذر
الهروی وابونعیم الاصبهانی وابو محمد الخلال وابو القسم بن
المحسن وابو طاهر بن عبد الرحیم والقاضی ابو الطیب الطبری
وابو بکر بن بشران وابو القسم حمزة السهمی وابو محمد الجوهری
وابو الحسن بن الابنوسی وعبد الصمد بن المأمون وابو الحسین
ابن المهتدی بالله وامم سواهم قال الحاکم صار الدارقطنی اوحد
عصره فی الحفظ والفهم والورع واماما فی القراء والنحویین واقمت
فی سنة سبع وستین ببغداد اربعة اشهر وکثر اجتماعنا فصادفته
فوق ما وصف لی وسالته عن العلل والشیوخ وله مصنفات یطول
ذکرها فاشهد انه لم یخلف علی ادیم الارض مثله ـ وقال
الخطیب کان فرید عصره وامام وقته وانتهی الیه علم الاثر والمعرفة
بالعلل واسماء الرجال مع الصدق والثقة وصحة الاعتقاد و
الاخذ من علوم کالقرآت فان له فیها مصنفا سبق فیه الی
عقد الابواب بل فرس وقال وحدثنی الازهری قال بلغنی ان
الدارقطنی حضر فی حداثته مجلس اسمعیل الصفار فقعد ینسخ

جزأ والصفار يملي فقال رجل لا يصح سماعك وانت تنسخ فقال فهمي للاملاء خلاف فهمك اتحفظ كم املاء الشيخ قال لا ادري قال املاء ثمانية عشر حديثا الحديث الاول عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا والثاني عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا ومر في ذلك حتى اتى على الاحاديث فتعجب الناس منه او كما قال وقال ابو ذر الحافظ قلت للحاكم هل رأيت مثل الدارقطني فقال هو لم ير مثل نفسه فكيف انا رواها الخطيب في تاريخه قلت هذا يخضع للدارقطني ولسعة حفظه الجامع لقوة الحافظة ولقوة الفهم والمعرفة واذا شئت ان تتبين براعة هذا الامام فطالع العلل له فانك تندهش ويطول تعجبك توفي في ثامن ذي القعدة سنة خمس وثمانين وثلثمائة رحمه الله تعالى انتهى ملتقطا مختصرا ودفن قريبا من قبر معروف الكرخي اھ مسانيد ابن حجر فائدة الدارقطني بفتح الراء وسكن وبضم القاف وسكون الطاء المهملة نون نسبة لدار القطن وكانت محلة كبيرة ببغداد انتهى كذا في المرقات۔

صفحہ ۱۲۸

المعاجم الثلاثة الكبير والاوسط والصغير للحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني رحمه الله تعالى

سنة ١٤ سنة ١٥ سنة ١٦

وبالسند الى الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ ابراهيم الكردي عن الشيخ احمد القشاشي عن الشيخ الرملي عن زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابي عمر المقدسي عن الفخر بن البخاري عن ابي جعفر الصيدلاني عن فاطمة بنت عبد الله الجوزدانية عن ابي بكر محمد بن عبد الله ابن زيد[٥] الاصفهاني عن الحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني تنبيه قال في كشف الظنون صفحه ٤٦٥ ج ٢ رتب في الكبير الصحابة على الحروف وهو مشتمل على نحو خمسمائة وعشرين الف حديث ورتب في الاوسط والصغير شيوخه على الحروف ايضا ثم رتب الكبير الامير علاء الدين على ابن بلبان الفارسي ترتيبا حسنا وتوفي سنة ٧٣١ احدى وثلاثين وسبعمائة انتهى مختصرا وفي ثبت الامير

---

[٥] ابن زيد كذا في مدارج الاسناد وفي الارشاد ابن زيدة وفي ثبت ابن عابدين ابن ريذة

الكبير ما نصه يشتمل المعجم الكبير على ستين الف حديث تجزئة اثنا
عشر مجلدا و فيه قال ابن دحية هو اكبر مسانيد الدنيا اه قال
الامام الذهبي في طبقاته الطبراني الحافظ الامام العلامة
الحجة ابو القسم سليمان بن احمد بن ايوب ابن مطير الشامي اللخمي
الطبراني مسند الدنيا ولد سنة ٢٦٠ ستين ومائتين وسمع في
سنة ٢٧٣ ثلث وسبعين وهلم جرا بمدائن الشام و الحرمين واليمن
ومصر وبغداد والكوفة والبصرة واصبهان والجزيرة وغير ذلك
وحدث عن الف شيخ ويزيدون وصنف المعجم الكبير وهو المسند
سوى مسند ابي هريرة فانه افرده في مصنف والمعجم الاوسط
في ست مجلدات كبار على معجم شيوخه ياتي فيه كل شيخ بما له
من الغرائب والعجائب فهو نظير كتاب الافراد للدارقطني بين فيه
فضيلة وسعة روايته وكان يقول هذا الكتاب روحي فانه
تعب عليه وفيه كل نفيس وعزيز ومنكر وصنف المعجم الصغير و
هو عن كل شيخ له حديث واحد صنف اشياء كثيرة
وكان من فرسان هذا الشان مع الصدق والامانة انتهى مختصرا

قلت وله تصانيف كثيرة مقبولة عند المحدثين وقد ذكر الذهبي
تواليفه فى طبقاته واطال الكلام فيه۔ توفى الطبرانى لليلتين
بقيتا من ذى القعدة سنة ٣٦٠ ستين وثلثمائة۔

١٧ ١٨ ١٩
السنن الصغرى والكبرى وكتاب الاسماء والصفات

٢٠ ٢١
ودلائل النبوة وشعب الايمان كلها للامام ابى بكر
احمد البيهقى رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اروبها
عن العلامة الشيخ عبد الحى وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن العلامة السيد ياسين رضوان المدنى ثلاثتهم عن العارف
بالله الشيخ عبد الغنى عن الشيخ عابد عن الشيخ الفلانى ح
وارويها عاليا عن العلامة عبد الجليل عن السيد اسمعيل
البرزنجى وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ الفلانى عن الشيخ
محمد سعيد سفر عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربى عن الشيخ
عبد الله ابن سالم البصرى ح وارويها مساويا له بطريق اخر عن

ـــ۵ بالاجازة العامة ١٢ عبد الهادى غفر الله له

العلامة الحبيب الحبشي عن والده عن عمر العطار عن محمد طاهر سنبل
عن الشهاب الجوهري المصري عن عبد الله البصري ح وارويها
عاليا منه بدرجة عن العلامة احمد جمال المكي عن العلامة
عليم الدين عن ابيه العلامة رفيع الدين القندهاري عن الشيخ
محمد بن عبد الله المغربي وعن الشريف الادريسي كلاهما عن
الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ علي بن عبد القادر الطبري عن
عبد الواحد الحصاري عن الشمس محمد بن ابراهيم الغمري
عن ابن حجر ح ويروي الشيخ الفلاني عاليا عن الشيخ محمد بن
سنة عن الشريف ابي عبد الله الوولاتي عن ابن اركماش
عن ابن حجر عن الحافظ العراقي عن ابي الفضل محمد ابن اسمعيل
الحموي عن الفخر ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم الفراوي
عن محمد بن اسمعيل الفارسي عن ابي بكر احمد بن الحسين البيهقي
تنبيه قال الذهبي في الطبقات۔ البيهقي هو الامام الحافظ العلامة
شيخ خراسان ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسرو
جردي البيهقي صاحب التصانيف ولد سنة ۳۸۴ اربع وثمانين

وثلثمائة فی شعبان وسمع ابا الحسن محمد بن الحسین العلوی وابا
عبدالله الحاکم وابا طاهر بن محمش وابا بکر ابن فورک وابا علی
الروذباری وعبدالله بن یوسف بن ناموبه وابا عبدالرحمن
السلمی وخلقا بخراسان وهلال بن محمد الحفار وابا الحسین بن بشران
وابن یعقوب الایادی وعدة ببغداد والحسن بن احمد بن فراس
وطائفة وجناح بن نذیر وجماعة بالکوفة ولم یکن عنده سنن النسائی
ولا جامع الترمذی ولا سنن ابن ماجة بلی کان عنده الحاکم فانه اکثر
عنه وعنده عوال وبورک له فی علمه لحسن مقصده وقوة فهمه
وحفظه وعمل کتبا لم یسبق الی تحریرها انتهی مختصرا **قلت**
ثم ذکر الذهبی تصنیفاته ثم ذکر عن امام الحرمین ابی المعالی
انه قال ما من شافعی الا وللشافعی علیه منة الا ابا بکر البیهقی
فان له المنة علی الشافعی لتصانیفه فی نصرة مذهبه ثم قال
وتوالیفه تقارب الف جزء ما لم یسبقه الیه احد حضر فی
اخر عمره من بیهق[1] الی نیسابور وحدث بکتبه ثم حضره الاجل

---

[1] بیهق علی وزن صیقل بلد قرب نیسابور ۱۲ مرقات صفحہ ۲۳ — عبدالعلی غفرله

فی عاشر جمادی الاولی سنہ ثمان وخمسین واربعمائۃ فنقل فی تابوت الی قریۃ۔ وھی ناحیۃ من اعمال نیسابور علی یومین منھا خسروجرد ھی ام تلک الناحیۃ انتھی ملتقطاً ولہ من العمر اربع وسبعون سنۃ قیل مولدہ سنہ ۳۸۴ اربع وثمانین وثلثمائۃ کذا فی المرقات

۲۲ شرح معانی الآثار للامام ابی جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ

وبالسند الی ابن حجر عن الشرف ابی الطاہر ابن الکویک عن زینب بنت الکمال المقدسیۃ عن محمد بن عبد الہادی عن الحافظ ابی موسیٰ محمد بن ابی بکر المدینی عن ابی الفتح اسمٰعیل ابن الفضل بن احمد السراج عن ابی الفتح منصور بن حسین التالی[۱] عن الحافظ ابی بکر محمد بن ابراھیم المقری المتوفی سنہ ۳۱۱ عن مؤلفہ ابی جعفر الطحاوی ح وارویہ عن العلامۃ ابی الخیر میرداد الحنفی عن السید عبد اللہ کوجک عن الشیخ عابد ح وارویہ عالیا عن الشیخ[۱] عبد الجلیل عن الشیخ[۲] عابد عن الشیخ[۳]

---

[۱] التالی بالمثناۃ کذا فی کفایۃ المتطلع ۱۲ عبد

محمد طاہر سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ العجیمی ح وارویہ عن الشیخ عبداللہ القدومی عن الشیخ عبدالرحمن الکزبری عن الشیخ حسین المغربی عن الشیخ محمد بن الطیب المغربی عن الشیخ العجیمی عن الشیخ احمد العجل عن الامام یحیی الطبری عن زکریا الانصاری عن ابن حجر الی آخر السند المتقدم **تنبیہ** الطحاوی ہو الامام العلامۃ الحافظ صاحب التصانیف البدیعۃ ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامۃ بن سلمۃ الازدی الحجری المصری الطحاوی الحنفی (وطحا) من قری مصر سمع ہرون بن سعید الایلی وعبدالغنی بن رفاعۃ ویونس ابن عبدالاعلی وعیسی بن مثرود ومحمد بن عبداللہ بن عبدالحکم وبحر بن نصر وطبقتہم۔ روی عنہ احمد بن القسم الخشاب و ابوالحسن محمد بن احمد الاخمیمی ویوسف المیانجی وابوبکر بن المقری والطبرانی واحمد بن عبدالوارث الزجاج وعبدالعزیز بن محمد الجوہری قاضی الصعید ومحمد بن بکر بن مطروح وآخرون خرج الی الشام سنۃ ثمان وستین ومائتین فتفقہ بالقاضی ابی حازم وبغیرہ

قال ابن یوسف ولد سنة سبع وثلاثين ومائتين وكان ثقة ثبتا فقيها عاقلا لم يخلف مثله قال ابو اسحق الشيرازي في الطبقات انتهت الى ابي جعفر رياسة ابي حنيفة بمصر اخذ العلم عن ابي جعفر بن ابي عمران وابي حازم القاضي وغيرهما وكان اولا شافعيا يقرأ على المزني فقال له يوما والله لاجاء منك شيئ فغضب من ذلك وانتقل الى ابن ابي عمران فلما صنف مختصره فقال رحم الله ابا ابراهيم لو كان حيا لكفر عن يمينه - قال ابن يونس مات ابو جعفر في مستهل ذي القعدة سـ۳۲۱ـنة احدى وعشرين وثلثمائة عن بضع وثمانين سنة انتهى كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي رح صـ۲۹ـ ج ۳ وكان (الطحاوي) يقرأ على المزني الشافعي وهو خاله وكان الطحاوي يكثر النظر في كتب ابي حنيفة فقال له المزني والله لا يجيئ منك شيئ فغضب وانتقل من عنده وتفقه في مذهب ابي حنيفة وصار اماما فكان اذا درس او اجاب في شيئ من المشكلات يقول رحمه الله خالي لو كان حيا لكفر عن يمينه وسمع الحديث من كثير من المصريين والغرباء القادمين الى مصر وله تصانيف جليلة معتبرة فمنها احكام

القران وشرح معانی الآثار والمختصر وشرح الجامع الکبیر وشرح
الجامع الصغیر وکتاب الشروط الکبیر والصغیر والاوسط
والمحاضر والسجلات والوصایا والفرائض وکتاب مناقب ابی
حنیفه وتاریخ کبیر والنوادر الفقهیة والرد علی ابی عبید
فی ما اخطأ فی اختلاف النسب وغیرذلک **والطحاوی** بفتح
الطاء والحاء المهملتین نسبته الی طحیة قریة بصعید مصر وقد
ذکره السیوطی فی حسن المحاضرة فی اخبار مصر والقاهرة فی حفاظ
الحدیث وقال کان ثقة ثبتا فقیها لم یخلف بعده مثله انتهت
الیه ریاسة الحنفیة بمصر اه وفی انساب السمعانی الطحاوی
نسبته الی طحا بفتح الطاء المهملة والحاء المهملة قریة باسفل ارض
مصر وقیل غیرذلک انتهی ملخصا من الفوائد البهیة۔ ص ۳۱

۲۳ **مشکوٰة المصابیح للامام ولی الدین ابی عبدالله محمد**
ابن عبدالله الخطیب التبریزی رحمه الله تعالیٰ

ارویها عن السید عمر شطا وعن الحبیب حسین الحبشی کلاهما
عن السید عیدروس بن عمر عن عمه السید محمد بن عیدروس

عن السید زین العابدین ابن علوی جمل اللیل عن محمد بن سلیمان الکردی المدنی عن ابی طاہر الکورانی ح وارویہا عن عبد الحق عن قطب الدین عن محمد اسحاق عن عبد العزیز ح وارویہا عالیا عن احمد بن عثمان المکی عن فضل الرحمن العمری عن عبد العزیز عن والدہ عن ابی طاہر الکورانی عن والدہ عن احمد القشاشی عن احمد بن علی الشناوی عن السید غضنفر النہروالی عن شیخ الحرم المکی محمد سعید الشہیر بمیر کلان عن نسیم الدین میرک شاہ عن والدہ المحدث جمال الدین عطاء اللہ بن غیاث الدین عن عمہ اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن عن شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجرہی نسبتہ الی الجرہ قریۃ من قری شیراز عن علی بن مبارک شاہ عن مؤلفہا رحمہ اللہ تعالی ح ولنا طریق اخر کما نرویہا عن المفسر الشیخ محمد حسب اللہ وعن الشیخ عبد الجلیل کلاہما عن احمد منۃ اللہ عن الامیر الکبیر عن السید نور الدین ابی الحسن علی ابن احمد الصعیدی العدوی عن محمد عقیلۃ المکی عن حسن

العجيمي عن احمد العجل عن الامام يحيى عن الحافظ عبد العزيز بن فهد والقاضي زكريا الانصاري قالا اخبرنا الشيخان العلامة الرحلة تقي الدين ابو الفضل محمد بن محمد بن فهد والامام العارف بالله تعالى شرف الدين ابو الفتح محمد بن ابي بكر الحسين المراغي قالا انبانا العلامة الرحلة الزين ابو بكر بن الحسين المراغي زاد الاول فقال اخبرنا الامام شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم الجرهي قال اخبرنا العلامة امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي الساوجي زاد الثاني فقال اخبرنا الامام حسام الدين الحسن بن علي الابيوردي سماعا عليه لشيئ من اولها واجازة لسائرها قال اخبرنا بها الامام صدر الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله القزويني قال هو والصديقي اخبرنا بها مؤلفها تنبيه قال في كشف الظنون صفحه ٤٢٣ ج ٢ بعد ذكر كتاب مصابيح السنة وشرحه ثم ان الشيخ ولي الدين ابا عبد الله الخطيب كمل المصابيح وذيل ابوابه فذكر الصحابي الذي روى الحديث عنه وذكر الكتاب الذي اخرجه منه وزاد على كل باب من صحاحه وحسانه الا نادرا فصلا ثالثا وسماه مشكوة المصابيح

فصار كتابا كاملا فرغ من جمعه آخر يوم الجمعة من رمضان سنة ٧٣٧ه سبع وثلاثين وسبعمائة وله اسماء رجال المشكوة وشرحه العلامة حسن بن محمد بن الطيبي المتوفى سنة ٧٤٣ه ثلاث واربعين وسبعمائة وسماه الكاشف عن حقائق السنن اوله الحمد لله مشيد اركان الدين الحنيف الخ انتهى مختصرا۔

٢٤ ٢٥

الشفا في تعريف حقوق المصطفى۔ والمشارق[٥] كلاهما

للقاضي ابي الفضل عياض بن موسى بن عياض

المالكي الاندلسي اليحصبي بفتح المثناة وسكون المهملة وتحريك الصاد المهملة بالحركات الثلاث بعدها موحدة نسبة الى يحصب حي باليمن من حمير المتوفى بمراكش مسموما سمه يهودي سنة ٥٤٤ه اربع واربعين وخمسمائة قال العلامة ابن عابدين العلامة الامير الكبير في ثبتيهما ارويهما عن العلامة الحبشي عن[٢] والده عن[٣] عمر العطار عن[٤] صالح الفلاني ح وارويهما عاليا عن[١] العلامة عبد الجليل

---

[٥] مشارق الانوار على صحاح الآثار في تفسير غريب الحديث۔ ومن تصانيفه الماع في ضبط الرواية وتقييد السماع ذكره في كشف الظنون ١٢ عبد الهادي غفر الله له

براده عن[۲] السید اسمعیل البرزنجی عن[۳] صالح الفلانی عن[۴] الشیخ
محمد بن سنّة عن[۵] مولای الشریف محمد بن عبد الله عن[۶] الشیخ
علی الاجهوری وشهاب[۷] الدین الخفاجی شارح الشفا والشهاب
احمد بن عبد الوارث البکری والشهاب[۸] احمد الغنیمی الانصاری
اجازة عن[۸] الشمس محمد بن احمد الرملی عن[۸] ذکریا الانصاری
عن[۹] محمد بن مقبل الحلبی قال[۱۰] اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال
اخبرنا[۱۱] ابو الحسن علی بن عبد الواحد السعدی بن البخاری
قال اخبرنا[۱۲] ابو الحسن یحیی بن محمد الصائغ عن مؤلفهما تنبیه
قال[۱] فی الکشف فی ذکر الشفا[۱] وهو کتاب عظیم النفع کثیر الفائدة
لم یؤلف مثله فی الاسلام شکر الله سبحانه وتعالی سعی
مؤلفه وقابله برحمته وکرمه - اوله الحمد لله المتفرد باسمه
الاسمی المختص بالملک الاعز الاحمی الخ وقال[۲] فی ذکر المشارق
انه فی تفسیر غریب الحدیث المختص بالصحاح الثلاثة وهی

---

[۱] و در بستان المحدثین بعد مدح این کتاب گفته کہ بالجملہ این کتاب از عجائب کتب مصنفه این باب است ومقبول افتاده ۱۲ عبد الهادی غفر له

الموطا والبخاری ومسلم وهو کتاب مفید جدا وله الحمد لله مظهر دینه
علی کل دین الخ انتهی ملتقطا مختصرا۔ والقاضی عیاض هو ابو الفضل
ابن موسی الیحصبی المغربی السبتی المالکی ولد سنه ست
وسبعین واربعمائة ولی القضاء بسبتة ومات بمراکش اه کذا فی
مسانید ابن حجر ومن تصانیفه ترتیب المدارک وتقریر المسالک
لمعرفة اعلام مذهب مالک وکتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام
وکتاب الالماع فی ضبط الروایة وتقیید السماع وبغیة الرائد لما تضمنه
حدیث ام زرع من الفوائد وکتاب الغنیة والمعجم ونظم البرهان
علی صحة جزم الاذان وغیر ذلک اه کذا فی بستان المحدثین معربا

شرح الشفا للعلامة شهاب الدین الخفاجی وسائر تصانیفه

رحمه الله تعالی ارویها بالسند المذکور الی المصنف الشهاب
الخفاجی تنبیه الخفاجی هو شهاب الدین احمد بن محمد الخفاجی
المصری الحنفی قرأ علوم العربیة علی خاله ابی بکر الشنوانی واخذ عن شیخ
الاسلام محمد الرملی وغیره من الاعلام ولما تحل مع والده الی الحرمین

و در بستان المحدثین نوشته. و آن کتابیست که در حق او گفته اند که اگر آب زر نویسند و بجواهر وزن کنند خوش نشود (۱۲)
عبد الهادی غفر الله له

وقرأ هناك على ابن جار الله وارتحل الى قسطنطنيه وهي اذ ذاك مشحونة بالفضلاء والف حواشي البيضاوي وشرح الشفاء وغير ذلك ووصفه المحبي بانه من افراد الدنيا المجمع على تفوقه وبراعته انتهى كذا في التعليقات صـ ۳۱۶ — توفي سنه ۱۰۶۹ تسع وستين والف و هذا الشرح شرح كبير في غاية التدقيق والتحقيق ثلاث مجلدات اهـ كذا في كشف الظنون صـ ۶۴ ج ۲ قلت ومن شروحه المدد الفياض بنور الشفا للقاضي عياض لمولانا خادم السنة وضياء الدجنة — الكوثر الزاوي — الشيخ الهمام حسن العدوي الحمزاوي — فرغ من تاليفه سنه ۱۲۷۶ ست وسبعين ومأتين والف —

الجامع ۲۷ الكبير والصغير ۲۸ للامام جلال الدين السيوطي

۲۷ ۲۸

رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اورويها عن ۱ الشيخ حسب الله وعن الشيخ احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القرني المكيين كلهم عن ۲ الشيخ القاوقجي عن ۳ الشيخ عابد السندي عن ۴ الشيخ عبد الخالق المزجاجي عن ۵ والده علي المزجاجي عن ۶ حسن بن علي العجيمي ح وارويها عن ۱ الحبيب الحبشي عن ۲ الشيخ السيد محمد نور الادريسي المغربي

المدنی عن[۳] ابی عبد الله محمد بن علی السنوسی الحسنی ح وارویها
عالیا بالاجازة العامة عن[۱] الشیخ فالح المدنی عن[۲] الشیخ ابی عبد الله
محمد بن علی السنوسی عن[۳] ابی العباس العرائشی عن[۴] عبد الوهاب
التازی الحسنی عن[۵] الشیخ حسن بن علی العجیمی عن[۶] الشیخ احمد العجل
عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی عن الجلال السیوطی تنبیه
الجامع الکبیر وسمی جمع الجوامع قال فی الکشف صفہ ۳۹۸ ج ۲ وهو کبیر اوله
سبحان الذی مبدئ الکواکب اللوامع الخ ذکر فیه انه قصد
استیعاب الاحادیث النبویة وقسمه قسمین الاول ساق
فیه لفظ الحدیث بنصه یذکر من خرجه ومن رواه من واحد الی
عشرة او اکثر یعرف منه حال الحدیث مرتبا ترتیب اللغة علی حروف
المعجم والثانی الاحادیث الفعلیة المحضة والمشتملة علی قول و
فعل او سبب او مراجعة ونحو ذلك مرتبا علی مسانید الصحابة
قدم العشرة ثم بدأ بالباقی علی حروف المعجم فی الاسماء ثم بالکنی کذلك
ثم بالمبهمات ثم بالنساء ثم بالمراسیل وطالع لاجله کتبا کثیرة وقال
فی الجامع الصغیر قصدت فی جمع الجوامع جمع الاحادیث النبویة

ياسرها قال شارحه المناوى هذا بحسب ما اطلع عليه المؤلف لا باعتبار
ما فى نفس الامر لتعذر الاحاطة بها على ما جمعه الجامع المذكور
لو تم وقد اخترمته المنية قبل اتمامه وفى تاريخ ابن عساكر عن احمد صح
من الحديث سبعمائة الف وكثير وقال ابو زرعة كان احمد يحفظ
الف الف حديث وقال البخارى احفظ مائة الف حديث
صحيح ومائتى الف حديث غير صحيح وقال مسلم صنفت الصحيح
من ثلثمائة الف حديث الى غير ذلك انتهى اقول هذه الاعداد
المذكورة ليست على الحقيقة وانما المراد منها معنى الكثرة فقط ومع ذلك
لا مجال الى دعوى الاحاطة والاستيعاب وان كان من الكتاب
لتعذر الوصول الى جميع المرويات والمسموعات ثم ان الشيخ العلامة
علاء الدين على بن حسام الدين الهندى الشهير بالمتقى[١] رتب
هذا الكتاب الكبير كما رتب الجامع الصغير وسماه كنز العمال فى
سنن الاقوال والافعال ذكر فيه انه وقف على كثير مما دونه
الائمة من كتب الحديث فلم ير فيها اكثر جمعا منه حيث جمع فيه بين
اصول السنة واجاد مع كثرة الجدوى وحسن الافادة وجعله

[١] المتوفى سنة سبع وسبعين وتسعمائة كذا فى كشف الظنون ج ١٢

قسمين لكن كان عاريا من فوائد جليلة منها انه لا يمكن كشف
الحديث الا اذا حفظ رأس الحديث ان كان قوليا واسم راويه
ان كان فعليا ومن لا يكون كذلك فبوب اولا كتاب الجامع
الصغير وزوائده وسماه منهج العمال في سنن الاقوال ثم بوب
بقية قسم الاقوال وسماه غاية العمال في سنن الاقوال ثم بوب
اسم الافعال من جمع الجوامع وسماه مستدرك الاقوال ثم جمع الجميع
في ترتيب كترتيب جامع الاصول وسماه كنز العمال ثم انتخبه ولخصه
فصار كتابا حافلا في اربع مجلدات اه واما **الجامع الصغير** له
قال اليافعي الكشف[صـ٢٧٦ ج١] وهو مجلد لخصه من كتابه جمع الجوامع مرتبا
على الحروف ذكر فيه انه اقتصر على الاحاديث الوجيزة وبالغ في تحرير
التخريج وصانه عما تفرد به وضاع اوكذاب ففاق بذلك الكتب
المؤلفة في هذا النوع واشتهر وذكر في اخره انه فرغ من تاليفه
في ثماني عشرة ربيع الاول سنة سبع وتسعمائة وربما اورد فيه
الاحاديث الضعيفة والمدخولة ثم ذيله في مجلد اخر وسماه
زيادة الجامع الصغير انتهى مختصرا ملتقطا۔

الترغیب والترھیب للامام زکی الدین ابی محمد عبد العظیم المنذری رحمه الله تعالی اَرویه عن الشیخ حسب الله عن الشیخ عبد الغنی المدنی عن الشیخ اسمٰعیل ابن ادریس الرومی عن الشیخ صالح الفلانی ح واَرویه عالیا عن العلامة عبد الجلیل المدانی عن السید اسماعیل البرزنجی عن الشیخ الفلانی قال قرأته من اوله الی اٰخره علی الشیخ احمد بن محمد سعید سفر عن والده محمد سعید وقد اجازنیه والده محمد سعید عن الامام محمد بن محمد بن عبد الله المغربی عن عبد الله البصری عن الشیخ عیسی الجعفری عن الشیخ علی الاجهوری عن البرهان العلقمی عن عبد الحق السنباطی عن ابن حجر ح ویرویه الفلانی عالیا عن محمد بن سنة عن مولای الشریف عن محمد ابن ارکماش الحنفی اجازة عن ابن حجر عن عبد الرحمن بن احمد ابن المبارک الشهیر بابن الشحنة عن علی بن اسماعیل بن قریش

۱؎ وسائر مؤلفاته کالاربعین حدیثا فی قضاء الحوائج ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له

۲؎ اخذ الفلانی بالاجازة عن محمد سعید بلا واسطة الشیخ احمد ۱۲

عن مؤلفه تنبیہ المنذری ہو الامام الحافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی ابن عبد اللہ بن سلامۃ بن سعد بن المنذر الشامی ثم المصری المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی سنۃ ست وخمسین وستمائۃ کما فی کشف الظنون وکتابہ الترغیب والترہیب کتاب کبیر فی مجلدین اولہ الحمد للہ المبدئ المعید الخ

صحیح ابن حبان المسمی بالتقاسیم والانواع للحافظ ابی حاتم محمد بن حِبان التمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ

ارویہ عن الحبیب حسین الحبشی عن والدہ السید محمد عن عمر العطار عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن الملا ابراھیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی عن الشہاب احمد بن حجر الہیتمی قال اخبرنی بہ ابو الفضل بن حصین انا ابو اسحق التنوخی عن ابی عبد اللہ محمد بن احمد ابی الہیجا ابن الرداد انا الحافظ ابو علی الحسن بن محمد البکری ح ویرویہ العلامۃ ابن حجر عالیا عن محمد بن مقبل عن الصلاح ابن ابی عمر عن ابی الفضل بن عساکر قالا اعنی البکری وابن عساکر

ث٣٠ حصن ث

۵ حِبان بکسر المہملۃ وبالموحدۃ ١٢ عبد الہادی غفر اللہ لہ

أنا أبو روح عبد العزيز بن محمد الهروي أنا تميم بن أبي سعيد الجرجاني أنا أبو الحسن محمد بن أحمد بن هارون الروزني أنا أبو حاتم بن حبان

تنبيه ابن حبان هو أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ ابن معبد بن شهيد التميمي البستي الدارمي الشافعي الثقة الثبت الفقيه الواعظ القاضي قال الحاكم كان من أوعية العلم في الفقه واللغة والحديث والوعظ سمع من ابن خزيمة وأبي عبد الرحمن النسائي وعمران بن موسى بن مجاشع والحسن بن سفيان وأبي يعلى الموصلي وغيرهم كتب عن أكثر من ألفي شيخ روى عنه الحاكم وغيره وربما غلط الغلط الفاحش ولي قضاء سمرقند وكان من فقهاء الدين وحفاظ الأنام عالما بالنجوم والطب وفنون العلم صنف الصحيح والتاريخ والضعفاء وأما من نسبوه إلى التساهل لأنه ربما يخرج عن المجهولين وقد قال العماد بن كثير أن ابن حبان وابن خزيمة التزما الصحة وهما خير من المستدرك توفي ابن حبان سنة ۳۵۴ أربع وخمسين وثلاث مائة انتهى ما في تذكرة الحفاظ للذهبي وثبت الأمير ومسانيد ابن

حجر رحمهم الله تعالى ۔

۳۱ المستدرک ويقال له المستدرک للامام الحاکم ابی عبد الله

محمد بن عبد الله النيسابوری رحمه الله تعالى ويقال له ابن

البيّع بفتح الموحدة وكسر المثناة التحتية وتشديدها بعدها عين

مهملة اروية عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ صالح كمال وعن

الشيخ محمد حسب الله ثلاثتهم عن الشيخ منة الله عن الامير الكبير

قال اروية بالسند الى ابن المقير عن ابی الفضل احمد بن طاهر الميهنی

عن ابی بكر احمد بن علی بن خلف الشيرازی عن الحاکم اجازة۔ تنبيه

قال ابن حجر فی مسانيده الحاکم هذا هو ابو عبد الله الضبی النيسابوری

الحافظ الثقة لكنه معروف عند اهل العلم بالتساهل فی الصحيح انتهی مختصرا

ولد سنة ۳۲۱ احدی وعشرين وثلاثمائة وتوفی سنة خمس واربعمائة

سمع بنيسابور وحدها نحوا من الفی شيخ وبغيرها نحو الفی شيخ ايضا وله خمسمائة

تاليف وكان فيه تشيع وكان عالما صالحا فاضلا وغلط فی احاديث

ضعيفة او موضوعة قال ابو حاتم وغيره قام الاجماع على انه ثقة

وقال السبكی اتفق العلماء انه من اعظم الائمة الحفاظ الذين

حفظ الله بهم الدين - استملى على ابن حبان وتفقه على
ابن ابی هریرة وغيره روى عنه الائمة الدارقطنی و
القفال والبيهقي وغيرهم وابو القاسم القشيری
ورحل الناس اليه - وكتاب المستدرك على الصحيحين
قصد به ضبط الزوائد عليهما مما هو على شرطهما او شرط احدهما او هو
صحيح ففي الفية العراقي وكالمستدرك على تساهل وقال ما انفرد
به فذاك احسن ما لم يرد قال السخاوى اى على تساهل منه فيه
بادخاله فيه عدة موضوعات حمله على تصحيحها اما العارمی من
التشييع واما غيره فضلا عن الضعيف وغيره بل يقال ان السرفی
ذلك انه صنفه فی آخر عمره وقد حصلت له غفلة وتغير قاله فی المنح البادية
انتهی كذا فی ثبت الامير الكبير -

۳۲ عمل اليوم والليلة لابن السنی رحمه الله تعالى آرویه عاليا
اجازة عن السيد محمد علی بن طاهر الوتری المدنی ومشافهة عن
محمد بن سليمان حسب الله المكی وعن عبد الجليل براده المدنی ثلاثتهم
عن احمد منة الله عن احمد بن عبيد العطار عن العلامة اسمعيل

العجلونی عن یونس المصری ثم المکی الدمرداشی طریقۃ عن ابراھیم الکورانی بسندہ الی القاضی زکریا عن عمر بن فہد المکی عن الجمال محمد بن ابراھیم بن محمد المرشدی عن عمر بن مزید المراغی عن علی بن احمد بن البخاری عن زید بن الحسن الکندی عن سعد بن الخیر الانصاری عن عبد الرحمن بن احمد الدونی بسماعہ من احمد بن الحسین الدینوری بسماعہ من مؤلفہ ابن السنی رحمہ اللہ تعالی

تنبیہ ابن السنی ھو الحافظ الامام الثقۃ ابوبکر احمد ابن محمد بن اسحاق بن ابراھیم بن اسباط الدینوری مولی جعفر بن ابی طالب الھاشمی ویعرف بابن السنی راوی سنن النسائی۔ سمع النسائی وابا خلیفۃ الجمحی وزکریا الساجی وعمر بن ابی غیلان والباغندی وابا خلیفۃ المنجنیقی وجماھر بن محمد الزملکانی وعبد اللہ بن زیدان البجلی وابا عروبۃ الحرانی۔ واکثر الترحال۔ روی عنہ احمد بن عبد اللہ الاصبہانی ومحمد ابن علی العلوی وعلی بن عمر الاسدآبادی واحمد بن الحسین الکسار وآخرون۔ قال القاضی ابوزرعۃ روح بن محمد سبط

ابن السنی سمعت عمی علی بن احمد بن محمد یقول کان ابی یکتب الحدیث فوضع القلم فی انبوبۃ المحبرۃ ورفع یدیہ یدعو اللہ تعالیٰ فمات رحمہ اللہ تعالیٰ وذٰلک فی آخر سنۃ ٣٦٤ اربع وستین وثلثمائۃ (قلت) رحمہ اللہ تعالیٰ کان دینا خیرا صدوقا اختصر السنن وسماہ المجتبیٰ عاش بضعا وثمانین سنۃ اھ کذا فی تذکرۃ الحفاظ للامام الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ صفحہ ٢٦٠ ج ٣ وقال صاحب کشف الظنون عن الامام المنذری انہ قال صنف العلماء فی عمل الیوم واللیلۃ والدعوات والاذکار کتبا کثیرۃ ومن احسنہا للامام ابی عبد الرحمٰن النسائی المتوفی سنۃ ٣١٣ ثلاث وثلثمائۃ واحسن منہ لصاحبہ الحافظ احمد بن محمد المعروف بابن السنی الدینوری المتوفی سنۃ ٣٦٤ وہو اجمع الکتب فی ہذا الفن انتہی۔ صفحہ ١٣٦ ج ٢

الحلیۃ والمستخرج علی صحیح البخاری والمستخرج علی صحیح مسلم لابی نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحٰق بن موسیٰ الاصبہانی

٣٣ ٣٤ ٣٥

اروِیہا بالسند الی الفخر ابن البخاری عن ابی جعفر محمد بن احمد بن نصر عن ابی علی حسن الحداد عن مؤلفہا تنبیہ ابو نعیم الحافظ الکبیر محدث

العصر هو احمد بن عبد الله بن احمد اسحق ابن موسی بن مہران الاصبهانی

الصوفی الاحول سبط الزاهد محمد ابن یوسف البناء (ولد) سنة ۳۳۶

ست وثلاثین وثلثمائة واجاز له مشائخ الدنیا سنة نیف وأربعین

وثلثمائة وله ست سنین فاجاز له من واسط المعمر عبد الله بن عمر

ابن شوذب ومن نیسابور شیخها ابو العباس الاصم ومن الشام

شیخها خیثمة بن سلیمان الاطرابلسی ومن بغداد جعفر الخلدی

وابو سهل بن زیاد وطائفة تفرد فی الدنیا باجازتهم کما تفرد بالسماع

من خلق ورحلت الحفاظ الی بابه لعلمه وحفظه وعلو اسناده۔ اول

ما سمع فی اربع واربعین وثلثمائة من مسند اصبهان المعمر ابی

محمد ابن فارس۔ وسمع من ابی احمد الغسال وابی علی بن الصواف

وخلائق بخراسان والعراق فاکثر وتهیأ له من لقی الکبار ما لم یقع لحافظ

روی عنه کوشیار بن لیالیروز الجیلی وابو بکر بن ابی علی الذکوانی

وغیرهما من العلماء الاعلام قال احمد بن محمد بن مردویه کان

ابو نعیم فی وقته مرحولا الیه لم یکن فی افق من الآفاق احد احفظ

منه ولا اسند منه کان حافظ الدنیا قد اجتمعوا عنده وکل یوم

نوبة واحد منهم يقرأ ما يريد الى قريب الظهر فاذا قام الى داره ربما كان يقرأ عليه في الطريق جزء ولم يكن له غذاء سوى التسميع والتصنيف

وقال حمزة بن العباس العلوي كان اصحاب الحديث يقولون لما صنف كتاب الحلية حمل الكتاب في حيوته الى نيسابور فاشتروه باربعمائة دينار وله تصانيف مشهورة ككتاب معرفة الصحابة وكتاب دلائل النبوة في مجلدين وتاريخ اصبهان وصفة الجنة وكتاب الطب وكتاب فضائل الصحابة وكتاب المعتقد اه مختصرا كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي ج ٣ ص ٢٩١ ج ١ ص ٢٥٢ وقال صاحب الكشف في ذكر كتاب الحلية اوله الحمد لله محدث الاكوان الخ وهو كتاب حسن معتبر يتضمن اسماء جماعة من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من الائمة الاعلام المحققين والمتصوفة والنساك وبعض احاديثهم وكلامهم توفي رحمه الله تعالى سنة ثلاثين واربعمائة اه مختصرا۔

٢٦ **مسند القضاعي للامام شهاب الدين ابي عبد الله القضاعي** رحمه الله تعالى۔ ارويه بالسند الى الفخر ابن البخاري عن الامام ابي احمد عبد الوهاب بن علي شيخ شيوخ بغداد عن القضاعي بتبيه

القضاعی هو الامام شہاب الدین ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن سلامۃ القضاعی قاضی مصر المتوفی بہا سنہ اربع وخمسین واربعمائۃ۔

۳۷ **مسند الطیالسی رحمہ اللہ تعالی** ارویہ بالسند الی الامیر الکبیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراہیم عن القشاشی عن الشمس محمد الرملی عن زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان وابی حفص محمد بن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصفہانی حدثنا یونس ابن حبیب العجلی حدثنا ابو داؤد الطیالسی تنبیہ الطیالسی ہو سلیمان ابن داؤد بن الجارود ابو داؤد الطیالسی البصری ثقۃ حافظ غلط فی احادیث من التاسعۃ مات سنہ ۲۰۴ انتہی تقریب التہذیب۔

۳۸ **الادب المفرد للامام محمد بن اسمعیل البخاری صاحب الصحیح رحمہ اللہ تعالی** وہو کتاب ضخم نحو عشرۃ اجزاء بالسند

الی الحافظ ابن حجر قال قرأته علی ابی بکر بن عبد العزیز الشهیر بابن جماعۃ
بسماعہ علی جدہ البدر محمد بن ابراہیم قال اخبرنا بہ مکی بن مسلم بن
علان اجازۃ عن ابی طاہر السلفی حدثنا محمد بن حسن الباقلانی
اخبرنا القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی حدثنا ابو النصر احمد
ابن محمد بن الحسن بن النیازکی حدثنا ابو الخیر احمد بن محمد العبقسی
حدثنا مؤلفہ الامام البخاری رحمہ اللہ تعالے۔

۳۹ السیرۃ لابی اسحٰق تہذیب ابن ہشام عن اشیاخی الثلاثۃ

الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی و الشیخ صالح کمال المکی و الشیخ محمد بن
سلیمان حسب اللہ المصری المکی عن الشیخ احمد منۃ اللہ عن الامیر
الکبیر عن شیخہ الجوہری عن البصری عن البابلی بقرأۃ الشیخ عیسی المغربی
عن الشیخ محمد حجازی الواعظ و سالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد
الغیطی عن الشیخ زکریا عن ابی النعیم رضوان بن محمد العقبی عن
ابی الحسن علی ابن عبد الکریم الغربی عن ابی العباس احمد بن اسحٰق
الابرقوہی عن ابی البرکات عبد القوی بن عبد العزیز السعدی
عن ابی الحسن علی بن حسن الخلعی عن ابی محمد عبد الرحمن بن عمر

النحاس ثنا اخبرنا عبد الله بن جعفر بن الورد ثنا اخبرنا الامام الحافظ
محمد بن عبد الله بن زنجویه البغدادی ثنا حدثنا الحافظ ابو یوسف
عبد الرحیم المعروف بابن البرقی ثنا حدثنا الحافظ ابو محمد عبد الملک
ابن هشام المؤلف قال اخبرنا زیاد بن عبد الله ثنا اخبرنا الامام
الحافظ محمد بن اسحق المطلبی فذکرہ وکان الشافعی یعظم ابن اسحق
کذا فی ثبت الامیر الکبیر

مسند الحافظ عبد بن حمید بن نصر الکشی[1] رحمہ اللہ تعالی

عن الاشیاخ الثلاثۃ المذکورین عن احمد منۃ اللہ عن الامیر
عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراهیم عن القشاشی
عن الشمس الرملی عن زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن جویریۃ
بنت احمد الکردی الهکاری انا ابو الحسن الکردی انا ابو المنجا
انا ابو الوقت انا الداودی انا السرخسی انا ابراهیم بن خریم الشاشی
انا عبد بن حمید تنبیہ قال الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ عبد بن
حمید بن نصر الامام الحافظ ابو محمد الکسی[2] مصنف المسند الکبیر

---

[1] الکشی بالفتح قریۃ بجرجان ۱۲ بستان المحدثین عن القاموس۔
[2] الکس بالکسر والفتح بلد قرب سمرقند ولا یقال بالشین المعجمۃ ۱۲ بستان عن القاموس۔

والتفسير وغير ذلك واسمه عبد الحميد الحفظ رجل على رأس المأتين في
شبيبته فسمع يزيد بن هارون ومحمد بن بشر العبدي وعلي بن عاصم
وابن ابي فديك وحسين بن علي الجعفي وابا اسامة وعبد الرزاق
وطبقتهم - وعلق له البخاري في دلائل النبوة من صحيحه فسماه عبد الحميد
وكان من الائمة الثقات مات سنة ۲۴۹ تسع واربعين ومائتين انتهى

مسند الحافظ ابي يعلى احمد بن علي التميمي الموصلي رحمه الله تعالى

اروية بالسند المتقدم الى الفخر بن البخاري عن ابي روح عبد المعز
ابن محمد الهروي حدثنا تميم عن ابي سعيد الجرجاني حدثنا ابو سعيد
محمد بن عبد الرحمن الكنجرودي حدثنا محمد بن احمد بن حمدان حدثنا ابو يعلى
تنبيه قال الذهبي ابو يعلى (هو) الحافظ الثقة محدث الجزيرة
احمد بن علي بن المثنى ابن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي صاحب المسند الكبير
سمع علي بن الجعد ويحيى بن معين ومحمد بن المنهال الضرير وغسان
ابن الربيع وشيبان بن فروخ ويحيى الحماني واما سواهم - وحدث
عنه ابو حاتم بن حبان وابو علي النيسابوري وحمزة بن محمد الكناني
وخلق سواهم قال يزيد بن محمد الازدي كان ابو يعلى من اهل الصدق

والامانة والدين والحلم غلقت اكثر الاسواق يوم موته وحضر جنازته
من الخلق امر عظيم ـ ووثقه ابن حبان ووصفه بالاتقان والدين
ثم قال وبينه وبين النبي صلے الله عليه وسلم ثلاثة انفس قال السمعاني
سمعت اسمعيل بن محمد بن الفضل الحافظ يقول قرأت المسانيد
كمسند العدني ومسند ابن منيع وهي كالانهار ومسند
ابي يعلى كالبحر يكون مجتمع الانهار كان مولده في شوال سنة
عشر ومائتين وارتحل وهو ابن خمس عشرة سنة مات سنة
سبع وثلثمائة اهـ تذكرة الحفاظ صـ ۲۷۴ ج ۲

السنة لابي بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم الضحاك

رحمه الله تعالى ـ وجميع تاليفه ارويها بالسند الى الصفي
القشاشي المتقدم الى الحافظ الدمياطي عن الحافظ يوسف بن خليل
ابن عبد الله الدمشقي بسماعه عن ابي جعفر الصيدلاني انا ابو منصور
محمود بن اسمعيل بن محمد الصيرفي الاصبهاني انا ابو بكر محمد بن
عبد الله بن شاذ انا الاعرج حدثنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن فورك
القباب حدثنا ابو بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم ـ تنبيه ابو بكر احمد

هو ابن عمرو بن ابی عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانی البصری قاضی اصبهان توفی سنہ ۲۸۷ سبع وثمانین ومائتین - کذا فی ہدیۃ الامیر الکبیر

۴۳ مسند الفردوس للحافظ ابی منصور شہردار بن الحافظ ابی شجاع شیرویہ الدیلمی الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۳

رویناه بالسند الی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی عن التنوخی عن الحجار عن محب الدین محمود بن محمد بن البخاری عن الدیلمی

تنبیہ ۱ قال فی بستان المحدثین ما معربہ - الدیلمی ہو الحافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ سکن ہمدان ومن تصانیفہ تاریخ ہمدان اخذ الحدیث عن یوسف بن محمد بن یوسف المستملی وعبد الحمید بن الحسن القضاعی وعبد الوہاب بن مندہ واحمد بن عیسی الدینوری وابی القاسم بن البری وسواہم عن کثیر من الاعلام وسافر الی اصفہان وبغداد وقزوین وغیرہا من بلدان الاسلام قال الحافظ یحیی بن مندہ فی حقہ انہ شاب فطین حسن الخلق متصلب فی مذہب السنۃ معتزل عن الاعتزال قلیل الکلام شجیع القلب اما کان قاصرا فی اتقان المعرفۃ والعلم

لا يميز في الاحاديث السقيمة والصحيحة ولهذا السبب مندرجة كثيرة من الموضوعات في هذا المسند توفي رحمه الله تعالى تاسع رجب سنة تسع وخمسمائة اه مختصرا

٢٤ كتاب الفرج بعد الشدة للحافظ ابي بكر عبد الله بن ابي الدنيا رحمه الله تعالى - ارويه بالاسناد الى الفخر بن البخاري عن ابي قدامة عن ابي الفتح بن البطي عن شهدة الكاتبة عن الحسين بن احمد بن طلحة عن محمود بن عمر العكبري عن ابي الحسن علي بن الفرج عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** قال الذهبي ابن ابي الدنيا هو المحدث العالم الصدوق ابو بكر عبد الله بن عبيد بن سفيان بن ابي الدنيا القرشي الاموي مولاهم البغدادي صاحب التصانيف **ولد** سنة ثمان ومائتين ٥ وسمع سعيد بن سليمان وعلي بن الجعد وسعيد بن محمد الجرمي وخلف بن هشام وخالد بن خداش وعبد الله بن خيران صاحب المسعودي وابا نصر التمار وعبد الله العبسي و

صفحه ٣٣ ج ٢

٥ كما في ثبت الامير ١٢ عبد الهادي غفر الله له

وخلائق - حدث عنه الحرث بن ابی اسامة مع تقدمه واحمد بن محمد
اللبانی والحسین بن صفوان البرذعی وابو بکر النجاد واحمد بن خزیمة
وابو بکر الشافعی وآخرون - قال ابن ابی حاتم کتبت عنه مع ابی وهو
صدوق وقال الخطیب ادب غیر واحد من اولاد الخلفاء قال
ابن کامل هو مؤدب المعتضد انتهی مختصرا وفی ثبت الامیر انه
کان اذا جالس احدا ان شاء اضحکه وان شاء ابکاه فی ان واحد
لتوسعه فی العلم والاخبار وله الف تالیف قاله فی المنح البادیه
توفی سنة ۲۸۱ ومن مؤلفاته کتاب ذم الملاهی وکتاب قصر الامل
وکتاب التوکل وکتاب محاسبة النفس وکتاب الیقین وکتاب الدعاء
وکتاب الشکر وغیر ذلک انتهی -

کتاب المنتقی للامام ابی محمد عبد الله بن الجارود

۲۵

النیسابوری رحمه الله تعالی اردیه من طریق ابی علی النسائی
عن ابی القاسم حاتم بن محمد عن ابی الحسن القابسی عن ابی بکر احمد بن
عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن النیسابوری عن ابی محمد عبد الله
ابن علی بن الجارود النیسابوری تنبیه قال الذهبی فی طبقاته

وهو الحافظ الامام الناقد ابو محمد عبد الله بن علی بن الجارود النیسابوری

المجاور بمکة سمع اباسعید بن الاشج ومحمد بن آدم وعلی بن خشرم و

خلقا حدث عنه ابوحامد ابن الشرقی ومحمد بن نافع المکی ویحیی

ابن منصور وآخرون وکان من العلماء المتقنین المجودین توفی

سنة ۳۰۷ سبع[۱] وثلثمائة اھ مختصراً

۴۶ مسند ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالی۔ من طریق ابن

الفرات عن تاج الدین السبکی المتوفی سنة ۷۷۱ عن الحافظ شمس الدین

ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذہبی المتولد

سنة ۶۷۳ والمتوفی سنة ۷۴۸ عن الحافظ ابن طرخان عن ابی عبد القادر

عن سعید بن احمد عن ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبة العبسی

مولاهم الکوفی الحافظ الثبت العدیم النظیر صاحب المسند والاحکام

والتفسیر وغیرها روی عن شریک وابن المبارک وابن عیینة

وغیرهم وعنه البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجه وابوزرعة

---

[۱] وفی ثبت الامیر ست وثلثمائة واللہ تعالی اعلم ۱۲ عبد الهادی غفر اللہ له

وابوحاتم وابویعلی وغیرہم توفی ۳۱۰ھ وکان یحفظ اربعمائۃ الف حدیث

کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

۴۷ مسند ابی عوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی عن ابی الوفا
ویقال لہ المستخرج علی صحیح مسلم ۱۲
احمد بن عبید اللہ بن عدنان النهشلی قاضی زنجان عن ابی القاسم القشیری

عن ابی نعیم عن الحافظ ابی عوانۃ تنبیہ قال الذہبی ابوعوانۃ ہو الحافظ

الثقۃ الکبیر یعقوب بن اسحٰق بن ابراهیم بن یزید الاسفراینی النیسابوری

الاصل صاحب الصحیح المسند المخرج علی صحیح مسلم ولہ فیہ زیادات عدۃ

طوف الدنیا وعنی بهذا الشان وسمع یونس بن عبد الاعلی واحمد بن

الازهر والزعفرانی وغیرہم ۔ حدث عنہ الحافظ احمد بن علی الرازی

وابوعلی النیسابوری ویحیی بن منصور القاضی وابن عدی والطبرانی

وغیرہم توفی سنۃ ۳۱۶ ست عشرۃ وثلثمائۃ وقبر ابی عوانۃ علیہ مشهد

مبنی باسفرائین یزار وهو بداخل المدینۃ وکان اول من ادخل

کتب الشافعی ومذهبہ الی اسفرائین اخذ ذلک عن الربیع والمزنی

وهو ثقۃ جلیل انتهی۔

۴۸ سنن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی

عن ابی الحسن محمد مرزوق بن عبد الرزاق عن ابی الغنائم محمد بن
محمد النصری المقری ببیت المقدس عن ابی القاسم عبد الرحمن بن الحسن
عن ابی محمد الحسن ابن رشیق العسکری العدل بمصر عن ابی عبد اللہ
محمد بن رزین بن جامع المدینی عن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالی
تنبیہ سعید بن منصور بن شعبہ الحافظ الامام الحجۃ ابو عثمان
المروزی ویقال الطالقانی ثم البلخی المجاور صاحب السنن سمع مالکا و
فلیح بن سلیمان واللیث بن سعد وعبید اللہ بن ایاد وابا معشر
وابا عوانۃ وطبقتہم وعنہ احمد وابو بکر الاثرم ومسلم وابو داؤد و
بشر بن موسی وابو شعیب الحرانی ومحمد بن علی الصائغ وخلق قال
سلمۃ بن شبیب ذکرت سعید بن منصور لاحمد بن حنبل فاحسن
الثناء علیہ وفخم امرہ وقال حرب الکرمانی املی علینا نحوا من عشرۃ
آلاف حدیث من حفظہ۔ مات سعید بمکۃ فی رمضان فی سنۃ ۲۲۷
سبع وعشرین ومائتین انتہی کذا فی تذکرۃ الحفاظ للذہبی رح۔

۴۹ صحیح ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالی بالسند الی الفخر بن البخاری
عن ابی نجیح فضل اللہ بن عثمان احمد الجوزجانی عن ابی بکر عبد الرحمن

ابن عبداللہ البحیری عن احمد بن منصور بن خلف عن ابی طاہر محمد بن الفضل
ابن محمد بن اسحاق بن خزیمۃ عن والدہ ابی بکر محمد بن اسحاق بن
خزیمۃ **تنبیہ ابن خزیمۃ** ہو محمد بن اسحق بن خزیمۃ بن المغیرۃ
ابن صالح بن بکر السلمی النیسابوری امام الائمۃ شیخ الاسلام ابو بکر
محمد بن اسحق بن خزیمۃ ابن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری
ولد سنۃ ۲۲۳ ثلاث وعشرین ومائتین وسمع من اسحق بن راہویہ
ومحمد بن حمید ولم یحدث عنہما لصغرہ ونقص اتقانہ اذ
ذاک وسمع من محمود بن غیلان وعتبۃ بن عبداللہ الیحمدی
المروزی وطبقتہم فاکثر وجود وصنف واشتہر اسمہ و
انتہت الیہ الامامۃ والحفظ فی عصرہ بخراسان۔ حدث عنہ
الشیخان خارج صحیحیہما۔ **قال** ابو عثمان الحیری حدثنا
ابن خزیمۃ قال کنت اذا اردت ان اصنف الشیئ دخلت
فی الصلوۃ مستخیرا حتی یقع لی فیہا ثم ابتدئ ثم **قال** ابن عثمان
الزاہد ان اللہ لیدفع البلاء عن اہل نیسابور بابن خزیمۃ و
قال ابو علی النیسابوری کان ابن خزیمۃ یحفظ الفقہیات من

من حديثه كما يحفظ القاري السورة قال الحاكم في كتاب علوم الحديث
فضائل ابن خزيمة مجموعة عندي في اوراق كثيرة ومصنفاته
تزيد على مائة واربعين كتابا سوى المسائل والمسائل المصنفة مائة جزء
وكانت وفاته في ثاني ذي القعدة سنة ۳۱۱ احدى عشرة وثلثمائة
انتهى مختصراً ما في طبقات الذهبي من مقامات شتى۔

۵۰ مسند حارث بن ابي اسامه رحمه الله تعالى ارويه بالسند
الى ابي نعيم[۱] الاصبهاني عن ابي بكر احمد بن يوسف بن خلاد عن
مؤلفه وارويه ايضا من طريق الفخر ابن البخاري عن محمد الصيدلاني
الى المؤلف تنبيه ابن ابي اسامه هو الحارث ابن ابي اسامه
محمد التميمي المتوفى سنه ۲۸۲ اثنتين وثمانين ومائتين كذا في
كشف الظنون صفحه ۲۳۰ ج ۲ وقال في ثبت الامير انه بغدادي ولد في
سنه ۱۸۶ وتوفي يوم عرفة سنه ۲۸۲ انتهى۔

۵۱ صحيح الاسماعيلي[۱]۔ بالسند الى ابي ذر الهروي عن ابي عبد الله

[۱] هو احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق بن موسى بن مهران الاصبهاني صاحب حلية الاولياء ۱۲
عبد الهادي غفر الله له

الحاكم عنه۔ تنبیہ هو الحافظ ابو بکر احمد بن ابراهيم بن اسمعيل امام اهل جرجان ولد سنة ۲۲ و توفي سنة ۳۷ له تصانيف كثيرة منها المستخرج على الصحيح والمعجم وله مسند كبير في نحو مائة مجلد قال الشيرازي تصنيفه هذا يدل على غزارة علمه فانه على شرط البخاري وله تصانيف على البخاري ومسلم اه ثبت الامير الكبير

۵۲ مصنف عبد الرزاق الصنعاني رحمه الله تعالیٰ

بالسند الى الفخر ابن البخاري عن محمد ابي جعفر الصيدلاني عن فاطمة بنت عبد الله الجوزجانية قالت اخبرنا ابو بكر محمد بن عبد الله بن ريذة الاصبهاني قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم الطبراني عن اسحاق بن ابراهيم الدبري عن مؤلفه رحمه الله تعالى تنبيه عبد الرزاق هو الامام ابو بكر عبد الرزاق ابن همام بن نافع الحميري الصنعاني رحمه الله تعالى احد الاعلام المتوفى سنة احدى عشرة ومائتين (ومصنفه في المجلدين) وهو اصغر من مصنف ابن ابي شيبة ومرتب على الكتب والابواب على ترتيب اقدام كشف الظنون صفحه ۴۵ ۔ قلت وقد ظفرت على مطالعة مجلده الثاني بمكة

المكرمة عند اخی فی الله الشیخ الحافظ نظر احمد الهندی المهاجر
الی بلد الله الامین۔

٥٣ مسند البزار المقلب بالبحر الزخار للامام ابی بکر البزار رحمه الله تعالی ارویه بالسند الی الحافظ ابن حجر عن احمد المقدسی عن یحیی بن محمد بن سعید عن جعفر بن علی عن محمد بن عبد الرحمن الحضرمی عن عبد الرحمن بن عتاب عن القاضی سلیمان بن خلف عن القاضی محمد بن احمد بن یحیی بن مفرج عن محمد الرقی المعروف بالصموت عن الامام ابی بکر البزار رحمه الله تعالی تنبیه البزار هو الحافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار العتکی بفتح العین والتاء المخففة البصری المتوفی سنه ۲۹۲ اثنین وتسعین ومائتین بالرملة قال ابن ابی خیثمة هو رکن من ارکان الاسلام وکان یشبه بابن حنبل فی زهده وورعه له المسند الکبیر رحل فی اخر عمره الی الشام واصبهان فنشر علمه ومات بالرملة من الشام اھ ثبت الامیر وتذکرة الحفاظ

٥٤ مشکوة الانوار فیما روی عن الله تعالی من الاخبار

للشیخ الاکبر قدس سرہ الانور بالسند الی الحجار عن الحافظ محب الدین بن النجاری عن الشیخ محی الدین ابن عربی الطائی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ ابن عربی ھو الشیخ محی الدین محمد بن علی المعروف بابن عربی الطائی الاندلسی المتوفی سنہ ۶۳۸ ثمان و ثلاثین وستمائۃ اولہ الحمد للہ رب العلمین الخ قال جمعت ھذہ الاربعین بمکۃ المکرمہ فی شھور سنہ ۵۹۹ تسع وتسعین وخمسمائۃ وشرطت فیھا ان تکون من الاحادیث المسندۃ الی اللہ سبحانہ وتعالی خاصۃ وربما اتبعتھا باحادیث عن اللہ تعالی مرفوعۃ الیہ غیر مسندۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما رویتھا وقیدتھا ثم اردفتھا باحدی وعشرین حدیثا فجعلت واحدا و مائۃ حدیث الھیۃ وشرحہ الامام محی الدین یحیی بن شرف النووی اھ کشف الظنون صفحہ ۴۲

۵۵ **السنن لابی مسلم الکشی بفتح الکاف وتشدید الشین المعجمۃ نسبۃ الی قریۃ من اعمال جرجان -** اورویھا بالسند الی ابن طبرزد عن ابی بکر محمد ابن عبد الباقی عن

ابی اسحق ابراهیم بن عمر البرمکی عن ابی محمد عبد اللہ بن ابراهیم
ابن ایوب بن ناشر البزار عن ابی مسلم الکشی مؤلفها۔ تنبیہ الکشی
وهو الامام ابو مسلم ویقال ابو زرعۃ محمد بن یوسف بن محمد بن
الجنید الکشی الجرجانی (وکش) قریۃ علی ثلثۃ فراسخ من جرجان۔ الجندی
سمع ابا نعیم بن عدی وابا العباس الدغولی وسکی بن عبدان و
طبقتهم بخراسان والعراق والحرمین۔ روی عنہ ابو العلاء
محمد بن علی الواسطی وابو القاسم الازهری وعبد العزیز الازجی
جاور بمکۃ الی ان توفی بها فی سنۃ ۳۹۰ تسعین وثلثمائۃ اھ

طبقات الذهبی رح صـ۲۰۵ ج ۳

٥٦ تاریخ الامام الحافظ ابن عساکر لدمشق الشام۔ بالسند
الی الشیخ محی الدین بن عربی عن مؤلفہ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی
تنبیہ ابن عساکر هو الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن هبۃ
اللہ بن عبد اللہ بن الحسن بن عساکر الدمشقی المتولد سنہ ۴۹۹ تسع
وتسعین واربعمائۃ والمتوفی سنہ ۵۷۱ وقیل احدی وثمانون و

سنہ وسائر تصانیفہ کالاربعین وغیرہ ۱۲

خمسمائة بدمشق وله الشيخ من النساء بضع وثمانون امرأة قال الحافظ عبد القادر الرهاوي ما رأيت احفظ من ابن عساكر اه كذا في ثبت الامير قال صاحب الكشف ان هذا التاريخ في نحو ثمانين مجلدا ذكر تراجم الاعيان والرواة ومرويا تهم على نسق تاريخ بغداد للخطيب لكنه اعظم منه حجما قال ابن خلكان قال لي شيخنا الحافظ زكي الدين عبد العظيم وقد جرى ذكر هذا التاريخ وطال الحديث في امره ما اظن هذا الرجل الا عزم على وضع هذا التاريخ من يوم عقل على نفسه وشرع في الجمع من ذلك الوقت والا فالعمر يقصر عن ان يجمع الانسان مثل هذا الكتاب انتهى مختصراً

۵۷

واما تاليف ابي الشيخ رحمه الله تعالى فمن طريق ابن النجاري عن ابي المفاخر خلف بن احمد بن محمد الفراء عن ابي الفتح اسمعيل ابن الفضل عن ابي طاهر الكاتب عن الحافظ ابي محمد عبد الله ابي الشيخ تنبيه ابو الشيخ هو الحافظ ابو محمد عبد الله بن محمد ابن جعفر بن حيّان بفتح الحاء وتشديد المثناة تحت يلقب بابي الشيخ ولد سنه ۲۹۴ اربع وتسعين ومائتين وتوفي سنه ۳۶۹

تسع وستين وثلثمائة روى عن ابی یعلی الموصلی وغیرہ وروی عنه ابونعيم وغيره كذا فی ثبت الامیر۔

۵۸

۵۸ تاریخ ابن معین فی احوال الرجال وهو مرتب علی حروف المعجم

وبالسند الی الحافظ ابن حجر عن ابی اسحق التنوخی عن یحیی بن یوسف المصری عن ابی الحسن علی بن هبة الله بن الجمیزی عن ابی طاهر السلفی عن محمد بن احمد الرازی عن علی بن محمد الفارسی عن ابی احمد عبدالله بن محمد المفسر عن ابی بکر احمد بن علی المروزی عن مؤلفه رحمه الله تعالی **تنبیه** ابن معین هو یحیی بن معین الامام الفرد سید الحفاظ ابو زکریا المری مولاهم البغدادی **مولده** سنه ثمان وخمسین ومائة وکان ابوه من نبلاء الکتاب فخلف له الف الف درهم فیما قیل سمع هشیما وابن المبارک واسماعیل بن مجالد وغیرهم وعنه احمد وهناد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابوزرعة وابویعلی وخلائق **قال** ابن المدینی لا نعلم احدا من لدن آدم علیه السلام کتب من الحدیث ما کتب یحیی بن معین **قال** عباس الدوری سمعت یحیی بن معین یقول لو لم یکتب الحدیث

خمسين مرة ما عرفناه وعن يحيى بن معين قال كتبت بيدي
الف الف حديث وقال ابن المديني انتهى علم الناس الى يحيى
ابن معين قال حنيس بن مبشر احد الثقات رأيت يحيى بن معين
في النوم فقلت ما فعل الله بك فقال اعطاني وحباني وزوجني
ثلثمائة حوراء ومهدلي بين الناس. توفي في ذي القعدة غريبا
بمدينة النبي صلى الله عليه وسلم سنة ثلاث وثلاثين ومائتين
رحمه الله تعالى اه تذكرة الحفاظ للامام الذهبي رح

۵۹ شرح السنة للبغوي رحمه الله تعالى. وبالسند الى
النجار عن الانجب بن ابي السعادات الحمامي عن ابي منصور محمد
ابن اسمعيل بن عوفة عن مؤلفه. تنبيه البغوي هو الامام
حسين بن مسعود البغوي وقد تقدم ذكره في سند تفسيره.

۶۰ الزهد والرقائق لابن المبارك رحمه الله تعالى.
وبالسند الى الفخر ابن البخاري عن ابن طبرزد عن ابي غالب
احمد بن الحسن بن البنا عن الحسن بن علي الجوهري عن ابي بكر محمد
ابن اسمعيل الوراق عن يحيى بن محمد بن صاعد عن الحسين بن الحسن

المروزی عن المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابن المبارک هو الامام ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک ابن واضح الحنظلی التمیمی مولاهم المتوفی سنہ ۱۸۱ھ قال احمد لم یکن فی زمن ابن المبارک اطلب منہ وکان کتابہ الذی حدث بہ عشرین الفا کذا فی ثبت الامیر وقال الذهبی فی طبقاتہ عبد اللہ بن المبارک بن واضح الامام الحافظ العلامۃ شیخ الاسلام فخر المجاهدین قدوۃ الزاهدین ابو عبد الرحمن الحنظلی مولاهم المروزی الترکی الاب الخوارزمی التاجر السفار صاحب التصانیف النافعۃ والرحلات الشاسعۃ ولد سنۃ ثمانی عشرۃ ومائۃ اولعبدها بعام وافنی عمرہ فی الاسفار حاجا ومجاهدا وتاجرا سمع سلیمان التیمی وعاصم الاحول وحمید الطویل والربیع بن انس وهشام بن عروۃ واما سواهم حتی کتب عمن هو اصغر منہ دون العلم فی الابواب والفقہ وفی الغزو والزاهد والرقائق وغیر ذلک حدث عنہ خلق لا یحصون من اهل الاقالیم فانہ من صباہ ما فتی عن السفر منهم عبد الرحمن بن مهدی ویحیی

ابن معین وحیان بن موسیٰ وابوبکر بن ابی شیبۃ وغیرہم وعن اسمعیل بن عیاش قال ما علی وجہ الارض مثل ابن المبارک و قال شعیب بن حرب لو جہدت جہدی ان اکون فی السنۃ ثلاثۃ ایام مثل ابن المبارک لم اقدر وقال ابو اسامۃ ہو امیر المؤمنین فی الحدیث انتہی مختصراً ملتقطاً۔

نوادر الاصول للحکیم الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ[1] من طریق

ابن حجر عن ابی الحسن علی بن محمد بن ابی المجد عن سلیمان بن حمزۃ عن عیسیٰ بن عبد العزیز عن ابی سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی عن ابی الفضل محمد بن علی بن سعید بن المطہر عن ابی اسحاق ابن ابراہیم بن محمد البوقی الخطیب عن ابی بکر محمد عبد الرحمن المقری عن ابی نصر احمد بن احید بن حمدان البیکندی عن ابی عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی تنبیہ قال فی الکشف ہو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن ابن بشیر المؤذن الحکیم الترمذی المتوفی شہیداً سنہ ۲۵۵ خمس وخمسین ومائتین و وقد ذکر ثلاثۃ مائۃ اصل الا اثنی عشر وہو الملقب بسلوۃ

[1] فی معرفۃ اخبار الرسول ۱۲ ؎ وعند العجلونی محمد بن عبد الرحمن ۱۲ عبد الہادی

العارفين وبستان الموحدين روى انه قال ما وضعت حرفا
لينقل عني ولا لينسب الي شيئ منه ولكن كان اذا اشتد على
وقتي التسلي به وفي تصانيفه يلوح صدق ما يقول لا سيما في
هذا الكتاب حيث لم يقدم خطبة ولا ترتيبا وهي ثمان وثمانون
ومائتا اصل وقد قيل ان الاصول ثلاثمائة وستون انتهى مختصرا
وقال العلامة الامير الكبير في ثبته ولما صنف (الحكيم) كتاب
ختم الولاية وكتاب علل الشريعة كفروه ونفوه من ترمذ فجاء إلى
بلخ فقبلوه انتهى رحمه الله تعالى

٦٢ مسند ابن راهويه رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر

عن التنوخي وابن ابي المجد عن ابي الحسن علي بن محمد بن مردود
البندنيجي وابي نصر محمد بن محمد بن هبة الله الشيرازي
عن ابي العباس احمد ابن يوسف البغدادي وابي الحسن بن مسعود
ابن بركة عن ابي الخير احمد بن اسماعيل بن يوسف الطالقاني
عن ابي محمد هبة الله الصعلوكي المعروف بالموفق عن ابي علي الحسن
ابن ابي القاسم بن خوجويه عن ابي سعد عبد الرحمن بن حمدان بن محمد

النضروی عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن علی بن زیاد السندی
عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن سیدویہ الازدی وابی احمد
ابن ابراهیم بن نصر عن ابی یعقوب اسحاق بن ابراهیم بن مخلد المروزی
الحنظلی المعروف بابن راهویہ نزیل نیسابور تنبیہ ابن راهویہ
قال احمد لا اعلم له نظیرا وقال الدارمی ساد اهل المشرق والمغرب بصدقہ وقال الذهلی
اجتمع فی الرصافۃ اعلام اصحاب الحدیث منهم احمد وابن معین
وغیرهما وکان صدر المجلس اسحاق وهو الخطیب وقال اسحاق
ماسمعت شیئا الاحفظتہ وماحفظت شیئا قط فنسیتہ وکان
انظر الی سبعین الف حدیث وقال اعرف مکان مائۃ الف
حدیث کانی انظر الیها ولد ابن راهویہ سنہ ۱۶۶ وتوفی سنہ ۲۳۸
اھ ثبت الامیر۔

۶۳

اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالی۔

۶۴

بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابن طبرزد عن ابی منصور
عبد الرحمن بن محمد القزاز عن ابی بکر احمد البغدادی رحمہ اللہ
تعالی تنبیہ الخطیب البغدادی هو ابو بکر احمد بن علی بن ثابت

ابن احمد بن مہدی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۶۴ الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رحمہ اللہ تعالیٰ بالسند الی القاضی زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن محمد بن علی الحرادی عن الشرف عبد المؤمن الدمیاطی عن ابی الحسن بن المقیر عن الحافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ علی الخطیب ابی طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سنہ ۴۷۲ بقرأتہ علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن الطیب ابن عبد اللہ الفرا بمصر سنہ ۴۲۸ بسماعہ عن ابی محمد الحسین بن رشیق العسکری قال حدثنا محمد بن احمد الدولابی المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ الدولابی ہو الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الانصاری الشہیر بالدولابی۔ وفی کشف الظنون ان وفاتہ فی سنہ ۳۱۰ عشرۃ وثلثمائۃ اھ قال الذہبی الدولابی الحافظ العالم سمع احمد بن ابی شریح الرازی ومحمد ابن منصور الجوار ومحمد بن بشار وغیرہم قال ابو سعید بن یونس کان ابو بشر من اہل الصنعۃ وکان یضعف مات بین مکۃ

والمدینۃ بالعرج فی ذی القعدۃ سنہ۳ (ثلث) ومولدہ کان فی سنۃ ۲۲۴ اربع وعشرین ومائتین انتہی

۶۵

۶۵ **مسند بقی بن مخلد رحمہ اللہ تعالیٰ** من طریق عیاض عن ابی القاسم احمد بن محمد بن احمد بن مخلد بن عبد الرحمٰن بن احمد ابن بقی بن مخلد عن ابیہ محمد عن ابیہ احمد وعمہ عبد الرحمٰن عن ابیہما مخلد عن ابیہ عبد الرحمٰن عن ابیہ احمد عن ابیہ بقی بن مخلد عن ابن حبیب عن ابن الماجشون **تنبیہ** قال الذہبی فی طبقاتہ بقی بن مخلد الامام شیخ الاسلام ابو عبد الرحمٰن القرطبی صاحب المسند الکبیر والتفسیر الجلیل الذی قال فیہ ابن حزم ماصنف تفسیر مثلہ اصلا مولدہ فی رمضان سنہ ۲۰۱ احدی ومائتین وسمع یحیی بن اللیثی القرطبی وابا مصعب الزہری ویحیی بن بکیر وابن ابی شیبۃ وغیرہم وطاف الشرق والغرب وشیوخہ مأتان وثمانون ونیف - روی عنہ ابنہ احمد واحمد بن عبد اللہ الاموی واسلم بن عبد العزیز وغیرہم وکان اماما علما قدوۃ مجتہدا لایقلد احدا ثقۃ حجۃ صالحا عابدا متہجدا اواہا علیم

النظير في زمانه ذكره احمد ابن ابي خيثمة فقال ما كنا نسميه
الا المكنسة وهل يحتاج بلد فيه بقي ان يأتي منه الينا احد قال
ابو الوليد الفرضي ملأ بقي الاندلس حديثا وعن بقي قال لما
رجعت من العراق اجلسني يحيى بن بكير الى جنبه وسمع مني
سبعة احاديث وعنه قال لقد غرست للمسلمين غرسا
بالاندلس لا يقلع الا بخروج الدجال وكان مجاب الدعوة
وقيل انه كان يختم القرآن كل ليلة في ثلاث عشرة ركعة و
يسرد الصوم وحضر سبعين غزوة مات في جمادى الآخرة سنه ۲۷۶
ست وسبعين ومائتين انتهى مختصرا

۶۶ مصنف الامام وكيع رحمه الله تعالى

من طريق
عياض وابن بشكوال عن ابن عتاب عن ابيه عن ابي بكر بن
عبد الرحمن بن احمد التجيبي عن اسماعيل بن صبور عن محمد بن
وضاح عن موسى بن معاوية عن ابي سفيان وكيع بن الجراح
بن مليح الرواسي الكوفي تنبيه قال الامير في ثبته توفي وكيع
سنه ۱۹۶ ست وتسعين مائة قال احمد ما رأيت اوعى العلم منه

بطن من قيس غيلان ۱۲ ذهبي

ولا احفظ ولا رأيت معه كتابا قط ولا رقعة وقال ابن معين ما رأيت افضل منه كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه اهـ قال الذهبي ولد (وكيع) سنة ۱۲۹ تسع وعشرين ومائة سمع هشام ابن عروة والاعمش واسمعيل بن ابی خالد وابن عون وابن جريج وسفيان وغيرهم وكان ابوه على بيت المال وأراد الرشيد ان يولى وكيعا قضاء الكوفة فامتنع قال يحيى بن يمان لما مات سفيان جلس وكيع موضعه كان يصوم الدهر ويختم القرآن كل ليلة ويفتى بقول ابی حنیفة وكان يحيى القطان يفتى بقول ابی حنیفة ایضا قال سلم بن جنادة جالست وكيعا سبع سنين فما رأيته بزق ولا مس حصاة ولا جلس مجلسه فتحرك ولا رأيته الا مستقبل القبلة وقيل كان وكيع اعور توفى بفيد راجعا من الحج سنة ۱۹۷ سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء قال وكيع الجهر بالبسملة بدعة سمعه منه ابو سعيد الاشج اهـ مختصرا ملتقطا

تاليف ابن شاهين رحمه الله تعالی من طريق ابن حجر عن

ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن جمہور البعلی عن جدہ ابن عبد اللہ
محمد بن ابراہیم بن المظفر الحسینی عن شمس الدین ابی الفرج
ابن ابی عمر عن ابی الیمن الکندی عن ابی محمد عبد اللہ بن
عمر بن احمد بن شاہین عن ابیہ ابی حفص عمر بن شاہین البغدادی
تنبیہ قال السیوطی فی مشتہی العقول ما نصہ منتہی
التصانیف فی الکثرۃ ابن شاہین صنف ثلاثمائۃ وثلاثین
مصنفا منہم التفسیر الف جزء والمسند خمسۃ عشر مائۃ
والتاریخ مائۃ وخمس مجلدات ومداد التصانیف القنطار
وثلاثمائۃ قنطار وسبعۃ وسبعون قنطارا قال السیوطی ہذا من کرامات
طی الزمان کالمکان من وراثۃ الاسراء ولیلۃ القدر توفی
ابن شاہین سنہ ۳۸۵ھ قالہ الامیر فی ثبتہ

۶۵ مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالی من طریق الغسانی عن ابن
عبد البر عن سعید بن نصر عن قاسم بن اصبغ عن محمد بن اسمٰعیل
الترمذی عن ابی بکر عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی المکی تنبیہ
قال الامیر الحمیدی المکی المتوفی بمکۃ سنہ ۲۱۴ اربعۃ عشر و

مائتين قال احمد الحميدى عندنا امام اھ

۶۹
معجم ابن قانع رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ بسند صاحب المنح من طريق الصدفى والسلمى عن ابى القاسم عبد الواحد بن على بن محمد بن فهد العلاف عن ابى الحسن على بن احمد بن عمر بن حفص الحمامى عن الحافظ القاضى ابى الحسين عبد الباقى ابن قانع رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ ابن قانع هو الحافظ القاضى ابو الحسين عبد الباقى بن قانع بن مرزوق بن الحسن الاموى مولاهم البغدادى ولد فى سنہ ۲۶۵ واختلط قبل موتہ بسنتين ومات سنہ ۳۵۱ ھ كذا فى ثبت الامير

۷۰
عشاريات القلقشندى رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ بالسند الى صاحب المنح قال اخبرنا بها ابو المكارم محمد بن احمد الفاسى عن ابى النجا الخضر القصار عن النجم الغزى والبدر القرافى كلاهما عن المؤلف

تنبیہ القلقشندى هو الشيخ جمال الدين ابراهيم بن على ابن احمد بن اسماعيل بن علاء الدين القرشى الشافعى القلقشندى بقاف مفتوحة ثم لام ساكنة ثم قاف مفتوحة ثم شين معجمة

مفتوحة ثم نون ساكنة ثم دال مهملة مكسورة بعدها ياء نسبة الى
قرية من قرى مصر ينسب اليها جماعة هذا وتقي الدين ابو بكر محمد بن
اسمٰعيل وابن اخيه عبد الكريم المقدسي وابو الفتوح علي بن
علاء الدين وكلهم اخذوا عن ابن حجر قال صاحب المنح فتقع لنا
عشاريا ته باربعة عشر ولله الحمد اه كذا في ثبت الامير

۱ــ الاربعون التساعية لعز الدين ابن جماعة رحمه الله تعالى

من طريق صاحب المنح ايضاً قال اخبرنا بها ابو الاسرار علي عن ابن
عجيل عن ابن ظهيرة عنه **تنبيه قال** صاحب المنح فتقع لنا بثلاثة
عشر ولله الحمد قال الامير **قلت** فتقع لنا بستة عشر لاننا
نروي عن السقاط عن ابن الحاج عنه **قال الجامع المسكين**
فتقع لنا بتسعة عشر لاننا نروي عن الشيخ محمد ابن سليمان
حسب الله عن عبد الغني الدمياطي عن الامير الكبير عن الشيخ
السقاط عن ابن الحاج عن صاحب المنح۔

۲ــ تاليف الحسن بن عرفة رحمه الله تعالى بالسند الى صاحب المنح

المنح وهو يرويها من طريق السلفي عن علي بن الحسن الربعي من

الی الحسن محمد ابن محمد بن محمد بن مخلد البزاز عن اسماعیل بن محمد ابن اسماعیل الصفار عن الحسن بن عرفه العبدی المتوفی سنہ ۲۷۵

مکارم الاخلاق للخرائطی وسائر مؤلفاته رحمہ اللہ تعالی

بالسند الی صاحب المنح من طریق ابن خلیل عن الخشوعی عن ابی محمد هبۃ اللہ الاکفانی عن محمد بن عقیل الخطیب احمد بن بندار والی الحسن احمد بن عبد الواحد بن ابی الحدید عن ابی بکر بن محمد بن احمد بن عثمان بن ابی الحدید عن ابی بکر الخرائطی تنبیہ ا هو محمد ابن حفید بن سهیل الخرائطی رحمہ اللہ تعالی

الموطا وکتاب الآثار للامام محمد رحمہ اللہ تعالی

وسائر تصانیفہ ارویها بسند بالسادۃ الحنفیۃ عن الشیخ عبد الستار المکی الحنفی عن الشیخ ادریس بن محمد الحنفی المتوفی سنہ ۱۳۰ عن العلامۃ ابن عابدین عن العلامۃ السید محمد شاکر الحنفی عن فقیہ الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن المفتی علاء الدین الحصفکی الحنفی عن خیر الدین الرملی الحنفی عن محمد ابن السراج

الحانوتی الحنفی عن[10] احمد بن یونس الشہیر بابن الشِلبی[ف۱] الحنفی عن[11]
ابراھیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[12] امین الدین یحیی بن محمد
الاقصرائی الحنفی عن[13] محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن
محمد الطاہر الحنفی عن[15] صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود الحنفی
عن[16] جدہ تاج الشریعۃ محمود الحنفی عن[17] والدہ صدر الشریعۃ احمد الحنفی
عن[18] ابیہ جمال الدین عبید اللہ بن ابراھیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد
ابن ابی بکر البخاری المشہور بامام زادہ الحنفی عن[20] شمس الائمۃ
ابی بکر بن محمد الزرنجری الحنفی عن[21] شمس الائمۃ عبد العزیز بن احمد
الحُلوانی[ف۲] الحنفی عن[22] القاضی ابی علی الحسین النسفی بن علی الحنفی عن[23]
ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن[24] عبد اللہ بن محمد الحارثی
الحنفی عن[25] حفص محمد البخاری الحنفی عن[26] والدہ ابی حفص الکبیر احمد
ابن حفص الحنفی عن الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی رضی اللہ

ف۱ بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدۃ ۱۲ رد المحتار
ف۲ الحلوانی اتفقوا علی انہ نسبۃ الی بیع الحلواء واما النسبۃ الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط ھذا اللفظ ثلثۃ اقوال بفتح الحاء المہملۃ وبالھمزۃ فی اٰخرہ وبفتح الحاء واٰخرہ نون وبضم الحاء مع النون یشیر الیہ کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء اھ مختصرا ملخصا من مقدمۃ عمدۃ الرعایۃ ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

تعالى عنه تنبيه محمد بن الحسن الشيباني هو ابو عبد الله محمد بن
الحسن بن فرقد الشيباني نسبة ولاء الى شيبان بفتح الشين
المعجمة قبيلة معروفة الكوفي صاحب الامام ابي حنيفة اصله
من دمشق من اهل قرية يقال لها حرستا بفتح الحاء المهملة وسكون
الراء المهملة وفتح السين المهملة سمع الحديث عن مسعر بن
كدام وسفيان الثوري وعمرو بن دينار والامام مالك والاوزاعي
والقاضي ابي يوسف وروى عنه الامام الشافعي وابو سليمان
موسى بن سليمان الجوزجاني وهشام بن عبد الله الرازي
وابو حفص الكبير وغيرهم من اكابر المحدثين وائمة الدين قال
الشافعي ما رأيت سمينا اخف روحا من محمد بن الحسن وما رأيت
افصح منه كنت اظن اذا رأيته يقرء القرآن كان القرآن نزل
بلغته وقال ايضا ما رأيت اعقل من محمد بن الحسن وروى
عنه ان رجلا سأله عن مسألة فاجابه فقال له الرجل خالفك
الفقهاء فقال له الشافعي وهل رأيت فقيها قط اللهم الا
ان يكون رأيت محمد بن الحسن وقال ابو عبد الله الذهبي

فی میزان الاعتدال محمد بن الحسن الشیبانی ابو عبداللہ احد
الفقہاء یروی عن مالک بن انس وغیرہ وکان من بحور العلم
والفقہ قویا فی مالک اھ وقال الربیع سمعت الشافعی یقول
حملت عن محمد وقر بعیر کتبا اھ روی الخطیب باسنادہ
الی الشافعی قال قال محمد بن الحسن اقمت علی باب مالک
ثلاث سنین وکسرا قال وکان یقول انہ سمع لفظا اکثر من
سبعمائۃ حدیث وکان اذا احدثھم عن مالک امتلأ منزلہ وکثر الناس حتی
یضیق علیہ الموضع وعنہ کان اذا اخذ فی المسئلۃ کانہ قرآن ینزل لایقدم حرفا
ولایؤخرہ وعنہ قال حملت عنہ وقر بختی کتبا وعن یحیی بن معین قال کتبت الجامع
الصغیر عن محمد بن الحسن وعن ابی عبید ما رأیت اعلم من کتاب اللہ منہ وعن
ابراھیم الحربی قال قلت لاحمد من این لک ھذہ المسائل الدقیقۃ قال
من کتب محمد بن الحسن انتہی مختصرا ملتقطا من التعلیق الممجد علی
مؤطا محمد رح قال المحقق اللکنوی رحمہ اللہ تعالی فی التعلیق الممجد
بعد ما ذکر مناقب الامام محمد قلت بھذہ العبارات الواقعۃ
من الاثبات وغیرھا من کلمات الثقات التی ترکنا ذکرھا

خوفا من التطويل بنظم جلالة قدره وفضله الجميل فمن طعن عليه كانه لم تقرع سمعه هذه الكلمات ولم يصل بصره الى كتب النقاد الاثبات وكفاك مدح الشافعي له بعبارات رشيقة وكلمات لطيفة ورواية عنه انتهى۔

قد ذكرت اولا بحمد الله تعالى وحسن توفيقه خمسة وعشرين كتبا من كتب التفسير باسانيدها وهذه خمسة وسبعون كتابا من كتب الحديث مع اسانيدها المتصلة الى مصنفيها فصارت بجميعها مكملة للمائة كتابا وبقيت منها كثيرة لا يمكن استقصاؤها۔ وقد جمعت اكثرها في غير هذا المحل والآن اشرع في ذكر الكتب الفقهية من كتب المذاهب الاربعة وغير ذلك من كتب الاصول والتصوف والاوراد بعون رب العباد۔

ونقدم سند فقه الحنفي فنقول فقه الامام الهمام المجتهد المقدم امام الائمة وسراج الامة ابي حنيفة النعمان ابن ثابت رضي الله تعالى عنه نرويه عن العلامة الشيخ

كمال عن والده صديق كمال عن الشيخ عبد الله سراج عن عمر العطار
عن علي الونائي عن السيد مرتضى الزبيدي ح وارويه عاليا عن
الشيخ عبد الستار المكي عن العلامة المعمر احمد بن الملا صالح السويدي
البغدادي عن السيد مرتضى الزبيدي عن السيد عمر بن عقيل
عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ منصور الطوخي عن سلطان
المزاحي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي ح ويروي صديق
كمال عن عبد الرحمن الكزبري عن والده محمد الكزبري عن عبد الغني
النابلسي عن والده اسماعيل شارح الدرر والغرر عن الشيخين
الجليلين الشهاب احمد الشوبري والشيخ حسن الشرنبلالي
صاحب الحاشية على الدرر برواية الاول عن السراج عمر بن نجيم
مؤلف النهر الفائق شرح كنز الدقائق والشمس الحانوتي صاحب
الفتاوى والشيخ علي المقدسي شارح نظم الكنز وبرواية الثاني
عن شيخ الاسلام الشيخ عبد الله النحريري والشيخ محمد بن عبد الرحمن
المسيري والشيخ محمد بن احمد الحموي والشيخ محمد المحبي برواية
كل واحد من مشائخ هذين الشيخين المذكورين عن الشيخ احمد

ابن یونس الشلبی صاحب الفتاوی عن سری الدین عبد البر بن الشحنة
شارح الوهبانیة عن الکمال محمد بن الہمام صاحب فتح القدیر شرح
الہدایة عن سراج الدین عمر بن علی الکنانی الشہیر بقاری الہدای
ح وآرویہ عن الفقیہ شیخ الخطباء بالمسجد الحرام الشیخ احمد
میرداد عن السید کوجک عن الشیخ عابد عن عمہ الشیخ محمد حسین
ابن محمد مراد بن یعقوب الانصاری السندی عن ابیہ عن
الشیخ محمد ہاشم بن عبد الغفور السندی عن مفتی الاحناف
بمکة عن الشیخ عبد القادر الصدیقی عن الشیخ حسن العجیمی
اخبرنا مفتی الانام السید محمد صادق بن احمد بادشاہ
الحسینی اجازة عن الشیخ سراج الدین عمر الحانوتی عن الشیخ
ابراہیم بن عبد الرحمن الکرکی صاحب الفیض عن الشیخ محب الدین
احمد بن محمد بن احمد الاقصرائی عن سراج الدین عمر بن علی
الکنانی الشہیر بقارئ الہدایة عن علاء الدین السیرافی[۱] عن السید
جلال شارح الہدایة عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب

نسبتہ الی سیراف بلدة من بلاد فارس مما یلی حد کرمان ۱۲ الفوائد البہیة۔

---

[۱] وفی ثبت ابن عابدین السیرامی ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

الکشف والتحقیق عن[۸] الاستاذ حافظ الدین الکبیر عن[۹] شمس الائمۃ محمد بن عبد الستار الکردری ح واروبہ عن العلامۃ اسعد الدہان عن[۱] العلامۃ حسین الطرابلسی المتوفی سنہ ۱۲۹۹ھ عن[۳] السید علاء الدین عابدین عن والدہ العلامۃ الفقیہ خاتم المحققین السید محمد امین بن عابدین ح وارویہ بالاجازۃ العامۃ عن العلامۃ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی عن[۲] العلامۃ الفقیہ السید محمد ابی الخیر عابدین امین الفتوی بدمشق ابن العلامۃ السید احمد عابدین شقیق السید محمد امین عابدین عن والدہ السید احمد عابدین المذکور وھو عن[۴] اخیہ السید محمد امین المعروف بابن عابدین ح وارویہ عالیا عن[۱] الشیخ عبد الستار المکی عن[۲] الشیخ ادریس ابن محمد المکی المتوفی سنہ ۱۳ عن[۳] العلامۃ ابن عابدین عن[۴] العلامۃ السید محمد شاکر عن[۵] الامام الشیخ مصطفیٰ زین الدین ابی البرکات ابن محمد رحمۃ اللہ الایوبی الشہیر بالرحمتی عن[۶] الشیخ صالح بن ابراھیم بن سلیمان الجینینی وھو عن[۷] والدہ عن[۸] شیخ الفقہاء فی زمانہ الشیخ خیر الدین الرملی عن[۹] الشیخ محمد بن محمد سراج الدین

ردالمحتار ۱۲

[۵] وفی ثبت ابن عابدین جلال الدین الکبیر واللہ اعلم ۱۲ عبدہ المحادی غفراللہ لہ

الحانوتی عن والدہ محمد الحانوتی عن العلامۃ محب الدین بن جرباش عن ابی الخیر محمد بن محمد الرومی عن المجد ابی الفتح محمد بن محمد الحریری عن والدہ عن القدام امیر کاتب بن عمر الاتقانی عن السغناقی عن صاحب الکنز النسفی عن شمس الائمۃ محمد بن عبد الستار الکردری عن شیخ الاسلام برہان الدین صاحب الہدایۃ عن فخر الاسلام علی البزدوی عن شمس الائمۃ السرخسی عن شمس الائمۃ الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام ابی عبد اللہ السبذمونی عن الامیر ابی عبد اللہ بن ابی حفص البخاری عن ابیہ عن الامام محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم والولی الاکرم ابی حنیفۃ النعمان الکوفی صاحب المذہب وھو عن حماد بن زید بن ابی سلیمان عن ابراھیم النخعی عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(Marginal/interlinear notes: السبذموتی — رد المحتار — الامام الصغیر — الامام الکبیر)

کتاب المبسوط للامام السرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ بالسند المذکور عن مصنفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ السرخسی ھو

شمس الائمة محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی المتوفی ۴۸۳ھ سنة
ثلاث وثمانین واربعمائة وھذا الکتاب اجل الکتب التی دونت
لمذهب الامام الاعظم رح لانه یحتوی علی جمیع المسائل التی کتبها
الامام محمد والامام ابو یوسف والامام الاعظم والامام زفر
والامام الحسن البصری رحمهم الله تعالی قال فی الفوائد البهیة
السرخسی کان اماما علامة حجة متکلما مناظرا اصولیا مجتهدا
عدہ ابن کمال باشا من المجتهدین فی المسائل لازم شمس الائمة
عبد العزیز الحلوائی واخذ عنه حتی تخرج به وصار اوحد زمانه
وتفقه علیه برهان الائمة عبد العزیز بن عمر بن مازه ومحمود
ابن عبد العزیز الاوزجندی وغیرهما۔ املی المبسوط نحو خمس عشرة
مجلدا وهو فی السجن باوزجند کان محبوسا فی الجب بسبب کلمة
نصح بها الخاقان وکان یملی من خاطره من غیر مطالعة کتاب
وهو فی الجب واصحابه فی اعلی الجب وقال عند فراغه من شرح
العبادات هذا اخر شرح العبادات باوضح المعانی واوجز العبارات
املاء المحبوس عن الجمع والجماعات ۔ وقال فی اخر شرح الاقرار

انتهى شرح الاقرار المشتمل من المعانى على ما هو من الاسرار املاء المحبوس فى محبس الاشرار ـ والسرخسى نسبة الى سرخس بفتح السين وفتح الراء وسكون الخاء بلدة قديمة من بلاد خراسان وهو اسم رجل سكن هذا الموضع وعمرها واتم بناءه ذو القرنين ذكره السمعانى انتهى مختصرا

الهداية للامام برهان الدين على بن ابى بكر المرغينانى

رحمه الله تعالى ـ ارويها عن العلامة الشيخ احمد ابى الخير ميرداد ومولانا الشيخ محمد سعيد الاديب عن السيد عبد الله كوجك عن عمر العطار وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكى عن العلامة العجيمى عن احمد القشاشى عن ابى المواهب احمد بن على العباسى الشناوى ثم المدنى عن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد المكى العلوى عن عمه جار الله بن عبد العزيز بن فهد المكى عن المفتى سراج الدين عمر بن عبد الرحيم القاهرى ثم المدنى عن مجد الدين محمد بن عبد الله الزرندى المدنى الحنفى عن شيخ

الحنفیہ امین الدین یحیی بن محمد بن ابراہیم الاقصرائی القاہری عن[14]
القاضی زین الدین ابی بکر بن الحسین العثمانی المراغی ثم المدنی
عن[15] القاسم ابن محمد بن یوسف البرزالی عن[16] مظفر الدین احمد
ابن علی الساعاتی الحنفی عن[17] ظہیر الدین محمد بن عمر بن محمد البخاری
النَّوجاباذی بفتح النون قریۃ ببخاری عن[18] محمد بن عبد الستار
الکردری عن مؤلفہا تتمۃ الاولٰی[1] المرغینانی ہو علی بن ابی بکر بن
عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی نسبۃ صاحب الہدایۃ کان اماما فقیہا
حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا
نظارا مدققا زاہدا ورعا فاضلا ماہرا اصولیا ادیبا شاعرا
لم تر العیون مثلہ فی العلم والادب ولہ الید الباسطۃ فی الخلاف
والباع الممتد فی المذہب تفقہ علی الائمۃ المشہورین منہم مفتی
الثقلین نجم الدین ابو حفص عمر النسفی ومن تصانیفہ کتاب المنتقی
ونشر المذہب والتجنیس والمزید ومناسک الحج ومختارات

---

[1] ولد بلاشبہ احدی عشرۃ وخمسمائۃ ۱۲ مقدمۃ الہدایۃ [2] المرغینانی نسبۃ الی مرغینان بفتح المیم وسکون الراء المہملۃ وکسر الغین المعجمۃ وسکون الیاء بعدہا نون ثم الف بعدہ نون بلدۃ من بلاد فرغانۃ ۱۲ الفوائد البہیۃ - محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

النوازل وكتاب فى الفرائض - وقال فى اول البداية قال ابو الحسن
على بن ابى بكر بن عبد الجليل كان يخطر ببالى عند ابتداء حالى ان
يكون كتاب فى الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث
وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الى القدورى
اجمل كتاب فى احسن ايجاز واعجاب ورأيت كبراء الدهر يرغبون
الصغير والكبير فى حفظ الجامع الصغير فهممت ان اجمع بينهما
ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة اليه وسميته
بداية المبتدى ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهى اهـ
وقد وفق لشرحه وسماه بكفاية المنتهى ثم اختصره وسماه الهداية
وكانت وفاته سنة ۵۹۳ ثلث وتسعين وخمسمائة وتفقه عليه
جم غفير اهـ مختصرا الفوائد البهية صـ ۱۴۱

فتح القدير شرح الهداية للعلامة كمال الدين محمد بن
عبد الواحد بن الهمام رحمه الله تعالى - وبالسند
الى الشيخ العجيمى عن خير الدين الرملى عن محمد بن سراج الدين
الحانوتى عن العلامة احمد بن الشلبى عن القاضى شمس الدين

محمد بن احمد الغزی والعلامۃ سری الدین عبد البر بن محب الدین
محمد بن الشحنہ کلاہما عن مؤلفہ العلامۃ المحقق کمال الدین
الشہیر بابن الہمام السکندری السیواسی کان والدہ قاضیا
بسیواس من بلاد الروم ثم قدم القاہرۃ وولی خلافۃ الحکم
بہا عن القاضی الحنفی ثم ولی القضاء بالاسکندریۃ وتزوج منہا
بنت القاضی المالکی فولد لہ الکمال محمد سنۃ ثمان وثمانین
وسبع مائۃ وکان اماما نظارا فارسا فی البحث فروعی اصولی
محدث مفسر حافظ نحوی کلامی منطقی جدلی ولہ تصانیف
مقبولۃ معتبرۃ منہا شرح الہدایہ المسمی بفتح القدیر والتحریر
فی الاصول وغیر ذلک ۔ وسمع علی جماعۃ منہم حافظ العصر
ابن حجر وذکرہ فی بعض تصانیفہ فقال شیخنا واجاز لہ کثیرون
مسانیدہم عالیۃ وخرج لہ الحافظ السخاوی اربعین من مرویاتہ
بالسماع والاجازۃ فحدث بہا وسمعہا منہ الفضلاء وادمن
الاشتغال برہۃ ففاق اقرانہ فضلا تاما وفکرا مستقیما
وذکاء مفرطا وکان لہ نصیب وافر مما لارباب الاحوال

من الكشف والكرامات - مات يوم الجمعة سابع رمضان سنة ۸۶۱ شه
احدى وستين وثمانمائة انتهى مختصرا ملتقطا وتمامه فى ثبت
ابن حجر والفوائد البهية فى تراجم الحنفية

٥ - الكفاية شرح الهداية للعلامة السيد جلال الدين
الكرمانى رحمة الله عليه بالسند المتقدم الى مؤلف
فتح القدير عن السراج عمر بن على المعروف بقارى الهداية عن
الشيخ علاء الدين احمد بن محمد السيرافى عن مؤلفها تنبيه اختلف
فى مؤلف الكفاية شرح الهداية والحق انها للعلامة السيد
جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمى الكرمانى وكان عالما
فاضلا تضرب به الامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين
الحسن السغناقى صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن
محمد البخارى عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردرى عن
صاحب الهدايه واخذ ايضا عن عبد العزيز البخارى صاحب
كشف البزدوى عن حافظ الدين الكبير انتهى ملخصا من الفوائد ص ۲۳

٦ - البناية شرح الهداية ورمز الحقائق شرح كنز الدقائق

کلاهما العلامة الحافظ القاضي محمود العيني رحمه الله تعالى
بالسند المتقدم في فتح القدير الى مؤلفه ابن الهمام وهو عن القاضي
شيخ الاسلام محمود العيني تنبيها العيني هو قاضي القضاة
بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن القاضي
شهاب الدين العيني اصله من حلب وولد في عنتاب في سابع
رمضان سنة ٧٦٢ اثنتين وستين وسبع مائة وتربى بها وكان
ابوه قاضيها واخذ افضل علمائها ثم جعل نائبا عن ابيه وفي سنة ٧٨٣
ثلاث وثمانين وسبع مائة سافر الى دمشق وزار القدس واجتمع
هناك بعلاء الدين احمد بن محمد السيرافي فاصحبه معه الى
القاهرة وانزله بالبرقوقية فلازمه واخذ عنه الهداية
والكشاف وغيرهما ثم اخذ عن الشهاب بن خاص ترك الحنفي
ولبس الخرقة من الشيخ ناصر الدين القرطبي ثم عاد الى دمشق
سنة ٧٩٢ ثم رجع الى القاهرة وفي سنة ٨٢٣ سافر الى بلاد قرمان من
قطعة اسيا ثم رجع الى مصر فجعل محتسب القاهرة وامره
امير تتار ان يترجم باللغة التركية كتاب القدوري في الفقه فترجمه

وكان عالما بعلوم شتى واقفا على كثير من الامور التاريخية دائما مشتغلا بالمطالعة ونسخ كتبا كثيرة بخطه والف كتبا شتى وكان يكتب بسرعة ويقال انه نسخ القدورى بتمامه فى ليلة واحدة ابتداه مع غروب الشمس واتمه مع شروقها وله جملة تصانيف منها عمدة القارى واحد وعشرون مجلدا ومعانى كتاب الآثار للطحاوى فى عشر مجلدات وشرح جزء من كتاب سنن ابى داؤد فى مجلدين وشرح سيرة ابن هشام سماه كشف اللثام والكلم الطيب وتحفة الملوك وشرح الكنز وشرح التحفة وشرح الهداية وشرح البحار الزاهرة فى مجلدين وشرح شواهد الالفية الكبرى والصغرى وكتاب مراح الارواح وشرح العوامل المائة للجرجانى وشرح قصيدة الصاوى فى العروض وشرح العروض لابن الحاجب واختصر الفتاوى الظهيرية وكتاب سير الانبياء وتاريخ كبير فى تسعة عشر مجلدا واختصره فى ثمانية وتاريخ الاكاسرة بالتركى وطبقات الشعراء وطبقات الحنفية ومعجم هؤلاء المشائخ فى مجلد واحد ورجلة الطحاوى ومختصر

ابن [illegible] كان ومشارح الصدور في الخطب ثمان مجلدات وكتاب النوادر وكتاب سيرة المؤيد شعرا ونثرا والتذكرة المتنوعة وتمشيات على الكشاف وتفسير ابى الليث والبغوى وغير ذلك توفى رحمه الله تعالى يوم الاربعاء من شهر ذى الحجة سنة ٨٥٥ خمس خمسين وثمانمائة ودفن بمدرسته بقرب بيته بحارة كتامة بالقرب من الازهر انتهى مختصرا من سرد النقول للشيخ العلامة عبد الستار الصديقى المكى

٨ — كنز الدقائق للعلامة ابى البركات عبد الله بن احمد ابن محمود النسفى رحمة الله عليه[1] وسائر تصانيفه مر سنده فى ذكر تفسيره المسمى بمدارك التنزيل۔

٩ — كشف الاسرار والحقائق فى شرح كنز الدقائق للامام قوام الدين مسعود ابن ابراهيم الكرمانى رحمه الله تعالى

[1] كان اماما كاملا عديم النظير فى زمانه رأسا فى الفقه والاصول بارعا فى الحديث ومعانيه تفقه على شمس الائمة محمد الكردرى وعلى حميد الدين الضرير وبدر الدين خواهر زاده وله تصانيف مفيدة منها المصفى شرح المنظومة النسفية والمستصفى وكشف الاسرار وغير ذلك وقد سبق ذكره ١٢ عبد الهادى غفر الله له۔

بالسند المتقدم فی کنز الدقائق الی مؤلفہ مسعود بن ابراهیم تنبیہ هو ابو الفتوح مسعود الکرمانی المتوفی بمصر سنہ ۷۴۸ ثمان واربعین وسبعمائۃ اھ کذا فی الکشف۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق والاشباہ والنظائر للعلامۃ

زین العابدین بن نجیم رحمہ اللہ تعالی۔ وبالسند الی الشیخ العجیمی عن الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن سراج الدین الحانوتی عن مؤلفهما تنبیہ فی کشف الظنون هو الفقیہ الفاضل زین العابدین بن ابراهیم بن محمد بن نجیم المعروف بابن نجیم المصری الحنفی المتوفی بها سنہ ۹۷۰ سبعین وتسعمائۃ اھ وفی التعلیقات السنیۃ اخذ العلوم عن جماعۃ منهم شرف الدین البلقینی وشهاب الدین الشلبی والشیخ امین الدین بن عبد العال واجازوه بالافتاء والتدریس وانتفع بہ خلائق ولہ عدۃ مصنفات منها شرح الکنز والاشباہ النظائر المذکوران واخذ الطریق عن العارف باللہ سلیمان الخیفری قال عبد الوهاب الشعرانی صحبتہ عشر سنین فما رأیت علیہ شیئا یشینہ وحججت معہ فی

سنہ ۹۵۲ اثنتین وخمسین وتسعمائۃ فرأیتہ علی خلق عظیم مع جیرانہ و

غلمانہ مع ان السفر یسفر عن اخلاق الرجال اھ ملخصاً

شرح الوقایۃ ومختصرھا النقایۃ کلاھما للعلامۃ صدر الشریعۃ

عبید اللہ بن مسعود ابن تاج الشریعۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

وبالسند الی الشیخ العجیمی عن الشیخ عبد الفتاح الخاص عن الشیخ

محمد بن عبد القادر النحریری عن العلامۃ سراج الدین عمر

الحانونی عن البرھان ابراھیم الکرکی عن الامین یحیی بن محمد

الاقصرائی عن الشیخ محمد بن محمد البخاری عن الشیخ حافظ

الدین ابی طاھر محمد بن محمد بن علی الطاھری عن مؤلفھما

ح وارویھما بالسند المتقدم فی الترغیب والترھیب الی

الحافظ ابن حجر عن الشیخ محمد بن محمد بن محمد البخاری المعروف

بخواجہ پارسا المدفون بالبقیع عن حافظ الدین ابی طاھر

عن صدر الشریعۃ تنبیہ ھو صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ

ابن مسعود ابن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ احمد

ابن جمال الدین عبید اللہ المحبوبی صاحب شرح الوقایۃ المعروف

بين الطلبة بصدر الشريعة هو الامام المتفق عليه والعلامة المختلف
اليه حافظ قوانين الشريعة ملخص مشكلات الاصل والفرع شيخ
الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول۔ فقيه اصولی خلافی
جدلی محدث مفسر نحوی لغوی اديب نظار متكلم منطقی عظيم
القدر جليل المحل غذی بالعلم والادب اخذ العلم عن جده الامام
تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة عن ابيه صدر الشريعة عن
ابيه جمال الدين المحبوبی عن الشيخ الامام المفتی امام زاده الخ
شرح كتاب الوقاية من تصانيف جده تاج الشريعة وهو احسن
شروحه ثم اختصر الوقاية وسماه النقاية والف فی الاصول
متنا لطيفا سماه التنقيح ثم صنف شرحا نفيسا سماه التوضيح
وله المقدمات الاربعة وتعديل العلوم والشروط والمحاضر۔
مات سنة ۷۴۷ سبع واربعين وسبع مائة ومرقده فی شرع
آباد بخارا اه كذا فی الفوائد البهية۔

مصنفات الامام ابی الحسين احمد بن محمد القدوری
رحمه الله تعالیٰ منها مختصره المعروف وشرح مختصر الكرخی

والتجريد[١٦] في الخلاف بين الشافعية والحنفية وغير ذلك - بالسند المذكور في الهداية الى القاضي[١٤] زين الدين العثماني عن[١٥] ابي العباس احمد بن ابي طالب الحجار عن[١٦] جعفر بن علي الهمداني عن[١٧] الحافظ ابي طاهر احمد بن محمد السلفي عن[١٨] ابي الحسن المبارك ابن عبد الجبار الطيوري عن مؤلفها **تنبيه** القدوري هو احمد ابن محمد بن احمد ابو الحسين البغدادي القدوري بالضم قيل انه نسبة الى قرية من قرى بغداد يقال لها قدوره وقيل نسبة الى بيع القدور وهو صاحب المختصر المبارك المتداول بين ايدي الطلبة كان ثقة صدوقا انتهت اليه رياسة الحنفية في زمانه صنف المختصر هو متن متين معتبر متداول بين الائمة الاعيان وشهرته تغني عن البيان **قال** صاحب مصباح انوار الادعية ان الحنفية يتبركون به في ايام الوباء وهو كتاب مبارك من حفظه يكون امينا من الفقر حتى قيل ان من قرأه على استاذ صالح ودعا له عند ختم الكتاب بالبركة فانه يكون مالكا للدراهم على عدد مسائله وفي بعض شروح المجمع انه مشتمل على اثني عشر

الف مسئلة انتهى وشروحه كثيرة جدا اھ كشف الظنون والفوائد البهية مختصراً وقد عدّ شروحه فى الكشف الى احدى وثلثين شرحاً مات القدورى رحمه الله تعالى يوم الاحد الخامس من رجب سنه ۴۲۸ھ ثمان وعشرين واربعمائة ببغداد ودفن من يومه بداره فى درب ابى خلف ثم نقل الى تربة فى شارع المنصور ودفن هناك بجنب ابى بكر الخوارزمى الحنفى۔

تصانيف الشيخ علاء الدين الحصكفى رحمه الله تعالى

الحصكفى

كشرحيه على التنوير وعلى الملتقى وشرحه على المنار وشرحه على القطر اً رويها عن العلامة اسعد الدهان عن الشيخ حسين الطرابلسى عن الشيخ علاء الدين عن والده الشيخ محمد امين المعروف بابن عابدين عن السيد محمد شاكر عن الشيخ على التركمانى عن الشيخ عبد الرحمن المجلد عن المؤلف تنبيه الحصكفى هو الشيخ علاء الدين محمد بن على بن محمد بن على بن عبد الرحمن بن محمد جمال الدين بن حسن الدمشقى المتوفى سنه ثمان وثمانين بعد الالف كذا فى الهداية وفى حاشية مقدمة عمدة الرعاية۔

الحصکفی بفتح الحاء والکاف بینھما صاد مھملۃ نسبۃ الی حصن کیفا اسم بلدۃ اھ

۲۱ رد المحتار حاشیۃ الدر المختار للعلامۃ السید محمد امین عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ وسائر مؤلفاتہ۔

بالسند المذکور عن المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ ح وارویھا بالاجازۃ العامۃ عن الشیخ یوسف النبھانی عن السید محمد ابی الخیر عابدین عن والدہ السید احمد عابدین عن اخیہ العلامۃ السید محمد امین عابدین تنبیہ ھو العلامۃ المتقن والامام المتفنن السید محمد امین عابدین ابن السید الشریف عمر عابدین ینتھی نسبہ الشریف الی الامام جعفر الصادق بن محمد بن علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ فلہ رحمہ اللہ تعالیٰ من التالیف رد المحتار علی الدر المختار و العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ وحاشیۃ علی البیضاوی و حاشیۃ علی المطول وحاشیۃ علی شرح الملتقی وحاشیۃ علی النھر الا انھما لم یجردا والحاشیۃ علی البحر ولہ مجموعۃ

فى الادب ونحو الثلاثين رسالة وغير ذلك وكان حسن الاخلاق
والسمات مقسما زمنه الشريف على انواع الطاعات وربما
استغرق ليله اجمع بقرأة القرآن والبكاء ولا يدع وقتا من اوقاته
من غير طهارة وكان كثير التصدق بعيدا عن الشبهات لا ياكل
الا من مال تجارته **ولد** رحمه الله تعالى سنه ٩٠١ ومات
رحمه الله تعالى ضحوة يوم الاربعاء الحادى والعشرين من ربيع
الثانى سنه ٩٥٤ عن اربع وخمسين سنة تقريبا بدمشق الشام
ودفن بمقبرتها بباب الصغير لا زالت عليه سحائب الرحمات
تمطر ولا برحت دار الخلد له فيها المقام الانور انتهى هكذا
وجدت مكتوبا على ظهر كتاب البحر الرائق۔

٢٢ **درر البحار للشمس القونوى رحمه الله تعالى۔**

ارويه وسائر مؤلفاته عن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن احمد منة الله عن احمد بن عبيد العطار عن العلامة
العجلونى عن الشيخ عبد الغنى النابلسى بسنده الى مؤلفها ح
وارويها ايضا بالسند المذكور الى العجلونى عن شيخه محمد

ابی الطاہر عن والدہ ابراہیم الکورانی بسندہ الی شمس بن الجوزی
عن مؤلفہا تنبیہ القونوی ہو شمس الدین ابی عبداللہ
محمد بن یوسف بن الیاس القونوی الدمشقی الحنفی المتوفی
سنۃ ثمان وثمانین وسبعمائۃ وہذا الکتاب متن مشہور
مختصر ذکر فیہ انہ جمع بین مجمع البحرین وبین مذہب ابن حنبل
والشافعی ومالک وفرغ فی اواخر جمادی الاولی سنۃ ۷۴۹ تسع
واربعین وسبعمائۃ وکان مدۃ تالیفہ فی شہر ونصف تقریبا
ولہ شروح اھ مختصراً کشف الظنون۔

۲۳ مؤلفات الامام ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالی

اَرویہا عن [۱] العلامۃ صالح کمال عن [۲] والدہ عن [۳] الشیخ عبداللہ [۴]
سراج عن [۵] عمر العطار عن [۶] مرتضی الزبیدی عن [۷] احمد بن عبد الفتاح [۸]
الملوی عن [۹] عبداللہ البصری عن [۱۰] ابراہیم الکورانی عن [۱۱] احمد القشاشی [۱۲]
عن [۱۳] محمد الرملی عن [۱۴] الزین زکریا عن [۱۵] الحافظ ابن حجر عن [۱۶] شمس الدین
محمد بن علی القرشی عن [۱۷] عبداللہ بن الحجاج الکاشغری عن [۱۸]
الحسام حسین ابن علی السغناقی عن [۱۹] حافظ الدین محمد بن

محمد بن نصر النسفی الکبیر عن المنجم عمر بن محمد النسفی عن القاضی صدر
الدین محمد بن محمد بن الحسین النسفی عن ابیہ محمد عن جدہ
الحسین بن عبد الکریم النسفی عن ابیہ عبد الکریم عن الامام الحجۃ
ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابو منصور ھو محمد
ابن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی امام المتکلمین ومصحح
عقائد المسلمین تفقہ علی ابی بکر احمد الجوزجانی عن ابی سلیمان
الجوزجانی عن محمد وتفقہ علیہ الحکیم القاضی اسحٰق بن محمد
السمرقندی وعلی الرستغفی وابو محمد عبد الکریم بن موسی البزدوی
وصنف التصانیف الجلیلۃ ورد اکاذیب اقوال اصحاب العقائد
الباطلۃ۔ لہ کتاب التوحید وکتاب المقالات وکتاب اوھام
المعتزلۃ ورد الاصول الخمسۃ لابی محمد الباھلی ورد الامامۃ
لبعض الروافض والرد علی القرامطۃ ومأخذ الشرائع فی الفقہ
والجدل فی اصول الفقہ وغیر ذلک مات سنۃ ۳۳۳ ثلث وثلثین
وثلثمائۃ وقیل اثنتین وثلثین وثلثمائۃ قال الجامع نسبتہ الی
ماترید بفتح المیم ثم الالف ضم التاء المنقوطۃ باثنتین من فوق

وکسر الراء المهملة وسکون الیاء المثناة التحتیة فی آخرہ دال مهملة ویقال ماتریت محلة بسمرقند ذکرہ السمعانی اھ کذا فی الفوائد البهیة

۲۴

مؤلفات الجامی رحمة الله علیه۔ ارویها عن شیخنا

عبد الجلیل والشیخ حسب الله والشیخ عبد الحق ثلاثتهم عن المحدث عبد الغنی عن مولانا اسحاق عن اوحد زمانه عبد العزیز عن والدہ عن ابی طاهر المدنی عن والدہ الکورانی عن شیخ الاسلام صفی الدین احمد بن محمد القشاشی عن ابی المواهب احمد الشناوی عن السید غضنفر بن السید جعفر النهروالی المدنی عن العارف بالله ملا محمد امین عن خاله مولانا عبد الرحمن الجامی رحمه الله تعالی تنبیه قال فی الفوائد۔ الجامی هو عبد الرحمن ابن نظام الدین احمد بن محمد الدشتی ثم الجامی الحنفی المشتهر بنور الدین ولد بجام فی الثالث والعشرین من شعبان سنة سبع عشرة وثمانمائة۔ اشتغل اولا بالمعقول والمنقول وبرع فیهما ثم عرض له داعیة الطلب فصحب مشائخ الصوفیة وتلقن من سعد الدین الکاشغری عن المولی نظام الدین خاموش عن خواجه

علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند و بلغ رتبة
الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور
اللاري في تذئيل نفحات الانس منها نقد النصوص واشعة اللمعات
وشرح نصوص الحكم وشرح حديث ابي رزين العقيلي ورسالة في
الوجود ورسالة مناسك الحج والفوائد الضيائية شرح الكافية
وغير ذلك مات بهراة ٨٩٨ه ثمان وتسعين وثمان مائة
وهو من نسل الامام محمد رحمه الله انتهى۔

٢٥ مؤلفات السيد الشريف على الجرجانى الحنفى رحمه الله تعالى

وبالسند الى احمد الشناوى عن والده على بن عبد القدوس
عن احمد بن حجر المكى عن الشرف عبد الحق السنباطى عن المحقق
شمس الدين محمد الشهرانى الشافعى عن السيد محمد بن على
الجرجانى عن والده الامام زين الدين الجرجانى تنبيه قال
فى الفوائد البهية الجرجانى هو زين الدين على بن محمد بن على
الجرجانى الحنفى الحسنى عالم نحرير ولد فى جرجان فى ثمان
بقين من شعبان سنة ٧٤٠ه اربعين وسبعمائة ومن تصانيفه حاشية

على اوائل الكشاف وحاشية على المطول وحاشية على شرح المطالع
وحاشية على شرح حكمة العين وحاشية على شرح الطوالع وغير
ذلك من التعليقات والرسائل وكان قد اخذ علم الصوفية عن
خواجه علاء الدين العطار البخارى وهو من اعزة خلفاء الشيخ
بهاؤ الدين نقشبند وكانت وفات السيد بشيراز يوم الاربعاء
السادس من الربيع الاول سنه ست عشرة وثمانمائة اه ملخصاً

۲۶ مصنفات ملا على القارى عليه رحمة الله البارى

كشرح المشكوة وشرح الشفاء وشرح المنسك وشرح النقايه
وشرح الفقه الاكبر وغيرها من الرسائل المفيدة۔ ارويها عن
الفقيه احمد ابى الخير ميرداد عن السيد عبد الله كوجك
عن عابد السندى عن حسين المغربى عن محمد بن طيب المغربى عن ابى عبد الله
ابن عبد السلام الفاسى عن ابى اسحق الشهرانى عن محمد
فريد الصديقى الاحمد ابادى عن السيد معظم حسين البلخى عن
مؤلفها على القارى رحمه الله البارى سنه ح وارويها عاليا
عن عبد الستار الصديقى عن الملا السويدى عن السيد

مرتضى الزبيدي عن محمد بن علاء الدين المزجاجي عن العجيمي عن محمد حسين الخافي النقشبندي عن الشيخ المحدث عبد الحق الدهلوي عن المؤلف رحمه الله تعالى وقد مر هذا السند في سند تفسيره سابقا تنبيه القاري هو علي بن سلطان محمد الهروي نزيل مكة المعروف بالقاري الحنفي وقد سبق ذكره الف رحمه الله التاليف النافعة منها شرح الشمائل وشرح شرح النخبة وشرح الشاطبية وشرح الجزرية والآثار الجنية في اسماء الحنفية ونزهة الخاطر الفاتر في مناقب الشيخ عبد القادر وغيرها وتصانيفه مفيدة بلغت الى مرتبة المجددية على رأس الف اه كذا في التعليقات السنية

۲۷ مصنفات الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي رحمه الله القوي

كشرح المشكوة ومدارج النبوة وجذب القلوب وغيرها ارويها بالسند المذكور الى الشيخ عبد الحق المحدث رحمه الله تعالى تنبيه هو المتضلع من الكمال الصوري والمعنوي والعاشق الصادق من عشاق الجمال النبوي رزق من الشهرة قسطا جزيلا

واثبت المؤرخون ذكره اجمالا وتفصيلا۔ هو من مبادی الشعور
شدنشاطه على طاعة الحق وطلب العلم وقريبا من اوان البلوغ تناول
الاكثر من العلوم الدينية وفرغ من تحصيلها كلها وله اثنان وعشرون
سنة وحفظ القرآن وجلس على مسند الافادة وفی غنفوان
الشباب اخذته جذبة الهية قطع علاقة محبته من الخلان والاوطان
وتوجه الى الحرمين المحترمين واقام بتلك الاماكن مدة وصحب
بها اقطاب الزمان والاولياء الكبار اخذ اجازة الحديث عن الشيخ
عبد الوهاب المتقى تلميذ الشيخ على المتقى وهو تلمذ على حسام الدين
الملتانى وابى الحسن البكرى المكى وكان الشيخ ابن حجر صاحب الصواعق
استاذاً للمتقى وفى الاخر تلمذ على المتقى ثم عاد الى الوطن المالوف
مع بركات وافرة واستقر به اثنين وخمسين سنة فی جمعية
الظاهر والباطن واشتغل بتكميل الاولاد والطالبين ونشر العلوم
لاسيما الحديث الشريف بحيث لم يتيسر مثله لاحد من العلماء
السابقين واللاحقين فی ديار الهند۔ صنف فی العلوم خصوصا
فی الحديث كتبا معتبرة اعتنى بها علماء الزمان وجعلوها

دستوراً لعملهم وتصانيفه من الكبار والصغار بلغت مائة مجلد ولد في المحرم سنة ٩٥٨ ثمان وخمسين وتسعمائة وتوفي سنة ١٠٥٢ اثنين وخمسين والف انتهى مختصراً كذا في سبحة المرجان

تاليفات العلامة محمد مرتضى الزبيدي رحمه الله تعالى

ارويها عن عبد الستار الصديقي المذكور عن الملا السويدي عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه هو محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق الشهير بمرتضى الحسيني الزبيدي الحنفي ولد سنة ١١٤٥ كما اخبر عن نفسه ونشاء ببلاده وارتحل في طلب العلم وحج مراراً ثم ورد الى مصر في تاسع صفر سنة ١١٦٧ واجازه العلماء مثل الشيخ احمد الملوي والجوهري والحفني وغيرهم وشهدوا بعلمه وفضله وجودة حفظه واشتهر ذكره عند الخاص والعام وصنف عدة رحلات في تنقلاته في البلاد القبلية والبحرية وكناه سيدي السيد ابو الانوار بن وفا بابي الفيض وشرع في شرح القاموس حتى اتمه في عدة سنين في نحو اربعة عشر مجلداً اسماه بتاج العروس وله من المؤلفات عقود الجواهر المنيفة وشرح الاحياء والتكملة

القدوسية والعقد الثمين فی طرق الالباس والتلقين وحكمة الاشراق وشرح الصدر فی شرح اسماء اهل البدر والتفتيش فی معنى لفظ درويش ورسائل كثيرة جدا۔ ولم يزل رحمه الله يخدم العلم ولما بلغ ما لا مزيد عليه من الشهرة وعظم القدر والجاه عند الخاص والعام وكثرت عليه الوفود من سائر الاقطار واقبلت عليه الدنيا بحذافيرها من كل ناحية لزم داره واحتجب عن اصحابه واعتكف حتى آذنت شمسه بالزوال وغربت من بعد ما طلعت من مشرق الاقبال وتوفى شهيدا بالطاعون فی شعبان سنة ۱۲۰۵ھ ودفن بالمشهد المعروف بالسيدة رقية رضى الله تعالى عنها وعنه انتهى مختصرا۔ هكذا مكتوب على ظهر كتاب عقود الجواهر المنيفة ناقلا من كتاب نور الابصار للعلامة الشيخ سيد الشبلنجی۔

مؤلفات ملك العلماء مولانا عبد العلى اللكنوى المعروف

بحر العلوم رحمه الله تعالى۔ ارويها عن الشيخ محمد خورشيد الله عن شاه محمد گيسو دراز القادرى عن محمد شهاب الدين

عن المؤلف **تنبیہ** بحر العلوم هو الامام الهمام قدوة المحققین الکرام زبدة المدققین العظام ناهج مناهج الصلاح والسداد وهادی مسالک الهدی والرشاد غواص بحار المعارف والمعانی والفهوم مخزن شرائف التصوف ومعدن لطائفها المعروف بملک العلماء وبحر العلوم ابو العیاش عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد اللکنوی علیه رحمة الله القوی من القبیلة الانصاریة قرأ الکتب الدرسیة علی والده وفرغ من العلوم الظاهریة وله سبع عشرة سنة وفی مدة قلیلة من الزمان فاق فی الکمالات الظاهریة والباطنیة علی الاقران وله مؤلفات کثیرة فی المعقولات منها شرح السلم والحاشیة علی حاشیة میرزاهد الجلالی وحاشیة علی شرح هدایة الحکمة وغیرها وفی اصول الفقه شرح مسلم الثبوت وتکملة شرح تحریر الاصول لابن الهمام وشرح منار الانوار وغیرها والارکان الاربعة فی الفقه وشرح المثنوی لمولانا الرومی وهذا کتاب مبسوط فی التصوف دال علی تبحر علمه وقد تشرف رحمه الله تعالی فی المنام بلقاء سیدنا ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه وامره الی تعلیم طریقته واخذ عنه البیعة توفی فی رجب ۱۲۲۵

خمس وعشرين ومائتين والف انتهى معربا من شرح المثنوي

۳۰ نمبر ۳۰ مؤلفات العلامة الطحطاوي محشي الدر المختار

رحمه الله تعالى - ارويها عن مولانا الفاضل محمد گل عن السيد محمد المكي الكتبي عن شيخه ووالده السيد محمد الكتبي الخطيب الامام المدرس بالمسجد الحرام عن والده مفتي الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبي عن السيد احمد الطحطاوي رحمه الله تعالى -

۳۱ نمبر ۳۱ مؤلفات العلامة مولانا الشاه ولي الله المحدث

الدهلوي رحمه الله تعالى كحجة الله البالغة وفيوض الحرمين والقول الجميل وغيرها - ارويها عن الشيخ عبد الحق النقشبندي المكي عن مولانا قطب الدين ومولانا عبد الغني كلاهما عن مولانا محمد اسحق وارويها عاليا عن الشيخ يعقوب على الدهلوي عن مولانا اسحق المذكور عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن والده ولي الله رحمة الله عليه تنبيه الشيخ ولي الله هو قطب الدين احمد الحنفي الدهلوي حافظ عصره

ومسند وقته الشیخ الاجل الفاضل الاکمل محدث الهند العمری رحمه الله
تعالی ابن عبدالرحیم بن وجیه الدین الشهید ینتهی نسبه الی عمر
الفاروق رضی الله تعالی عنه - **ولد** رحمه الله تعالی کماذکر فی
بعض رسائله یوم الاربعاء رابع شوال من سنة ۱۱۱۴ اربع عشرة بعد
الف ومائة وختم حفظ القرآن وسنه سبع سنین واشتغل
بتحصیل العلوم حضرة والده وکان من تلامذة السید الزاهد الهروی
ولاجله صنف السید الزاهد واشیه المشهورة علی
شرح المواقف وفرغ من جمیع الفنون الرسمیة حین کان عمره
خمس عشرة سنة وتوفی والده حین کان عمره سبع عشرة سنة
فجلس مجلسه فی التدریس والافادة وراح الی الحرمین الشریفین
سنة ۱۱۴۳ ثلاث واربعین واخذ عن جمع من المشائخ منهم الشیخ
ابوطاهر المدنی وعاد سنة ۱۱۴۵ خمس واربعین وکانت وفاته
سنة ۱۱۷۶ ست وسبعین بعدمائة والف وقیل اربع وسبعین
وله تصانیف کثیرة کلها تدل علی انه کان من اجلة النبلاء و
کبار العلماء موفقا من الحق سبحانه بالرشد والانصاف متجنبا

عن التعصب والاعتساف ماهرا فی العلوم الدینیۃ متبحرا
فی المباحث الحدیثیۃ۔ منہا ازالۃ الخفاء عن خلافۃ
الخلفاء کتاب عدیم النظیر فی بابہ وحجۃ اللہ البالغۃ وقرۃ
العینین فی تفضیل الشیخین والفوز الکبیر فی اصول التفسیر
وغیرہا اھ مقدمۃ التعلیق الممجد علی المؤطاء للامام
محمد رحمہ اللہ تعالی قلت ومن تصانیفہ المسوی والمصفی
کلاہما فی شرح المؤطاء للامام مالک والتفہیمات الالٰہیۃ
کتاب ضخیم عظیم القدر عدیم النظیر فی بابہ ومنہا الطاف
القدس والانصاف فی التقلید والانتباہ والدر الثمین
وحسن العقیدۃ وسرور المحزون والارشاد الی مہمات
الاسناد وغیرہا۔

۳۲ فقہ الامام الہمام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ

ارویہ عن العلامۃ الحبشی الشافعی عن والدہ عن السید
عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل عن والدہ عن السید احمد
ابن مقبول الاہدل عن احمد النخلی عبد اللہ البصری کلاہما عن البابلی والقشاشی

فالاول عن سالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد
ابن علي الغيطي والثاني عن الشمس الرملي فهو والغيطي كلاهما
يرويان عن زكريا الانصاري ح وارويه عن الشيخ حسب الله
الشافعي عن مصطفى المبلط عن الشنواني قال اخذت الفقه
رواية ودراية مع البحث والتدقيق عن ائمة كرام ونبلاء
اعلام منهم الشيخ محمد الفارسي ومنهم الشيخ عطية الاجهوري
كلاهما عن احمد العشماوي البصري عن علي الشبراملسي عن الشيخ
نور الدين الزيادي والشيخ سالم الشبشيري والشيخ سليمان البابلي
وقد اخذ الاول عن الشهاب الرملي واخذ الاثنان بعده عن
الشمس الخطيب الشربيني وهما اخذا من جمع من اجلهم زكريا الانصاري
وهو اخذ عن المحقق الجلال المحلي وعن الحافظ ابن حجر وعن
الجلال البلقيني وهؤلاء الثلاثة اخذوا عن الشيخ عبد الرحيم
العراقي عن الشيخ علاء الدين العطار عن الامام الشيخ محي الدين
النووي وهو عن ائمة منهم الكمال سلار الاردبيلي عن الشيخ محمد
ابن محمد صاحب الشامل الصغير عن عبد الرحمن القزويني صاحب

الحاوی عن[١٧] ابی القاسم عبد الکریم الرافعی شیخ المذہب عن[١٨] ابی الفضل
محمد بن یحییٰ عن[١٩] حجۃ الاسلام الغزالی عن[٢٠] الامام ابی المعالی
عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف امام الحرمین عن[٢١] والدہ الشیخ
ابی محمد الجوینی عن[٢٢] ابی بکر القفال المروزی عن[٢٣] الامام ابی زید
المروزی عن[٢٤] الامام ابی اسحق الشیرازی عن[٢٥] الامام ابی العباس
ابن سریج عن[٢٦] الامام ابی سعید الانماطی عن[٢٧] الامام ابی ابراہیم
اسماعیل بن یحییٰ المزنی عن الامام المجتہد محمد بن ادریس
الشافعی رضی اللہ عنہ وھو تفقہ علی جم غفیر منھم سفیان بن عیینۃ
ومسلم بن خالد الزنجی والامام مالک رضی اللہ عنھم وھؤلاء
تفقھوا علی نافع مولی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب وھو تفقہ
علی عبد اللہ مولاہ رضی اللہ عنہ

[٣٣] احیاء علوم الدین لحجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی وسائر تصانیفہ رحمہ اللہ تعالی

ارویھا عن[١]
الشیخ الحبشی عن[٢] والدہ عن[٣] محمد صالح الرئیس المکی عن[٤] ابن
عبد البر الونائی عن[٥] شہاب الدین احمد جمعۃ البجیرمی عن[٦] المعمر

احمد بن رمضان بن عزام الشافعی الازهری عن البابلی عن سلیمان ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامین محمد بن احمد ابن عیسی بن البخاری عن الشیخ جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحق ابراھیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزہ عن عمر بن مکرم الدینوری عن عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجۃ الاسلام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ ح واروبہا عالیا عن الکمال عن والدہ عن عبد الرحمٰن الکزبری ح واروبہا عالیا منہ عن الشیخ عبد اللہ القدومی عن عبد الرحمٰن الزبری عن والدہ عن عبد الغنی النابلسی عن عبد الباقی عن محمد المیدانی عن الشھاب الطیبی عن الکمال بن حمزہ عن القاضی ابی حفص الحنبلی عن سلیمان بن المحب عن محمد بن العماد عن ابی سعد السمعانی عن محمد بن ثابت عن مؤلفہا حجۃ الاسلام علیہ رحمۃ الملک العلام تنبیہ الغزالی ھو محمد بن محمد الغزالی الشافعی المتوفی بطوس سنہ خمس وخمسمائۃ وھذا الکتاب اجل کتب المواعظ واعظمہا حتی قیل فیہ انہ لو ذھبت کتب الاسلام

وبقي الاحياء لاغنى عما ذهب انتهى مختصراً كذا في الكشف. وهو مجدد
المائة الخامسة قاله ابن عساكر وجزم به النووي وغيره اهـ
كذا في الروض الباسم وتصانيفه كثيرة حتى نقل المناوي في طبقات
الاولياء عن النووي انه قال في بستانه احصيت كتب الغزالي
التي صنفها ووزعت على عمره فخص كل يوم اربع كراريس انتهى كذا
في ثبت العجلوني وثبت ابن عابدين قلت ومن تصانيفه
المنقذ من الضلال والمقصد الاقصى ومنهاج العابدين والدرر
الفاخرة في كشف علوم الآخرة وبداية الهداية ومكاشفة القلوب
وكتاب الحكمة في مخلوقات الله عز وجل والمقصد الاسنى شرح
اسماء الله الحسنى وفيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة
وقواعد العقائد والقسطاس المستقيم واسرار الحج وغيرها.

تصانيف امام الحرمين ابي المعالي عبد الملك بن ۳۴

ابي محمد عبد الله النيسابوري رحمة الله عليه

ارويها عن العلامة الحبشي والعلامة عمر شطا كلاهما عن السيد
عيدروس بن عمر العلوي عن عمه السيد محمد الحبشي عن الشريف

ابی الحسن علی الونائی عن ابی الفیض محمد مرتضی الزبیدی عن السید
احمد بن عمر بن عقیل عن مسند الحجاز عبد الله بن سالم البصری عن ابراہیم
الکورانی عن احمد القشاشی عن محمد بن احمد الرملی عن زکریا
الانصاری عن[12] المسند محمد بن مقبل الحلبی عن[13] الصلاح ابن ابی
عمر عن[14] الفخر بن البخاری عن[15] ابی سعید عبد الله بن عمر الصفار
عن[16] زاہر بن طاہر الشحامی عن امام الحرمین رحمہ الله تعالے

تنبیہ ہو ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد الله بن یوسف
ضیاء الدین النیسابوری الشافعی امام الحرمین رئیس الشافعیۃ
بنیسابور مولدہ فی المحرم سنہ ۴۱۹ وتفقہ علی والدہ وتوفی ولہ
عشرون سنۃ فقعد مکانہ للتدریس وذہب بمکۃ وجاور اربع سنین
ثم رجع الی نیسابور وبقی قریبا من ثلثین سنۃ مسلم لہ المحراب
والمنبر والتدریس والوعظ وتفقہ بہ جماعۃ من الائمۃ ومن تصانیفہ النہایۃ
والرسالۃ النظامیۃ ومغیث الخلق فی اتباع الحق والبرہان
فی اصول الفقہ والارشاد فی الکلام وغیر ذالک وتوفی
سنہ ۴۷۸ ثمان وسبعین واربعمائۃ ام التعلیقات السنیہ۔

مؤلفات شيخ الاسلام يحيى بن شرف النواوى[1]

رحمه الله تعالى - ارويها عن الشيخ الحبشى[2] عن السيد احمد بن عبد الله بن عيدروس البار[3] عن الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الكزبرى[4] عن ابيه عن والده[5] ويروى الحبشى عن والده[6] عن عمر العطار[7] عن محمد الكزبرى[8] عن والده[9] عن محمد ابن عقيلة عن العجيمى[10] عن النجم الغزى[11] عن والده البدر عن السيوطى عن شيخ الاسلام علم الدين البلقينى[12] عن ابى اسحاق التنوخى[13] عن علاء الدين بن العطار عن مؤلفها النواوى رحمه الله عليه

تنبيه قال الامام الذهبى [ص ۲۵۹ ج ۴] - النواوى الامام الحافظ الاوحد القدوة شيخ الاسلام علم الاولياء محى الدين ابو زكريا يحيى ابن شرف بن مرى الحزامى الحوارنى الشافعى صاحب التصانيف النافعة مولده فى المحرم سنة ۶۳۱ احدى وثلاثين وستمائة وقدم دمشق سنة تسع واربعين فسكن فى الرواحية يتناول خبز المدرسة فحفظ التنبيه فى اربعة اشهر ونصف وقرأ ربع المهذب

---

[1] ونوى اسم بلد كما هو ظاهر من طبقات الحفاظ للذهبى ۱۲ عبد الهادى غفر الله له

حفظا في باقي السنة على شيخه الكمال بن احمد ثم حج مع ابيه واقام بالمدينة
شهرا ونصفا ومرض اكثر الطريق فذكر شيخنا ابو الحسن بن العطار ان
الشيخ محي الدين ذكر له انه كان يقرأ كل يوم اثني عشر درسا على
مشائخه شرحا وتصحيحا درسين في الوسيط ودرسا في المهذب
ودرسا في الجمع بين الصحيحين ودرسا في صحيح مسلم ودرسا في اللمع
لابن جني ودرسا في اصطلاح المنطق ودرسا في التصريف ودرسا
في اصول الفقه ودرسا في اسماء الرجال ودرسا في اصول الدين
سمع من الرضى بن البرهان وشيخ الشيوخ عبد العزيز بن محمد الانصاري
وزين الدين ابن عبد الدائم وطبقتهم ولازم الاشتغال والتصنيف
ونشر العلم والعبادة والاوراد والصيام والذكر والصبر على
المعيشة الخشنة في الماكل والملبس كلية لا مزيد عليها ملبسه
خام وعمامته سجانية صغيرة قال ابن العطار ذكر لي شيخنا رحمه الله
تعالى انه كان لا يضيع له وقتا لا في ليل ولا في نهار حتى في الطريق
كان حافظا للحديث وفنونه ورجاله وصحيحه وعليله راسا
في معرفة المذهب وكان ياكل في اليوم والليلة اكلة وشربة

ـــــــــــــــ
ف ولم يذكر ثاني عشر درسا لعله سهو من الذهبي او سقط من الناسخ والله تعالى اعلم ١٢
عبد الهادي غفر له

شربة واحدة عند السحر - ومن تصانيفه شرح صحيح مسلم ورياض
الصالحين والاذكار والاربعين والارشاد فی علوم الحدیث
والتقریب مختصره وكتاب المبهمات وتحرير الالفاظ للتنبيه والعمدة
فی تصحیح التنبیه والتبیان فی آداب حملة القرآن وغیر ذلك
وكان لا يقبل من احد شيئا الا فی النادر ممن لا يشتغل عليه
اهدى له فقير ابريقا فقبله وكان يواجه الملوك والظلمة
بالانكار ويكتب اليهم ويخوفهم بالله تعالى - (كتب مرة) من
عبد الله يحيى النواوی سلام الله ورحمته وبركاته على المولى
المحسن ملك الامراء بدر الدين ادام الله له الخيرات و
تولاه بالحسنات وبلغه من خيرات الدنيا والآخرة كل آماله
وبارك له فی جميع احواله آمين وينهى الى العلوم الشريفة ان
اهل الشام فی ضيق وضعف حال بسبب قلة الامطار وذكر
فصلا طويلا وفی طی ذلك ورقة الى الملك الظاهر فرد
رد اعنيفا مؤلما فتنكدت خواطر الجماعة - وانتقل الى
رحمة الله فی الرابع والعشرين من رجب سنة ست وسبعين وستمائة

وقبرہ ظاہر یزار انتہی مختصرا ملتقطا۔

۳۶ مؤلفات شیخ الاسلام ابی الفضل الحافظ احمد بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ تعالی۔ اردیہا عن الشیخ احمد جمال لیل عن الشیخ شرف الدین و عن الشیخ حسب اللہ کلھم عن القاوقجی عن عابد السندی عن الفلانی ح و اردیہا عالیا عن عبد الجلیل عن السید اسماعیل البرزنجی عن الفلانی عن محمد بن سنہ الفلانی عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن محمد بن ارکماش عن الحافظ احمد بن حجر رحمہ اللہ تعالی تنبیہ قال فی التعلیقات السنیہ ما لفظہ العسقلانی هو امام الحفاظ ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد العسقلانی المصری الشافعی ولد سنۃ ثلث وسبعین وسبعمائۃ وتعلم الشعر فبلغ الغایۃ ثم طلب الحدیث فسمع الکثیر ورحل و تخرج بالحافظ العراقی وبرع وانتہت الیہ الرحلۃ والریاسۃ فی الحدیث فی الدنیا باسرها کذا ذکرہ السیوطی فی حسن المحاضرہ ومن تصانیفہ الدرر الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنۃ والمجمع المؤسس ذکر فیہ شیوخہ ومن عاصرہ وتہذیب التہذیب ولسان المیزان

كلاهما فى اسماء الرجال والاصابة فى احوال الصحابة ونخبة الفكر
فى اصول الحديث وشرحه وتلخيص الحبير فى تخريج احاديث
شرح الوجيز الكبير وتخريج احاديث الاذكار وغير ذلك اهـ
ملخصا وقال الشيخ عبد القادر العيدروس فى الزهر الباسم
من روض السيد حاتم ورأيت عنه فى بعض اجازاته ان
مؤلفاته تزيد على المائة والخمسين اكثرها فى عشرين مجلدا
كبارا وهو فتح البارى فى شرح صحيح البخارى وهو اجلها مطلقا
ومن مطولاتها ايضا اتحاف المهرة باطراف العشرة فى نحو عشرة
اسفار كبار اجمع فيه اطراف عشرة كتب غير الستة التى جمعها
الحافظ المزى ومن المتوسطات الاصابة بتسمية الصحابة فى
اربعة اسفار كبار وقال فيه ايضا وكان مولده فى حدود سبع
وسبعين وسبعمائة واجتمع له من الشيوخ الذين يشار اليهم
ويعول فى حل المشكلات عليهم ما لم يجتمع لاحد فى عصره كالتنوخى
والعراقى والهيتمى والبلقينى وابن الملقن والابناسى والمجد
الشيرازى والعمادى والعز بن جماعة بحيث ان على كل واحد

من المذکورین کان فائقا فی سائر العلوم واذن له جل هؤلاء المشائخ بل کلهم وکانت وفاته فی اواخر ذی الحجة الحرام سنة ۸۵۲ اثنتین وخمسین وثمانمائة ودفن بالقرافة انتهی۔

مصنفات مجد الدین محمد الفیروزابادی رحمه الله تعالی [۲۷]

اَرویها عن[۱] العلامة الحبشی عن[۲] والده عن[۳] منصور بن یوسف البدیری عن[۴] السید مشیخ بن علوی باعبود باعلوی عن[۵] السید عبد الرحمن بلفقیه عن[۶] العجیمی عن[۷] البابلی ح ویروی والدشیخنا[۲] عن[۳] عمر العطار عن[۴] الوفائی عن[۵] شهاب الدین احمد جمعة البجیرمی عن[۶] احمد بن رمضان بن عزام الشامی الازهری عن[۷] البابلی عن[۸] الشهاب احمد بن محمد الغنیمی عن[۹] احمد بن قاسم ناصر الدین الطبلاوی عن[۱۰] السیوطی عن[۱۱] الفخر محمد بن محمد بن فهد عن الامام مجد الدین الفیروزابادی رحمة الله علیه تنبیه هو مجد الدین ابو طاهر محمد بن یعقوب بن محمد الشافعی الشیرازی الفیروزابادی له تصانیف[۱] کثیرة تنیف علی اربعین مصنفا

---

[۱] وله تفسیر القرآن وشرح البخاری وشرح المشارق والتعلیقات السنیة۔ محمد عبد الهادی غفرله

ومن اجل مصنفاته اللامع المعلم العجاب بين المحكم والعباب وكان تامه فی ستين مجلدا ثم لخصهما في مجلدين وسماه ذلك الملخص بالقاموس المحيط ولد سنة تسع وعشرين وسبعمائة بكازرون وتوفى قاضيا بزبيد من بلاد اليمن ليلة العشرين من شوال سنة ست او سبع عشرة وثمانمائة انتهى كذا في الزهر الباسم

مؤلفات محمد بن الجزری الشافعی رحمه الله تعالى

وسائر تصانيفه وبالسند الى عمر العطار عن صالح الفلانی عن سليمان الدرعی ومحمد بن سنة عن الشريف محمد بن عبدالله عن السراج عمر بن الجائی وبدر الدين الكرخی ومحمد بن عبد الرحمن العلقمی كلهم عن الحافظ السيوطی عن ابی القاسم عمر بن فهد عن استاذ القراء والمحدثين محمد الجزری رحمه الله تعالى تنبيه الجزری هو الامام العلامة الحافظ المقری المحدث شمس الدين ابو الخير محمد بن محمد بن محمد الجزری[1] الشافعی الدمشقی صاحب الحصن الحصين وحاشيته المسماة بمفتاح الحصن ومختصر الحصن

---

[1] الجزری منسوب الى جزيرة ابن عمر قريب موصل ۱۲ بستان المحدثين ۱۲ عبد العلی

المسمى بعدة الحصن الحصين وكتاب النشر فى القراأت العشر و طبقات القراء وغير ذلك من التصانيف النافعة وولد فى رمضان سنة ۷۵۱ احدى وخمسين وسبعمائة بدمشق وحفظ القرآن وصلى به سنة ۷۶۵ وسمع الحديث وافرد القراأت على بعض الشيوخ وجمع السبعة سنة ۷۶۸ وحج فى هذه السنة ثم رحل الى الديار المصرية سنة ۷۶۹ وجمع العشرة اثنتى عشرة ثم القراأت الثلثة عشرة ثم رحل الى دمشق وسمع الحديث من الدمياطى والفقه عن الاسنوى ثم رحل الى الديار المصرية وقرأ بها الاصول والمعانى والبيان ورحل الى اسكندريه فسمع من اصحاب ابن عبد السلام واجاز له اسمعيل بن كثير سنة ۷۷۴ والبلقيني سنة ۷۷۵ ثم جلس للاقراء وتوجه الى شيراز سنة ۸۲۷ وتوفى هناك يوم الجمعة لخمس خلون من الربيع الاول سنة ۸۳۳ ثلث وثلثين وثمانمائة وكانت جنازته مشهودة ا هـ كذا فى التعليقات السنيه ـ صفحه ۱۷۹

۳۹ مؤلفات السعد التفتازانى رحمة الله عليه بالسند عن علي بن يحيي الزيادي عن السيد يوسف بن عبد الله الار میوی

عن السيوطي عن ابي القاسم احمد بن محمد العقيلي عن حسام الدين الحسين
ابن علي بن محمد الابيوردي عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه
التفتازاني هو عمر ابن مسعود سعد الدين التفتازاني له تاليف
الدالة على مزيد فطنته وذكائه ومزيد فهمه وارتفاعه منها
الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح وله حواشي
على الكشاف ولم تتم وله شرح العقائد في اصول الدين وشرح
التصريف للزنجاني هو اول تاليفه الفه لابنه والتهذيب
وله شرح الشمسية وشرح خطبة الهداية اراد ان يبدئ
في شرحها ولم يكمله وله مختصر شرح تلخيص الجامع للشيخ مسعود
وتوفي يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة ۷۹۲ اثنتين
وتسعين وسبعمائة بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء
التاسع من الجمادى الاولى انتهى ملخصا من الفوائد البهية صـ ۱۴۳

مؤلفات شيخ الاسلام زكريا الانصاري رحمه الله
الكريم الباري وبالسند الى الشيخ علي الشبراملسي عن احمد بن
خليل السبكي عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري تنبيه هو

القاضی زین الدین ابو یحییٰ زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنۃ ۹۲۶
ست وعشرین وتسعمائۃ ومن تآلیفہ فتح الرحمٰن بکشف ما یلتبس
فی القرآن فی التفسیر اھ کذا فی کشف الظنون۔ قلت اخذ
الشیخ زکریا عن الحافظ ابن حجر وعن ابن الفرات ومحمد بن مقبل
وغیرھم وعنہ العارف عبد الوھاب الشعرانی وابو الحسن البکری
والشیخ احمد الرملی وغیرھم کما مر سابقا

مؤلفات العارف باللہ عبد الوھاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ

وبالسند الی محمد الکزبری عن الشھاب احمد المنینی عن ابی
المواھب عن والدہ عبد الباقی عن المعمر احمد البقاعی عن العارف
الشعرانی تنبیہ ھو العلامۃ العارف باللہ القطب الربانی والھیکل
الصمدانی ابو المواھب عبد الوھاب بن احمد بن علی الشعرانی
الشافعی الانصاری طاب ثراہ لہ تآلیف جلیلۃ مفیدۃ منھا لواقح
الانوار فی طبقات السادۃ الاخیار والمیزان الشعرانیۃ المدخلۃ
لجمیع اقوال الائمۃ المجتھدین ومقلدیھم فی الشریعۃ المحمدیۃ
وکتاب الیواقیت والجواھر وغیر ذلک۔ تفقہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حتی وصل الی الغایة فی مذهب السادة الشافعیة - توفی سنة ۹۷۳ ثلث وسبعین وتسعمائة -

۴۲ مؤلفات شیخ الاسلام احمد بن حجر الهیتمی الشافعی

رحمة الله تعالے - وبالسند الی محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن ابراهیم الکورانی عن النور علی ابن مطیر الیمنی عن المؤلف تنبیه الهیتمی هو احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر المکی الشافعی الازهری الصوفی الجنیدی الاشعری رحمه الله تعالی سنة ۹۰۹ تسع وتسعمائة وبرع فی علوم کثیرة من التفسیر والحدیث والکلام واصول الفقه وفروعه والفرائض والحساب والنحو والصرف والتصوف والمنطق وغیر ذلک - وقدم الی مکة فی اواخر سنة ۹۳۳ فجاور ثم عاد الی مصر ثم حج بعیاله سنة ۹۳۷ ثم حج سنة ۹۴۰ وجاور من ذلک الوقت بمکة واقام بها یفتی ویدرس الی ان توفی فیها ووفاته کانت سنة ۹۹۵ وذکر بعضهم سنة ۹۷۰ ومن مؤلفاته شرح منهاج النووی والصواعق المحرقة وکف الرعاع عن محرمات اللهو والسماع والزواجر عن

اقتراف الكبائر ومناقب ابي حنيفة وشرح عين العلم وغير ذلك
ويقال في نسبتہ الھیتمی نسبتہ بمحلۃ ابی الھیتم من اقالیم مصر
الغربیۃ اھ کذا فی التعلیقات۔

۳۲ مؤلفات الشهاب احمد بن محمد القسطلانی رحمہ اللہ تعالی ۲۳

اروِیها عن السید الحبشی عن السید احمد بن عبد اللہ بن
عیدروس البار عن عبد الرحمن الکزبری عن احمد العطار ح
وارویها اجازۃ عن السید محمد علی بن ظاهر الوتری ومشافهة
عن الشیخ حسب اللہ وعن عبد الجلیل ثلاثتهم عن احمد منۃ اللہ
عن احمد العطار عن العلامۃ العجلونی عن ابی المواهب بن عبد الباقی
وعبد الغنی النابلسی کلاهما عن النجم عن والدہ البدر عن احمد
القسطلانی تنبیہ القسطلانی هو العلامۃ احمد شهاب الدین
ابو العباس بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن
محمد بن الحسین بن علی القسطلانی القاهری الشافعی ولد
رحمہ اللہ تعالی فی اثنین وعشرین وعند بعضهم فی الثانی عشر
من ذی القعدۃ سنۃ احدی وخمسین وثمانمائۃ بمصر واشتغل

اولا بعلم القرأة وحفظ السبع وعدة من الكتب منها الشاطبية ثم
اشتغل بفنون اخر فقرأ صحيح البخاری علی احمد بن عبد القادر
فی خمسة مجالس واخذ عن جماعة منهم البرهان العجلونی والجلال
الكبير والشيخ خالد الازهری والحافظ السخاوی وشيخ الاسلام
زكريا والف الارشاد الساری ثم اختصره فی اخر سماه الاسعاد فی
مختصر الارشاد ولم يكمل وشرح صحيح مسلم الی اثناء الحج وشرح
الشاطبية والبردة وصنف مسالك الحنفا فی الصلوة علی
المصطفی وصنف كتاب المواهب اللدنيه بالمنح المحمديه ولطائف
الاشارات فی القرأات الاربع عشرة وله غير ذلك وكان
يصحب الشيخ ابراهيم المتبولی وجلس للوعظ بالجامع العتيق وتوفی
يوم الخميس مستهل المحرم وقال بعضهم ليلة الجمعة سابع محرم سنه ۹۲۳
ثلث وعشرين وتسعمائة بمنزله بالعينيه وتعذر الخروج به الی
الصحراء ذلك اليوم لانه اليوم الذی دخل فيه السلطان سليم
مصر ودفن علی الامام العينی شارح البخاری بمدرسته المذكورة
بقرب الجامع الازهر انتهی معربا كذا فی بستان المحدثين وغيره

١٢ فقه الامام الهمام مالك رضى الله تعالى عنه - ارويه

عن[1] الشيخ محمد بن عبد الله المنصورى المالكى مفتى المالكية بمكة المكرمة

عن[2] احمد الدمياطى عن[3] عبد الغنى الدمياطى عن[4] محمد الامير الكبير ح

واارويه عن[1] محدث عصره وفريد دهره حافظ الحديث والقرآن

مولانا الشيخ شعيب بن عبد الرحمن المغربى المالكى المدرس الامام

بالمسجد الحرام عن[2] سليم البشرى عن[3] احمد منة الله عن[4] الامير الكبير

ح واارويه عاليا عن الشيخين الجليلين الشيخ عبد[1] الجليل والشيخ

حسب[1] الله عن[2] منة الله عن[3] الامير الكبير عن[4] على الصعيدى

العدوى عن[5] عبد الله البنانى والسيد محمد السلمونى عن[6] الخرشى

وعبد الباقى الزرقانى كلاهما عن[7] على الاجهورى وابراهيم اللقانى

كل منهما عن[8] محمد البنوفرى عن[9] عبد الرحمن الاجهورى عن[10]

شمس الدين اللقانى عن[11] على السنهورى عن[12] طاهر بن على بن

محمد النوبرى عن[13] حسين بن على وهو عن[14] ابى العباس احمد بن

عمر بن هلال الربعى وهو عن[15] القاضى فخر الدين ابن المخلطة

وهو عن[16] ابى حفص عمر بن فراج الكندى وهو عن[17] ابى محمد عبد الكريم

ابن عطاء الله السکندری وهو عن [18] ابی بکر محمد بن الولید بن خلف الطرطوسی وهو عن [19] ابی الولید سلیمان بن خلف الباجی وهو عن [20] الامام مکی القیسی الاندلسی وهو عن [21] الامام ابی محمد عبد الله بن ابی زید القیروانی صاحب الرسالة وهو عن [22] الامام ابی بکر محمد ابن اللباد الافریقی وهو عن [23] الامام سحنون وعبد الملک الاندلسی وهما عن [24] الامام عبد الرحمن بن القاسم والامام اشهب بن عبد العزیز العامری القیسی وهما عن الامام مالک بن انس رضی الله عنه وهو تفقه علی نافع مولی عبد الله بن عمر بن الخطاب و هو تفقه علی عبد الله مولاه رضی الله تعالی عنه۔

التوضیح [25] ومختصر خلیل [26] کلاهما للشیخ خلیل المالکی فی الفقه

۲۵ ۲۶

وبالسند الی علی الصعیدی عن [3] محمد عقیلة المکی عن [4] العجیمی عن [5] البابلی عن [6] سالم بن محمد عن [7] محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن [8] الحافظ السیوطی عن [9] عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن [10] شمس الدین محمد بن محمد الغماری عن مؤلفهما الامام ضیاء الدین خلیل بن اسحاق المالکی تنبیه قال صاحب الکشف وهو خلیل بن اسحق

الجندی المالکی المتوفی سنہ سبع وستین وسبعمائۃ ۱ھ

المدونۃ جمع سحنون بن سعید رحمہ اللہ تعالی وبالسند الی السیوطی قال انبانی بہا ابو الیمن محمد بن محمد الزفتاوی والقاضی نجم الدین عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن الحافظ ابی الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی عن ابی علی عبد الرحیم بن عبد اللہ الانصاری انا ابو القاسم بن سراقہ العامری عن ابی القاسم احمد ابن یزید بن بقی القرطبی عن ابی عبد اللہ محمد بن عبد الحق الخزرجی القرطبی عن عبد اللہ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع انا ابو عمرو احمد بن محمد بن عیسی عن عبد الرحمن بن احمد التجیبی عن اسحق بن ابراھیم التجیبی عن ابی عمرو احمد بن خالد بن زید عن محمد بن وضاح عن سحنون رحمہ اللہ تعالی عنہ۔

فقہ الامام الھمام ناصر الاسلام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ اروبہ عن العلامۃ الحبشی عن الشریف ابن ناصر عن عابد السندی ح وارویہ عن العلامۃ النبیل الشیخ عبد الجلیل عن عابد السندی اجازۃ عن یوسف المزجاجی عن عبد القادر بن خلیل

كذلك زاده عن[٦] محمد بن احمد الحنبلی عن[٧] عبد القادر التغلبی عن[٨] عبد الرحمن البهوتی الحنبلی عن[٩] تقی الدین بن احمد البخاری عن[١٠] الفتوحی الحنبلی عن والده القاضی شهاب الدین احمد بن عبد العزیز ابن البخاری الفتوحی الحنبلی القاهری عن[١١] القاضی شهاب الدین ابی حامد احمد بن نور الدین ابی الحسن علی بن احمد البشبیشی القاهری الحنبلی عن[١٢] القاضی عز الدین ابی البرکات احمد بن القاضی برهان الدین ابراهیم بن القاضی ناصر الدین نصر الله الکنانی الحنبلی عن[١٣] الجمال عبد الله بن القاضی علاء الدین بن علی الکنانی الحنبلی عن[١٤] علاء الدین ابی الحسن علی بن احمد بن محمد الفرضی الدمشقی الحنبلی عن[١٥] الفخر ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن[١٦] ابی علی حنبل بن عبد الله بن الفرج الرصافی الحنبلی عن[١٧] ابی علی الحسن بن علی التمیمی الواعظ الحنبلی عن[١٨] ابی بکر احمد بن جعفر القطیعی الحنبلی عن[١٩] عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن[٢٠] ابیه الامام احمد بن حنبل عن[٢١] سفیان عن[٢٢] عمرو بن دینار عن[٢٣] ابن عمر رضی الله تعالی عنهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

البشبیشی

۴۹ـ المقنع فی الفقہ الحنبلی اروِیہ عن الشیخ حسب اللّٰہ عن عبد الحمید الداغستانی عن ابراهیم الباجوری عن محمد الفضالی عن عبد اللّٰہ الشرقاوی عن عطیۃ الاجهوری عن محمد العشماوی عن عبد اللّٰہ البصری عن البابلی عن محمد الحجازی الواعظ عن العارف عبد الوهاب الشعرانی عن شیخ الحدیث جلال الدین السیوطی عن محمد بن مقبل عن الصلاح بن ابی عمر عن الفخر علی ابن احمد البخاری عن مؤلفہ ابن قدامۃ الحنبلی تنبیہ ابن قدامۃ هو الحافظ موفق الدین ابو محمد عبد اللّٰہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ توفی سنۃ ۶۲۰ احدی و اربعین وستمائۃ۔

۵۰ـ الاقناع وسائر تصانیف ابی الحسن علی بن عبید اللّٰہ بن نصر البغدادی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ۔ وبالسند الی الفخر بن البخاری عن ابی الفرج بن الجوزی عن المؤلف۔

۵۱ـ تصانیف الشمس محمد بن ابی بکر القیم رحمہ اللّٰہ تعالیٰ اروِیہا عن الحبیب الحبشی باسانیدہ الی القشاشی عن الشیخ

الرملی عن الزین زکریا عن النجم عمر بن فہد المکی عن الشیخ زین الدین سلیمان بن داؤد بن عبد اللہ الموصلی ثم الدمشقی عن الحافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب البغدادی ثم الدمشقی عن الشمس محمد بن ابی بکر بن القیم تنبیہ ہو الشیخ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن قیم الجوزیۃ الحنبلی الدمشقی المتوفی لسنۃ احدی وخمس وسبعمائۃ ۱ھ کشف الظنون

تصانیف العلامۃ ابن تیمیۃ الحرانی رحمہ اللہ تعالی

بالسند المذکور الی ابن القیم عنہ ح وبالسند الی زکریا الانصاری عن العز عبد السلام عن ابی الطاہر عن زینب بنت الکمال عن مؤلفہا۔ تنبیہ قال الامام الذہبی فی التذکرۃ ابن تیمیۃ الشیخ الامام العلامۃ الحافظ الناقد المفسر المجتہد البارع شیخ الاسلام علم الزہاد نادرۃ العصر تقی الدین ابو العباس احمد بن المفتی شہاب الدین عبد الحلیم بن الامام المجتہد شیخ الاسلام مجد الدین عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم

لہ ومن تصانیفہ منتقی الاحکام ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

الحرانی احد الاعلام ولد فی ربیع الاول سنة احدی وستین
وستمائة وقدم مع اهله سنة سبع فسمع من ابن عبد الدائم
وابن ابی الیسر والکمال وخلق کثیر وعنی بالحدیث ونسخ
الاجزاء ودار علی الشیوخ وخرج وانتقی وبرع فی الرجال وعلل الحدیث
وفقهه وفی علوم الاسلام وعلم الکلام وغیر ذلک وکان من
بحور العلم والاذکیاء المعدودین والزهاد الافراد والشجعان
الکبار والکرماء الاجواد اثنی علیه الموافق والمخالف وسارت
بتصانیفه الرکبان لعلها ثلاثمائة مجلد - حدث بدمشق و
مصر والثغر وقد امتحن واوذی مرات وحبس بقلعة مصر والقاهرة
والاسکندریة وبقلعة دمشق مرتین - وبها توفی فی العشرین
من ذی القعدة سنة ۷۲۸ ثمان وعشرین وسبعمائة فی قاعة معتقلا
ودفن الی جنب اخیه الامام شرف الدین عبد الله بمقابر الصوفیة
رحمهما الله تعالی اهـ مختصرا ومعنا تیمیة فقال حج ابی او جدی
انا اشک ایهما قال فکانت امرأته حاملا فلما کان بتیماء رأی
جویریة حسنة الوجه قد خرجت من خباء فلما رجع الی حران وجد

امرأته قد وضعت جارية فلما رفعوها اليه قال يا تيمية يا تيمية
يعني انها تشبه التي رأها بتيماء فسمي بها ۱۲ (ابن خلكان)

۵۳ مؤلفات الامام الشوكاني رحمه الله تعالى ارويها عن
السيد رحمة الله الرانديري عن الشريف محمد بن ناصر عنه

ولنختم هذه الحصة الثانية على ذكر بعض كتب الصوفية
الكرام وكتب الاوراد فنقول

۵۴ ۵۵ غنية الطالبين و فتوح الغيب لامام اهل الطريقة
قطب الاقطاب وفرد الانجاب مطلع الانوار الجلية
مظهر الاسرار الخفية الغوث الاعظم الولي الافخم مويد
الائمة ابي محمد محي الدين السيد عبد القادر الجيلاني[1]
الحسني الحسيني رضي الله تعالى عنه وسائر تصانيفه
ارويها عن الشيخ عبد الحق و الشيخ عبد الجليل و الشيخ حسب الله
ثلاثتهم عن محدث دار الهجرة الشيخ عبد الغني النقشبندي عن

[1] الجيلاني منسوب الى جيل بكسر الجيم وسكون الياء ولام آخر الحروف وهي بلاد متفرقة وراء طبرستان وبها ولد بقصبة ويقال فيها جيلان و كيلان على دجلة مما يلي طريق واسط انتهى كذا في الفتح المبين صفحه ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

الی زاہد اسماعیل بن ادریس الرومی المدنی عن الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الکزبری عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن الشیخ عبد الباقی
الحنبلی عن المیدانی عن الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزۃ الحسینی
قال انبانا ابو العباس بن عبد الہادی انبانا الصلاح بن ابی عمر
انبانا موفق الدین ابن قدامۃ عن قطب الاولیاء ابی محمد السید عبد القادر
الجیلانی قدس سرہ العزیز تنبیہ ہو مؤید الائمۃ سید الطوائف
ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی
ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن الامام عبد اللہ ابن الامام
یحیی الزاہد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام
موسیٰ بن الامام عبد اللہ بن الامام موسیٰ الجون بن الامام
عبد اللہ المحض بن الامام الحسن المثنی بن الامام امیر المؤمنین
سیدنا الحسن السبط ابن الامام الہمام اسد اللہ الغالب الذی
ارتقی اعلیٰ مراتب امیر المؤمنین امام الاشجعین سیدنا علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی عنہ وعنہم اجمعین ولد رضی اللہ عنہ

[1] فتوح الغیب ۱۲ [2] لقب بہ لانہ ادم اللون ۱۲ عقد الیواقیت الجوہریۃ [3] المحفل الخامس فی الشرف ۱۲ عقد الیواقیت [4] من عقد الیواقیت الجوہریۃ ۱۲

سنہ اوسنہ وتوفی سنہ احدی ستین وخمسمائۃ وفی

بہجۃ الاسرار کان الشیخ عبدالقادر رحمہ اللہ تعالیٰ یمشی فی

الہواء علی رؤس الاشہاد فی مجلسہ ویقول ما تطلع الشمس

حتی تسلم علی وتجیئ السنۃ الی وتسلم علی وتخبرنی بما یجری

فیہا ویجیئ الشہر ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجیئ الاسبوع

ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجیئ الیوم ویسلم علی ویخبرنی

بما یجری فیہ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون

علی عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ ومشاہدتہ

انا حجۃ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ ووارثہ فی الارض

انتہی وفی تاریخ الامام الیافعی واما کراماتہ فخارجۃ عن

الحصر اہ مختصرا

عوارف المعارف للشیخ الکامل شہاب الدین السہروردی

قدس سرہ والسند الی الشیخ عبد الباقی الحنبلی عن المعمر

المسند ابی عبدالرحمن محمد الحجازی عن المعمر محمد بن ارکماس الحنفی

عن الحافظ ابن حجر عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی

عن التقی سلیمان حمزة المقدسی عن شیخ شیوخ العالم شهاب الدین ابی حفص عمر ابن محمد السهروردی قدس سرہ تنبیہ کتب الامام الیافعی فی القابہ استاذ زمانہ فرید اوانہ مطلع الانوار منبع الاسرار دلیل الطریقة ترجمان الحقیقة استاذ الشیوخ الاکابر الجامع بین علم الباطن والظاهر قدوة العارفین وعمدة السالکین العالم الربانی شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد البکری السهروردی قدس اللہ تعالے سرہ کان من اولاد ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ونسبتہ فی التصوف الی عمہ ابی النجیب السهروردی وصحب الشیخ عبد القادر الجیلانی وکثیرا من المشائخ وقالوا کان ملاقا مع بعض الابدال بجزیرة عبادان ولقی الخضر علیہ السلام ولہ تصانیف کالعوارف ورشف النصائح واعلام التقی وغیرها وکان ولادتہ فی رجب سنہ ۵۳۹ تسع وثلثین وخمسمائة ووفاتہ سنہ ۶۳۲ اثنتین وثلثین وستمائة اھ ملخصا

الفتوحات المکیة للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی

۵۷

قدس سرہ - ارویہا بالسند المتقدم فی تفسیرہ الی الشیخ

الاكبر رحمہ اللہ تعالی تنبیہ قال فی نفح الطیب ولد رضی اللہ عنہ
یوم الاثنین اولیلۃ سابع عشر من رمضان سنہ ۵۶۰ ستین وخمسمائۃ
فی مُرسِیۃ وھی فی شرق الاندلس وھو قدوۃ القائلین بوحدۃ الوجود
وطعن فیہ کثیر من الفقہاء وعلماء الظاھر وعظمہ شرذمۃ من الفقہاء
وجماعۃ من الصوفیۃ وفخموہ تفخیما عظیما ومدحوا کلامہ مدحا
کریما ووصفوہ بعلو المقامات واخبروا عنہ بما یطول ذکرہ من
الکرامات ھکذا ذکرہ الامام الیافعی رحمہ اللہ تعالی ولہ اشعار
لطیفۃ غریبۃ واخبار نادرۃ عجیبۃ ولہ مصنفات کثیرۃ جمع احد
من کبراء شیوخ بغداد فی مناقبہ کتابا وقال فیہ ان تصانیف الشیخ
ازید من خمسمائۃ وتوفی رحمہ اللہ تعالی لیلۃ الجمعۃ الثانیۃ والعشرین
من شھر الربیع الاخر سنہ ۶۳۸ ثمان وثلثین وستمائۃ بدمشق ودفن
بظاھرھا فی سفح جبل قاسیون والآن ذلک الموضع مشھور
بالصالحیۃ اھ ملخصا

النابغ عشر

قوت القلوب للعارف ابی طالب محمد بن علی المکی

۵۱

رحمہ اللہ تعالی۔ ارویہ عن الشیخ الحبشی والسید عمر شطا

كلاهما عن السيد عيدروس بن عمر عن السيد عبد الله بن
حسين بن طاهر عن السيد الامام علوى بن الحبيب السقاف بن
محمد السقاف عن الحبيب عمر بن سقاف عن الحبيب عيدروس
ابن عبد الرحمن بلفقيه عن الجامع السيد ابى علوى محمد بن ابى
بكر الشلى عن الامام ابى عبد الله محمد بن علاء الدين البابلى
عن احمد بن عيسى بن جميل الكلبى عن على بن ابى بكر القرافى
عن الجلال السيوطى عن الشهاب احمد الحجازى عن ابى اسحق
التنوخى عن ابى العباس احمد الحجار عن عبد العزيز بن
دلف عن ابى الفتح محمد بن يحيى البردانى عن ابى على
محمد بن محمد عبد العزيز المهدوى عن عمر بن ابى طالب محمد
ابن على المكى عن والده المؤلف تنبيه ابو طالب هو محمد
ابن على بن عطية المكى رحمه الله تعالى قال فى الانتباه
فى وصف الكتاب المذكور انه قالوا لم يصنف فى الاسلام
مثله فى دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب هو اصل التصوف
وكل ما صنف فى السلوك فهو مخرج على قوت القلوب مثل الاحياء

وغنیۃ الطالبین و العوارف انتہی ملخصاً توفی لست خلون من جمادی الآخرۃ سنہ ۵۶۱ھ ست و ثمانین و ثلثمائۃ ببغداد و دفن بمقبرۃ المالکیۃ وقبرہ بالجانب الشرقی اھ کذا فی تاریخ ابن خلکان صفحہ ۲۹۲ ج ۱

٥٩ الرسالۃ القشیریۃ للعلامۃ ابی القاسم عبد الکریم القشیری رحمہ اللہ تعالے

و بالسند الی الشیخ البابلی عن محمد حجازی الواعظ عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن العز بن الفرات عن ابی عمر عبد العزیز بن جماعۃ عن ابی الفضل ابن عساکر عن المؤید الطوسی عن ابی الفتوح عبد الوہاب بن شاہ الشاذیاخی عن مؤلفہا القطب القشیری رحمہ اللہ تعالی تنبیہ القشیری اسمہ عبد الکریم بن ہوازن لہ لطائف کثیرۃ فی کل من الفنون وتصانیف لطیفۃ۔ اخذ الطریقۃ عن ابی علی الدقاق و تلمذ علیہ ولد فی الربیع الاول سنہ ۳۷۶ھ ست وسبعین وثلثمائۃ و توفی صبیحۃ یوم الاحد السادس عشر من الربیع الآخر سنہ ۴۶۵ھ خمس وستین و اربعمائۃ ودفن بنیسابور و قال صاحب کشف المحجوب سألت الامام القشیری عن ابتداء حالہ قال کان لی حاجۃ بحجر لسد ثقب فی البیت

فكل حجر كنت اخذه كان ينقلب جوهرة فكنت اطرحها انتهى مختصرا

٦٠ الحكم لابن عطاء الله وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى

وبالسند الى البابلي عن الشيخ عبد الرؤف وسالم بن محمد السنهوري

عن النجم محمد بن احمد الغيطي عن زكريا عن العز عبد الرحيم بن

الفرات عن التاج عبد الوهاب بن على السبكي عن والده التقي

على بن الكافي السبكي عن مؤلفها تنبيه هو تاج الدين ابو الفضل

احمد بن محمد بن عبد الكريم بن عطاء الله الاسكندراني

الشاذلي المالكي المتوفى بالقاهرة سنة تسع وسبعمائة قال

في كشف الظنون في ذكر الحكم صفه ۲۴۳ ج ا وهي حكم منشورة على لسان

اهل الطريقة ولما صنفها عرضها على شيخه ابي العباس المرسي

فتأملها وقال له لقد اتيت يا بني في هذه الكراسة بمقاصد

الاحياء وزيادة ولذلك تعشقها ارباب الذوق لما رق

لهم من معانيها وراق وبسطوا القول فيها وشرحوا كثيرا انتهى مختصرا

٦١ واجازني خاصة في القول الجميل وما فيه من الاعمال

والاذكار والادعية العلامة الفهامة شمس العلماء

الفحول سيدی ومولائی الحاج غلام رسول[١] ابن العلامة الشیخ غلام مصطفی وهو یرویه عن[١] نادر عصره وعلامة دهره الفقیه النبیه الشیخ عبد الرحمن ح واجازنی ایضا علامة وقته وفرید عصره شمس العلماء مولانا[١] الشاه رکن الدین السید محمد القادری الحسنی الحسینی الویلوری المتوفی سنة ١٣٢٥ کلاهما عن[٢] قطب الاوتاد الجامع بین شرفی العلم والنسب مولانا السید عبد اللطیف القادری ٢٠ رمضان ١٢ عن[٣] مولانا یعقوب الدهلوی عن[٤] مولانا عبد العزیز الدهلوی عن والده ح وحصل الاجازة ایضا لشیخی غلام[١] رسول عن[٢] قطب الوقت صاحب المقامات العلیة والکرامات الجلیة الشیخ امداد الله المهاجر المکی عن[٣] مولانا اسحاق عن[٤] مولانا عبد العزیز عن والده المؤلف وقد تقدم ذکره۔

٦٢ کتاب[٦٢] دلائل الخیرات للامام ابی عبد الله السید محمد ابن السید سلیمان الجزولی الحسنی رحمه الله تعالی

ارویه قرأة عن[١] مخدومی ومولائی محمد عمر الخراسانی عن[٢] السید محمود عن[٣] السید حمید النظهای عن[٤] السید صفی الدین

الحلبی عن ابی البرکات محمد بن احمد بن احمد المنتاح وادویہ ایضا قرأۃً عن شیخ الدلائل الشیخ عبد الحق المکی وعن شیخ الدلائل المدنی السید محمد سعید المغربی وعن شیخ الدلائل بالمسجد النبوی السید محمد امین رضوان ثلاثتہم عن العارف باللہ الشیخ علی بن یوسف مالک باشلی المدنی عن السید محمد بن السید احمد المدغری الشریف الحسنی عن ابی البرکات المذکور عن احمد بن الحاج عن عبد القادر الفاسی عن احمد المقری عن احمد بن ابی العباس الصمعی عن السلالی عن عبد العزیز التباع عن مؤلفہ

ولنا فیہ طریق اخر کما نرویہ المسلسل بالآباء عن العلامۃ عمر الخراسانی عن ابی الخیر محمد علی الحریری عن ابیہ محمد رضوان عن ابیہ قطب الدین عن ابیہ مجد الدین عن ابیہ ابی الفیض حامد الدین عن ابیہ ابی العلاء مہیمن الدین عن ابیہ نجم الدین الکبری عن ابیہ غیاث الدین عن ابیہ محمد عن مؤلفہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

واما الطریقۃ العالیۃ فیہ وھو اعلی سند یوجد فی الدنیا الآن کما اخبرنا بذلک ارباب ھذا الشان فعن شیخنا عبد الجلیل

برادہ عن مولانا عبد الغنی عن اسماعیل افندی عن محمد
افندی عن مرتضی الزبیدی عن محی الدین نور الحق الحسینی
عن السید سعد اللہ بن محمد الهندی عن المعمر الشیخ عبد الشکور
الحسنی عن مؤلفہ الامام الجزولی تنبیہ الامام الجزولی ہو
العالم العامل الولی الکامل المحقق الفاضل العارف الواصل
فرید عصرہ وحید دہرہ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان بن عبد الرحمن
ابن ابی بکر بن سلیمان بن یعلی بن یخلف بن موسی بن علی بن یوسف
ابن عیسی بن عبد اللہ بن جندر بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد
ابن حسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبد اللہ بن حسن بن الحسین
بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ المتوفی سنہ ۸۷۰ وفی کشف
الظنون سنہ ۸۵۴ واللہ تعالی اعلم وفیہ ایضا ان ہذا الکتاب
آیۃ من آیات اللہ فی الصلوۃ علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام یواظب
بقرأتہ فی المشارق والمغارب لاسیما فی بلاد الروم انتہی مختصرا
وفی وجہ تالیف ہذا الکتاب قصۃ طویلۃ مذکورۃ فی الشرح
قالہ المسکین محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ادل الخیرات لمولانا العلامة اسماعیل الایدنجکلی رحمه
الله تعالی - ارویه مناولة عن العلامة محمد زاهد المدرس
بمدرسة باب السلام الامام بالمسجد النبوی عن ابیه الشیخ عمر زاهد
عن جده مؤلفه تنبیه هو جامع الشریعة والطریقة مولانا الحافظ
اسماعیل بن ادریس افندی ولد بآیدنجکل وتوفی بالمدینة المنورة
رحمه الله تعالی -

٦٤

الحزب الاعظم لمولانا علی القاری رحمه الله الباری
ارویه عن الشیخ عبد الحق عن مولانا عبد الغنی الی المؤلف وتقدم
ذکره مرارا

٦٥

حزب البحر للعارف بالله الغوث الجامع الشهید
الاکبر الحسیب ذی النسبتین الطاهرتین الجسدیة
والروحیة المحمدی العلوی الفاطمی الحسنی ابی الحسن
نور الدین علی الشاذلی رضی الله تعالی عنه بالسند
المذکور الی ابی الطاهر الکورانی عن احمد النخلی عن محمد بن العلاء
عن سالم السنهوری عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن

العز عبد الرحيم عن التاج السبکی عن والدہ علی بن عبد الکافی
السبکی عن احمد بن عطاء اللہ عن ابی العباس احمد بن عمر المرسی
عن ابی الحسن الشاذلی ح وارویہ سماعا و قرأۃ عن مولائی و
شیخی محمد عمر عن محمد عبد الرحیم القرشی عن عبد الحی المدنی عن فصیح
اللہ عن القاضی عبد الصمد عن سلامۃ اللہ عن رضی الدین
ابی الخیر عن القاضی سناء[1] اللہ الفانی فتی ح وارویہ ایضا
عالیا عن الشیخ عبد الحق عن الشیخ محمد قطب الدین والشیخ
عبد الغنی کلاھما عن محمد اسحق عن عبد العزیز الدھلوی کلاھما
عن ولی اللہ المحدث الدھلوی عن ابی الطاھر عن الشیخ عیسی المغربی
عن الشیخ الناصری عن شمس الدین الطبری عن ابی احمد المقری
عن ابی محمد المقری عن ابی الطیب المکی عن محمد المرزوق
الحلبی عن ابی عبد اللہ البخاری عن ابی العزائم الاشفقی
عن مولانا ابی الحسن الشاذلی قدس سرہ تنبیہ قال فی

---

[1] وبعضھم یکتبونہ بالثاء المثلثۃ ۱۲

صفحہ ۲۳ کشف الظنون حزب البحر للشيخ نور الدين ابي الحسن علي بن عبد الله
ابن عبد الحميد المغربي الشاذلي اليمني المتوفى سنة ٦٥٦ست وخمسين عبد الجبار
وستمائة وهو دعاء مشهور سمي به لانه وضعه في البحر للسلامة
فيه حين سافر في بحر القلزم فتوقف عليهم الريح ويسمى ايضا
بالحزب الصغير اوله يا الله يا علي يا عظيم يا حليم الخ قال العلماء بالله
تعالى ان فيه الاسم الاعظم وجاء عن الشيخ ابي الحسن الشاذلي
انه قال لو ذكر حزبي في بغداد لما اخذت وهو العدة الكافية التي
فيها تفريج الكروب وما قرئ في مكان الا سلم من الآفات وهو
دعاء النصر الغلبة على الخصوم وخواصه كثيرة انتهى مختصرا وقال
في نور الابصار في مناقبه كان الشاذلي ضريرا وهو الشريف
الحسيب ابو الحسن علي الشاذلي بن عبد الله بن عبد الجبار
ابن تميم بن هرمز بن حاتم بن قصي بن يوسف بن يوشع بن
ورد بن بطال بن احمد بن محمد بن عيسى بن محمد بن الحسن بن
علي بن ابي طالب اھ توفي الشاذلي بصحراء عيذاب قاصدا
للحج ودفن هناك في شهر القعدة سنة ٦٥٦ وكان مبدؤه ومنشؤه

بالمغرب الاقصى اهـ كذا في عقد اليواقيت الجوهرية لشيخ شيخنا السيد عيدروس رحمه الله تعالى

٦٦ حزب النصر له بالسند المذكور الى مؤلفه المشهور رحمه الله تعالى

٦٧ حزب الامام النووي رحمه الله القوي وبالسند الى محمد الحفناوي قال اجازني به الشيخ محمد بن اليمني العلوي عن محمد بن سعد الدين عن محمد بن الترجمان عن عبد الوهاب الشعراني عن البرهان بن ابي شريف المقدسي عن البدر القباني عن محمد بن الخباز عن مؤلفه تنبيه النووي وربما يقال النواوي بزيادة الالف بين الواوين هو الامام محي الدين ابو زكريا يحيى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن حزام النواوي الشافعي ولد سنة ٦٣١ وقدم به والده بدمشق سنة ٦٤٩ وسكن المدرسة ولازم كمال الدين المغربي وحج مع ابيه سنة ٦٥١ وبرع في العلوم وصار محققا في فنونه مدققا في علمه حافظا للحديث عارفا بانواعه وكان لا يضيع وقتا الا في وظيفة من الاشتغال وكان لا يأكل الا اكلة بعد العشاء ولم يتزوج

قط و توفی بعد ما زار القدس فی رجب سنہ ٦٧٦ھ ست وسبعین و ستمائۃ وکان ولادتہ سنہ ٦٣١ کذا فی التعلیقات صہ ١٢ وقال فی ثبت ابن عابدین ما نصہ قال الشہاب النحلی فی ثبتہ عن شیخہ علی بن الجمال وھو ذکر عن مشائخہ رحمھم اللہ تعالی ان قارئ ھذا الحزب یحفظ من شر الانس والجن ومن اھل السموات واھل الارض ومن سطوات الاولیاء اھل القلوب المتصرفین فی الباطن بالسلب ومن مکائد الفسقۃ فی الظاھر جمیع ما یفعلونہ من سحر وشعبذۃ ومکروہ وغیر ذالک اھ

حزب المسمی بالدور الاعلی المنسوب الی شیخ العارفین محی الدین محمد بن عربی رحمہ اللہ تعالی

٦٨

وبالسند الی عبد الوھاب الشعرانی عن زین الدین زکریا بن محمد القاھری عن العارف ابی الفتح محمد بن زین الدین المراغی العثمانی عن شرف الدین اسماعیل بن ابراھیم بن عبد الصمد الھاشمی العقیلی الجبرتی الزبیدی عن المسند المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی عن استاذ اھل التحقیق ابی عبد اللہ محی الدین بن عربی وقد تقدم

ذکرہ مرار رحمہ اللہ تعالیٰ

القصیدۃ الغوثیۃ للقطب الربانی الجیلانی رضی اللہ عنہ [۶۹]

اُرویہا قراءۃ مسلسلۃ بالسادات فی غالبہا عن الشیخ عمر الخراسانی عن السید الشاہ قدرۃ اللہ عن السید نور الحسن عن السید النور الاعظم عن السید نور الاتقیاء عن السید الشاہ خلیل اللہ عن السید الشاہ اسد اللہ عن السید المخدوم الساوی القادری عن الشیخ بہاء الدین باجن عن السید الشاہ رحمۃ اللہ عن السید فتح محمد المحدث البرہان فوری عن السید الشاہ سعد اللہ عن السید وجیہ الدین البخاری عن القاضی شمس الدین الیمنی عن السید الشاہ مطلوب الحسنی القادری عن السید الشاہ نعمۃ اللہ عن السید عبد اللہ الشطاری عن السید عبد الرزاق تاج الدین عن القطب الربانی رضی اللہ عنہ

قصیدۃ البردۃ[1] للامام شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ [۷۰]

اُرویہا قراءۃ علی شیخی غلام رسول واجازۃ عن مولانا عبد الحق النقشبندی عن ابی البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی

[1] الموسومۃ بالکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ الشہیرۃ بالبردۃ المیمیۃ ۱۲

عن العلامة مخدوم عن ولی الله المحدث عن ابی الطاهر عن
احمد النخلی عن البابلی عن السنهوری عن الغیطی عن زکریا عن ابی
اسحق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن عامر بن جابر
الهاشمی عن ناظمها البوصیری رحمہ الله تعالی تنبیہ هو شیخ
الاسلام قدوۃ الانام ابو عبدالله محمد بن سعید بن حماد الدولاصی
ثم البوصیری المتوفی سنة ۶۹۴ اربع وتسعین وستمائة والقصیدۃ
مائة بیت واثنان وستون بیتا منها عشر فی المطلع وستة
عشر فی النفس وهواها وثلثون فی مدائح الرسول علیه الصلوۃ
والسلام وتسعة عشر فی مولدہ وعشرۃ فی من دعا به وعشرۃ فی مدح
القرآن وثلاثة فی ذکر معراجه واثنان وعشرون فی جهادہ و
اربعة عشر فی الاستغفار وبقیتها فی المناجات وهذہ
القصیدۃ الزهراء والمدیحة الغراء برکاتها کثیرۃ ولا یزال الناس
یتبرکون بها فی اقطار الارض وروی عن بعض الکبراء انه اصابه
مرض فطلب القصیدۃ فجاء صاحبها وقرأها فشفاہ الله سبحانه
وتعالی من ساعته فاعطاہ بردا فسمیت بالبردۃ تیمنا کذا فی

يقول العبد المسكين - ولا يخفى عليكم يا اخواننا ان
هذه نبذة من ما تلقيناه من مشائخنا الكرام - والعلماء العظام
ائمة الهدى ومصابيح الظلام - ولنا فيه طرق كثيرة بحول
الله المتعال - ولكن لما كان التطويل موجبا للملال - وكان
المقصود فى هذه الورقات التبرك بالانتظام فى سلك
اهل الفضل والكمال - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف
لنيل الامال - ومن اراد الزيادة فعليه بالكتب المطولات
المؤلفة فى هذا الفن الشريف - كثبت[١] الشيخ الكورانى المسمى
بالامم لايقاظ الهمم - وكثبت الشيخ عابد السندى المسمى

---

[١] الثبت بفتح المثلثة والموحدة اسم بمعنى الحجة والبرهان ومنه سمى الكتاب المخصوص
واما العدل الضابط المتثبت فيقال فيه كذلك ويقال بسكون الموحدة ايضا فى المصباح
ثبت الامر يثبت ثبوتا دام واستقر فهو ثابت وبمعنى ثبت الامر صح ويتعدى بالهمزة والتضعيف
فيقال اثبته وثبته والاسم الثبات واثبت الكاتب الاسم لثبته عنده واثبت
فلانا لازمه فلا يكاد يفارقه ورجل ثبت ساكن الباء متثبت فى اموره وثبت
الجنان اى ثابت القلب وثبت فى الحرب فهو ثبيت مثل قرب فهو قريب والاسم
ثبت بفتحتين ومنه قيل للحجة ثبت ورجل ثبت ايضا بفتحتين اذا كان عدلا ضابطا
والجمع اثبات مثل سبب واسباب انتهى مجموعة الاقوال فى اسماء الرجال للجامع المسكين
غفر الله له نا فلا عن العجلونى رح

بحصر الشارد - الراوي لكل صادر ووارد - وكثبت العلامة الشيخ اسمعيل العجلوني وكثبت العلامة ابن عابدين الشامي وكثبت العلامة ابن حجر المكي المسمى بكتاب المسانيد وكثبت الامام السنوسي المسمى بالبدور الشارقة في اثبات ساداتنا المغاربة والمشارقة وكثبت العلامة البديري المسمى بالجواهر الغوالي في ذكر الاسانيد العوالي وكثبت الامير الكبير وكثبت العلامة الشيخ صالح الفلاني المسمى بقطف الثمر في رفع اسانيد المصنفات في الفنون والاثر وكثبت العلامة الكزبري وكثبت العلامة السيد عيدروس المسمى بعقد اليواقيت الجوهرية وكثبت العلامة العجيمي المسمى بكفاية المتطلع وكثبت العلامة يوسف النبهاني وكثبت مولانا عبد الغني المدني وكثبت العلامة الشنواني وكثبت الامام الجزري وكثبت العلامة ابي سالم العياشي وغير ذلك وهي كثيرة - وساذكر بعضها في خاتمة هذا الكتاب.



الحصة الثالثة من كتاب هادی المسترشدين الى اتصال المسندين وتسمى بهادی الطالبين الى مسلسلات النبی الامين فان فيها تذكر الاحاديث المسلسلات - المتصلة الى سيد الكائنات عليه افضل الصلوات وازكى التسليمات

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب مستطاب کے تین حصوں میں سے دو حصے گزر چکے۔ حصہ اول میں میں نے اپنے پینسٹھ[۶۵] اشیاخ کرام کا ذکر اور پچپن[۵۵] سے اتصالات کے طرق بیان کئے ہیں حصہ دوم میں قرآن مجید اور کتب معتبرۂ مشہورۂ تفسیر و حدیث و فقہ مذاہب اربعہ و تصوف و اوراد کا اتصال مجھ سے مصنفین تک پہنچایا گیا ہے۔ اور اب یہاں سے حصہ سوم کا آغاز ہے جس میں ستر[۷۰] احادیث و آثار مسلسلات مع اسمائے رواۃ جنمیں سے اکثر بالاتصال مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور بعض آپکے صحابہ تک پہنچتے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں اور بغرض رفاہ عام انکا اردو ترجمہ بھی کیا جاتا ہے اور اس حصہ کا نام ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین اور لقب اسکا مسلسلات المسکین ہے ۱۲

ولنذكر الآن ما وقع لنا من المسلسلات من الاحاديث الجليلات - وهي
كثيرة - وقد اعتنى بجمعها ائمة شهيرة - ولا يمكن استقصائها في هذا الكتاب
ولكن نتبرك بذكر بعضها بتيسير الملك الوهاب - قال العلامة المحدث الشيخ
ولي الله الدهلوي في الارشاد ما نصه كل شيئ تعلق به علمك من جهة اخبار
غيرك عنه لابد بينك وبينه طريق اما مخبر واحد او اكثر من واحد ولابد لكل واحد
من وجه في تحمل الخبر عن صاحبه من سماع وعرض وكتابة ونحو ذلك فمتى بينت الطرق
ووجه التحمل فقد اسندت ومتى تركت البيان فقد اغفلت اه فعلى هذا تكون
المسلسلات على اقسام منها المسلسل بتاريخ الرواية كالاولية ومنها بزمن منها
كالعيد - ومنها ما هو مسلسل بصفة الراوي الحالية كالفقه - والحفظ - والنحو
والتعبير - والتصوف - والثقة - او كونه مصريا - او مدنيا - او كون اسمه
محمدا - او علمية نسبته مثل كونه حنفيا - او شافعيا - وغير ذلك كما سيظهر
عليك من سياق المسلسلات - فهذه قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات وفي ظفر
الاماني ما نصه وللمسلسل من فضيلة اشتماله على مزيد الضبط من الرواة اه فاردت
ان اذكر بعض ما ظفرت به من المسلسلات اتباعا على طريقة اهل الحديث رافعا الاسانيد
راجيا ان يكون نافعا لمن نظر فيه وذخيرة لي يوم يفر المرء من اخيه

ولله در سيدنا الامام الشافعي رحمه الله تعالى حيث قال[1]

كل العلوم سوى القرآن مشغلة	الا الحديث والا الفقه في الدين
العلم ما كان فيه قال حدثنا	وما سواه فوسواس الشياطين

وقال قائل رحمه الله تعالى

طوبى لمن له الله اهله	وصرف عمره فيه وشغله

ولقائل رحمه الله تعالى

عليكم بالحديث فليس شيئ	يعادله على كل الجهات
نصحت لكم فان الدين نصح	ولا اخفى لصالح واجبات
وجدنا في الرواية كل فقه	واحكام ومن كل اللغات
لذكر المستندات جعلت خطي	وحفظ العلم خير العائلات
ائمة النجوم وهل رشيد	تكلم في النجوم الزاهرات

وقد اخترت وجمعت في هذه الوريقات سبعين حديثا

[1] یہاں سے احادیث مسلسلہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ اردو داں حضرات بھی اس کتاب سے منتفع ہو سکیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں ستر احادیث مسلسل جمع کئے گئے ہیں جنمیں سے اکثر محمد مسکین سے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع و متصل مروی ہیں اور ستر کی عدد اسلئے اختیار کیگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب میقات الٰہی کیلئے کوہ طور پر تشریف لیگئے تو اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب فرما کر لیگئے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ پس مجھ عاصی کو بھی (امت مرحومہ کی نفع رسانی کیلئے ستر احادیث مبارکہ کے انتخاب کرنے سے) امید ہے کہ انکی برکت سے عقبات میں میری بخشش ہوگی ۱۲ عبد الهادی عفا اللہ عنہ

من المسلسلات۔ اکثرها مرفوعا متصلا الی سید الکائنات۔ تأسیا بسیدنا موسی الکلیم۔ علی نبینا وعلیه التحیة والتسلیم۔ بانه اختار سبعین رجلا من قومه۔ لما ذهب لمیقات ربه۔ کما نطق به القرآن کتاب ربنا۔ واختار موسی قومه سبعین رجلا لمیقاتنا۔ متوسلا بها متشفعا فیها الی جنابه الکریم۔ راجیا برحمته وغفرانه الفخیم۔ جعلها الله ذخیرة لی یوم الدین یوم یقوم الناس لرب العلمین

فها انا اشرع فی المقصود۔ بعون الله الملک المعبود۔ واستفتح بحدیث الرحمة المسلسل بالاولیة لوجوه ذکرها العلامة العجلونی رحمه الله تعالی فی ثبته عن مسالک الابرار الی احادیث النبی المختار للشیخ ابراهیم الکورانی رحمة الله علیه احدها ان الله تعالی خاطب نبیه صلی الله علیه وسلم بقوله وما ارسلناک الا رحمة للعلمین ولنوره اول مخلوق ومنه خلق بقیة الکائنات فکان اول سلسلة الکائنات فناسب ان یکون حدیث الرحمة العام المتعلق بمن فی الارض اول الاحادیث المسلسلة ثانیها ما دل علیه الحدیث

القدسی من سبق الرحمة بقوله تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی فناسب
ان یسبق حدیثها ایضا ثالثها تقدم کتابة الحق لسبق الرحمة بعد
التوحید فعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه کما رواه الدیلمی
اول شیئ خطه الله فی الکتاب الاول اننی انا الله لا اله الا
انا سبقت رحمتی غضبی فمن شهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله فله الجنة فناسب ان یکون حدیث الرحمة متصفا
باولیة کتابة الخلق له کما کانت الرحمة متصفة باولیة کتابة الحق
لها انتهی یقول العبد المسکین وبالسند الی ابن عابدین
عن الشیخ احمد بن عبید العطار عن الکزبری عن المولی الیاس
الکردی الکورانی ان الاحادیث المسلسلة بالاولیة ثلاثة
احدها حدیث عبد الله بن عمرو المشهور وثانیها حدیث انس
ابن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول من احب ان یکثر خیر بیته فلیتوضأ اذا حضر
غداؤه واذا رفع رواه ابن ماجه وثالثها حدیث عبد الله
ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله

علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیمۃ فیقول لہم انی لم اجعل حکمتی فی
قلوبکم الا وانا ارید بکم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان
منکم رواہ الامام ابو حنیفۃ فی مسندہ فاقول

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۳) واسطے ہیں

الحدیث الاول المسلسل بالاولیۃ[1]

حدثنی بہ ولی اللہ الحبیب الحبشی وھو اول حدیث سمعتہ منہ
قال حدثنی بہ علامۃ وقتہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول حدیث
سمعتہ منہ وحدثنی بہ العلامۃ السید سالم البار وھو اول
قال حدثنی بہ اسماعیل النواب وھو اول قال حدثنی بہ الشریف
محمد بن ناصر وھو اول عن العلامۃ السید عبد الرحمٰن الاھدل
عن والدہ السید سلیمان عن عبد الخالق المزجاجی عن محمد المعروف
والدہ بعقیلہ ح وشیخنا الحبشی یرویہ ایضا عن السید احمد بن
عبد اللہ البار عن عبد الرحمٰن الکزبری قال حدثنی بہ شیخنا
بابلالدین محمد بن احمد المقدسی الشہیر بابن بدیر فی دارہ
الملاصقۃ بالمسجد الاقصیٰ وھو اول حدیث سمعتہ منہ ثنی

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے اول سُنی ہے ۱۲

به شيخنا مصطفى ابو النصر الدمياطى وهو اول حديث حدثنى به الشيخ محمد المعروف
والده بعقيله وهو اول ح والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
يرويه ايضا عاليا عن الشيخ امر الله المزجاجى عن الشيخ محمد عقيله
عن الشيخ احمد الدمياطى المشهور بابن عبد الغنى قال وهو اول
حديث سمعته منه بحضرة جمع من اهل العلم ثنا به المعمر محمد بن عبد العزيز
المنوفى قال وهو اول حديث ثنا به الشيخ المعمر ابو الخير بن عموس الرشيدى
وهو اول حديث ثنا به شيخ الاسلام زكريا وهو اول ح واروية ايضا
عن الشيخ محمد حسب الله وعن الشيخ ابى الخير احمد جمال وعن
الشيخ شرف الدين القزانى سمعته منهم فى اول ساعة اجتمعت
بهم فيها فى المسجد الحرام تجاه البيت الامين فمن الاول فى
خامس عشرة من شهر ذى القعدة ومن الثالث ايضا بين العشائين
ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ الف
وثلاثمائة واربع وعشرين قال الاولان حدثنا به الشيخ محمد الفاوقجى
الطرابلسى الشامى وهو اول حديث سمعناه منه وقال الثالث
سمعته منه فى حالة احرامه بعدما طاف وسعى من العمرة وهو

اول قال ثنی به الشیخ عابد السندی وهو اول عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی قال وهو اول حدیث سمعته
منه فی سنة ۱۲۱۲ بزبید المحروسة انا به احمد بن عبد الاشبولی المصری
قال وهو اول مطلقا بزبید المحروسة سنة ۱۱۷۱ احدی وسبعین و
مائة والف اخبرنی به عبد الرؤف البشبیشی وهو اول
انا به احمد بن عبد اللطیف البشبیشی المصری وهو اول انا به
ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلامة المزاحی المصری وهو اول
انا به احمد بن خلیل السبکی وهو اول انا به المحقق احمد بن حجر الهیتمی
وهو اول انا به زکریا الانصاری وهو اول ثنی به الحافظ ابن
حجر وهو اول انا به الحافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن
الحسین العراقی وهو اول ثنی به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد
ابن ابراهیم المیدومی وهو اول ح والشیخ ابو الخیر حبال یرویه
کذالک عن شیخه المعمر البرکة المدخر الشیخ فضل الرحمن وهو اول
حدیث سمعه منه فی سنة ۱۳۰۰ قال حدثنی الشیخ عبد العزیز الدهلوی
وهو اول ثنی والدی ولی الله عن الحاج محمد افضل عن العارف

حجۃ اللہ محمد النقشبندی المجددی عن[۱۰] والدہ العارف باللہ حضرۃ
الشیخ محمد معصوم عن[۸] ابیہ المجدد رضی اللہ تعالی عنہ بسماعہ
عن[۹] القاضی بہلول البدخشی عن[۱۰] المحدث عبد الرحمن بن فہد عن[۱۱]
الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فہد عن[۱۲] الحافظ تقی الدین محمد
ابن محمد بن فہد الہاشمی العلوی المکی عن[۱۳] العلامۃ برھان
الدین الابناسی والقاضی ابی حامد المطری کلاھما عن[۱۴] الصدر
ابی الفتح المیدومی الخطیب ح واروی عن[۱] الشیخ عمر الخراسانی
وھو اول حدیث سمعتہ منہ فی الجمادی الاخرۃ سنۃ ۱۳۱۹ الف و
ثلاثمائۃ وتسعۃ عشر قال ثنی[۲] بہ السید محمود عاقبت شاہ وھو
اول عن[۳] مولانا اسحاق وھو اول ثنی[۴] بہ عبد العزیز الدھلوی
وھو اول ح وحدثنی بہ العلامۃ[۱] الشیخ عبد الجلیل وھو اول
حدیث سمعتہ منہ فی ذی القعدۃ الحرام سنۃ ۱۳۲۴ قال ثنا[۲] بہ الشیخ
سخاوت علی وھو اول ثنی[۳] بہ الشیخ محمد یعقوب الدھلوی
المھاجر المکی وھو اول عن[۴] الشیخ عبد العزیز المذکور ثنی[۵] بہ والدی
الشیخ ولی اللہ وھو اول ح ثنی[۶] بہ السید عمر من لفظہ تجاہ

قبر النبي صلى الله عليه وسلم وهو اول ثنى الشيخ عبد الله البصري ح
وثنى به الشيخ محمد سعيد الاديب وهو اول حدث سمعته منه في ثمان
وعشرين من رجب سنة ١٣٢٤ الف وثلثمائة واربع وعشرين عن
احمد جمال المكي ح وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله سراج ح
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار ح وحدثني به العلامة
الشيخ عبد الله القدومي النابلسي وهو اول حدث سمعته منه في
بيت شيخي الشيخ شعيب المغربي بمكة المكرمة عام الف وثلثمائة واربع
وعشرين عن الشيخ فالح المدني - والسيد الحبشي والسيد سالم
البار المذكوران يرويانه كذلك عندي عن الشيخ فالح المدني
قالوا وهو اول حديث سمعناه منه واروية اجازة عن الشيخ
فالح المذكور عن السيد ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي قال
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار انا به ابو الحسن علي الونائي
قال وهو اول انا البرهان ابراهيم بن محمد النمرسي قال وهو اول
عن عبد الله البصري قال وهو اول ثنا يحيى بن محمد الشهير
بالشاوي وهو اول حدث سمعناه منه انا به سعيد بن ابراهيم

الجزائری المفتی الشہیر نقدہ درہ قال وہو اول اناب سعید بن محمد
المقری قال وہو اول عن الولی الکامل احمد حجی الوہرانی قہ وہو اول
عن شیخ الاسلام العارف سیدی ابراہیم التازی قہ وہو اول قال قرأتہ علی
المحدث الربانی ابی الفتح محمد بن ابی بکر بن حسین المراغی قہ وہو اول
حکم قرأتہ علیہ قہ سمعت من لفظ شیخنا زین الدین عبد الرحیم بن
الحسین العراقی قہ وہو اول ثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراہیم البکری
المیدومی الخطیب قہ وہو اول ح والشیخ عبد اللہ البصری یروی
ایضا عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی قہ وہو اول انابہ الشیخ
المسند احمد بن محمد الشلبی الحنفی قہ وہو اول انا الجمال یوسف
ابن زکریا الانصاری وہو اول انابہ برہان الدین ابراہیم بن
علی بن احمد القلقشندی وہو اول قہ اخبرنا بہ الشہاب احمد
ابن ابی بکر المقدسی وہو اول انابہ الصدر ابو الفتح المیدومی وہو
اول انابہ النجیب ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم الحرانی وہو
اول انابہ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی وہو اول انابہ ابو سعید
اسمعیل بن ابی صالح المؤذن النیسابوری وہو اول انا والدی ابو صالح

احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول انا به ابو طاهر محمد بن محمد [17]
مَحمِش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة [18] [ما]
الزيادي وهو اول انا به ابو حامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزاز [19]
بالزاي المكررة وهو اول انا به عبد الرحمن بن بشر بن الحكم النيسابوري [ثنا]
وهو اول انا به سفيان بن عيينة وهو اول عن عمرو [21] بن دينار عن [22] [ثنا]
ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن [23]
عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال الراحمون يرحمهم [۲ـ] الرحمن تبارك وتعالى
ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء اخرجه
بالتسلسل ابو داؤد والترمذي وقال حسن صحيح وفي بعض الروايات
بزيادة انما يرحم الله من عباده الرحماء كذا في ظفر الاماني
قال الشيخ عابد في حصر الشارد وابو قابوس راوي هذا الحديث
لا يعرف اسمه ذكره ابو احمد الحاكم وذكره ابن حبان في الثقات

الحاكم

ـلـه هكذا ضبطه في حصر الشارد ۱۲ مسكين عبد الهادي غفر له

ـلـه۲ رحم کرنیوالوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے (اے لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو آسمانکا مالک تم پر رحم کریگا ۱۲ عبد الهادی

ولم ينفرد به عن مولاه بل تابعه على بعض المتن حيان بن زيد الشرعبي انتهى مختصرا وفيه ايضا قال ابن عبد البر وذكره بعضهم في الصحابة ولا تصح له صحبة كما قاله العراقي انتهى وقال المشائخ رحمهم الله تعالى في اثباتهم والمشهور ان التسلسل في هذا الحديث الى ابن عيينة ومن سلسله الى منتهاه فهو مخطئ او كاذب اه وجزم الحافظ العراقي والسخاوي ايضا بعدم صحة تسلسله الى منتهاه وقد احسن الخطيب النويري حيث قال

سمعنا حديثا مسندا ومسلسلا	باول مسموع لنا قد تسلسلا
وصح من سفيان ومن تسلسل	الى آخر مبعوث الى الناس مرسلا
يقول ارحموا خلق الاله لترحموا	ومن يرحم اهل الارض يرحمه العلا

ح وانا اروي المسلسل بالاولية بروايتي الجن عن العلامة عمر شطا وهو اول
اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ کے درمیان ۲۶ واسطے ہیں ۱۲
حديث سمعته منه تجاه بيت الله الحرام يوم الجمعة سيد الايام تاسع رجب عام الف وثلثمائة واربعة وعشرين من هجرة سيد المرسلين وعن العلامة سعيد بن محمد اليماني امام المقام بالمسجد الحرام في يوم الفطر من العام المذكور وعن العلامة ابي الخير احمد جمال المكي ثلاثتهم عن ابي خضير مفتي الدمياطي قالوا وهو اول حديث سمعناه منه زاد الاول عند باب الوفود بالمسجد النبوي بالمدينة المنورة عن عبد الفتاح الكفراوي الشافعي قال وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله الشرقاوي

قال وهو اول عن محمد الحنفی قال وهو اول عن شمہورش القاضی الجنی الصحابی رضی اللہ عنہ وهو اول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء حدیث حسن صحیح اخرجہ الامام احمد فی مسندہ وابوداؤد وعن مسدد و الترمذی فی جامعہ والحمیدی وابن ابی شیبۃ والبخاری فی الادب المفرد عن عبدالرحمن ابن بشر لکنہم لم یسلسلوہ وقولہ یرحمکم رویناہ بکلا الوجہین بالجزم علی انہ جواب الامر وبالرفع علی الدعاء وجملۃ التنزیہ رواھا جماعۃ من رواۃ ھذا الحدیث واسقطہا اخرون لانہا لیست من الحدیث وروایۃ شمہورش المذکور ایضا مثلہ کما ذکرہ ابوخضیر فی اجازتہ قلت قال شیخنا الفیض ابو عبدالستار المکی توفی شمہورش الجنی فی سنۃ ۱۲۹ واخبر بوفاتہ الاستاذ الشیخ عبدالغنی النابلسی[۵] ووافق تاریخ وفاتہ فقد الجنی شمہورش ذکرہ المرادی فی ترجمۃ الشیخ احمد المنینی انتہی قال محدث الشام العلامۃ العجلونی فی ثبتہ و یقال اسمہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اھ واللہ تعالی اعلم فائدۃ مہمۃ فی الروایۃ عن الجن قال ابن حجر فی ثبتہ فی القاعدۃ الرابعۃ من خاتمتہ فی الباس الخرقۃ السہروردیۃ ما نصہ سبق لنا عن

الرحمن

وفات شمہورش الجنی

مایتعلق بالروایۃ عن الجن

---

[۵] توفی رحمہ اللہ تعالی فی اواخر شعبان سنۃ ۱۱۴۳ھ وقد بلغ من العمر ۹۳ سنۃ ۱۲ ثبت العجلونی

شيخنا الامام العامل المسلك الصوفي الجامع بين العلوم الظاهرة
والمعارف الباطنة وبين الشريعة والحقيقة ذي الكرامات الظاهرة
والاحوال الباهرة طريقة اقرب من طريقة الخوافي[1] المذكورة
ولا يلزم عليها مخالفة القواعد الشرعية بوجه اصلا وهي ما كان
يذكره رضي الله عنه لاخصاء اصحابه ويتحفهم بها من ان الجن
كانت تجتمع به تاخذ عنه ويأخذ عن بعضهم وانه كان من جملة
هؤلاء شخص يذكر له انه تابعي لانه من اصحاب بعض الجن الذين
اجتمعوا بالنبي صلى الله عليه وسلم وامنوا به واقرأهم القران وامرهم
ان يبلغوه عنه لمن وراءهم وانه اخذ عن التابعي وانه اجازه بما
اجازه به شيخه الجني الصحابي وان شيخنا اجاز لنا ولبقية اخصاء
اصحابه ما اجازه به ذلك الجني وهذا كله وان لم يفد شيئا على
طريقة المحدثين وعلماء الظاهر لكنه يفيد عند ارباب الباطن الذين
الهموا صدق ذلك الجني فيما اخبر به ويفيد اتباع هؤلاء الملهمين
التبرك والانتظام في سلك هذا السند الذي بفرض صحته فيه

[1] وهو الزين ابوبكر محمد الخوافي شيخ شيخ الاسلام زكريا الانصاري ١٢ احمد عبد الهادي عفي له

من الفوائد والمراتب العلية والامدادات العرفانية انتهى وقال ايضا فى الفتاوى الحديثية بعد ذكر رواية الحديثين عن الجن واعلم ان الاستدلال بهذين الحديثين مبنى على جواز الرواية عن الجن وقد روى عنهم الطبرانى وابن عدى وغيرهما لكن توقف فى ذلك بعض الحفاظ بان شرط الراوى العدالة والضبط وكذا مدعى الصحبة شرطه العدالة والجن لا تعلم عدالتهم مع انه ورد الانذار بخروج شياطين يحدثون الناس والتوقف متجه انتهى قلت وممن روى عنهم العلامة نجم الدين الغيطى فهو قرأ الفاتحة على شمهورش المتقدم ذكره كما ذكره العجلونى رحمه الله تعالى وقد وقع تضمين هذا الحديث فى النظم ايضا لبعض الائمة فمنها ما رويناه من طرق عديدة للحافظ ابى القاسم على بن الحسن بن هبة ابن عساكر الدمشقى رحمه الله تعالى لنفسه حيث قال ؎

بادر الى الخير يا ذا اللب مغتنما	ولا تكن عن قليل الخير محتشما
واشكر لمولاك ما اولاك من نعم	فالشكر يستوجب الافضال والكرما

؎ ای حدیث الرحمة ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

فى تضمين حديث الرحمة لبعض الائمة ابى الحسن ۱۲

وارحم بقلبك خلق الله وارعهم ... فانما يرحم الرحمن من رحما

وللحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى

ان من يرحم من فى الارض قد ... آن ان يرحمه من فى السما
فارحم الخلق جميعا انما ... يرحم الرحمن منا الرحما

وللقاضى زكريا رحمه الله تعالى

من يرحم اهل السفل يرحمه العلى ... فارحم جميع الخلق يرحمك الولى

ولابن حجر المكى رحمه الله تعالى

ارحم هديت جميع الخلق انك ما ... رحمت يرحمك الرحمن فاغتنما

وله ايضا

ارحم عباد الله يرحمك الذى ... عم الخلائق جوده ونواله
فالراحمون لهم نصيب وافر ... من رحمه الرحمن جل جلاله

ولابن فهد رحمه الله تعالى

الراحمون لمن فى الارض يرحمهم ... من فى السماء كذا عن سيد الرسل
فارحم بقلبك خلق الله وارعهم ... به تنال الرضى والعفو عن زلل

وللشيخ زين الدين رضوان العقبى رح

الحب منك مسلسل في الاول	فاحنن ولا تسمع كلام العذل
وارحم عباد الله يا من قد علا	من يرحم السفلي يرحمه العلي

بالاول العذل
فارحم

ولزين الدين العراقي رحمه الله تعالى

ان كنت لا ترحم المسكين ان عدما	ولا العديم اذا اشكى لك العدما
فكيف ترجو من الرحمن رحمته	وانما يرحم الرحمن من رحما

يشكو

وله ايضا

ان ترد رحمة واسعة	في الدني ثم في القارعة
فارحم الخلق طرا تجد	راحما رحمة واسعة

وللقيراطي رحمه الله تعالى

لي فيك حب اول ارويه من طرق عليه وحديث شوقي في هواك مسلسل بالاولية - قال ابن الطيب رحمه الله تعالى وقد كنت ضمنته مرات واقتبسته في مقطعات جمة علق بالبال منها قولي

يا عباد الله بلوا الرحما	وبخلق الله كونوا رحما
ارحموا من في الثرى يرحمكم	من سما سلطانه فوق السما

وللشيخ اسماعيل العجلوني رحمه الله تعالى

كن يا اخي رحيم القلب طاهره | يرحمك مولاك بل يونسك ايناسا
ففي الصحيحين ما معناه متصلا | لا يرحم الله من لا يرحم الناسا
والراحمون روى الاشياخ مرتفعا | بالاولية في التحديث نبراسا

وللشيخ طه بن يحيى الكردي رحمه الله تعالى

طوبى لراحم اهل الارض قاطبة | قولا وفعلا وقلبا صادق العمل
الراحمون ورد يرحمهم ابدا | رب السماء هو الرحمن انعم لي
قال ارحموا من في الارض المصطفى خبرا | يرحمكم مسرعا من في السماء على

وللعارف الاستاذ النابلسي قدس سره

لقد اتانا حديث عن مشائخنا | مسلسلا اوليا قد رويناه
قال النبي صلى الله دائمة | مع السلام عليه عند ذكراه
الراحمون هم الرحمن يرحمهم | برحمة منا نرويه بمعناه
من كان يرحم من في الارض يرحمه | من في السماء وان الراحم الله

وللشيخ احمد بن عثمان الجزائري لطف الله به

تخلق باخلاق الرسول فانها | سبيل رضى الرحمن في كل مورد
وراقب لطيف انس من نفحات الرضى | تعرض لها ان كنت ذا لب مشهد

وارو صافة جلت عن الحصر غرة ولكن ببعضها فكن خير معتد
رؤفا بخلق الله وارحم ضعيفهم بنص رحيم للعوالم منجد
فاولى عباد الله رحم منعم لفردى بها شكرا اروح واغتدى
فقد جاء عن خير الانام مسلسلا عظيم بشارة بفضل ممجد
برحمة اهل الارض ترحم من السما ويرحمك الرحمن في كل مقصد

ولشهاب المصرى رحمه الله تعالى

ارحم الخلق بمن يظلم ان يظلما وبالذى يرحم ان يرحما
من لم يكن يرحم بالقلب من في الارض لم يرحمه من في السما

وللامام محمد بن محمد الجزرى رحمه الله تعالى

تجنب الظلم عن كل الخلائق في كل الامور فيا ويل الذى ظلما
وارحم بقلبك خلق الله كلهم فانما يرحم الرحمن من رحما

اس حدیث میں حضور علیہ وسلم کے درمیان ۔ **الحديث الثاني المسلسل بالمصافحة** اور نبی کریم صلی اللہ (۲۲) واسطے ہیں

۲۷

صافحت السيد حسين الحبشى المعروف بالحبيب قال صافحت السيد عيدروس بن عمر قال صافحت السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله الفقيه قال صافحت والدى البلد الحسين بن عبد الله قال صافحت خالى

السید عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی
السید عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی السید عبد اللہ
بلفقیہ قال صافحت الشیخ احمد القشاشی قال صافحت[9] احمد بن
حجر المکی قال صافحت[10] شیخ الاسلام زکریا ق صافحت[11] القرطبی ق صافحت[12]
ابا المجد القزوینی ق صافحت[13] ابا بکر المقری ق صافحت[14] ابا الحسن بن
ابی زرعۃ ق صافحت[15] ابا منصور البزازی ق صافحت[16] عبد الملک
ابن بحیید ق صافحت[17] ابا القاسم عبدان بن حمید المنبجی ق صافحت[18]
عمر بن سعید ق صافحت[19] احمد بن دھقان قال صافحت[20] خلف
ابن تمیم ق صافحت[21] ابا ھرمز[1] حین دخلت علیہ اعودہ[22] قال دخلنا
علی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعودہ فقال صافحت
بکفی ھذہ کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مسست خزا ولا
حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ھرمز

[1] ابو ہرمز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے میرے اسی ہاتھ کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کیا۔ پس میں نے کسی ریشم کو آپکے دست مبارک سے بڑھکر نرم نہ پایا (یہ سنکر) ابو ہرمز نے عرض کیا کہ جس ہاتھ سے آپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کیساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیجئے پس ابو ہرمز فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے مصافحہ فرمایا۔ یہ سلسلہ آخر تک اسیطرح پہنچا ہے حتی کہ میں نے میرے شیخ حبیب حسین حبشی سے کہا کہ آپنے جس ہاتھ سے اپنے مشائخ کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجئے تو انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

فقلنا لانس بن مالك رضي الله عنه صافحنا بالكف التي صافحت بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فصافحنا قال خلف بن تميم فقلت لابي
هرمز صافحني بالكف التي صافحت بها انسا فصافحني قال احمد بن
دهقان قلت لخلف صافحني بالكف التي صافحت بها اباهرمز فصافحني
قال عمرو بن سعيد قلت لاحمد بن دهقان صافحني بالكف التي صافحت
بها خلف بن تميم فصافحني قال عبدان قلنا لعمرو بن سعيد صافحني
بالكف التي صافحت بها احمد بن دهقان فصافحني قال عبد الملك قلت
لعبدان صافحني بالكف التي صافحت بها عمرو بن سعيد فصافحني
قال منصور قلت لعبد الملك صافحني بالكف التي صافحت بها عبدان
فصافحني ثم ابو الحسن بن زرعة قلت لابي منصور صافحني بالكف
التي صافحت بها عبد الملك فصافحني ثم ابو بكر المقري قلت لابي
الحسن بن ابي زرعة صافحني بالكف التي صافحت بها ابا منصور
فصافحني ثم ابو المجد القزويني قلت لابي بكر المقري صافحني بالكف
التي صافحت بها ابا الحسن بن ابي زرعة فصافحني ثم القرطبي قلت
لابي المجد القزويني صافحني بالكف التي صافحت بها ابا بكر

المقري فصافحني قال ثنا زكريا قلت للقرطبي صافحني بالكف التي صافحت
بها ابا المجد القزويني فصافحني قال ثنا احمد بن حجر المكي قلت لزكريا صافحني
بالكف التي صافحت بها القرطبي فصافحني قال ثنا احمد القشاشي
قلت لاحمد بن حجر صافحني بالكف التي صافحت بها زكريا فصافحني
قال ثنا السيد عبد الله بلفقيه قلت لاحمد القشاشي صافحني بالكف
التي صافحت بها ابن حجر فصافحني قال ثنا السيد عبد الرحمن بلفقيه
قلت لوالدي السيد عبد الله بلفقيه صافحني بالكف التي
صافحت بها احمد القشاشي فصافحني قال ثنا السيد عيدروس قلت
لوالدي السيد عبد الرحمن صافحني بالكف التي صافحت بها
والدك فصافحني قال ثنا السيد حسين بن عبد الله قلت لخالي
السيد عيدروس صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني
قال ثنا السيد عبد الله بن حسين قلت لوالدي صافحني بالكف التي
صافحت بها السيد عيدروس فصافحني قال ثنا السيد عيدروس
ابن عمر الحبشي قلت للسيد عبد الله بن حسين صافحني بالكف
التي صافحت بها والدك فصافحني قال ثنا شيخنا السيد حسين

الحبشي قلت للسيد عيدروس بن عمر صافحني بالكف التي صافحت بها شيخك فصافحني يقول المفتقر الى كرم ربه المتمادي - ابو سعيد محمد عبد الهادي - ابن الحاج محمد عبد الكريم - تغمدهما الله بفضله الجسيم - قلت للشيخ الحبيب حسين بن الحبشي صافحني بالكف التي صافحت بها شيخك فصافحني - قال[له] العلامة العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته ما نصه وقد اخرجه (اي حديث المصافحة) ابن عساكر في تاريخه من طريق ابي منصور عبد الرحمن ابن عبد الله الطبري مسلسلاً بها وقال ايضا فيه قال شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته واخرج هذا الحديث الديباجي في مسلسلاته وابن المفضل والتميمي في مسلسلاته والحديث متكلم فيه بالتضعيف والوضع

[له] قال شيخنا ابو الفيض دام مجده قال الاستاذ العلامة السيد على ظاهر الذي تلقيناه عن المشائخ ان للمصافحة ثلث كيفيات - الاولى ان تكون بيد واحدة من كل من المتصافحين مع التصاق باطن ابهاميهما مع القيام - الثانية ان تكون باليد الواحدة ايضا مع اشتمال اليدين معا - الثالثة تكون باليدين من الطرفين - واصح الثلاثة الاول انتهى والله تعالى اعلم قلت وهذا كله عند رواية هذا المسلسل واما المصافحة العمومية فالسنة فيها ان تكون باليدين كما في مجالس الابرار ما نصه والسنة فيها ان تكون بكلتا اليدين انتهى ومن فوائد المصافحة زيادة في حصول البركة ويروى بسنده الى النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صافحني او صافح من صافحني الى يوم القيمة دخل الجنة اهـ كذا في ظفر الاماني ١٢
عبد الهادي غفر له

وان كان المتن صحيحا لما اخرجه البخاری واحمد عن انس رضی الله عنه

ما مسست خزا ولاحريرا الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم
اه ولهذا المقام بحث طويل ذكرها العجلونی رحمه الله تعالى فی ثبته
لمن يريد الاطلاع عليه فليراجع اليه ولى فيه طرق اخر فاقول صافحت
الشيخ محمد بن سليمان حسب الله والشيخ عبد الجليل براده قالا صافحنا
الشيخ عبد الغنی صافحت الشيخ عابد صافحت السيد عبد الرحمن الاهدل
صافحت الشيخ امر الله صافحت الشيخ محمد المعروف والدا بعقيلة صافحت
الشيخ احمد النخلی والشيخ عبد الله البصری صافحنا الشيخ محمد البابلی
صافحت ابا بكر الشنوانی صافحت الشيخ ابراهيم العلقمی صافحت الجلال
السيوطی صافحت تقی الدين احمد الشمنی صافحت ابا الطاهر بن الكويك
صافحت ابا اسحق ابراهيم صافحت ابا عبد الله الخويبی (بضم الخاء مصغرا
بثلاث يا آت نسبة الی خوی بلدة باذربيجان) صافحت ابا المجد
القزوينی صافحت ابا بكر السجاذی صافحت ابا الحسن بن ابی ذرعه

الى اخر السند المتقدم - واما المصافحة الانسية من

طريق محمد ابن كامل نار ديها عن مولانا المحدث عبد الباری

وقد صافحته وقرأتها عن شيخي الوتري وقد صافحته عن عبد الغني المجددي وهو صافح الشيخ محمد عابد الانصاري وهو صافح الشيخ صالح بن محمد الفلاني العمري وهو صافح الشيخ محمد بن سنة الفلاني وهو صافح مولاي الشريف محمد بن عبد الله الوزلاتي وهو صافح اباسالم العياشي وهو صافح الشهاب الخفاجي وهو ابراهيم العلقمي وهو اخاه الشمس والسيد يوسف الارموي وهما الجلال السيوطي وهو كمال الدين وهو ابن الجوزي وهو ابا المحاسن يوسف بن محمد ابن علي السترمري وهو ابا الثناء محمود بن علي البغدادي وهو ابا محمد يوسف بن عبد الرحمن البغدادي وهو اباه ابا الفرج عبد الرحمن الجوزي وهو الحافظ محمد بن ناصر الخزاعي وهو ابا الغنائم الهراسي وهو الشيخ محمد بن علي العلوي وهو ابا الفضل محمد بن جعفر الخزاعي وهو ابا العباس احمد بن سعيد المطوعي وهو ابا غانم محمد بن محمد بن زكريا وهو محمد بن كامل وهو ابان العطار وهو ثابت البناني وهو قد صافح انس بن مالك رضي الله تعالى عنه

اس طریقہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۸) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ له

وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ار خزا ولا قزا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

المصافحة الحبشية المعمرية صافحت الحبيب الحبشي المذكور قال صافحت والدي السيد محمد صافحت الشيخ عمر بن عبد الكريم صافحت الشيخ صالح الفلاني ح ارويها عن الشيخ عبد الجليل برادة وقد صافحني قال صافحت الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحني الشيخ صالح الفلاني صافحت الشيخ محمد بن سنة صافحت مولاي الشريف محمد صافحت الشيخ المعمر احمد بن محمد العجل اليمني صافحت الشيخ تاج الدين الهندي صافحت الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجي رمزي صافحت الشيخ حافظ علي الاوبهي صافحت الشيخين محمود الاسفرائني والسيد امير علي الهمداني صافحنا ابا سعيد الحبشي الصحابي المعمر صافحت النبي صلى الله عليه وسلم فائدة وقد روى شيخ مشائخنا العلامة ابن عقيلة رحمه الله تعالى في مسلسلاته عن احمد بن محمد الدمياطي عن الشيخ احمد بن محمد العجل بهذا السند ايضا وقال هذا السند

ف۱ اس طریقہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۱۲) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

کلہ مشتمل علی الثقات الاجلاء العلماء العرفاء وابو سعید الحبشی[۵۱] الصحابی هذا لا یعرف فی الصحابة ولعله ممن لم یشتهر وعلی هذا السند رونق القبول والله اعلم انتهی۔

المصافحة الجنیة۔ صافحت الشیخ[۱] محمد محی الدین حسین الویلوری قد صافحت[۲] مولانا محمد لطف[۵] الله صافحت[۳] الشیخ عبد المحسن بن محمد طاهر سنبل المکی ثم المدنی حین نزوله ببلدة بنارس، شعبان ۱۲۵۷ھ صافحت[۴] الشیخ صالح البخاری صافحت[۵] السید عبد الوهاب البابلی صافحت[۶] الشیخ اسماعیل صافحت[۷] الشیخ محمد المنینی صافحت[۸] الشیخ عبد الغنی المقدسی صافحت[۹] ابا محمد القاضی شمهورش الجنی الصحابی رضی الله عنه قال صافحت رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ فبینی وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذا السند[۵۲] تسعة وأما الطریقة العالیة فیها فأرویها عن مولانا مخدومنا السید حیدر[۵۳] الحسینی وقد صافحته[۱] وهو صافح[۲] مولانا السید عبد الحق

---

[۵۱] الحبشی بفتحتین نسبة الی الحبشه وحبش بطن من حمیر ایضا وبالضم والسکون لغة فیهما ایضا انتهی لب اللباب فی تحریر الانساب ۱۲ محمد عبد الهادی غفرله [۵۲] اس سند میں میرے اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کے درمیان نو واسطے ہیں ۱۲ [۵۳] وهذا الشیخ لیس له ذکر فی ذکر اشیاخی لانی ما اخذت عنه الا المصافحة الجنیة ۱۲ [۵۴] وقد صافحته بغیر واسطة فی سنة ۱۳۱۹ھ فبینی وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم ثمانیة وسائط ۱۲ عبد الهادی غفر الله له۔

المحدث الكانفوري وهو الحافظ نظام الدين وهو شاه ابا سعيد
وهو مولانا خالد الرومي وهو مولانا عبد الرحمن الجنى الصحابي رضي الله
تعالى عنه وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم فبيني[1] وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند ستة وهذا عال
جدا فلله الحمد على هذه النعمة العظيمة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحديث الثالث المسلسل بالمشابكة[2]	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔

شبك بيدي العلامة الشيخ صالح كمال ثم شبك بيدي السيد علي
ظاهر الوتري ثم شبك بيدي الشيخ عبد الغني ح وشبك بيدي
العلامة الشيخ محمد حسب الله واستاذنا الفاضل عبد الجليل
برادة المدني قالا شابكنا العلامة عبد الغني شبك بيدي الشيخ
عابد المدني شبك بيدي عمي محمد حسين شبك بيدي محمد هاشم
السندي شبك بيدي عبد القادر مفتي الحنفية بمكة شبك بيدي
احمد بن محمد النخلي شبك بيدي الشيخ عيسى الثعالبي شبك بيدي
نور الدين علي بن محمد الاجهوري المالكي شبك بيدي نور الدين علي بن

---

[1] اس سند میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں یہ بڑی عالی سند ہے ۱۲ عبد الهادی غفر اللہ لہ

[2] دو آدمی اپنے اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے کو مشابکہ کہتے ہیں ۱۲ عبد الهادی

ابی بکر القرافی الشافعی شبک بیدی الحافظ[١١] السیوطی شبک بیدی
کمال[١٢] الدین امام المالکیة شبک بیدی الشمس[١٣] محمد الجزری
شبک بیدی ابوحفص[١٤] عمر بن حسن المزی شبک بیدی ابوالحسن[١٥] المقدسی
شبک بیدی عمر[١٦] بن سعید الحلبی ابوالفرج[١٧] یحیی بن محمود الثقفی
شبک بیدی اسماعیل[١٨] بن ابی الصیف الیمنی شبک بیدی
ابومحمد[١٩] الحسن بن احمد السمرقندی شبک بیدی ابوالعباس[٢٠]
جعفر بن محمد المستغفری شبک بیدی ابوبکر[٢١] احمد بن عبدالعزیز
ابن الحسن بن بکر بن عبدالله بن الشرود الصنعانی شبک بیدی
ابی[٢٢] شبک بیدی ابراهیم[٢٣] بن[له] ابی یحیی شبک بیدی صفوان[٢٤] بن سلیم
شبک بیدی ایوب[٢٥] بن خالد الانصاری شبک بیدی عبدالله[٢٦]
ابن رافع شبک بیدی ابوهریرة[٢٧] رضی الله تعالی عنہ شبک بیدی
ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم وقال "خلق الله الارض

التیمی

له هو ابن محمد بن ابی یحیی الفقیر المحدث ابواسحاق المدنی احد الاعلام - روی عن الزهری
وابن المنکدر وصفوان بن سلیم وصالح مولی التوأمة وخلق کثیر - حدث عنہ الشافعی
وابن جریج وهو من شیوخه وابراهیم بن موسی السدی وغیرهم وکان الشافعی یدلسه
وهو ضعیف عند الجماعة ترکه ابن المبارک والناس کذا فی تذکرة الامام الذهبی
رحمہ اللہ تعالی - عبدالهادی غفرالله لہ -

يوم السبت والجبال يوم الاحد والشجر يوم الاثنين والمكروه
يوم الثلاثاء والنور يوم الاربعاء والدواب يوم الخميس وآدم
يوم الجمعة" قال الشيخ عابد في حصر الشارد وقد جمع السخاوي
غالب طرق هذا المسلسل ثم قال ـ ومدار تسلسله على ابراهيم بن
ابي يحيى وهو ضعيف واما المتن[52] بلا تسلسل فصحيح اخرجه مسلم
عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال اخذ رسول الله صلى
الله عليه وسلم بيدي فقال[53] خلق الله التربة يوم السبت وخلق
ما فيها من الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه
يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس

[51] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے زمین کو شنبہ اور پہاڑوں کو یکشنبہ اور درختوں کو دوشنبہ اور ناپسند چیزوں کو سہ شنبہ اور نور کو چہارشنبہ اور چوپایوں کو پنجشنبہ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز پیدا کیا ۱۲ [52] قوله واما المتن بلا تسلسل فصحيح يخالف ما ذكره المصنف في شرحه لتفسير البيضاوي الذي وقفت عليه بخطه بالمدرسة المحمودية بالمدينة المنورة حيث قال عند قوله تعالى ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض في ستة ايام الى آخره من سورة الاعراف بعد ذكره هذا الحديث ما لفظه وهذا الحديث وان كان في صحيح مسلم ففيه مقال وقد انكره بعض العلماء لما فيه من المخالفة للآية الكريمة لان الله تعالى يقول خلق السموات والارض في ستة ايام والذي في الحديث ان بعض الخلق وقع في سبعة ايام فلهذا السبب انكره كثير من العلماء لكن قد ذكر الازهري في كتابه تهذيب اللغة ما يقوي الحديث الى آخر ما قال انتهى ما قاله شيخنا الشيخ ابو الفيض عبد الستار المكي دام فيضه ۱۲ [53] اس حدیث کا ترجمہ آگے گزرا ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

وخلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة فى آخر الخلق وآخر ساعة من النهار

فيما بين العصر الى الليل- وقال العجلونى بعد ذكر تسلسله وهذا الحديث كما قال السيوطى اخرجه مسلم لكن من غير تسلسل وكذا النسائى من طريق ايوب بن خالد عن عبد الله بن رافع به انتهى وقال العلامة ابن عقيلة فى مسلسلاته اخرج هذا الحديث الديباجى فى مسلسلاته وغيره والمتن بغير تسلسل صحيح واخرجه احمد فى مسنده ومسلم فى صحيحه وفيه بعض زيادة فى اللفظ وذكره- وقال السخاوى وحديث من شابك من شابكنى الى يوم القيمة دخل الجنة ونحوه قال فى المنح انه رؤيا ولا بأس به للتبرك اه كذا فى ظفر الامانى-

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحديث الرابع المسلسل باعوذ بالله من الشيطان الرجيم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں

قرأت على شيخى الشيخ عبد الباری فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لى قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على شيخنا الشيخ محمد على الوترى فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لى قل اعوذ بالله من

الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ عبد الغنى فقلت اعوذ بالسميع
العليم فقال لى قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ
محمد عابد فقلت كذلك فروى لى عن عمه محمد حسين عن ابيه محمد
مراد عن شيخه محمد هاشم عن الشيخ عبد القادر عن حسن العجيمى
عن الشهاب الخفاجى عن البرهان العلقمى عن الحافظ السيوطى
عن الحافظ ابن حجر عن الكمال احمد ابن على بن عبد الحق عن
ابى الحجاج المزى عن الفخر البخارى عن الحافظ منصور بن عبد المنعم
عن ابى محمد العباس بن محمد بن ابى منصور عن محمد بن جعفر
الخزاعى عن ابى الحسين عبد الرحمن بن محمد عن ابى محمد عبد الله
ابن عجلان عن ابى عثمان اسماعيل بن ابراهيم الاهوازى

ف الزنجانى

عن محمد بن عبد الله بن بسطام عن روح بن عبد المؤمن عن
يعقوب الحضرمى عن سلام ابى المنذر عن عاصم بن ابى النجود
عن زر بن حبيش قال كل واحد من الرواة اعوذ بالسميع العليم
فيقول الشيخ قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قال زر ولقد
قرأت على عبد الله بن مسعود رضى الله عنهما فقلت اعوذ

بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فلقد
قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اعوذ بالسمیع
العلیم فقال لی یا ابن ام عبد قل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
ھکذا اقرأنیہ جبرئیل علیہ السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ قال
المسکین والذی یقتضی القیاس تقدیم ذکر اللوح علی القلم ولکن الروایۃ
ھکذا بالعکس واللہ تعالی اعلم۔

اس حدیث کی دو طریقہ ہیں پہلے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الخامس المسلسل بقرأۃ سورۃ الفاتحۃ [۵۲]	علیہ وسلم تک ۱۳ اور دوسرے میں دس واسطے ہیں

۵۷

قرأت علی الشیخ عبد الجلیل برادہ سورۃ الفاتحۃ واجازنی قرأتھا
قال قرأتھا علی الشیخ عبد الغنی قرأتھا علی الشیخ عابد السندی
قرأتھا علی السید ابی القاسم بن سلیمان قرأتھا علی ولی اللہ السید
احمد بن محمد الشریف مقبول الاھدل قرأتھا علی الشیخ احمد النخلی

۵۱ اسکے ہر راوی نے اپنے شیخ کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا اور شیخ نے کہا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ اسکی سند پڑھتے وقت میرے دل میں آیا کہ محض بقائے سلسلہ کیلئے خواہ مخواہ عمداً اسطرح پڑھنا تکلف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بر موقع بے ساختہ میری زبان سے اعوذ بالسمیع العلیم ہی نکلا تو فوراً شیخ نے کہا قل اعوذ باللہ الخ اس سند کے راوی اول حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو ایسا ہی پڑھایا ہے وہ قلم سے وہ لوح محفوظ سے ایسا ہی لائے ہیں ۱۲ عبد الہادی
۵۲ اس سلسلہ کے ہر راوی نے اپنے شیخ کو سورۃ فاتحہ سنا کر اسکے پڑھنے کی اجازت حاصل کی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

قرأتها على الشيخ عيسى الثعالبي قرأتها على الشيخ على الاجهوري قرأتها
على نور الدين القرافي قرأتها على القاضي شمس الدين محمد بن
ابراهيم قرأتها على برهان الدين ابراهيم بن محمد اللقاني قرأتها
على علم الدين سليمان موذب الجن قرأتها على شمهورش قرأتها على من
أنزلت عليه سيد الوجود ومنبع الكرم والجود ابي القاسم محمد
صلى الله عليه وسلم - قلت ذكره ابن عقيلة في مسلسلاته من
هذا الطريق وقال ولما كان هذا الحديث ليس فيه شيئ من الاحكام
بل هو امر يتبرك به قبلته الائمة الاعلام بهذا السند اھ
وارويه عاليا منه بالسند المذكور الى الشيخ الاجهوري فانه
قال قرأتها على الشيخ نجم الدين الغيطي وهو قرأها على القاضي شمهورش
الجني الصحابي وهو قرأها على النبي صلى الله عليه وسلم فبيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند عشرة والحمد لله على ذلك
فائدة في قراءة سورة الفاتحة في خاتمة المجالس ينبغي المواظبة
عليها لكل راغب في الخير - اخبرني شيخي عبد الباري اخبرني الشيخ
الوتري اخبرني الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن السيد عبد الرحمن

عن ابيه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر البطاح الاهدل عن السيد طاهر بن
الحسين الاهدل قال اخبرني القاضي العدل جمال الدين محمد بن
عبد السلام الناشري قال اخبرني الفقيه محمد بن عبد الله بعيش
وهو رجل ثقة قال اخبرني الفقيه احمد بن عبعب وهو ثقة صالح قال
تزوجت امرأة شابة وانا كبير السن وكان اهلها يحبوني و
يعتقدوني وهي كارهة بباطنها بصحبتي من حيث كبري ومظهرة
الود لاجل اهلها فاتفق ان امرأة دخلت عليها فشكت اليها و
انا اسمعها وهي لا تشعر فكانت كلما تكلمت كتبتها في ورقة عندي
ثم ان المرأة ارادت ان تخرج فقالت لها زوجتي اصبري حتى
نقرأ الفاتحة كما يفعل الفقيه واصحابه فقرأت هي والمرأة الفاتحة
فكتبت ايضا قراءتهما ثم اني ذكرت لاخوتها وقلت لهم لا تكرهوها
واردت ان اذارقها فكرهوا ذلك وغضبوا عليها فانكرتهم جميع
ما صدر منها فقلت لهم قد كتبت كلامهما في ورقة ثم جئت

بالورقة لا رحيم كلامها فلم اجد فى الورقة سوى الفاتحة اه كذا فى
الباقيات الصالحات لشيخنا عبد البارى اللكنوى رحمه الله تعالى

الحديث السادس المسلسل بقرأة اول سورة النمل

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

اروية بالسند السابق الى الشيخ احمد النخلى عن محمد بن علاء الدين
البابلى عن سالم السنهورى عن محمد الغيطى عن محمد بن احمد
الدلجى العثمانى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى المنام بمكة المشرفة
فقرأ عليه اول السورة المذكورة ـ قال العلامة ابن حجر فى الفتاوى
الحديثية ناقلا عن الواحدى انه قال فلما نزلت هذه الآية قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين واشار
بأصبعيه ان كادت لتسبقنى انتهى وروى انه لما نزلت اقتربت

ؐ؎ علامہ ابن حجر نے فتاوی حدیثیہ میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ نمل کی ابتدائی آیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان ہر دو انگلیوں کیطرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنی ہر دو انگلیوں سے اشارہ کرکے بتایا۔ اور تفسیر شربینی و غرائب البیان میں ہے کہ جب آیت اقتربت الساعۃ نازل ہوئی تو کفار نے آپس میں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زعم ہے کہ قیامت قریب ہے لہذا تم اپنی گفتگو کو بند رکھو کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر جب ظہور قیامت میں تاخیر ہوئی تو پھر وہی انکاری گفتگو کرنے لگے تو نازل ہوئی اقترب للناس حسابہم یعنے لوگوں کے حساب کا دن قریب آگیا تو کفار گھبرائے اور قیامت کے منتظر رہے لیکن جب اسکا ظہور نہ ہوا تو کہنے لگے کہ ای محمد ہم تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہیں دیکھتے ہیں پس نازل ہوئی اتی امر اللہ یعنے آگئی قیامت پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کھڑے ہوگئے اور لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور سمجھے کہ درحقیقت قیامت آہی گئی تو نازل ہوا فلا تستعجلوہ الخ یعنے قیامت کے بارے میں جلدی مت کرو وہ ضرور آنیوالی ہے۔ پس لوگ مطمئن ہوگئے

عبد الہادی غفر اللہ لہ

الساعة قال الكفار بعضهم لبعض ان هذا اى محمدا صلى الله عليه وسلم يزعم ان القيمة قد اقتربت فامسكوا عن بعض ما تقولون حتى ننظر ما هو كائن فلما تأخرت قالوا ما نرى شيئا فنزل- اقترب للناس حسابهم فاشفقوا وانتظروا فلما امتدت الايام قالوا يا محمد ما نرى شيئا مما تخوفنا به فنزل اتى امر الله فوثب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورفع الناس رؤسهم وظنوا انها قد اتت حقيقة فنزل فلا تستعجلوه فاطمأنوا فكان الكفار قالوا اسلمنا لك يا محمد الا انا نعبد هذه الاصنام لتشفع لنا عند الله تعالى فتخلصنا من هذا العذاب المحكوم به فاجابهم الله سبحانه وتعالى بقوله سبحانه وتعالى عما يشركون انتهى كذا فى السراج المنير للشربينى وغرائب البيان للنيسابورى

اس حدیث کے سلسلہ میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک طریقہ	الحديث السابع المسلسل لقرأة سورة الصف	اول میں (٣٦) اور طریقہ دوم میں (٣٣) واسطے ہیں۔

ارویه عن الشيخ عبد الجليل عن الشيخ عبد الغنى عن الشيخ عابد عن عمه محمد حسين الانصارى عن ابيه محمد مراد عن محمد هاشم عن عبد القادر مفتى الحنفيه بمكه عن احمد النخلى عن محمد البابلى عن احمد بن محمد الشلبى الحنفى عن محمد الغيطى عن زكريا الانصارى

ح وارويه عن[١] السيد حسين الحبشي عن[٢] السيد عيدروس بن عمر

عن[٣] السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن[٤] والده السيد

الحسين عن[٥] خاله عيدروس بن عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه

عن[٦] والده عبد الرحمن وهو عن[٧] والده عبد الله بلفقيه عن[٨] احمد القشاشي

عن[٩] احمد بن عجل المكي عن[١٠] زكريا الانصاري عن[١١] الحافظ ابي نعيم

رضوان العقبي عن[١٢] ابي اسحاق التنوخي عن[١٣] ابي العباس احمد

الحجار عن[١٤] ابي المنجا عبد الله بن عمر البغدادي عن[١٥] ابي الوقت

عبد الاول بن عيسى الهروي عن[١٦] ابي الحسن عبد الرحمن الداودي

ابن شعيب السنجري ١٢ — ابن محمد ١٢

عن[١٧] ابي محمد عبد الله بن احمد بن عيسى بن عمر السرخسي انا[١٨] ابو عمران

هو احمد بن حمويه الحموي ١٢

عيسى بن عمر بن العباس السمرقندي انا[١٩] ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن

الدارمي[٢٠] نا محمد بن كثير عن[٢١] الاوزاعي عن[٢٢] يحيى بن ابي كثير عن ابي

سلمة ابن عبد الرحمن بن عوف عن[٢٣] عبد الله بن سلام رضي الله عنه[١]

---

[١] حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ہم اصحاب رسول اللہ کی ایک جماعت بیٹھکر آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم اسپر عمل کرتے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا سبح للہ آخر سورۃ تک حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مذکورہ پورا ہمکو پڑھکر سنایا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے چنانچہ میرے شیخ عبد الجلیل اور شیخ حبیب حسین نے مجھے پورا سورہ پڑھکر سنایا ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

قال قعدنا نفرا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا لو نعلم اى الاعمال اقرب الى الله تعالى لعملناه فانزل الله عز وجل

"سبح لله ما فى السموات وما فى الارض وهو العزيز الحكيم

يا ايها الذين امنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله

ان تقولوا ما لا تفعلون" حتى ختمها قال عبد الله بن سلام رضى الله عنه فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ختمها هكذا قال ابو سلمة قرأها علينا عبد الله بن سلام قال يحيى قرأها علينا ابو سلمة قال الاوزاعى قرأها علينا يحيى ثم محمد بن كثير قرأها علينا الاوزاعى ثم الدارمى قرأها علينا محمد بن كثير ثم ابو عمران السمرقندى فقرأها علينا الدارمى ثم السرخسى فقرأها علينا ابو عمران ثم الداودى قرأها علينا السرخسى ثم ابو الوقت قرأها علينا الداودى ثم ابو المنجا قرأها علينا ابو الوقت ثم الحجار قرأها علينا ابو المنجا ثم ابو اسحاق قرأها علينا الحجار ثم ابو نعيم قرأها علينا ابو اسحق ثم القاضى زكريا قرأها علينا ابو نعيم قال النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قرأها علينا القاضى زكريا ثم احمد القشاشى قرأها علينا النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى ثم ابو طاهر

قرأها علينا الشهاب ح النخلي قرأها علينا البابلي ح الشيخ عبد القادر
قرأها علينا النخلي ح الشيخ محمد هاشم قرأها علينا الشيخ عبد القادر ح
جد الشيخ عابد قرأها علينا الشيخ محمد هاشم ح عم الشيخ عابد قرأها على ابي ح الشيخ محمد عابد قرأها
على عمي الشيخ محمد حسين ح الشيخ عبد الغني قرأها علينا الشيخ عابد ح
شيخنا الشيخ عبد الجليل قرأها علينا الشيخ عبد الغني ح العبد المسكين
محمد عبد الهادي قرأها علينا الشيخ عبد الجليل ح وقال احمد القشاشي
قرأها علينا الشيخ احمد بن حجر المكي ح العفيف عبد الله بلفقيه قرأها
علينا الشهاب احمد القشاشي ح عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
قرأها علينا والدي عبد الله بلفقيه ح السيد عيدروس قرأها علينا
والدي عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه ح البدر الحسين بن عبد الله
قرأها علينا خالي عيدروس بن عبد الرحمن قال السيد عبد الله بن الحسين قرأها
علينا ابي البدر الحسين ح السيد عيدروس بن عمر قرأها علينا السيد عبد الله بن
الحسين ح شيخنا الحبيب حسين الحبشي العلوي قرأها علينا السيد عيدروس بن عمر قال العبد المسكين

ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم
تغمدهما الله بفضله الجسيم قرأها علينا الحبيب حسين الحبشي العلوي

رحمہ اللہ تعالیٰ

قال شیخ مشائخنا مولانا عابد فی حصر الشارد ما نصہ قال جار اللہ ابن فہد ہذا حدیث صحیح متصل الاسناد والتسلسل ورجال الاسناد ثقات بل قال بعض الحفاظ ہو اصح حدیث وقع لنا مسلسلا بل واصح مسلسل یروی فی الدنیا ورواہ الترمذی فی جامعہ والدارمی والحاکم فی مستدرکہ مسلسلا وصححہ علی شرط الشیخین ورواہ احمد وابو یعلی والطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرہم من عدۃ طرق انتہی وذکر الشیخ زکریا فی شرحہ علی الالفیۃ عن شیخہ الحافظ انہ المسلسل بسورۃ الصف من اصح مسلسل یروی فی الدنیا اھ وقال العجلونی فی ثبتہ ورواہ البیہقی ایضا فی شعب الایمان من طریق محمد ابن کثیر مسلسلا ۱ھ

الحدیث الثامن المسلسل بالضیافۃ علی الاسودین

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۲۳ واسطے ہیں۔ یہ کھجور اور پانی سے ضیافت کرنے کی حدیث ہے۔

اخبرني العلامة الشيخ محمد حسب الله المكي والعلامة النبيل الشيخ عبد الجليل
المدني واضافني كل واحد منهما بمكة المكرمة على الاسودين التمر والماء
قالا اضافنا الشيخ عبد الغني ثم اضافني العلامتان المسندان الشيخ
عابد والشيخ اسماعيل بن ادريس قال الاول اضافني السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل ثم اضافني الشيخ امر الله المزجاجي وقال الثاني
اضافني محمد بن عبد الرحمن الكزبري ثم اضافني والدي قالا اي المزجاجي
والكزبري اضافنا الشيخ محمد بن عقيلة ثم اضافني حسين بن عبد الرحيم
ثم اضافني الشيخ احمد بن محمد بن ناصر ثم اضافني العلامة عبد الله العياشي
ثم اضافني ابو مهدي عيسى الثعالبي الجعفري ثم اضافني ابو عثمان
سعيد ابن ابراهيم الجزائري عرف بقدوره على الاسودين ثم اضافني
الشيخ سعيد بن احمد المقري القرشي على الاسودين التمر والماء قال اضافني
الشيخ الصدر الاوحد احمد حجي الوهراني على الاسودين التمر والماء ثم اضافني شيخ
الانام موضح طريقة الاسلام ابو سالم ابراهيم التازي البلنسي على الاسودين التمر والماء قال اضافنا
ابو الفتح محمد بن ابي بكر بن الحسين المراغي المدني في منزله بالمدينة تمراً وماء في يوم الخميس شهر الله
المحرم سنة احدى وثلاثين وثمانمائة وقرأ علينا اخبرنا الحافظ نفيس الدين

سلیمان بن ابراهیم العلوی الیمانی بقرأتی علیه بتعز قم ۱۸ انی والدی اجازة قم
انی الفقیه تقی الدین عمر بن علی الشعبی قم ۱۹ اضافنا القاضی فخر الدین
الطبری فی منزله بزبید علی الاسودین التمر والماء قم ۲۰ اضافنا الامام
فخر الدین محمد بن ابراهیم الجیری الفارسی علی الاسودین التمر والماء قم
۲۱ اضافنا شیخنا الحافظ ابو العلاء الهمدانی بها علی الاسودین التمر
والماء قم ۲۲ اضافنا ابو بکر هبة الله بن الفرج الکاتب الهمدانی علی الاسودین
التمر والماء قم ۲۳ اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسین بن محمد الصوفی علی الاسودین
التمر والماء قم ۲۴ اضافنی ابو الحسن علی بن الحسن الواعظ علی الاسودین التمر والماء قم
۲۵ اضافنا ابو شیبة احمد بن ابراهیم العطار المخزومی بالوردان علی الاسودین
التمر والماء قم ۲۶ اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقی علی الاسودین
التمر والماء قم ۲۷ اضافنا نوفل بن الهادی علی الاسودین التمر والماء قم
۲۸ اضافنا عبد الله بن میمون القداح علی الاسودین الخ قم ۲۹ اضافنا
جعفر بن محمد الصادق علی الاسودین الخ قم ۳۰ اضافنا ابی محمد بن علی الباقر
علی الاسودین الخ قم ۳۱ اضافنا ابی علی بن الحسین بن علی علی الاسودین الخ قم
۳۲ اضافنی ابی علی الاسودین الخ قم ۳۳ اضافنی علی کرم الله وجهه علی الاسودین الخ

قال اضافنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسودین التمر والماء ثم قال
من[۵] اضاف مؤمنا فکانما اضاف آدم صلی اللہ علیہ وسلم ومن اضاف
مؤمنین فکانما اضاف آدم وحواء علیہما السلام ومن اضاف
ثلاثۃ فکانما اضاف جبریل واسرافیل ومیکائیل ومن اضاف اربعۃ
فکانما قرأ التورٰیۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ
فکانما صلی الصلوات الخمس فی الجماعۃ من یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیامۃ
ومن اضاف ستۃ فکانما اعتق ستین رقبۃ من ولد اسماعیل ومن
اضاف سبعۃ غلقت عنہ سبعۃ ابواب جہنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت
لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃ کتب اللہ لہ حسنات بعدد
من عصاہ من اول یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیامۃ ومن اضاف
عشرۃ کتب اللہ لہ اجر من صلی وصام وحج واعتمر الی یوم القیامۃ۔
قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالیٰ فی ثبتہ وھذا مما تفرد بہ القلاح وقح

---

[۵] اس حدیث کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو کھجور اور پانی سے ضیافت کی ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور پانی سے ضیافت کرنیکے بعد فرمایا کہ جسنے ایک مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے آدم وحوا علیہما السلام کی ضیافت کی اور جس نے تین مومن کی ضیافت کی اُسنے گویا جبریل و اسرافیل و میکائیل علیہم السلام کی ضیافت کی۔ اور جس نے چار کی ضیافت کی گویا اس نے تورات وانجیل وزبور وفرقان
(بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

(بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

غير واحد بانه متهم بالكذب والوضع - قال السخاوي ولوائح الكذب
عليه ظاهرة ولا استبيح ذكره الا مع بيانه - لكن المحدثين مع كثرة
كلامهم فيه ومبالغتهم في تضعيفه ورميه بالوضع لا يزالون يذكرونه
ويسلسلونه بالتبرك وحسن النية والله ولي التوفيق انتهى وفي
ثبت الامير الكبير رحمه الله تعالى ما نصه قال شيخ مشائخنا احمد الصباغ
السكندري بعد ان ذكر ذلك عن شيخه سيدي عبد الله البصري
ما نصه انظر مرتبة هذا الحديث ومن خرجه من اهل الكتب المعتبرة
فاني ذهبت ان اسأل استاذي عنه في وقت اخذه ونسيت لعله
مع حرصي على السؤال عنه منذ اخذته اه اقول ذكروا ان هذه المبالغات

پڑھا - اور جس نے پانچ کی ضیافت کی اس نے گویا جس دن سے اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا اسدن سے قیامت تک نماز پنجگانہ باجماعت ادا کی - اور جس نے چھ مسلمان کی ضیافت کی گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ساٹھ غلام آزاد کئے - اور جس نے سات کی ضیافت کی اسپر جہنم کے سات دروازے بند ہو گئے - اور جس نے آٹھ کی ضیافت کی اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے - اور جس نے نو کی ضیافت کی اس کے لئے اللہ تعالی - روز اول خلقت سے روز قیامت تک گناہگاروں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھوا تا ہے - اور جس نے دس کی ضیافت کی اسکے لئے اللہ تعالی قیامت تک نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں اور حج اور عمرہ بجالانے والون کا اجر لکھا تا ہے - ۱۲

اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور باوجود اسکے محدثین اسکو ذکر کرتے آئے ہیں - میرے شیخ ابو الفیض کی سنجر پایا کہ امام سیوطی نے جمع الجوامع میں ابن جزری سے تین مراتب تک نقل کیا ہے - میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ کتاب ابن جزری اسنی المطالب میں جسوقت میرے شیخ احمد مکی اسکو مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۲ھ آخر طبع کرا رہے تھے اور میں اسکی تصحیح کر رہا تھا. حدیث مذکور کو شیخ ابو الفیض کے قول کے مطابق پایا کہ تین مراتب پر اقتصار کیا ہے - واللہ تعالی اعلم
محمد عبد الہادی غفر اللہ

من موجبات الطعن خصوصا مع ذكر الملائكة في الضيافة وهم لا يأكلون
ولا يشربون فان صح فهو خارج مخرج الفرض والتقدير اھ وقال شيخنا
ابو الفيض اقتصر على المراتب الثلاث في جمع الجوامع للسيوطي عن ابن الجزري
فانظر في مسند سيدنا على رضي الله عنه اھ قلت وقد ظفرت بحمد الله
تعالى على مطالعة كتاب ابن الجزري المسمى باسنى المطالب في مناقب
على بن ابي طالب بمكة المكرمة حين كنت مصححا لمطبعة مع شيخي العلامة
احمد جمال المكي رحمه الله تعالى فوجدت فيه الحديث المسلسل بالضيافة
كما قال شيخنا ابو الفيض انه اقتصر على المراتب الثلاث الاول -

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع المسلسل بالتلقيم	تک اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں -

۹

الاصل في التلقيم الذي يستعمله كثير من اهل الله ما اخرج الطبراني

ــہ نویں حدیث مسلسل بالتلقیم ہے یعنے مہمان کو لقمہ کھلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مجھ مسکین تک مسلسل چلا آیا ہے چنانچہ مجھکو میرے شیخ حبیب حسین حبشی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے شیرینی کا لقمہ کھلایا اور یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۴ھ میں ہوا تھا انکو انکے شیخ سید عیدروس نے لقمہ کھلایا اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ کھلایا - فائدہ تلقیم کی فضیلت میں دو حدیثیں وارد ہیں (۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کو ایک شیرین لقمہ کھلایا اللہ پاک اسکو موقف قیامت کی تلخیوں سے بچائیگا اخراج کیا اسکو طبرانی نے (۲) جب تم سے کوئی شخص مہمان کیساتھ کھانا کھائے تو اسکو چاہئیے کہ مہمان کو لقمہ کھلائے جس نے ایسا کیا اسکو ایکسال کے روزوں اور قیام لیل کا اجر ملیگا انتہی ملخصاً عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

عن يزيد الرقاشي عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارات الموقف
يوم القيمة افاد ذلك القرطبي في تذكرته وافاد المناوي في شرح الجامع
الصغير في شرح حديث ،،من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه،،
حديثا مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي الدرداء رضي الله عنه
من مسند الفردوس بلفظ اذا اكل احدكم مع الضيف فليلقمه فان
فعل ذلك كتب له عمل سنة صيام نهارها وقيام ليلها اه كذا في عقد
اليواقيت الجوهرية للشيخ شيخنا السيد عيدروس عن السيد عبد الرحمن الاهدل رحمهما الله
فاقول لقمني شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي بيده المباركة لقمة حلوة
وذلك في داره بمكة المكرمة في سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين قال
لقمني السيد عيدروس بن عمر قال لقمني عمي السيد محمد بن عيدروس
قال لقمني الشيخ عبد الرحمن بن سليمان الاهدل قال لقمني ابي قال لقمني
السيد احمد محمد بن شريف قال لقمني الشيخ احمد النخلي قال لقمني الشيخ
عيسى الثعالبي الجعفري المالكي قال لقمني ابو الصلاح علي بن عبد الواحد
الانصاري قال لقمني ابو العباس احمد المقري المالكي قال لقمني عبد الله محمد

ابن احمد المقری قال لقمنی ابو عبد اللہ المسعر قال لقمنی ابو زکریا المعیاوی قال لقمنی ابو محمد صالح قال لقمنی ابو مدین قال لقمنی ابو الحسن بن حرزهم قال لقمنی ابن العربی[1] قال لقمنی الامام الغزالی قال لقمنی ابو المعالی قال لقمنی ابو طالب المکی قال لقمنی ابو محمد الجریری قال لقمنی الجنید قال لقمنی السری السقطی قال لقمنی المعروف الکرخی قال لقمنی داؤد الطائی قال لقمنی الحبیب العجمی قال لقمنی الحسن البصری قال لقمنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال لقمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث العاشر المسلسل بوضع الید علی الرأس[2]	تک ستائیس واسطے ہیں۔

۱۰

اخبرنا مولانا الشیخ عبد الجلیل انا الشیخ عبد الغنی انا الشیخ عابد السندی انا الشیخ صالح الفلانی قال انا الشیخ محمد سعید سفر قال انا الشیخ تاج الدین القلعی قال انا الشیخ حسن العجیمی انا الشیخ احمد القشاشی انا العارف

---

[1] ابن العربی۔ هذا غیر ابن عربی صاحب الفتوحات فانہ بدون الف ولام حیثما اصطلح علیہ اهل المشرق فرقا بینهما ۱۲ منہ غفر اللہ لہ [2] یہ حدیث ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر اپنا دست مبارک رکھکر بیان فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر راوی نے اسکو اسی طرح سر پر ہاتھ رکھکر بیان کیا اور اسی طرح یہ سلسلہ مجھ تک پہنچا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

باللہ الشیخ احمد الشناوی عن[10] عبد الرحمن بن فہد اجازۃ عن[11] عمہ

جار اللہ عن[12] والدہ عبد العزیز ثنا[13] انا المشائخ الاربعۃ سیدی و

والدی نجم الدین عمر و والدہ جدی تقی الدین محمد بن فہد بقراءتی

علیہما والعلامۃ ابو الفتح المراغی والشیخۃ ام ہانی بنت ابی الحسن

سماعا علیہما مفترقین قال[14] الاولان انا الامام زین الدین عبد الرحمن

ابن علی بن یوسف الزرندی وقال الثالث انا الشیخ جلال الدین

ابو طاہر احمد بن محمد بن محمد الخجندی وقاضی الاقضیۃ مجد الدین

الفیروزآبادی وقالت الرابعۃ انا القاضی شہاب الدین ابن

ظہیرۃ بن احمد القرشی سماعا قالوا[15] انا بہ الحافظ العلائی قال الزرندی

اجازۃ ثنا[16] انا ابو اسحاق ابراہیم بن محمد الطبری ثنا[17] انا ابو الحسن علی

ابن ہبۃ اللہ الحمیری ثنا[18] انا السلفی ثنا[19] انا ابو الحسین بن عبد الجبار

الصیرفی[20] انا ابو الفتح عبد الکریم بن محمد الخاملی انا[21] ابو بکر بن احمد بن

ابراہیم بن شاذان البزاز ثنا[22] محمد بن عیسی الزہری ثنا[23] مالک بن

یحیی ثنا[24] علی بن عاصم عن[25] سہیل بن ابی صالح عن[26] ابیہ عن[27] ابی ہریرۃ

رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"ما منكم من احد ينجيه عمله من النار و يدخله الجنة الا

الرحمة من الله عز وجل قالوا ولا انت يا رسول الله قال

ولا انا الا ان يتغمدني الله تعالىٰ برحمته و فضله" ووضع

رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على رأسه و وضع ابو هريرة رضي

الله عنه يده على رأسه و وضع ابو صالح يده على رأسه و وضع سهيل

يده على رأسه و وضع علي بن عاصم يده على رأسه و وضع ابو غسان

مالك بن يحيى يده على رأسه و وضع محمد بن عيسى يده على رأسه

ووضع ابن شاذان يده على رأسه و وضع عبد الكريم يده على راسه ووضع

---

۵۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے عذاب جہنم سے نجات پاکر داخل جنت نہ ہوگا۔ جب تک کہ خدائے عزوجل کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں نہ جاؤ گے۔ فرمایا۔ میں بھی نہ جاؤنگا۔ مگر جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں مجھے ڈھانپ لیگا (تو میں جنت میں جاؤنگا) اس حدیث سے اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ کرنے کی سخت ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے فضل و رحمت پر بھروسہ کرکے عمل کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نیک عمل ضرور کریں لیکن اپنے اعمال کیسے ہی زبردست ہوں ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدائے عزوجل کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھیں کہ بغیر اسکے بیڑا پار ہونا ممکن نہیں۔ اور ہمارے اعمال کا قبول ہونا بھی اسکے فضل و کرم پر منحصر ہے۔ اے ہمارے مالک تو اپنے فضل و رحمت میں ہم کو ڈھانپ لے اور داخل جنت فرما آمین اس حدیث کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک کو اپنے سر مبارک پر رکھا۔ اور اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکی روایت کے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اسی طرح یہ سلسلہ میرے شیخ تک پہنچا اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی روایت کرتے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

الصيرفي يده على رأسه ووضع السلفي[له] يده على رأسه ووضع الحميري يده على رأسه ووضع الطبري يده على رأسه ووضع العلائي يده على رأسه ووضع كل من ابن ظهيرة ومن الجخندي والفيروزآبادي يده على رأسه ووضع كل من شيوخ عبد العزيز بن فهد يده على رأسه ووضع عبد العزيز يده على رأسه ووضع ولده جار الله بن فهد يده على رأسه ووضع ولد اخيه عبد الرحمن يده على رأسه ووضع الشناوي يده على رأسه ووضع القشاشي يده على رأسه ووضع العجيمي يده على رأسه ووضع القلعي يده على رأسه ووضع محمد سعيد سفر يده على رأسه ووضع الشيخ صالح يده على رأسه ووضع الشيخ عابد يده على رأسه ووضع الشيخ عبد الغني يده على رأسه ووضع شيخ الشيخ عبد الجليل يده على رأسه۔ وهذا الحديث صحيح اخرجه البخاري في صحيحه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه۔

[له] ابو طاهر احمد بن محمد السلفي ١٢

الحديث الحادي عشر[له] المسلسل بوضع اليد على الرأس عند ختم سورة الحشر

[له] یہ گیارہویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھتے وقت کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ۔ یہ سلسلہ اسیطرح مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ آیات مذکورہ کا اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر پڑھا کرنا ہر مرض کیلئے شفا کا موجب ہے۔ اور دیلمی کی روایت میں یوں وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تجھے درد سر آئے تو اپنا ہاتھ سر پر رکھکر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھ اھ۔ اس حدیث کے راوی ثقہ ومعتبر ہونیکے باوجود محدثین کو اسکی صحت میں کلام ہے واللہ تعالی اعلم ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

١١

اخبرنی[1] به مولانا الشیخ[2] عبد الباری اللکنوی دام فیضه قال اخبرنی به
الشیخ محمد علی ظاهر الوتری قال اخبرنی[3] به العلامة الشیخ عبد الغنی[4] عن
محمد عابد عن[5] عمه الشیخ محمد حسین عن[6] الشیخ محمد بن محمد بن عبد الله
الحضرمی عن[7] عبد الله بن سالم البصری عن[8] محمد البابلی عن[9] نور الدین علی
الاجهوری عن[10] عمر بن الجائی عن[11] الجلال السیوطی عن[12] الحافظ
العسقلانی عن[13] عمر بن محمد بن احمد بن سلیمان انا[14] العز محمد بن ابراهیم
ابن ابی عمر انا[15] الفخر علی بن البخاری انا[16] ابن طبرزد ابو منصور عبد الرحمن
ابن محمد القزاز انا[17] ابو بکر الخطیب البغدادی قال ثنا[18] ابو نعیم احمد بن عبد الله
الانصاری الحافظ انا[19] ابو الطیب محمد بن احمد بن یوسف بن جعفر
المقری البغدادی ثنا[20] ادریس ابن عبد الکریم الحداد قال[21] قرأت علی
خلف فلما بلغت هذه الآیة "لو انزلنا هذا القرآن علی جبل" قال
ضع یدک علی رأسک فانی[22] قرأت علی سلیم فلما بلغت هذه الآیة قال
ضع یدک علی رأسک فانی[23] قرأت علی حمزة فلما بلغت هذه الآیة قال

---

[1] اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس[27] واسطے ہیں ۱۲ احمد عبد الہادی غفرلہ

ضع يدك على رأسك فاني[24] قرأت على الاعمش فلما بلغت هذه الاية
قال ضع يدك على رأسك فاني[25] قرأت على يحيى بن ذباب فلما بلغت
هذه الاية قال ضع يدك على رأسك فاني[26] قرأت على علقمة والاسود
فلما بلغت هذه الاية قالا ضع يدك على رأسك فانا[27] قرأنا على عبد الله
ابن مسعود فلما بلغنا هذه الاية قال ضعا ايديكما على رؤسكما
فاني[1] قرأت على النبي صلى الله عليه وسلم فلما بلغت هذه الاية قال
ضع يدك على رأسك فان جبرئيل عليه السلام لما نزل بها علي قال لي
ضع يدك على رأسك فانها شفاء من كل داء الا السام والسام
الموت ؛ قال شيخي الشيخ عبد البارى قال الشيخ الوترى ولما حدثني
شيخي الشيخ عبد الغني قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضا
حتى ختمنا الايات من قوله تعالى " لو انزلنا الى تمام سورة الحشر "
وهكذا امر كل واحد من الاشياخ لمن حدثه له حتى وصل الينا اھ

---

[1] یعنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سورہ حشر) نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے روبرو پڑھا پس جب آیت مذکورہ (لو انزلنا) پر پہنچا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام ان آیتوں کو لیکر نازل ہوئے تو مجھے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھنے کو کہا اور کہا کہ یہ آیتیں ہر بیماری کیلئے شفا ہیں۔ سوا موت کے اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

وقال لما حدثني به الشيخ الوتري قال لنا ضعوا ايديكم على رؤسكم ووضع يده على رأسه ايضًا انتهى۔ واقول[1] ولما حدثني به شيخي عبد الباري قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضًا، فهذا الحديث مع روايته عن الائمة الثقات قد تكلم فيه المحدثون۔ قال الشوكاني في الفوائد المجموعة قال الذهبي باطل ورواه الديلمي باسنادين بلفظ يا علي اذا صدع رأسك فضع يدك عليه واقرأ آخر سورة الحشر ولم اعرف كيف حال رجالهما اھ والله تعالى اعلم

۱۲

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحديث الثاني عشر[2] المسلسل بالقبض على اللحية	ستائیس[27] واسطے ہیں۔

اخبرنا[1] الشيخ عبد الجليل المدني ثم اخبرني[2] الشيخ عبد الغني ثم انا[3] الشيخ عابد انا[4] السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل عن[5] ابيه سليمان بن يحيى عن[6] الشيخ عبد الخالق بن ابي بكر المزجاجي عن[7] محمد بن احمد عقيلة عن[8] حسن العجيمي انا[9] عيسى بن محمد الجعفري عن[10] الاحجوري عن[11] محمد بن

[1] القائل جامع هذه الاوراق المسكين محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي ۱۲

[2] اس حدیث کا ہر راوی میرے شیخ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت حدیث کے وقت اپنی ریش پر قبضہ کیا تھا ۱۲ عبد الباری

ن المدنی الکمال

الرضی الغزی ثنا [۱۲] ابو الفتح محمد بن محمد المزی ثنا [۱۳] ابن الجزری ثنا الجمال

محمد بن محمد بن النحاس وابو هریرة عبد الرحمٰن بن الذهبی انا [۱۵]

ابو العباس احمد بن عبد الرحمٰن البعلی انا [۱۶] محمد بن عبد اللہ بن

اسماعیل بن احمد المرداوی نا [۱۷] ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی انا [۱۸]

ن التیمی

جدی لامی الحافظ اسماعیل التیمی انا [۱۹] ابوبکر احمد بن علی الشیرازی

عن [۲۰] الامام ابی عبد اللہ محمد النیسابوری نا [۲۱] الزبیر بن عبد الواحد

الاسد آبادی[۱] انا [۲۲] ابو الحسن یوسف بن عبد الاحد القمّی الشافعی

ن سعید الادم

نا [۲۳] سلیمان بن شعیب الکیسانی[۲] انا [۲۴] سعید بن آدم انا [۲۵] شہاب بن خراش

قال [۲۶] سمعت یزید الرقاشی عن [۲۷] انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”لا یجد العبد حلاوة الایمان حتی

یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ[۳]“ قال وقبض رسول اللہ تعالیٰ

[۱] نسبة الی اسد آباد بلدة قرب ھمدان ۱۲ [۲] نسبة الی جدہ کیسان ۱۲ عبد الھادی عفر اللہ لہٗ

[۳] یعنے بندہ مومن جب تک تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان نہ لائے تب تک ایمان کی حلاوت نہ پائیگا یعنے دنیا کی خوشی غمی نفع ونقصان صحت بیماری ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہے بندہ کو چاہیئے کہ ہر حال میں راضی رہے جبتک ایسا نہ ہو ایمان کا ذائقہ حاصل نہ ہوگا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریش مبارک کو تھامکر فرمایا کہ میں تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان لایا۔ حق تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو تقدیر پر ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

کاتب الحروف محمد نیاز خان غفر اللہ ذنوبہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی لحیتہ فقال آمنت بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ
ومرہ وقبض انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی لحیتہ فقال آمنت بالقدر
خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ وقبض یزید علی لحیتہ فقال آمنت بالقدر خیرہ
وشرہ وحلوہ ومرہ قال وقبض شہاب علی لحیتہ فقال آمنت الخ قال
وقبض سعید علی لحیتہ فقال آمنت الخ وقبض سلیمان علی لحیتہ فقال آمنت الخ
وقبض یوسف علی لحیتہ فقال آمنت الخ واخذ الزبیر علی لحیتہ فقال
آمنت الخ وقال الحاکم بعدھا قبض علی لحیتہ وانا اقول عن نیۃ صادقۃ
وعقیدۃ صحیحۃ آمنت الخ وقبض ابوبکر علی لحیتہ وقال آمنت الخ
وقبض التمیمی علی لحیتہ وقال آمنت الخ وقبض الثقفی علی لحیتہ وقال
آمنت الخ وقبض المرادی علی لحیتہ وقال آمنت الخ وقبض البعلی
علی لحیتہ وقال آمنت الخ وقبض کل من ابی ھریرۃ وابن النحاس
علی لحیتہ وقال کل واحد منھما آمنت الخ وقبض ابن الجزری
علی لحیتہ وقال آمنت الخ وقبض ابو الفتح علی لحیتہ وقال آمنت الخ
وقبض الغزی علی لحیتہ وقال آمنت الخ وقبض الاجھوری علی لحیتہ
وقال آمنت الخ واخذ الشیخ عیسٰی علی لحیتہ وقال آمنت الخ وقبض العجیمی علی لحیتہ وقال

آمنت الخ وقبض ابن عقيلة على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ عبد الخالق على لحيته وقال آمنت الخ وقبض السيد سليمان على لحيته وقال آمنت الخ وقبض ابنه السيد عبد الرحمن على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ عابد على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ عبد الغني على لحيته وقال آمنت الخ وقبض شيخنا العلامة عبد الجليل على لحيته وقال آمنت بالقدر خيره وشره وحلوه ومره۔ نسأل الله تعالى ان يثبتنا على ذلك ويجعلنا مؤمنين به آمين بجاه السيد الامين۔ اخرجه ابن عساكر في تاريخه مسلسلاً وهكذا اخرجه النجم الغيطي في مسلسلاته وقال عقبه حديث عظيم مسلسل بقبض اللحية و بالايمان بالقدر انتهى مختصراً عجلوني

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث الثالث عشر المسلسل[۵] بقول كل راو كتبته وها هو في جيبي	وسلم کے درمیان (۳۳) واسطے ہیں۔

۱۳

[۵] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسکو لکھا اور وہ میرے جیب میں ہے۔ یہ دراصل ایک مستند و معتبر دعا کا سلسلہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچا ہے۔ جب آپکو کسی طرح کا غم وارد ہوتا تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دعاء الفرج یعنی خوشی کی دعا ہے۔ اور اس دعا کا ایک عجیب قصہ ہے جو متن کتاب ہذا میں مذکور ہے۔ یہاں بغرض رفاہ عام اسکا اردو خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے راوی اعلیٰ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو جعفر منصور

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ ۱۲۵

اخبرنی العلامة عبد الباری قال انا محمد طاهر الوتری انا عبد الغنی
المجددی المدنی عن محمد عابد الانصاری عن السید عبد الرحمن
الاهدل عن ابیه السید سلیمان بن یحیی الاهدل عن السید
احمد بن محمد شریف المقبول الاهدل عن السید یحیی بن عمر مقبول
الاهدل عن السید ابی بکر بن علی البطاح الاهدل عن السید
یوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السید الطاهر الحسین الاهدل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۱) مسند خلافت پر متمکن ہوا تو مجھ سے کہا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلالاؤ۔ جب انکے بلانے میں کچھ تاخیر ہوئی تو کہا کہ میں نے جعفر کو بلانیکا حکم نہ کیا تھا۔ تجھکو خدا کی قسم ہے کہ بلا لا انکو ورنہ بہت بری طرح سے تجھکو قتل کرونگا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلالایا پس جب ہم ہر دو خلیفہ کے دروازے پہنچے تو حضرت جعفر کھڑے ہو گئے اور انکے لب کچھ حرکت کرنے لگے پھر اندر داخل ہو کر خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب ندیا۔ اور نہ انہیں بیٹھنے کو کہا پھر سر اٹھا کہا کہ اے جعفر تو ایسا ہے اور ویسا ہے (یعنے شکایت کی) اور ایک حدیث آبار و اجداد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس سے وہ تمام لوگوں میں پہچان لیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفر کو غدر کرنے والے بنایا۔ گویا حدیث مذکور کا مصداق ٹھرایا۔ یہ سنکر حضرت جعفر نے بھی اپنے آبار و اجداد سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا کریگا کہ جنکی اجرت اللہ تعالیٰ پر ہے وہ لوگ کھڑے ہوجائیں۔ (یہ ندا سنکر صرف بزرگی والے لوگ کھڑے ہونگے۔ بار بار یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ خلیفہ کا غصہ تھم گیا اور دل نرم ہو گیا پھر آپسے کہا کہ اے ابو عبد اللہ بیٹھو اور اونچی جگہ بیٹھو یعنے اعزاز کیا پھر نہایۃ خوشبو دار تیل جسمیں غالیہ ملا ہوا تھا منگا کر خود اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر کے ہاتھ پر ڈالا پھر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ ابو عبد اللہ (یہ حضرت جعفر کی کنیت ہے) کا جائزہ جاری کردو اور اسکو دوچند کردو جب حضرت جعفر باہر نکلے تو ربیع نے نہایۃ خلوص و ادب سے پوچھا کہ آپ خلیفہ کے روبرو آنیکے آگے کیا پڑھ رہے تھے کہ میں نے آپکے لب کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انکو انکے باپ نے اور انکو انکے دادا نے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تھا تو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ یہ خوشی دلانیوالی دعا ہے۔ یہ دعا متن کتاب میں آتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

عن[۱۲] الحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی عن[۱۳] الشمس محمد عبد الرحمن السخاوی انا[۱۴] ابو اسحاق ابراهیم بن علی انا[۱۵] الامام ابو طاهر المجد الفیروز آبادی انا[۱۶] محمد بن ابی القاسم الفارقی انا[۱۷] علی بن احمد العراقی انا[۱۸] ابو الفضل جعفر بن علی الهمدانی انا[۱۹] الشریف ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن الدیباجی ثنا[۲۰] ابو عبد الله محمد بن الحسین بن صدقة بن سلیمان الاسکندری ثنا[۲۱] ابو الفتح نصر ابن الحسین بن القاسم الشاشی ثنا[۲۲] ابو الحسن علی بن الحسین بن ابراهیم العاقولی الشافعی ثنا[۲۳] القاضی ابو الحسن محمد بن علی بن صخر الازدی ثنا[۲۴] ابو العباس احمد بن محمد بن یعقوب الهروی ثنا[۲۵] احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن ثنا[۲۶] ابو الحسن علی بن الحسن بن احمد البلخی القطان ثنا[۲۷] ابو الحسن علی بن احمد بن محمد البلخی المحتسب ثنا[۲۸] محمد بن هارون الهاشمی ثنا[۲۹] محمد بن یحیی المازنی ثنا[۳۰] موسی بن سهل عن[۳۱] الربیع[۱] قال لما استقلت ای الخلافة او البیعة لابی جعفر المنصور قال یا ربیع ابعث الی جعفر ای الصادق ابن محمد فقمت بین یدیه وقلت ای بلیة یرید ان یفعل وا وهمته انی

البیضاوی

الحسن

محمد

[۱] هو حاجب المنصور ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له

افعل ثم اتيته بعد ساعة فقال المراقل لك ابعث الى جعفر بن محمد
فوالله لنا تینیه او لا قتلناك شر قتلة فذهبت اليه فقلت يا ابا
عبد الله اجب امیر المؤمنين فقام معی فلما دنونا من الباب قام
فحرك شفتيه ثم دخل فسلم فلم يرد عليه ووقف فلم يجلسه ثم رفع رأسه
وقال يا جعفر انت الذی کیت وکیت وحدثنی ابی ربیعة عن
ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال "یبعث للغادر
یوم القیمة لواء یعرف به" فقال جعفر بن محمد حدثنی ابی عن
ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال "ینادی منادیوم
القیمة من بطنان العرش الا ليقم من کان اجره علی الله تعالی
فلا یقوم من عباده الا المتفضلون" فما زال يقول حتى سكن
ما به ولان له فقال اجلس ابا عبد الله ارتفع ابا عبد الله ثم دعا
بدهن فيه غالية فاراقه عليه بيده والغالية تقطر من بين انامل
امير المؤمنين ثم قال انصرف ابا عبد الله فی حفظ الله تعالی

---

۱ ؎ اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ ۲ ؎ غالیۃ خوشبوئی است معروف مرکب از مشک و عنبر و کافور و دہن البان ام
کذا فی المنتخب وغیرہ ۱۲

ثم قال لی یاربیع اتبع اباعبداللہ جائزتہ واضعفہا فخرجت فقلت یا اباعبداللہ تعرف محبتی لک قال انت مناحدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "مولی القوم منہم فقلت یا اباعبداللہ شہدت مالم تشہد وسمعت مالم تسمع وقد دخلت ورأیتک تحرک شفتیک عند دخولک الیہ قال دعاء کنت ادعو بہ قلت دعاء حفظتہ عند دخولک الیہ ام شیئ تأثرتہ عن آبائک الطاہرین قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا حزنہ امر دعا بہذا الدعاء وکان یقول انہ دعاء الفرج وھو اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِی بِعَیْنِکَ الَّتِی لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنِی بِرُکْنِکَ الَّذِی لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِی بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ اَنْتَ ثِقَتِی وَرَجَائِی فَکَمْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِھَا شُکْرِی وَکَمْ مِنْ بَلِیَّۃٍ اِبْتَلَیْتَنِی بِھَا قَلَّ لَکَ بِھَا صَبْرِی فَیَا مَنْ قَلَّ لَکَ عِنْدَ

بکنفک

لہ ترجمہ۔ اے میرے اللہ میری نگرانی فرما تیری اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (یعنے میرا کوئی دشمن مجھے ایذا نہ دے سکے) اور بچالے مجھکو اپنے اس رکن کے ذریعہ سے جو قصد نہ کیا جائے (یعنے جسپر کسی کا دسترس نہیں ہے) اور مجھ پر اپنا رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو مجھ پر ہے۔ تو ہی میرا بھروسہ اور تو ہی میری امید ہے یعنے میری تمام امیدیں تیری ذات سے وابستہ ہیں تو ہی انکو پورا کرنے والا ہے۔ پس تیری بہت نعمتیں مجھ پر مبذول ہوئی ہیں جنکا شکر میں نے کم کیا اور بہت بلیات سے تو نے میری آزمائش کی جن پر میں نے کم صبر کیا۔ پس اے وہ ذات پاک جسکی نعمت پر میرا

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ

وَيَا مَنْ رَآنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِدُنْيَايَ وَعَلٰى اٰخِرَتِيْ بِالتَّقْوٰى

وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا حَضَرْتُ يَا مَنْ

لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ

وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ اِلٰهِيْ اَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا

وَاَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ

وَاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ قال الربيع فكتبته عن

جعفر بن محمد وها هو فی جیبی وقال موسیٰ فكتبته عن الربيع

وها هو فی جیبی وهكذا على هذا المنوال الى شيخ شيخنا السيد على طاهر

(بقیہ حاشیہ صفحہ (٥٧٥) شکر کم ہوا پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا اور اے وہ ذات مقدس جسکی بلاؤں پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی مجھے رسوا نہ کیا اور اے وہ ذات اقدس کہ جس نے میری خطاؤں کو دیکھکر بھی میری فضیحت نہ کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور انکی آل پر رحمت بھیجے جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السّلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے اللہ میری دنیا سے میرے دین کی اور تقوے سے میری آخرت کی مدد فرما اور میری حفاظت فرما اس میں کہ میں اس سے غائب رہا۔ اور

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

الوتری وکان سماعہ وکتابتہ عن شیخہ عبد الغنی فی سنۃ ۱۲۸۱ الف و مائتین واحد و ثمانین وقد سمع وکتب شیخنا ومولانا عبد الباری عن شیخہ الوتری فی الثانی من صفر یوم الثلثاء بالمدینۃ المنورۃ وقد وقع سماعی وکتابتی عن شیخی وسندی عبد الباری فی الحادی والعشرین من ذی الحجۃ الحرام سنۃ ۱۳۴۰ اربعین وثلثمائۃ والف یوم الاربعاء الذی خلق اللہ فیہ النور۔ زادنا اللہ نورا علی نور۔ وحقق لنا الاجور۔ والحمد للہ علی ذلک فی الاصائل والبکور۔ قال العلامۃ العجلونی فی ثبتہ قال شیخنا محمد الکاملی ودوالا البد

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مجھکو میرے نفس کے سپرد مت کر اسمیں کہ جس میں میں حاضر رہا۔ اے وہ ذات جسکو گناہ کچھ ضرر نہیں دیتے اور جسکو بخشش کچھ گھٹا نہیں سکتی مجھکو عطا فرما کہ وہ تیرا کچھ نہ گھٹا سکیگی اور بخش مجھکو کہ وہ تجھکو ضرر نہ پہنچا سکیگی۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے قریب کی کشادگی اور خوبی والا صبر مانگتا ہوں اور ہر طرح کی بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اور عافیت پر شکر گزاری کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور ہمیشہ کے آرام کا سوال کرتا ہوں۔ اور لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہوں۔ اور نہ زور ہے نہ طاقت کسی طرح کی مگر اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے۔ دعا کا ترجمہ ختم ہوا۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا کو سنکر لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے موسیٰ نے کہا کہ میں نے اس دعا کو ربیع سے لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے اسی طرح میرے شیخ مولانا عبد الباری کے شیخ مولانا سید علی ظاہر وتری تک یہ سلسلہ چلا آیا اور انہوں نے اپنے شیخ عبد الغنی سے ۱۲۸۱ھ میں اس دعا کو لکھ لیا تھا اور مولانا عبد الباری نے مجھکو اسکی روایت کرتے وقت فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ وتری سے اسکو لکھ لیا تھا اور وہ میرے جیب میں ہے پھر جیب سے نکالکر مجھکو دی اور میں نے اس دعا کو ۱۳۴۰ھ میں لکھ لیا و للہ الحمد علی ذلک یہ بڑی عمدہ اور مستند دعا ہے اسکا پڑھنے والا شر اعداء و آفات و بلیات سے مامون و محفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ محمد عبد الہادی کان اللہ لہ الہادی

الغزی عن والدہ الرضی عن العز بن جماعۃ عن والدہ البدر عن زین الدین
ابن قاضی شہبۃ عن والدہ الشمس عن ابن العطار عن الشیخ محی الدین
النووی بسندہ الی الامام جعفر بن محمد بن زین العابدین بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسین عن ابیہ الامام علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل من
رواہ قال وھا ھو فی جیبی وھو حدیث ودعاء وتمیمۃ ای حرز و
اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی بلفظ - یا علی اذا احزنک امر
فقل اللھم احرسنی الحدیث واللہ اعلم انتہی -

صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں -	## الحدیث الرابع عشر المسلسل بمسح الارض بالید	اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ

۱۴

اخبرنی شیخی وسندی مولانا قیام الدین عبد الباری دام فیضہ الجاری
قال اخبرنی شیخی وسندی السید محمد علی بن السید طاہر الوتری
قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی المدنی المجددی عن الشیخ محمد عابد
عن عمہ الشیخ محمد حسین عن ابیہ الشیخ محمد مراد عن شیخہ محمد ھاشم

[1] اس حدیث کے بیان کرنیکے وقت ہر راوی نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا اسکی تشریح آگے آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن[10] الشیخ عبد القادر عن[9] الشیخ حسین العجیمی عن[10] الشیخ احمد القشاشی
عن[11] الشمس محمد بن احمد بن حمزۃ الرملی عن[12] القاضی زکریا عن[13] الحافظ
ابن حجر عن[14] ابی اسحاق التنوخی عن[15] احمد الحجار عن[16] ابی الفضل جعفر
ابن علی الهمدانی عن[17] القاضی الشریف ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن
العثمانی عن[18] ابی الحسن علی بن المشرف المصری عن[19] ابی القاسم عبد العزیز
ابن الحسن بن اسماعیل الضراب عن[20] ابیہ نا[21] ابو جعفر احمد بن اسحاق
ابن البهلول القاضی نا[22] ابی نا[23] ابراهیم بن حمزۃ عن[24] عبد العزیز بن محمد
هو الزراوردی عن[25] اسید بن ابی اسید هو البراء عن[26] ابیہ
قال قلت لابی قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ مالک لا تحدث عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث[27] الناس فقال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول "من[1] کذب علی معتمدا فلیعد لجنبہ مضجعا
من النار" فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک ویمسح
الارض بیدہ۔ ومسح ابو قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ یدہ بالارض کما

---

[1] یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے پہلو کیلئے آتش جہنم سے بچھونا تیار کرلے۔ یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا گویا جھوٹی حدیث کہنے والے کیلئے جہنم کے ٹھکانے کا اشارہ بتلایا اس حدیث شریف سے جھوٹی حدیث کہنے کی سخت وعید ثابت ہوئی اللھم احفظنا ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم - ومسح ابو اسيد كما مسح ابو قتادة وهكذا امسح كل واحد من الرواة يده بالارض لما حدث بهذا الحديث حتى قال شيخنا مسح الشيخ محمد علي بن طاهر الوتري يده بالارض لما حدث به - قلت وهكذا امسح شيخي يده بالارض لما حدث به

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور حضرت	الحديث الخامس عشر المسلسل بوضع اليد على الكتف	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۹) واسطے ہیں۔

۱۵

لكن ذلك من الامام الجزري فارويه بالسند المذكور مرارا الى الامام الجزري قال في اسنى المطالب اخبرنا[13] الشيخ المسند الصالح ابو العباس احمد بن عبد الكريم البعلبكي الصوفي بقراتي عليه بمدرسة الحنابلة من مدينة بعلبك المحروسة في ذي الحجة الحرام سنة اثنتين وسبعين وسبعمائة ويده على كتفي قال اخبرنا القاضي تاج الدين عبد الخالق بن عبد السلام بن سعيد بن علوان سماعا ويده على كتفي قال اخبرنا[15] الامام العلامة ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسي

سلہ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو سناتے وقت میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور حدیث سنائی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا پھیلا آگے آتا ہے۔
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ویدہ علی کتفی اخبرنا[16] ابو الفتح محمد بن عبد الباقی بن سلیمان الحاجب ویدہ علی کتفی اخبرنا[17] ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر الحمیدی ویدہ علی کتفی حدثنا[18] ابو اسحاق ابراہیم بن سعد بن عبد اللہ النعمانی ویدہ علی کتفی حدثنا[19] ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد الحافظ ویدہ علی کتفی اخبرنا[20] ابو الحسن احمد بن عیسی القرضی ویدہ علی کتفی حدثنا[21] ابو الحسن احمد بن محمد بن موسی الوکیل المکی ویدہ علی کتفی حدثنا[22] ابو محمد ہلال ابن العلاء بن عمر بن ہلال بن العلاء الباہلی ویدہ علی کتفی حدثنی[23] ابی ویدہ علی کتفی حدثنا[24] عبد اللہ بن عمرو ویدہ علی کتفی حدثنا[25] زید بن ابی انیسۃ ویدہ علی کتفی حدثنا[26] ابو اسحق السبیعی ویدہ علی کتفی حدثنی[27] عبید اللہ بن الحارث ویدہ علی کتفی حدثنی[28] الحارث الاعور ویدہ علی کتفی حدثنا[29] علی بن ابی طالب ویدہ علی کتفی حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویدہ علی کتفی حدثنی الصادق الناطق رسول رب العلمین و امینہ علی وحیہ جبرئیل علیہ السلام ویدہ علی کتفی قال سمعت اسرافیل یقول سمعت القلم یقول سمعت اللوح یقول سمعت اللہ عزوجل من فوق العرش یقول[1] للشیٔ "کن" فلا تبلغ

[1] یعنے حق تعالی جب کسی چیز کے پیدا کرنیکا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہو "کن" یعنے ہو جا تو کاف نون تک نہیں پہنچنے پاتا کہ وہ چیز ہو جاتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

الکاف النون حتی یکون ما یکون"

۱۶

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انیس واسطے ہیں۔

الحدیث السادس عشر المسلسل بالاخذ بالید

ارویه عن عبد الله المحدث القدومی عن عبد الرحمن الکزبری عن ابیه محمد الکزبری عن احمد العطار عن العلامة العجلونی قال فی ثبته عن شیخه السید کمال الدین بن حمزة انه قال فیه اخبرنا شیخنا ابو العباس الشهاب واخذ بیدی اخبرنا الکمال محمد بن النحاس والحسن بن محمد بن ابی الفتح واخذا بیدی قال الاول انبانا احمد بن عبد الرحمن واخذ بیدی وقال الثانی انبانا ابو العباس الجزری واخذ بیدی ثم اخبرنا ابو عبد الله خطیب مردا قال کل واحد منهما واخذ بیدی قال اخبرنا ابو الفرج الثقفی واخذ بیدی قال انبانا ابو القاسم التیمی واخذ بیدی ثم اخبرنا محمد السمرقندی واخذ بیدی ثم اخبرنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری واخذ بیدی

ف[۱] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ ہر راوی نے اپنے تلمیذ کا ہاتھ تھام کر اسکو سنایا ہے ۱۲

قال حدثني ابو الحسن علي بن محمد السرخسي واخذ بيدي يوم خروجي من سرخس

ثم وهذا اخر حديث سمعته منه ثم حدثني محمد بن احمد ابي داؤد

واخذ بيدي حدثنا عبد الله بن احمد بن سمويه واخذ بيدي ثم حدثنا

ابراهيم بن هدبة واخذ بيدي ثم حدثنا انس بن مالك رضي الله تعالى

عنه واخذ بيدي ثم حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذ بيدي

ثم وجاء رجل من الحرة فقال يا رسول الله متى الساعة قال ماذا اعددت

لها قال لم اعد لها كثير صلوة ولا صيام ولا صدقة الا اني احب الله

ورسوله قال صلى الله عليه وسلم "المرء مع من احب" حديث صحيح

قال ورويناه في مسلسلات التيمي وهو مخرج في الصحيح من غير تسلسل

ف۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص بمقام حرّہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی آپنے فرمایا کہ تو نے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے (جو اسکو پوچھتا ہے) اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کچھ زیادہ (نفل) نماز اور (نفل) روزے اور (نفل) صدقہ سے تیاری نہیں کی ہے مگر البتہ اللہ و رسول کے ساتھ (دلی) محبت رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہر شخص قیامت میں اسی کے ساتھ رہیگا جسکے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا۔ صحابہ کرام کا گمان تھا کہ رسول کے ساتھ آخرت کی معیت باوجود متابعت کے صرف محبت سے نصیب ہوگی جبتک کہ کثرۃ عبادات و زیادۃ ریاضت و مجاہدات حاصل نہ ہو۔ اسی لئے آپ نے اس بشارت کے ساتھ انہیں اطمینان دلایا کہ متابعت کے ساتھ محبت رکھنا حصول معیۃ عقبیٰ کے لئے کافی ہے۔ اور جو معیۃ آیۃ مع الذین انعم اللہ علیہم میں مذکور ہے وہ ایک معیۃ خاصہ ہے کہ جس میں محب و محبوب کی ملاقات ہوگی ساور اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر دو ایک درجہ میں ہونگے ۔ کیونکہ یہ بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اہل جنت باہم متفاوت الدرجات ہونگے اسکی تفصیل کتب حدیث و شروح مثلاً مرقاۃ شرح مشکوٰۃ وغیرہ میں مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

انتهی اقول و رواه احمد و الشیخان و الترمذی و غیرهم۔

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس[۳۳] واسطے ہیں۔

الحدیث[۱۵] السابع عشر[۱۷] المسلسل بالعد فی الید

اخبرنا الشیخ العلامة عبد الجلیل وعدهن فی یدی انا[۲] الشیخ عبد الغنی وعدهن فی یدی انا[۳] الشیخ عابد وعدهن فی یدی انا[۴] السید عبد الرحمن الاهدل انا[۵] الشیخ امر الله بن عبد الخالق المزجاجی قال انا[۶] الشیخ محمد بن احمد عقیلة انا[۷] الشیخ حسن بن علی العجیمی انا[۸] امام الوقت عیسی ابن محمد الثعالبی وعدهن فی یدی انا[۹] ابو الصلاح علی بن عبد الواحد السجلماسی انا[۱۰] الحافظ احمد المغربی القرشی التلمسانی قال انا[۱۱] ابو القاسم ابن محمد الغسانی انا[۱۲] الشیخ احمد بن محمد بابا التنبکتی انا[۱۳] القاضی العاقب ابن محمود انا[۱۴] الفقیه محمد الحطاب وعدهن فی یدی انا[۱۵] ابو عبد الله العلانی وعدهن فی یدی عن[۱۶] شیخه الخیضری وعدهن فی یدی اخبرنی[۱۷] خالی ابن الحریری وعدهن فی یدی انا[۱۸] الکمال بن النحاس وعدهن فی یدی انا[۱۹] ابو العباس البعلی وعدهن فی یدی انا[۲۰] الخطیب

---

[۱۵] اس حدیث میں ہاتھ کی انگلیوں پر درود شریف کی گنتی کا سلسلہ ہے پانچ درود پانچ انگلیوں پر گنے جاتے ہیں۔ ۱۲

وعدهن فی یدی انا[21] ابو الفرج الثقفی وعدهن فی یدی انا[22] جدی لامی
ابو القاسم التیمی وعدهن فی یدی انا[23] الشیخ ابوبکر الشیرازی وعدهن
فی یدی انا[24] الحاکم ابو عبد اللہ وعدهن فی یدی قال[25] عدهن فی یدی ابوبکر بن دارم الحافظ
وقال[26] لی عدهن فی یدی علی بن احمد الحسین العجلی وقال[27] لی عدهن فی یدی حرب
ابن الحسین وقال[28] لی عدهن فی یدی یحیی بن المساور الحناط وقال[29]
لی عدهن فی یدی عمرو بن خالد وقال[30] لی عدهن فی یدی زید بن علی
ابن الحسین وقال[31] لی عدهن فی یدی ابی الحسن علی بن الحسین وقال[32]
لی عدهن فی یدی ابی الحسین بن علی بن ابی طالب وقال[33] لی عدهن
فی یدی ابی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال[1] لی عدهن
فی یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدهن فی یدی جبریل علیہ السلام وقال
هکذا نزلت بهن من عند اللہ رب العزة جل وعلا اللهم صل علی
محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراهیم وعلیٰ آل ابراهیم انک

نسخہ: الحسن الطحان

لہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں گنے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں گنے حضرت جبریل کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس سے اسیطرح انکو لیکر نازل ہوا ہوں ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

حمید مجید ؕ اللھم وبارک علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ا

وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید ؕ اللھم وترحم علی محمد وعلی اٰل

کما ترحمت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید ؕ اللھم و

علی محمد وعلی اٰل محمد کما تحننت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک

اللھم وسلم علی محمد وعلی اٰل محمد کما سلمت علی ابراھیم وعلی اٰل ا

انک حمید مجید ؕ رواہ القاضی عیاض فی الشفاء من طریق

عن الحاکم وھکذا ھو عند الحاکم فی علومہ واخرجہ ابو نعیم فی المع

مسلسلا وکذلک الدیلمی وابن مسدی وابن المفضل وابن بشک

وغیرھم من اھل المسلسلات انتہی کذا فی حصر الشارد

وعن طریق الغزنوی والدیلمی فی مسندہ الخ

عہ ۱۸

اس سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثامن عشر المسلسل بتقلیم الاظفار یوم الخمیس	علیہ وسلم تک تر... واسطے ہیں۔

ارویہ عن الشیخ الحبیب الحبشی عن والدہ عن عمر العطار عن صالح الف

عن محمد بن سنۃ الفلانی عن الشریف محمد عن بدر الدین الک

سلہ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھ
سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح پہنچتا ہے۔ جب سے یہ حدیث راقم مسکین کو پہنچی ہے حتی الامکان
عامل ہے وباللہ التوفیق ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

عن الامام السيوطي عن عمر بن فهد عن [١٠] الامام الجزري قال في اسنى
المطالب رأيت [١١] الشيخ الصالح ابا هريرة عبد الرحمن بن الشيخ الامام
حافظ الشام ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن الذهبي يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال [١٢] رأيت الشيخ الصالح ابا العباس احمد بن عبد الرحمن
ابن يوسف البعلي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال [١٣] رأيت الشيخ العالم
اباعبد الله محمد بن اسماعيل بن احمد المقدسي الخطيب يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال [١٤] رأيت الامام المسند ابا الفرج يحيى بن محمود الثقفي
يقلم اظفاره يوم الخميس وقال [١٥] رأيت جدي ابا القاسم اسماعيل بن
محمد يقلم اظفاره يوم الخميس وقال [١٦] رأيت الامام المسند ابا محمد
الحسن بن احمد السمرقندي يقلم اظفاره يوم الخميس قال [١٧] رأيت ابا العباس جعفر بن محمد المستغفري
يقلم اظفاره يوم الخميس قال [١٨] رأيت الشيخ محمد بن احمد المكي يقلم اظفاره يوم الخميس
وقال [١٩] رأيت ابا القاسم ابراهيم بن محمد بن علي بن شاه المروزي يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال [٢٠] رأيت ابا بكر محمد بن عبد الله النيسابوري
يقلم اظفاره يوم الخميس قال [٢١] رأيت عبد الله بن موسى يقلم اظفاره
يوم الخميس قال [٢٢] رأيت الفضل بن عباس الكوفي يقلم اظفاره يوم الخميس

قال[٢٤] رأيت الحسين بن هارون الضبي يقلم اظفاره يوم الخميس ثم رأيت

عمر بن حفص يقلم اظفاره يوم الخميس ثم رأيت[٢٥] ابي حفص بن غياث

يقلم اظفاره يوم الخميس ثم رأيت[٢٦] جعفر بن محمد يقلم اظفاره يوم الخميس

ثم[٢٧] رأيت محمد بن علي يقلم اظفاره يوم الخميس قال[٢٨] رأيت علي بن الحسين

يقلم اظفاره يوم الخميس ثم[٢٩] رأيت الحسين بن علي يقلم اظفاره

يوم الخميس ثم[٣٠] رأيت علياً رضي الله عنه يقلم اظفاره يوم الخميس

قال رأيت رسول الله صلے الله عليه وسلم يقلم اظفاره يوم

الخميس۔ ثم قال "يا علي[١] قص الظفر ونتف الابط وحلق العانة

يوم الخميس والغسل والطيب واللباس يوم الجمعة انتهى"

اقول[٢] وهذا الحديث وان لم يوجد في كتب الحديث + وقد انكره

سلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا پھر مجھے فرمایا کہ اے علی ناخن کا کترنا اور بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا پنجشنبہ کو چاہئے اور غسل اور خوشبو کا لگانا اور لباس کا بدلنا جمعہ کے روز چاہئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ سلہ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اگرچہ کتب حدیث میں نہیں پائی جاتی ہے اور امام عبد الرحمٰن شیبانی نے اپنی کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں اس بات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ناخن کے تراشنے اور اسکی کیفیت اور اس کے لئے کسی یوم کے تعین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے اھ لیکن امام عبد الرحمٰن صفوری نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہر جو شخص آنکھ کی اور فقر اور برص اور جنون کی خرابی سے مامون رہنا چاہے تو اسکو چاہئے کہ اپنے ناخن پنجشنبہ کے روز بعد عصر تراشے اھ اور در مختار میں ناخن تراشنے کی کیفیت یہ بتلائی ہے کہ اول داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن کاٹے اسکے بعد وسطی کا پھر بنصر کا پھر خنصر کا

باقی حاشیہ بر صفحہ آیندہ

الامام عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فی تمییز الطیب من الخبیث بان خبر قص الاظفار لم یثبت فی کیفیتہ ولا فی تعیین یومہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی لکن قد روی الامام عبد الرحمن الصفوری فی کتابہ النزھۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان یأمن شکایۃ العین والفقر والبرص والجنون فلیقص اظفارہ یوم الخمیس بعد العصر انتہی وفی کیفیۃ قص الاظفار وردت روایات مختلفۃ اوردھا فی الدر المختار واللہ تعالیٰ اعلم

(فی الجزء الاول ۱۲)

۱۹

الحدیث التاسع عشر المسلسل بقول انی احبک فقل اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان انتیس ۲۹ واسطے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸ کا) پھر بائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کر کے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اسکے سوا ایک دوسری کیفیت بھی منقول ہے۔ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ داہنے پاؤں کی خنصر سے شروع کرے اور بائیں کی خنصر پر ختم کرے یعنے ترتیب خلال کے مطابق تراشے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

۵؎ اس حدیث میں ایک دعا کا سلسلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم ان الفاظ سے کیا کہ اے معاذ واللہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت ترک کرو۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لیکر میرے شیخ تک ہر راوی نے یہی کہا کہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں۔ تم یہ دعا پڑھو حتی کہ میرے شیخ نے بھی مجھے ایسی ہی اجازت دی۔ اسکو مسلسل بالمحبۃ بھی کہتے ہیں چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد استغفار ۳ بار اور اللھم انت السلام الخ ایک بار پڑھکر اس دعا کو کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں ۱۲

محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

قال لی شیخی العلامۃ عبد الجلیل المدنی انی احبک فقل اللّٰھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک فی دبر کل صلوۃ وقال[۲] قال لی الشیخ عبد الغنی انی احبک فقل اللّٰھم الخ وقال[۳] قال لی الشیخ عابد انا احبک فقل اللّٰھم الخ وقال[۴] قال لی السید احمد بن سلیمان انی احبک فقل الخ وقال[۵] قال لی الشیخ عبد الخالق المزجاجی انی احبک فقل الخ وقال[۶] قال لی السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل انی احبک فقل الخ وقال[۷] قال لی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری انی احبک فقل الخ وقال[۸] قال لی الشیخ محمد ابن علاء الدین البابلی انی احبک فقل الخ وقال[۹] قال لی الشیخ سالم السنھوری انی احبک فقل الخ وقال[۱۰] قال لی الشیخ محمد بن عبد الرحمن العلقمی انی احبک فقل الخ وقال[۱۱] قال لی الشیخ ابو الفضل جلال الدین السیوطی انی احبک فقل الخ وقال[۱۲] قال لی ابو الطیب احمد بن محمد الحجازی انی احبک فقل الخ وقال[۱۳] قال لی القاضی مجد الدین اسمعیل بن ابراھیم الحنفی انی احبک فقل الخ وقال[۱۴] قال لی الحافظ ابو سعید العلائی انی احبک فقل الخ وقال[۱۵] قال لی احمد بن محمد الارموی انی احبک فقل الخ وقال[۱۶] قال لی عبد الرحمن ابن مکی انی احبک

فقل الخ وقال قال لی ابو طاهر السلفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی

محمد بن عبد الکریم انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو علی عیسٰی بن

شاذان البصری انی احبک فقل الخ وقال قال لی احمد[۵۱] بن سلیمان

النجاد انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو بکر[۵۲] ابن ابی الدنیا انی

احبک فقل الخ وقال قال لی الحسن بن عبد العزیز الجروی انی احبک فقل الخ

وقال قال لی عمرو بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال قال لی الحکم بن عبدہ

انی احبک فقل الخ وقال قال لی حیوۃ بن شریح انی احبک فقل الخ وقال

قال لی عقبۃ بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو عبد الرحمٰن الحبلی

انی احبک فقل الخ وقال قال لی الصنابحی انی احبک فقل الخ وقال قال

لی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ انی احبک فقل الخ وقال قال

لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ انی احبک فقل اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی

عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ[۵۳] وفی روایۃ ابی داود

[۵۱] ھو ابو بکر احمد بن سلیمان ابن الحسین

[۵۲] ھو ابو بکر عبد اللہ ابن محمد بن عبید القرشی

[۵۳] اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے اللہ تیرا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ گویا یہ جامع دعا ہے جب بندہ حق تعالٰی کا ذاکر اور اسکی نعمتوں پر شاکر اور اسکی اچھی عبادت (جسکو وہ پسند اور قبول فرمائے) کرنے والا ہو جائے تو بس وہ خدا کا خاص بندہ ہو گیا اور جو خدا کا ہو گیا خدا اسکا ہو گیا من کان للہ کان اللہ لہ الحدیث۔ سبحان اللہ کیا پیاری دعا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس محبت و شفقت کیساتھ اس کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اسکا سلسلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہر شیخ نے اپنے تلمیذ کو اپنی محبت کا اظہار کرکے

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يا معاذ والله انى احبك اوصيك يا معاذ لا تدعن فى دبر كل صلوة تقول اللهم الخ قال الشيخ عابد رحمه الله تعالى فى حصر الشارد وقد جزم السخاوى بصحة متن هذا المسلسل واسناده والحديث قد اخرجه النسائى وابو داؤد واحمد والحاكم وغيرهم رحمهم الله تعالى انتهى **اقول** وفى رواية الامام احمد عن معاذ بن جبل ان النبى صلى الله عليه وسلم اخذ بيده يوما ثم قال يا معاذ انى لاحبك فقال له معاذ بابى انت وامى يا رسول الله وانا احبك قال اوصيك يا معاذ لا تدعن فى دبر كل صلوة وذكره الى آخر قوله عبادتك ؛

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تیس[30] واسطے ہیں۔

الحديث العشرون[1] المسلسل بالسؤال عن الاخلاص

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۹۱ کا) ہوئے پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ اس حدیث کو نسائی وابو داؤد واحمد وحاکم وغیرہم نے روایت کی اور امام سخاوی نے اسکے متن اور سند کی صحت پر جزم کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اے معاذ میں بلا ریب تجھکو دوست رکھتا ہوں یہ سنکر معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں میں بھی آپکو دوست رکھتا ہوں پس حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت چھوڑ۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کا پڑھنا لازم کرے اور اسکی فضیلت سے محروم نہ رہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سوال کیا ہے کہ اخلاص کیا چیز ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالی شانہ سے دریافت کیا کہ اخلاص کیا ہے پس اللہ پاک نے اسکا جو جواب دیا وہ آگے آتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

سألت شيخنا الشيخ محمدا عبد البارى عن الاخلاص ما هو فقال سألت
شيخنا محمدا على الوترى عن حقيقة الاخلاص فقال سألت الشيخ
عبد الغنى المجددى عنها فقال سألت عنها الشيخ محمد عابد السندى
فقال سألت عنها الشيخ صديق بن على المزجاجى فقال سألت
الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عنها فقال سألت الشيخ
حسن العجيمى عنها فقال سألت الشيخ احمد القشاشى عنها فقال
سألت الشيخ احمد الشناوى عنها فقال سألت والدى الشيخ
على الشناوى عنها فقال سألت الشيخ عبد الوهاب الشعرانى عنها
فقال سألت الحافظ الجلال السيوطى عنها فقال سألت عائشة بنت
جار الله بن صالح الطبرى عنها فقالت سألت ابراهيم بن محمد بن صديق
عنها فقال سألت ابا العباس الحجار عنها فقال سألت جعفر بن على
الهمدانى عنها فقال سألت ابا القاسم بن بشكوال عنها فقال سألت
القاضى ابا بكر ابن العربى عنها فقال سألت اسماعيل بن محمد بن الفضل
الاصبهانى عنها فقال سألت ابا بكر احمد بن على بن خلف عنها
فقال سألت عبد الرحمن السلمى عنها فقال سألت على بن سعيد

التغرائی عنها فقال[۲۳] سألت احمد بن محمد بن زکریا عنها فقال[۲۴] سألت علی بن ابراهیم الشقیقی عنها فقال[۲۵] سألت محمد بن جعفر الخصاف عنها فقال[۲۶] سألت احمد بن غسان عنها فقال[۲۷] سألت احمد بن عطاء الهروی الهجیمی عنها فقال[۲۸] سألت عبد الواحد بن زید عنها فقال[۲۹] سألت الحسن البصری عنها فقال[۳۰] سألت حذیفة بن الیمان رضی الله عنه عن الاخلاص ما هو فقال سألت النبی صلی الله علیه وسلم عن الاخلاص ما هو فقال سألت جبریل علیه السلام عن الاخلاص ما هو فقال سألت عنه رب العزة جل جلاله فقال الاخلاص[۱] سر من اسراری اودعته قلب من احببت من عبادی۔ اللهم

---

[۱] یعنے اخلاص کی حقیقت اللہ تعالی نے یہ فرمائی کہ اخلاص میرا اسرار میں سے ایک سر ہے کہ اسکو میں نے بندوں میں سے جسکے دل میں چاہا ودیعۃً رکھدیا۔ اے اللہ سبکو ہر قول و فعل میں اخلاص نصیب فرما اور ریا و سمعہ و سوء نیت سے سبکو پناہ میں رکھ آمین۔ اخلاص کے متعلق ایک نظم ہدیۂ ناظرین ہے ؎

[۱] کسی زمانہ میں تھا سب کا ہمسفر یہ اخلاص ؛ دکھائی دیتا ہے مشکل سے اب کہیں اخلاص ؛ جہاں[۲] سے اٹھ گیا اخلاص اس زمانہ میں
کسی کی ذات میں آتا نظر نہیں اخلاص ؛ بیان[۳] اسکا کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے ؛ مگر[۴] زمانہ میں دیکھا نہیں کہیں اخلاص
ہزار غوطہ لگاؤ یہ دُر نہ ہاتھ لگے ؛ ہوا ہے ایسا سمندر میں تہ نشین اخلاص ؛ خوشی[۵] کے وقت میں ہر ایک دوست ہوتا ہے
دکھائیں وقت مصیبت میں مخلصین اخلاص ؛ ملے[۶] نجات قیامت میں اسی سبب سے کو ؛ کہ جس کے نیک عمل کے رہا قرین اخلاص
ضرور[۷] چاہیے اخلاص اہل ایمان کو ؛ یہ سمجھو خاتم ایمان کا ہے نگیں اخلاص ؛ عبث[۸] تلاش ہے دنیا میں مل نہیں سکتا
خدا ہی دے تو ملے ہاں وہ مہ جبین اخلاص ؛ یہ[۹] پوچھا سرور کونین سے حذیفہ[۱۰] نے ؛ کہ کسکو کہتے ہیں اے عرش کے مکین اخلاص
کہا[۱۱] کہ میں نے یہ جبریل سے سوال کیا ؛ بتائیے کسے کہتے ہیں اے امین اخلاص ؛ کہا کہ میں[۱۲] نے بھی پوچھا خدا اے عالم سے
ہے کیا بتا مجھے اے رب عالمین اخلاص ؛ کہا[۱۳] کہ ہے مرے اسرار سے اک ایسا سر ؛ کہ جسکے قلب میں ڈالا ہوا وہیں اخلاص
دعا[۱۴] کرو یہ بصد عجز بندۂ مسکیں ؛ خدا اعطا کرے ہم کو وہ نازنین اخلاص ؛ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ،

اسألک الاخلاص فی القول والعمل واعوذ بک من الریاء والسمعۃ و سوء النیۃ۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[1] الحادی والعشرون[21] المسلسل باجابۃ الدعاء فی الملتزم	علیہ وسلم تک تیئیس[23] واسطے ہیں۔

اخبرنی العلامۃ ابو الفیض عبد الستار المکی[1] الاستاذ الوتری
والشیخ منظور[2] احمد النقشبندی ح واخبرنی عبد[1] الحق المکی قالوا اخبرنا[2] الشیخ عبد الغنی[3] اخبرنی
الشیخ عابد[4] انا عمی محمد حسین انا[5] محمد بن محمد المغربی[6] انا عبد الله البصری[7] انا محمد البابلی
انا[8] احمد بن خلیل السبکی انا[9] النجم الغیطی انا[10] زکریا الانصاری انا[11] ابن
حجر انا[12] شرف الدین ابن الجماعۃ انا[13] یحیی بن فضل الله العمری
انا[14] مکی بن علان انا[15] ابو الطاہر السلفی سمعت[16] ابا القاسم حمزۃ بن
یوسف السہمی بجرجان سمعت[17] ابا القاسم عبد الله بن محمد البزار بمکۃ
سمعت[18] محمد بن الحسن الانصاری سمعت[19] ابا بکر محمد بن ادریس المکی
سمعت[20] عبد الله الحمیدی سمعت[21] سفیان بن عیینۃ سمعت[22] عمرو بن

---

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی مجھ مسکین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی کہتا ہے کہ میں نے مقام ملتزم میں دعا کی اور وہ قبول ہوئی۔ ملتزم وہ مقام مبارک ہے جو باب کعبہ و حجر اسود کے متصل واقع ہے جہاں طواف کے بعد دیوار کعبہ سے ملصق ہو کر کھڑے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ اسکی فضیلت میں جو حدیث وارد ہے آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفرلہٗ

دینار سمعت[٢٣] ابن عباس رضی اللہ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یقول "الملتزم[ف] موضع یستجاب فیہ الدعاء وما دعی اللہ فیہ عبد دعوۃ

الا استجابہا" قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فو اللہ ما دعوت

فیہ قط الا اجابنی[٢] عمرو وانا ما دعوت اللہ فیہ الا استجاب لی

سفیان وانا ما دعوت اللہ الخ وھکذا قال کل راو من رواۃ ھذا السند حتی قال شیخنا ابو الفیض

وانا دعوت اللہ تعالی فیہ فاستجیب لی واقول دعوت اللہ تعالی

فیہ فاستجاب لی بفضلہ وکرمہ ۔ والحدیث اخرجہ القاضی

عیاض فی الشفاء مسلسلا وقال الحافظ ابو بکر بن مسدی وھذا

حدیث حسن غریب من حدیث عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ

عنہما تفرد بہ مسلسلا محمد بن ادریس المکی کاتب الحمیدی عنہ ۔

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[٥٢] الثانی والعشرون[٢٢] المسلسل بقول یرحم اللہ فلانا کیف لو ادرک زماننا ھذا	علیہ وسلم کے درمیان (٢٥) واسطے ہیں ۔

ف۲۲

ف۵۱ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملتزم ایسا مقام ہے کہ اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے ۔ کسی بندہ نے اس مقام میں کوئی دعا نہ کی ۔ مگر اللہ تعالی نے اسکو قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اس مقام میں میری دعا قبول ہوئی اسیطرح ہر راوی نے کہا ۔ میں کہتا ہوں کہ مقام موصوف میں میری دعا بھی قبول ہوئی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ ف۵۲ اسمیں میرے شیخ عبد الجلیل رحمہ اللہ سے لیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے اپنے شیخ کا نام لیکر کہا ہے کہ اللہ تعالی فلاں پر رحم کرے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے ۔ اسکی تفصیل آئندہ آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ۔

اخبرني الشيخ عبد الجليل قال اخبرني الشيخ عبد الغني قال انا الشيخ
عابد قال انا الشيخ صالح الفلاني قال انا الشيخ محمد بن سنة
قال انا مولاي الشريف محمد بن عبد الله ثنا احمد العجل اليمني
انا الشيخ قطب الدين الحنفي انا شهاب الدين احمد بن عبد الغفار
ثني به الحافظ السيوطي قال اخبرتني ام هانئ بنت علي الهوريني
سماعا قالت انا ابو العباس احمد بن ظهيرة انا به الامام ابو سعيد
خليل بن كيكلدي العلائي انا ابو الفضل سليمان بن حمزة الحاكم بقرأتي
عليه انا جعفر بن علي الهمداني سماعا انا ابو طاهر السلفي انا احمد
ابن علي بن بدران انا ابو الحسين محمد بن احمد الابنوسي انا محمد
ابن عبد الرحمن بن حسام الدين الدينوري نا ابو بشر اسماعيل بن
ابراهيم الحلواني ثنا علي بن عبد المؤمن نا وكيع عن هشام بن عروة
عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم "ان من الشعر حكمة"[1] وقالت عائشة رضي الله عنها

[1] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض شعر سراسر حکمت ہوتا ہے۔ یعنی شعر ہر قسم کا ہوتا ہے مگر بعض بعض شعر حکمت سے بھر پور ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لبید (مشہور شاعر عرب) پر رحم فرمائے جو یہ شعر کہتا تھا (جسکا خلاصہ یہ ہے) وہ لوگ گزر گئے جنکی پناہ میں لوگ زندگی کرتے تھے اور میں انکے پیچھے خارشتی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يرحم الله لبيدا وهو الذى يقول شعرا

ذهب الذين يعاش فى اكنافهم	وبقيت فى خلف كجلد الاجرب
يتاكلون خيانة مذمومة[له]	ويعاب سائلهم وان لم يشغب

وقال عروة قالت عائشة رضى الله تعالى عنها كيف لو ادرك زماننا هذا وقال عروة يرحم الله عائشة كيف لو ادركت زماننا هذا وقال هشام يرحم الله عروة كيف لو ادرك زماننا وقال وكيع يرحم الله هشاما كيف لو ادرك زماننا هذا وقال علي يرحم الله وكيعا كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو بشر يرحم الله ابا البشر كيف ادرك زماننا هذا وقال ابو الحسين يرحم الله ابن حسام كيف لو ادرك زماننا هذا قال ابن بدران يرحم الله ابا الحسين كيف لو ادرك زماننا هذا قال السلفى يرحم الله ابن بدران كيف لو ادرك زماننا

ص علی الحسین وقرأ ابن حسام رحمه الله

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۷ کا) کھال کے مانند باقی رہگیا اب لوگ مذموم خیانہ کا مال کھاتے ہیں۔ اور انکا سائل عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ شور نہ کرے۔ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لبید نے اپنے زمانہ کا حال دیکھکر یہ کہا تو اگر ہمارے زمانہ کو پاتا تو نہ معلوم کیسا کہتا۔ پھر عروہ نے کہا کہ اللہ تعالی عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتیں تو نہ معلوم کیا کہتیں۔ اسی طرح ہر راوی نے کہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[له] وقال السخاوى رحمه الله تعالى يتحدثون مخافة وملالة ۱۲ محمد عبد الهادى غفر له

هذا ثم الهمدانی یرحم اللہ السلفی کیف لو ادرک زماننا هذا ثم ابو الفضل
سلیمان یرحمہ اللہ جعفر الہمدانی کیف لو ادرک زماننا هذا ثم
العلائی یرحمہ اللہ سلیمان کیف لو ادرک زماننا هذا ثم ابن ظهيرة
یرحم اللہ العلائی کیف لو ادرک زماننا هذا ثم الحافظ السیوطی
یرحمہ اللہ امرهانی کیف لو ادرکت زماننا هذا ثم قطب الدین
یرحم اللہ شیخنا احمد بن عبد الغفار کیف لو ادرک زماننا هذا
ثم الشیخ احمد العجل یرحم اللہ قطب الدین کیف لو ادرک زماننا
هذا ثم مولای الشریف یرحمہ اللہ احمد العجل کیف لو ادرک
زماننا هذا ثم الشیخ محمد بن سِنَّة یرحم اللہ مولای الشریف
کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ صالح یرحم اللہ الشیخ محمد بن
سنّہ کیف لو ادرک زماننا هذا ثم الشیخ عابد یرحم اللہ شیخنا الشیخ
صالح الفلانی کیف الخ ثم الشیخ عبد الغنی یرحم اللہ الشیخ عابد السندی
کیف الخ ثم شیخنا الشیخ عبد الجلیل برّادہ المدنی یرحم اللہ شیخنا عبد الغنی
کیف الخ ثم الشیخ فی ثبتہ وقد جزم العلائی وغیرہ لصحۃ تسلسلہ اھ

اس حدیث کی سندمیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثالث والعشرون[23] المسلسل بالاتکاء	علیہ وسلم تک چھبیس[26] واسطے ہیں۔

وبالسند الی الحافظ[1] السیوطی قال فی الجیاد اخبرنی[11] ابو حامد بن ابی الخیر الحضرمی سماعا علیہ بمکۃ الشریفۃ شرفہا اللہ تعالی وھو متکئ ح اخبرنی ابو الخیر محمد بن محمد المقری وھو متکئ ح[13] اخبرنا محمود بن خلیفۃ المنبجی وھو متکئ ح[14] اخبرنا ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی وھو متکئ ح[15] اخبرنا ابو محمد بن رواج وھو متکئ ح[16] اخبرنا ابو طاهر السلفی وھو متکئ ح[17] قرأت علی ابی الفتح بن دیان بن مسعود الغزنوی باصبهان ھو متکئ ح[18] قرأت علی ابی الحسن علی بن محمد بن نصر اللبان الدینوری وھو متکئ ح[19] قرأت علی ابی القاسم حمزۃ بن یوسف السهمی بجرجان وھو متکئ ح[20] قرأت علی ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسین القزوینی بالبصرۃ وھو متکئ ح[21] قرأت علی ابی الحسن بن الحجاج بن غالب الطبرانی بالمحلۃ بمصر ھو متکئ ح[22] قرأت

الغزنوی

[1] یہ حدیث ایسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے فرمانے کے وقت ٹیکہ لئے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی اسکو ٹیکہ لئے ہوئے فرمایا اسیطرح امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

على ابي العلا محمد بن جعفر الكوفي بالرملة وهو متكئ ثم قرأت[٢٣] على عاصم بن
علي وهو متكئ ثم قرأت[٢٤] على الليث بن سعد وهو متكئ ثم قرأت[٢٥] على بكر
ابن الفرات وهو متكئ ثم قرأت[٢٦] على انس بن مالك رضي الله تعالى عنه
وهو متكئ ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم[١] ما حسن الله خلق
رجل ولا خلقه فتطعمه النار" انتهى قال المحدث العجلوني في ثبته
والحديث كما في الجامع الصغير اخرجه الطبراني في الاوسط
والبيهقي عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه بهذا اللفظ لكن
بزيادة ابدا في آخره انتهى

ع ۲۴

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث الرابع والعشرون المسلسل بالضحك والتبسم[٢]	وسلم تک پچیس[٢٥] واسطے ہیں۔

اخبرني[١] شيخي محمد عبد الباري ثم اخبرني[٢] شيخنا الوتري عن[٣] الشيخ عبد الغني
المجددي العمري عن[٤] الشيخ محمد عابد السندي عن[٥] الشيخ صديق بن علي
المزجاجي عن[٦] احمد الاشبولي المصري عن[٧] الشيخ احمد الملوي عن[٨]

[١] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے جس شخص کی خلقت اور اخلاق ہر دو اچھے کر دیے تو اسکو آتش دوزخ نہ کھائیگی ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ
[٢] اسکے ہر راوی نے اسکی روایت کرتے وقت تبسم کیا ہے ۱۲

عبد اللہ بن سالم البصری عن[9] محمد بن علاء الدین البابلی عن[10] احمد بن محمد الشلبی عن[11] السید یوسف بن عبد اللہ الارمیولی عن[12] برهان الدین ابراهیم ابن علی بن احمد القلقشندی عن[13] الحافظ ابن حجر عن[14] ابی اسحق التنوخی عن[15] علی بن العز عمر انا ابو الفرج بن ابی عمر عن[16] الکنیة بنت علی بن یحیی بن علی الطراح انا[18] ابی عن[19] جده عن[20] الخطیب البغدادی انا[21] القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی انا[22] ابو الحسن عبد اللہ بن محمد السرانی سمعت[23] عمار بن علی سمعت[24] احمد بن نصر الهلالی سمعت[25] ابی[1] یقول[2] کنت فی مجلس سفیان بن عیینة فنظر الی صبی دخل المسجد فکان اهل المسجد تهاونوا به لصغر سنه فقال سفیان

---

[1] وهو النضر ۱۲ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ [2] احمد بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ نصر سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک روز میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا ایسے میں ایک لڑکا مسجد میں داخل ہوا تو اہل مسجد نے اسکو نظر حقارت سے دیکھا کہ اتنی کم عمری میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں آبیٹھا ہے اسپر حضرت سفیان نے فرمایا کہ لوگو اس بچے کی حالت پر اسکی اہانت مت کرو تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑی عمر اور علم کے ساتھ احسان کیا۔ پھر فرمایا اے نصر اگر تو مجھکو اسوقت دیکھتا جبکہ میں دس سال کا تھا میرا قد پانچ بالشت کا تھا۔ میرا چہرہ دینار کے مانند تھا۔ اور میں گویا آگ کا شعلہ تھا اور میرے کپڑے چھوٹے چھوٹے۔ اور میری آستینیں چھوٹی چھوٹی۔ اور میرا دامن کم مقدار کا۔ اور میری جوتی جیسے چوہے کے کان۔ علمائے امصار مثلاً زہری اور عمرو بن دینار کی خدمت میں پھرتا اور انکے درمیان میخ کے مانند بیٹھتا۔ اور میری دوات چھوٹی اخروٹ کے جیسی اور میری قلمدان چھوٹے کیلے کی جیسی اور میرا قلم بادام کے مانند ہوتا تھا۔ پس جب میں مجلس علما میں داخل ہوتا تو کہا جاتا کہ چھوٹے عالم کیلئے جگہ کشادہ کرو۔ یہ کہکر ابن عیینہ ہنسے اور احمد نے کہا کہ میرے باپ نصر بھی ہنسے اور عمار نے کہا کہ احمد نے بھی ایسا ہی تبسم کیا۔ اسیطرح اس کے ہر راوی نے تبسم کیا حتی کہ شیخ وتری نے کہا کہ اسی طرح مولانا عبد الغنی نے

بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ

كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم ثم قال يا نصر لو رأيتني ولي عشر سنين
طولي خمسة اشبار، ووجهي كالدينار، وانا شعلة نار، وثيابي صغار
واكمامي قصار، وذيلي بمقدار، ونعلي كاذن الفار، اختلف الى
علماء الامصار، مثال الزهري وعمرو بن دينار، اجلس بينهم كالمسمار
ومحبرتي كالجوزة، ومقلمتي كالموزة، وقلمي كاللوزة، فاذا دخلت
المجلس قيل اوسعوا للشيخ الصغير۔ قال ثم تبسم ابن عيينة وضحك
وقال احمد وتبسم ابي نصر وقال عمار وتبسم احمد وضحك وهكذا
قال كل واحد من رواته حتى قال الشيخ الوتري تبسم ايضا الشيخ
عبد الغني لما رواه لنا وقال شيخنا الشيخ عبد الباري وكذا تبسم شيخنا
محمد علي بن الظاهر الوتري لما رواه لنا قلت وهكذا تبسم شيخنا عبد الباري
لما رواه لنا۔

اس سند میں صحابہ سے حضرت فاطمہ	الحديث الخامس والعشرون المسلسل بالبكاء	رضی اللہ عنہا تک پچیس ۲۵ واسطے ہیں

۲۵ع

(بقیہ صفحہ گذشتہ) روایت کے وقت ہنسے اور میرے شیخ عبد الباری نے کہا کہ اسیطرح میرے شیخ مولانا وتری اسکی روایت کے وقت ہنسے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ عبد الباری بھی اسکی روایت کے وقت ہنسے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

سلہ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اس کے ہر راوی نے اسکو روتے ہوئے روایت کی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سپرد خاک کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے کہا کہ اے انس تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنا کیونکر خوش آیا پھر کہنے لگیں۔ ہائے بابا جان

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اخبرنی الشیخ المذکور عن الشیخ المسطور قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی

المجددی بسندہ الی انس بن مالک بمعنی ما اخرجہ البخاری عنہ

رضی اللہ عنہ قال قالت فاطمۃ رضی اللہ عنہا یا انس کیف طابت

انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب

ثم قالت وا ابتاہ من ربہ ما ادناہ وا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ

وا ابتاہ اجاب ربا دعاہ وا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ قال

انس ثم بکت فاطمۃ رضی اللہ عنہا قال شیخنا لما رواہ لی الشیخ الوتری

بکی قال لما رواہ لی الشیخ عبد الغنی بکی وقال لما رواہ الشیخ محمد عابد

بکی قال لما رواہ لی السید عبد الرزاق البکاری بکی وقال لما رواہ

لی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی بکی وقال لما رواہ لی السید

یحیی بن عمر مقبول الاھدل بکی وقال لما رواہ لی السید ابو بکر

ابن علی بکی وقال لما رواہ لی السید یوسف محمد بن بطاح

یا ابتاہ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے رب سے کسقدر قریب ہو گئے۔ ہائے بابا جان ہم جبرئیل علیہ السلام کو اس بات کی خبر دینگے۔ ہائے بابا جان آپ نے اپنے رب کی دعوت کو قبول فرمائی۔ ہائے بابا جان جسکی فرودگاہ جنت الفردوس ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ میرے شیخ عبد الباری نے فرمایا کہ شیخ وتری مجھ سے اسکی روایت کرنے کے وقت روئے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد الغنی اسکی روایت کرتے وقت روئے اور کہا کہ مجھ سے میرے شیخ محمد عابد اسکی روایت کرتے وقت روئے اسی طرح اس کے ہر راوی روئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

الاهدل بکی و قم [9] لما رواہ لی السید طاہر بن حسین الاهدل بکی و
قم [10] لما رواہ الحافظ عبد الرحمن بن علی الربیع الیمانی بکی و قم [11] لما رواہ لی
الشیخ زین الدین الشرجی بکی و قم [12] لما رواہ لی نفیس الدین سلیمان بن
ابراہیم العلوی بکی و قم [13] لما رواہ لی والدی بکی و قم [14] لما رواہ لی الشیخ
ابو الحسن علی بن ہبۃ اللہ الشافعی المصری بکی و قم [15] لما رواہ لی الحافظ
ابو الطاہر احمد بن محمد السلفی بکی و قم [16] لما رواہ لی ابو الفتح ایزویار
ابن مسعود بن السماق الغزنوی بکی و قم [17] لما رواہ لی ابو الحسن بن علی
ابن محمد الدینوری بکی و قم [18] لما رواہ لی ابو الحسن محمد بن علی بن محمد بکی
و قم [19] لما رواہ ابو بکر بن عدی بن زحر المنقیری بکی و قم [20] لما رواہ لی
احمد بن صالح بن عبید اللہ الصیدلانی بکی و قم [21] لما رواہ لی ابو یحیی جعفر بن
ابن ہشام بکی و قم [22] لما رواہ لی عارم ہو محمد بن الفضل بن النعمان السدوسی
بکی و قم [23] لما رواہ لی حماد بن زید بکی و قم [24] لما رواہ لی ثابت البنانی
بکی و قم [25] لما حدث بہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بکی قم الشیخ محمد[1] ابن

---

[1] مولانا محمد بن طیب ماسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مسلسل جانکاہ و دلسوز ایسا ہے کہ اسپر رونا صرف راوی کیا موقوف
ہے بلکہ جو مسلمان اسکو سنے گا وہ بھی روئے گا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الطیب الفاسی ثم المدینی رحمہ اللہ تعالیٰ بل لا یمرّ ھذا الحدیث بمؤمن الّا بکی

٢٦

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انتیس واسطے ہیں

الحدیث السادس والعشرون المسلسل بقول اشھد باللہ واشھد للہ

اَرویہ عن السید حسین الحبشی المکی عن والدہ السید محمد عن عمر العطار عن صالح الفلانی عن سلیمان الاھدلی عن الشریف محمد بن عبداللہ عن السراج عمر بن الکلجائی عن الجلال السیوطی عن ابی القاسم عمر بن فہد عن الامام محمد ابن الجزری۔

ح وحدثنی الشیخ عبدالجلیل برادہ المدنی عن احمد منۃ اللہ المصری عن الشیخ محمد البھوی المالکی عن الشیخ یوسف الشباسی المصری عن الاستاذ السکندری المعروف بالصباغ عن الشیخ محمد الزرقانی عن ابی الارشاد علی الاجھوری عن النور القرافی عن کمال الدین الطویل عن محمد ابن الجزری قال اشھد باللہ واشھد للہ لقد اخبرنی ابو علی الحسن بن ھلال الدقاق قال اشھد باللہ واشھد للہ لقد اخبرنی

سلہ اس حدیث کے اکثر راوی یہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ فلاں نے مجھ کو یہ خبر دی اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور وہاں سے جبرئیل علیہ السلام تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ١٢
محمد عبدالھادی غفر اللہ لہٗ

ابو الحسن علی بن احمد المقدسی قم[13] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد اخبرنی ابو المکارم احمد

ابن محمد اللبان قم[14] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد اخبرنی ابو

علی الحسن ابن احمد الحداد قم[15] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد انبانا

الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ قم[16] اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد انبانی القاضی علی بن احمد القزوینی قم[17] اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعۃ قم[18] اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد اخبرنی القاسم بن علی الہمدانی قم[19] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد

(ن العلاء)

حدثنی الحسن بن علی بن محمد بن الجواد بن علی الرضی بن موسیٰ الکاظم بن جعفر

الصادق بن محمد الباقر عن زین العابدین بن علی ابن سید شباب

اہل الجنۃ الحسین ابن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ

عنہم اجمعین عن ابیہ عن جدہ کل یقول اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال[20] اشہد باللہ واشہد اللہ

---

[20] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ تحقیق مجھ کو حدیث بیان کی جبرئیل علیہ السلام نے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمیشہ کا شراب پینے والا بت پرست کے مانند ہے نعوذ باللہ من ذالک اس حدیث شریف سے شرابی کی نہایت خرابی ثابت ہوئی سچا مسلمان یہ سننے کے بعد ہرگز اسکا مرتکب نہ ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ۔

لقد حدثني جبريل عليه السلام قال يا محمد ان مدمن الخمر

كعابد وثن - قال العلامة الامير الكبير فى ثبته ناقلا عن ابن الجوزي

هذا حديث جليل القدر من رواية هؤلاء السادة الاخيار والآل

الاطهار - رواه الحافظ ابو نعيم فى كتاب حلية الاولياء وفى

مسلسلاته وقال هذا حديث ثابت رواته العترة الطاهرة الطيبة

عليهم السلام ورواه الشيرازى فى الالقاب انتهى -

ع ۲۷

اس حدیث کی سند میں مجھ سے صحابی رسول اللہ

الحديث السابع والعشرون المسلسل بقول كل راو اشهد بالله لسمعت فلانا يقول

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تک ۱۳ واسطے ہیں

وبالسند الى الامام السيوطي قال فى جياد المسلسلات اشهد بالله لسمعت

ام هانى بنت ابى الحسن الهورينى تقول اشهد بالله لسمعت ابا العباس

ابن ظهيرة يقول اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا سعيد العلائى

يقول اشهد بالله لسمعت ابا الفضل سليمان بن حمزة يقول

ے یہ ستائیسویں حدیث ہے اس میں یہ مسلسل ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق میں نے فلاں کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن یہ تسلسل امام سیوطی سے آخر تک ہے اور روایۃ مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

ع یہ حدیث اسی سند سے مجھے پہنچی ہے جو اس کے آگے مذکور ہے جو سیوطی تک پہنچتی ہے ۱۲

اشهد باللّٰه لسمعت جعفر بن علی المالکی یقول[١٦] اشهد باللّٰه لسمعت
الحافظ ابا طاهر السلفی یقول[١٦] اشهد باللّٰه لسمعت ابا علی الحسن
ابن احمد الحداد یقول[١٦] اشهد باللّٰه لسمعت ابا سعد اسمعیل بن علی
السمان یقول[١٧] اشهد باللّٰه لسمعت ابا عبد الوہاب بن جعفر المیدانی
یقول[١٨] اشهد باللّٰه لسمعت الحسن بن سیرین یقول[١٩] اشهد باللّٰه لسمعت
احمد بن عاصم یقول[٢٠] اشهد باللّٰه لسمعت محمد بن المصفی الحمصی
یقول[٢١] اشهد باللّٰه لسمعت الاصبغ بن سلام یقول[٢٢] اشهد باللّٰه
لسمعت عفیر بن معدان یقول[٢٣] اشهد باللّٰه لسمعت سلیم بن عامر
یقول[٢٤] اشهد باللّٰه لسمعت ابا امامة رضی اللّٰه عنه یقول ان هذه[٥١]

الاٰیة نزلت فی القدریة ان المجرمین فی ضلال وسعر[٥٢]

قال العلائی غریب من هذا الوجه وفی اسناده لین ولیس بالواهی
قلت اخرجه ابن عدی فی الکامل وقال عفیر لیس بشیئ وقد ورد

[٥١] ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ آیت (ان المجرمین الخ) فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ۱۲
[٥٢] ترجمہ بیشک مجرم گمراہی میں ہیں (دنیا میں) اور عذاب نار میں ہیں (آخرت میں) تفسیر شیر منی میں ہے کہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ آیت مذکورہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ وہی مجرم ہیں جنکا نام اللہ تعالیٰ نے آیہ ان المجرمین میں لیا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

من اوجه اخری قوية اه وفی السراج المنیر للشربینی وقال بعض المفسرین ان هذه الآیة نزلت فی القدریة وهم المجرمون الذین سماهم اللہ تعالی فی قوله ان المجرمین الخ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اکیس (۲۱) واسطے ہیں۔

الحدیث الثامن[۵] والعشرون[۲۸] المسلسل بقول کل راو سمعت فلانا یقول

۲۸

وبالسند الی الحافظ السیوطی قال فی الجیاد سمعت[۹] ام الفضل بنت محمد المقدسی تقول سمعت[۱۰] ابا العباس احمد بن الحسن السویداوی وابا المعالی الازهری یقولان سمعنا[۱۱] ام الخیر تقول سمعت[۱۲] ابا الطاهر ابن عزون وابا العباس الدمشقی یقولان سمعنا[۱۳] ابا القاسم البوصیری یقول سمعت[۱۴] ابا عبد اللہ النحوی یقول سمعت[۱۵] ابا عبد اللہ القاضی یقول سمعت[۱۶] عبد الرحمن بن عمر الصفار یقول سمعت[۱۷] ابن الاعرابی یقول سمعت[۱۸] ابا زرعة هو عبد اللہ بن محمد العدوی یقول سمعت[۱۹] ابن عائشة یقول سمعت[۲۰] علقمة بن وقاص یقول

---

۵ اس حدیث میں ایسا سلسلہ ہے کہ ہر راوی لفظ سمعت کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنی میں نے اس حدیث کو فلاں سے سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول - انما[51] الاعمال بالنیات - الحدیث -

ع ۲۹

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

الحدیث[52] التاسع والعشرون المسلسل بالسلام من نبینا محمد سید الانام علی امتہ الی یوم القیام علیہ افضل الصلوۃ والسلام

اخبرنی الشیخ اسعد الدھان عن الشیخ حسین الجسر عن علاء الدین عابدین عن والدہ محمد امین عابدین شارح الدر المختار عن الشیخ احمد بن عبید العطار عن العلامۃ العجلونی قال فی ثبتہ اجازنی بہ شیخنا یونس المصری الکفراوی عن الشیخ سلطان المزاحی عن ابراھیم اللاقانی عن جماعۃ من اجلھم ابو النجا سالم السنھوری عن جماعۃ من اجلھم النجم محمد بن احمد الغیطی قال فی مسلسلاتہ اخبرنی شیخ الاسلام زکریا الانصاری انا ابو الفضل المرجانی اجازۃ

---

[51] یعنے سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس درجۂ اعتبار نہیں پاتا یا مقبول نہیں ہوتا مگر نیک نیت کے ساتھ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

[52] یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے۔ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو قیام قیامت تک آنے والی ہے بکمال شفقت سلام فرمایا اور ہر راوی نے اسکو اپنے شاگرد تک پہنچایا جسکا سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

انبانا[١٨] ابو هريرة عبد الرحمن ابن الحافظ ابی عبد الله الذهبی انبانا ابی انبانا[١٧] احمد بن اسحاق انبانا[١٦] عبد السلام بن سهل انبانا[١٥] احمد بن عمر بن البیع انبانا[١٩] حمید بن میمون انبانا[٢٠] ابو بکر احمد بن عبد الرحمن الشیرازی انبانا[٢١] ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب حدثنا[٢٢] محمد بن الحسن بن الصباح حدثنا[٢٣] سهل بن عبد الله التستری عن[٢٤] محمد بن سوار عن[٢٥] الاشعث بن طلیق عن[٢٦] الحسن العرنی عن[٢٧] مرة الهمدانی عن[٢٨] عبد الله بن مسعود رضی الله تعالٰی عنه

قال جمعنا[١] رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیت میمونة رضی الله تعالی عنها ونحن ثلاثون رجلا فودعنا وسلم علینا ودعا لنا ووعظنا وقال اقرؤا علی من لقیتم من امتی بعدی السلام الاول فالاول الی یوم القیمة

سه ١ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (اپنے مرض موت میں) بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع فرمایا اور ہم تیس آدمی تھے پس آپ نے ہمکو وداع فرمایا اور سلام کیا اور ہمارے لئے دعا اور نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے امتیوں میں سے جو کوئی تم سے ملے (پہلے والے اول والونکو (بعد والے بعد والوں کو) اسیطرح قیامت تک میرا سلام پہنچاؤ۔ سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر شفقت امت پر تھی کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس سے محروم نہیں رہ سکتا ماشاء اللہ کیسی شاندار حدیث ہے کہاں ہم اور کہاں زمانہ رسول اتنی صدیوں کے بعد آپکا شفقتانہ سلام ہمکو پہنچ رہا ہے الحمد للہ اٹھائیس واسطوں سے مجھکو یہ سلام پہنچا ہے ١٢ محمد عبد الهادی غفر اللہ ذنوبہ

قال العیطی حدیث حسن باعتبار تعدد طرقہ وثقۃ رجالہ سوی الحسن العرنی لکنہ توبع عن مرۃ من غیر وجہ والاسانید عن مرۃ متقاربۃ کما قالہ البزار انتہی۔

ح ۳۰

الحدیث الثلثون[۳۰] المسلسل بروایۃ نبینا محمد سید الانام عن سیدنا ابراھیم خلیل الرحمن علیہما الصلوۃ والسلام باقرائہ لھذہ الامۃ السلام واخبارہ بغراس دار السلام ففیہ فضیلۃ عظیمۃ باتصال سندنا بالخلیل ونبینا محمد السید الجلیل وقد من اللہ تعالی بہ علی ھذا العبد الذلیل فجعل لی سندا متصلا بخلیلہ ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم

اخبرنی[۱] العلامۃ الشیخ عبداللہ[۲] القدومی النابلسی اخبرنی الشیخ

سلہ ۱۵ یہ تیسویں[۳۰] حدیث نہایت عظیم الشان ہے اس میں وہ مبارک سلسلہ ہے کہ شب معراج میں جب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ملاقات ہوئی تو آپنے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اپنی امتکو میرا سلام پہنچا کر یہ پیام سنائے کہ زمین جنت میں درخت لگائیں (اسکی تشریح آگے آتی ہے) سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور کتنی فضیلت والی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سلام پھر معراج شریف میں کہا ہوا سلام ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے آپکی امت کو پہنچ رہا ہے۔ اور اللہ پاک کا لاکھوں شکر ہے کہ ایسا مبارک سلام سند متصل صحیح کے ساتھ مجھ مسکین تک پہنچا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے رسول کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات تک[۳۴] اکتالیس واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

عبدالرحمن الكزبري عن ابيه محمد الكزبري الدمشقي عن احمد بن عبيد
العطار الدمشقي عن العلامة العجلوني محدث الشام عن محمد بن علي
الكاملي الشافعي عن محمد البطنيني عن المحقق الشمس محمد الميداني
عن احمد الطيبي الكبير عن السيد كمال الدين الحسيني عن جمال الدين
ابن جماعة عن البرهان الشامي عن ابن العطار عن الامام
محي الدين النووي قال في تهذيبه اخبرنا ابو محمد عبدالرحمن
ابن ابي عمر محمد بن احمد بن قدامة المقدسي انبانا ابو حفص بن طبرزد
انبانا ابو الفتح الكرخي انبانا القاضي ابو عامر انبانا ابو محمد الجراحي انبانا
ابو العباس المحبوبي انا ابو عيسى الترمذي انا عبدالله بن ابي زياد
انبانا سيار انبانا عبد الواحد بن زياد عن عبدالرحمن بن اسحاق
عن القاسم بن عبدالرحمن عن ابيه عن ابن مسعود رضي الله تعالى

---

۵۱ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے (آسمان ہفتم میں) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کو میری جانب سے سلام فرمائے اور انہیں اس بات کی خبر دیجئے کہ جنت کی زمین پاک اور عمدہ (مشک و زعفران کی) اور اسکا پانی نہایت شیریں (اور لذیذ) ہے۔ اور وہ زمین ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کا پڑھنا اس میں درخت بونا ہے یعنی جو مسلمان جتنے مرتبہ یہ کلمات پڑھیگا اتنے ہی درخت اسکے لئے جنت کی اس زمین میں لگائے جائینگے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنت کی تمام زمین خالی پڑی ہے اور ہم سے اعمال صالحہ صادر ہونیکے بعد اس میں درخت وغیرہ لگینگے۔ اسلئے کہ وہ تو اپنی تمام نعمتوں اور درختوں اور حور و قصور کیساتھ اب بھی تیار اور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنات تجری من تحتها الانهار۔ بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ جنت میں موجودہ باغات کے علاوہ کچھ خالی زمین بھی ہے تاکہ مومنین اپنی حسب خواہش تسبیح و تحمید وغیرہ پڑھنے سے اس میں درخت لگائیں اور وہاں جانے کے بعد انکے پھل پائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبدالہادی غفراللہ لہٗ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراھیم لیلۃ اسری
بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ
طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ قال الترمذی
ھذا حدیث حسن انتھی قلت روی ابن ماجہ والحاکم والطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۱

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اٹھائیس (۲۸) واسطے ہیں۔

الحدیث الحادی والثلثون[۳۱] المسلسل بالاذان فی اذن الحزین لدفع الحزن

وبالسند السابق الی الامام الجزری[۱۱] قال فی اسنی المطالب اخبرنا
شیخنا الامام المحدث جمال الدین یوسف بن محمد بن مسعود السرمری
رحمہ اللہ مشافھۃ اخبرنا[۱۲] شیخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن
محمود المقری اخبرنا[۱۳] شیخنا ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن
ابی الجیش انا[۱۴] ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی

---

[۱۵] اکتیسویں حدیث اس میں رنجیدہ و غمزدہ کا رنج و غم دفع ہونے کے لئے اس کے کان میں اذان دینے کا سلسلہ مذکور ہے اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ اے علی اپنے گھروالوں سے کسی کو کہو تمہارے کان میں اذان کہے اس لئے کہ وہ غم کی دوا ہے پس حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میرا غم زائل ہو گیا پس حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا پس اسکو صحیح پایا اسی طرح اس کے اکثر راوی کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

أنا والدي أنا محمد بن ناصر الحافظ أنا أبو بكر محمد بن احمد بن
علي بن خلف أنا أبو عبد الرحمن السلمي أنا عبد الله بن موسى السلمي
أنا الفضل بن عباس الكوفي حدثنا الحسن بن هارون الضبي ثنا
عمر بن حفص بن غياث عن ابيه عن جعفر بن محمد عن ابيه عن علي
ابن الحسين عن ابيه عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنهم
قال رآني النبي صلى الله عليه وسلم حزينا فقال يا ابن ابي طالب
اراك حزينا قلت هو كذالك قال فمر بعض اهلك يؤذن
في اذنك فانه دواء للهم قال ففعلت فزال عني۔
قال الحسين رضي الله تعالى عنه جربته فوجدته كذالك قال
علي بن الحسين جربته فوجدته كذالك قال محمد بن علي جربته
فوجدته كذالك قال جعفر بن محمد جربته فوجدته كذالك
قال حفص بن غياث جربته فوجدته كذلك قال عمر بن حفص جربته
فوجدته كذالك قال الحسن بن هارون جربته فوجدته
كذالك قال الفضل جربته فوجدته كذلك قال عبد الله بن موسى
جربته الخ قال ابو عبد الرحمن جربته الخ قال ابو بكر جربته الخ قال

عبد الرحمن بن الجوزی لم اسمع ابن ناصر یقول فیہ شیئا بلی جربتہ انا فوجدتہ کذلک قال قال ابو محمد یوسف جربتہ فوجدتہ کذلک قال عبد الصمد جربتہ الخ قال ابو الربیع جربتہ الخ قلت ولم اسمع شیخنا السرمری یقول فیہ شیئا ولکن جربتہ الخ ھذا حدیث حسن التسلسل لم ار فی رجالہ من تکلم فیہ بقدح واللہ تعالی اعلم

اس سلسلہ میں یکھبری رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت فی صلوۃ الصبح	علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب رأیت شیخنا الامام العالم الزاھد المقرئ المحدث ابا محمد محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد النسائی وکان یقنت فی صلوۃ الصبح ثم رأیت الامام شیخنا المحدث سعید الدین محمد بن مسعود الکازرونی وکان یقنت فی صلوۃ الصبح ثم اخبرنا شیخنا ظھیر الدین اسمعیل بن المظفر بن محمد ورأیتہ یقنت فی صلوۃ الصبح ثم اخبرنا ابو بکر عبد اللہ بن

سلہ یہ بتیسویں حدیث ہے اور اسکا ہر راوی امام جزری سے حضرت علی تک یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو دیکھا کہ وہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔
نزد احناف وتر کے سوا اور نماز وں میں قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں البتہ نوازل میں ثابت ہے اسکی تحقیق آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الھادی غفر لہ

محمد بن شاپور ورأيته يقنت فى صلوة الصبح اخبرنا[١٥] ابو المبارك
عبد العزيز بن محمد بن منصور ورأيته يقنت فى صلوة الصبح اخبرنا[١٦]
ابو مسعود سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان ورأيته يقنت الخ
اخبرنا[١٧] ابو صالح احمد بن عبد الملك النيسابوري ورأيته يقنت الخ حدثنا[١٨]
ابو الحارث محمد بن عبد الرحيم بن الحسن بن سليمان ورأيته يقنت الخ
حدثنا[١٩] ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن حمويه ورأيته يقنت الخ
ثم سمعت[٢٠] السيد ابا جعفر محمد عبد الله بن على بن عبد الله بن الحسن
ابن على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه ورأيته يقنت الخ يقول[٢١]
صليت خلف ابى عمران ورأيته يقنت فى الركعة الثانية من صلوة الصبح
وحدثنى[٢٢] ان اباه كان يفعل ذلك قال حدثنى[٢٣] ابى وقد رأى اباه عليا
يفعل ذلك ثم حدثنى[٢٤] ابى عبد الله بن الحسن ان اباه كان يفعل ذلك
ثم حدثنى[٢٥] ابى الحسن بن على وكان يذكر عن[٢٦] ابيه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يدع القنوت فى الركعة
الثانية من صلوة الصبح حتى توفى صلى الله عليه وسلم
هذا حديث غريب بهذا السياق وهذا

الاسناد وله[له] شاهد من حديث انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يقنت فى الصبح حتى فارق الدنيا رواه الحاكم فى الاربعين الكبرى له وقال حديث صحيح انتهى قال الجامع المسكين هذا الحديث وغيره من الاحاديث الواردة فى قنوته صلى الله عليه وسلم فى الفجر وغيره كلها محمولة على قنوت النوازل قال العلامة القارى فى شرح مسند الامام الاعظم واما ما رواه الدار قطنى وغيره عن انس رضى الله تعالى عنه ما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت فى الصبح حتى فارق الدنيا فمعارض بان شبابة روى عن قيس بن ربيع عن عاصم بن سليمان قال قلنا لانس بن مالك ان قوما يزعمون ان

[له] امام جزری رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کا شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپنے وفات پائی اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب اربعین کبری میں روایت کی ہے اھ بندہ مسکین کہتا ہے کہ یہ حدیث اور اسکے سوا اور جتنی احادیث نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے متعلق وارد ہیں وہ سب کی سب قنوت نوازل پر محمول ہیں علامہ علی قاری نے شرح مسند امام اعظم میں فرمایا ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ جسکو دار قطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ انس رضی اللہ عنہ کی دوسری ایک حدیث کی معارض ہے جسکو شبابہ نے قیس سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک جماعت اسبات کا زعم کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے میں حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ماہ قنوت پڑھی

بقیہ بر صفحہ (٦٢٠)

النبی لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم شھرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاء المشرکین وروی
الطبرانی عن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس شھرین فلم یقنت
فی صلوٰۃ الغدوۃ اھ وقال شیخ مشائخنا العلامۃ عابد السندی
فی شرحہ لمسند الامام الاعظم واما ما فی البخاری عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالٰے عنہ انہ کان یقنت فی الرکعۃ الاخرۃ من
صلوٰۃ الصبح بعد ما یقول سمع اللہ الخ فیدعو للمؤمنین ویلعن
الکفار فمحمول علی قنوت النوازل کما اختارہ بعض اھل
الحدیث انہ علیہ السلام لم یزل یقنت فی النوازل وھو وجہ
ظاھر للجمع بین الروایات ویدل علیہ ما اخبرہ ابن حبان بسند

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۹) جس میں قبائل مشرکین پر بد دعا فرماتے تھے۔ اور طبرانی نے غالب بن فرقد طحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو ماہ رہا لیکن انہوں نے صبح میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ اور علامہ عابد سندی شرح مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صبح کی دوسری رکعت میں سمع اللہ کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور اس میں مومنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے تھے وہ قنوت نوازل پر محمول ہے جیسا کہ بعض محدثین نے اختیار کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوازل میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے اور روایات میں تطبیق دینے کے لئے یہ وجہ ظاہر ہے۔ اور ابن حبان کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے جسکو انہوں نے سند صحیح کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا یا بددعا کرتے تو پڑھتے تھے انتہی مختصراً۔ پس حاصل یہ ہے کہ ہمارے پاس نماز صبح میں دائماً قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ سوا اور ترکے مگر نازلہ کے وقت نماز فجر میں

بقیہ حاشیہ صفحہ (۶۲۱) پر

صحیح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقنت فی صلوٰة الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم انتہی مختصرا فالحاصل ان القنوت لم یثبت عندنا دائما فی صلوٰة الصبح الا فی الوتر الا فی النوازل فانه یشرع القنوت فی الفجر وغیره کما ثبت من الروایات الصحیحة وقد اوردتها وبحثت علی هذه المسئلة وبسطتها فی الدرر الساطعة فی المسائل النافعة وفی رسالة القنوت فی النوازل

ثبت

۲۳

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث والثلثون المسلسل بقرأة اٰیة الکرسی عند النوم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۹) واسطے ہیں۔

اخبرنی العلامة الشیخ عبد الباری اخبرنی مولانا السید علی ظاهر الوتری انا الشیخ عبد الغنی عن الشیخ محمد عابد عن صالح الفلانی عن محمد بن سنة عن مولای الشریف محمد بن عبد الله عن النور علی الزیادی عن السید یوسف بن عبد الله الارمیونی عن الجلال السیوطی عن التقی بن فهد عن الامام الجزری اخبرنا الامام العالم المحدث الکبیر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۰) بیشک مشروع ہے۔ اور میں نے اس مسئلہ کو درر ساطعہ اور رسالہ قنوت فی النوازل میں خوب شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے جسکا جی چاہے وہاں دیکھے ۱۲

سلسلہ تینتیسویں حدیث ہے اس میں سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا سلسلہ مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو المظفر یوسف بن محمد السرمری الحنبلی رحمہ اللہ تعالی مشافهة منه
لی بمنزله من المدرسة الحنبلیة داخل دمشق المحروسة فی الثالث
عشر من ذی الحجة سنة ست وستین وسبع مائة انا[14] ابو الثناء
محمود بن محمد الدقوقی انا[15] ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابی الجیش
البغدادی انا[16] ابو محمد یوسف ابن الامام ابی الفرج عبد الرحمن
ابن علی بن الجوزی البکری انا[17] والدی انا[18] محمد بن ناصر الحافظ انا[19]
محمد بن علی بن میمون انا[20] محمد بن علی العلوی حدثنا[21] محمد بن عبد اللہ
ابن المطلب ثنا[22] عبد اللہ بن ابی سفیان القرشی ثنا[23] ابراهیم بن
عمر السکسکی ثنا[24] محمد بن شعیب بن شابور حدثنی[25] عثمان بن ابی العاتکة
الهلالی عن[26] علی بن یزید انه اخبره[27] ان ابا عبد الرحمن القاسم بن عبد الرحمن
اخبره عن[28] ابی امامة[51] الباهلی انه سمع[29] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنه
یقول ما اری رجلا ادرک عقله الاسلام او ولد فی الاسلام یبیت

---

[51] ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان عاقل کو یا فرمایا کہ جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اسکو شب میں آیۃ الکرسی پڑھے بغیر سونا مناسب نہیں سمجھتا ہوں پھر فرمایا کہ اگر تم جان لیتے کہ وہ آیت کیا چیز ہے یا فرمایا کہ اسکے پڑھنے میں کیا فائدہ ہے تو کسی حال میں اسکا پڑھنا ترک نہ کرتے تحقیق مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد میں نے کبھی اسکا پڑھنا ترک نہیں کیا اسناد جید

بقیہ بر صفحہ (٦٢٣)

ليلة حتى يقرأ هذه الآية الله لا اله الا هو الحي القيوم الى اخرها

ثم قال لو تعلمون ما هي او قال ما فيها لما تركتموها على حال ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم اخبرني قال "اعطيت آية الكرسي من كنز

تحت العرش ولم يؤتها نبي كان قبلي" قال علي فما بت

ليلة قط منذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقرأها وانا تركتها

منذ سمعت هذا الخبر من نبيكم صلى الله عليه وسلم قال ابو امامة ما تركت قرأتها منذ سمعت

هذا من علي رضي الله عنه قال القاسم وانا ما تركت قرأتها كل ليلة منذ

حدثني ابو امامة بفضلها حتى الآن قال علي بن يزيد واخبرك

اني ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ حدثني القاسم بفضلها قال

ابن ابي العاتكة وانا فما تركت قراءتها في كل ليلة منذ بلغني فضل

قرأتها قال ابن شابور وانا ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ بلغني

فضل قرأتها قال ابراهيم وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا

الحديث قال عبد الله بن ابي سفيان وانا فما تركت قرأتها منذ كتبت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۲) تک اسکو نہ پڑھ لیا ہرگز نہ سویا۔ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت علی سے یہ سنا اسکا پڑھنا نہ چھوڑا۔ اسی طرح اس کا ہر راوی کہتا ہے حتی کہ میرے شیخ مولانا عبد الباری تک یہ سند پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ۔

هذا الحديث فی فضل قرأتها قال ابن المطلب وانا بحمد الله فما ترکت
قرأتها منذ کتبت هذا الحدیث قال العلوی وما ترکت قرأتها فی
کل لیلة قبل المنام وفی دبر کل صلوة مفروضة منذ بلغنی فضل قرأتها
ثم ابن میمون وما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث واقرأها بعد
کل صلوة ثم ابن ناصر ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم عبد الرحمن
بن الجوزی وانا ما ترکت قرأتها عقیب الصلوات منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم ابو محمد ولده وانا ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم عبد الصمد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث
ثم ابو الثناء وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم الامام
السهری وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال الجزری
وانا فما ترکت قرأتها کل لیلة منذ بلغنی هذا الحدیث ولا ترکت
قرأتها عقیب الصلوات المکتوبات منذ بلغنی حدیث فضلها قال
ابن فهد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السیوطی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السید الارمیونی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال علی الزیادی و

انا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال مولاي الشريف وانا ما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد بن سنة وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال الفلاني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد عابد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال الشيخ عبد الغني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال الوتري واما انا فما تركت قرأتها غالبا عقيب المكتوبات وعند ارادة النوم منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشيخ عبد الباري واني بحمد الله كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت بعده قلت واني بحمد الله تعالى كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت بعده قال الجزري في اسنى المطالب (حديث) صالح الاسناد رواه ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد حسن ولفظه ما ارى احدا يعقل دخل في الاسلام فينام حتى يقرأها وروى نحوه ابن مردويه في تفسيره من حديث علي رضي الله عنه

ايضا من حديث المغيرة ابن شعبة وجابر وأما حديث قرأتها عقيب الصلوات المكتوبة فاخبرنا به الحسن ابن احمد بن هلال الدقاق مشافهة عن علي بن احمد المقدسي اخبرنا ابو المكارم اللبان في كتابه اخبرنا ابو علي الحداد اخبرنا ابو نعيم الحافظ اخبرنا ابو الشيخ ابن حبان حدثنا الوليد ثنا محمد بن الحسين بن يونس ثنا كثير بن يحيى ثنا حفص بن عمر الرقاشي حدثنا عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علي ابن ابي طالب عن ابيه عن جده الحسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ آية الكرسي في دبر الصلوة المكتوبة كان في ذمة الله الى الصلوة الاخرى (واخبرنا) ابو علي الحسن بن حبل الصالحي فيما قرئ عليه واجازنيه اخبرنا علي بن احمد كذلك اخبرنا محمد بن ابي زيد في كتابه اخبرنا محمود ابن اسمعيل الصيرفي اخبرنا احمد بن محمد بن فاذشاه انا سليمان ابن احمد الحافظ ثنا محمد بن الحسن بن كيسان ثنا الحسين بن بشر الطرسوسي عن محمد بن حمير عن محمد بن زياد الالهاني عن ابي

سلہ جو شخص نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں رہتا ہے ۱۲

امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ آية الكرسی
دبر كل صلوة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت[٥١]
هذا حديث حسن صحيح الاسناد رواه الطبرانی فی معجمه وابن مردويه فی تفسيره من هذا الطريق ورواه النسائی فی اليوم والليلة عن الحسين بن بشر به واخرجه ابن حبان فی صحيحه من طريق محمد بن حمير وهو الحمصی من رجال البخاری عن محمد بن زياد الالهانی الحمصی وهو ايضا من رجال البخاری وهذا اسناد علی شرط البخاری ـ والعجب من ابن الجوزی كيف ادخله فی كتاب الموضوعات انتهی ـ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ ﷺ تک	## الحديث الرابع والثلثون[٥٢] المسلسل بالسماع فی يوم العيد	(٢٣) یا (٢٥) واسطے ہیں ـ

٣٤

حدثنی الحافظ المحدث الشيخ شعيب المغربی بمكة المكرمة فی يوم عيد الفطر

[٥١] دوسری حدیث میں اس طرح آیا ہے جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے اسکو داخل جنت ہونے کیلئے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ
[٥٢] یہ چونتیسویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عید کے روز سنا اسی طرح یہ سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے روز سنی ہے ـ الحمد للہ میں نے بھی اسکو متعدد اشیاخ سے عید کے روز سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ـ

ح وسمعت العلامة سُلیم البشری کذلک ح وسمعت احمد منلا کذلک عن الامیر الصغیر عن والدہ عن علی العدوی عن محمد عقیلة عن حسن العجیمی عن البابلی ح وحدثنی العلامة المحدث الحبیب حسین فی یوم عید الفطر ح واجازنی بہ العلامة ابو الفیض الصدیقی فی یوم عید الاضحی قالا سمعناہ من العلامة محمد بن الفاسی فی یوم عید عن محمد بن علی الحبشی المصری عن محمد السلولی العثمانی عن محمد صالح البخاری عن رفیع الدین فی یوم عید عن محمد بن عبد اللہ فی یوم عید عن البصری مثلہ عن البابلی عن سالم السنہوری عن الشمس محمد العلقمی عن الجلال السیوطی انا بہ ابو عبد اللہ بن مقبل الحلبی عن محمد بن احمد المقدسی عن ابی الحسن بن البخاری عن ابی حفص ابن طبرزد انا ابو المواهب ابن ملوک سماعا فی یوم عید انا القاضی ابو الطیب الطبری فی یوم عید انا ابو احمد ابن الغطریف بجرجان فی یوم عید ح وقد سمعتہ کذلک عن العلامة الفقیہ محمد عبد الحق النقشبندی فی یوم عید عن مولانا قطب الدین عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزیز عن والدہ ح شافہنی ابو طاہر ان لم یکن فی یوم عید

فعلا فاجازة عن احمد النخلي ان لم يكن فعلا بيوم عيد فاجازة ثم
سمعت محمد البابلي بالمسجد الحرام في يوم عيد الفطر عن ابي النجا
سالم السنهوري عن محمد العلقمي عن الجلال السيوطي انا الحافظ
تقي الدين محمد الهاشمي سماعا عليه في يوم الفطر بين الصلوة والخطبة
انا الحافظ ابو حامد محمد سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا ابو عبد الله
محمد الانصاري سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا الحافظ ابو عمرو عثمان
النوزري سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا ابو الحسن علي الجميزي سماعا
عليه في يوم عيد فطر انا الحافظ ابو طاهر السلفي سماعا عليه في يوم
عيد انا ابو محمد عبيد الله بن علي بن الابنوسي ببغداد في يوم عيد
اضحى انا القاضي ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا ابو احمد بن الغطريف
جرجاني في يوم عيد انا ابن ناهب الوراق في يوم عيد ثم انا ابو عبد الله
احمد بن محمد في يوم عيد نا ابن جريج في يوم عيد ثنا عطاء بن رباح
في يوم عيد ثم نا ابن عباس رضي الله تعالى عنهما في يوم عيد قال شهدت
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عيد فطر او اضحى فلما فرغ

---

۱ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحی کے موقعہ پر نماز عید کے لئے حاضر ہوا۔ بقیہ بر صفحہ آئندہ

من الصلوٰة اقبل علینا بوجهه فقال "ایها الناس قد اصبتم خیرا فمن
احب ان ینصرف فلینصرف ومن احب ان یقیم حتی یسمع
الخطبة فلیقم" قال السیوطی غریب بهذا السیاق وفی اسناده مقال
وقد اخرجه ابو داؤد وابن ماجه والنسائی من حدیث الفضل بن موسی
الشیبانی عن ابن جریج عن عطاء نحوه ولفظ ابن ماجة وصلی[۱]
بنا العید ثم قال قد قضینا الصلوٰة فمن احب ان یجلس للخطبة
فلیجلس ومن احب ان یذهب فلیذهب - وللحدیث طرق
اخر مسلسلة من حدیث سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنه وفیها
ضعف شدید قاله ابن الطیب وخرجه الحاکم من حدیث یوسف
وقال انه صحیح علی شرطهما والدیلمی ایضا فی مسنده مسلسلا قاله ایضا
ابن الطیب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ لوگو تم نے بھلائی کو حاصل کر لیا پس اب جو جانا چاہے جائے اور جو سماعت خطبہ کے لئے ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہرے ۱۲

[۱] ابن ماجہ کی روایت میں اسطرح وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز عید پڑھانے کے بعد فرمایا کہ ہم نے نماز قرار اکر لی پس اب جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے جائے ۱۲

محمد عبد الهادی غفر الله ذنوبه

عـ ٣٥

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھبیس[٢٦] واسطے ہیں۔

الحدیث[١] الخامس والثلثون[٣٥] المسلسل بالسماع فی یوم عاشورا

سمعت[١] الحافظ العلامة المحدث الشیخ شعیب المغربی فی یوم عاشوراء ثم سمعت[٢] السید علی البیلاوی المصری فی یوم عاشوراء ثم سمعت[٣] الامیر الصغیر فی یوم عاشوراء ثم سمعت[٤] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ح وسمعت[١] العلامة الامام بالمسجد الحرام مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکة المکرمة مولانا صالح کمال والعلامة[٢] الفهامة مولانا المحدث ابا الخیر الشیخ احمد جمال المکیین فی یوم عاشوراء قالا سمعنا[٢] السید علی طاهر الوتری یوم عاشوراء ثم سمعت[٣] احمد منة الله المصری یوم عاشوراء ثم سمعت[٤] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ثم سمعت[٥] عن الشیخ ابی الحسن علی السقاط یوم عاشوراء سمعت[٦] الشیخ محمد الزرقانی یوم عاشوراء ح والبیلاوی[٢] ایضا عن[٣] ابراهیم السقا یوم عاشوراء عن[٤] الشیخ مصطفی المبلط یوم عاشوراء عن[٥] محمد

---

[١] یہ ۳۵ ویں حدیث ہے۔ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عاشوراء کے روز سنا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور بحمد اللہ میں نے بھی اسکو کئی شیخ سے بروز عاشوراء سنا ۱۴۱۱ھ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

الزرقانی یوم عاشوراء سمعت[6] والدی الشیخ عبد الباقی یوم عاشوراء
سمعت[7] الشیخ علی الاجہوری یوم عاشوراء سمعت[8] الشیخ سالم السنہوری
یوم عاشوراء سمعت[9] الامام النجم الغیطی یوم عاشوراء سمعت[10]
امین الدین محمد بن ابی الجواد بن النجار یوم عاشوراء سمعت[11]
فخر الدین محمد السیوطی یوم عاشوراء بقراءۃ عثمان الدیمی سمعت[12]
ابا الفرج ابن الشیخہ یوم عاشوراء سمعت[13] ابا الحسن علی بن اسمعیل بن قریش فی یوم
عاشوراء سمعت[14] عبد العظیم المنذری یوم عاشوراء سمعت[15] عن ابی حفص عمر بن
طبرزد یوم عاشوراء سمعت[16] عن ابی بکر محمد بن عبد الباقی الانصاری یوم عاشوراء
انبانا[17] ابو محمد علی بن الحسن الجوہری یوم عاشوراء انبانا[18] ابو الحسن
علی بن محمد بن احمد بن کیسان یوم عاشوراء انبانا[19] یوسف بن یعقوب
القاضی یوم عاشوراء انبانا[20] ابو الربیع یوم عاشوراء انبانا[21] حماد بن
زید یوم عاشوراء عن[22] غیلان بن جریر یوم عاشوراء عن[23] عبد اللہ
ابن معبد الزمانی بالمیم یوم عاشوراء عن[24] ابی قتادۃ قال ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال "صیام یوم عاشوراء انی احتسب
علی اللہ عز وجل ان یکفر السنۃ التی قبلہا" ہذا حدیث صحیح

سلہ یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز عاشورہ کے روزے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائینگے۔ گناہوں سے مراد

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

انفرد به مسلم وقال كل واحد من الرواة سمعته في يوم عاشوراء قلت والمراد بالذنوب الصغائر لان الكبيرة لا يكفرها الا التوبة وان لم يكن الصغائر يرجى التخفيف من الكبائر كذا قاله الامام النووي في شرح مسلم

۳۶

الحديث السادس[۵] والثلاثون[۳۶] المسلسل بالسادة الاشراف في غالبه وهي اربعون حديثا بسند واحد

کئی سندیں مجھ سے رسول اللہ صلعم تک

تخریج ص ۱۳۱) سے آخر تک

اروبه عن[۱] العلامة الحبيب حسين بن السيد محمد الحبشي عن[۲] والده عن[۳] السيد طاهر بن حسين بن طاهر عن[۴] السيد عبد الرحمن ابن علوي مولى البطيحاء عن[۵] السيد عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه عن[۶] الشيخ ابراهيم الكردي انا[۷] الامام زين العابدين بن عبد القادر الطبري عن[۸] والده محي الدين عبد القادر بن محمد بن يحيى عن[۹] جده يحيى بن مكرم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صغیرہ ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ سوا توبہ کے نہیں بخشے جاتے اور اگر صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہ ہوں کے عذاب میں تخفیف ہونیکی امید ہے۔ امام نووی رح نے شرح مسلم میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[۵] یہ ۳۶ ویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے اکثر راوی سادات ہیں یعنی ایک سید دوسرے سید سے راوی ہے اور یہ ایک ہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ابن محمد محب الدین الاخیر بن محمد رضی الدین الاخیر بن محمد محب الدین
الاوسط بن شهاب الدین احمد بن رضی الدین الکبیر عن[10] جد الامحب
الاخیر عن[11] عم ابیہ الامام ابی الیمن محمد عن[12] ابیہ الشہاب احمد عن[13]
ابیہ الامام رضی الدین ابراهیم بن محمد بن ابراهیم بن ابی بکر بن محمد بن
ابراهیم بن ابی بکر بن علی بن فارس الحسنی الطبری المکی قال[14] انا به الثقة الصدوق
ابو القاسم عبد الرحمن بن ابی حرمی المکی فی الحرم الشریف قال[15] انا به السید شرف
نقیبة السادة بحلب فخر الدین ابو جعفر احمد بن محمد بن جعفر الحسینی قال[16] انا بها
الامام الاوحد سراج الدین محمد بن علی بن یاسر الانصاری قال[17] حدثنا
بها السید الاطهر نقیبة السادة ببلخ شرف الدین ابو محمد الحسن بن
علی بن الحسن بن عبید الله بن علی بن الحسن بن الحسین بن جعفر الحجة بن
عبد الله بن الحسین الاصغر بن علی زین العابدین بن الحسین السبط
ابن علی کرم الله وجهه ورضی عنهم قال حدثنا[18] والدی علی یعنی ابن ابی
طالب سنه ۶۲ حدثنی[19] والدی ابو طالب الحسن النقیب سنه ۲۲[20] حدثنی
والدی عبید الله[21] ثنی والدی محمد[22] ثنی والدی عبید الله ثنی[23]
والدی علی[24] ثنی والدی الحسن[25] ثنی والدی الحسین وهو اول من دخل

بلخ قـ ثنی [26] والدی جعفر الملقب بالحجة ثنی [27] والدی عبد الله هو الاعرج

ثنی [28] والدی الحسین الاصغر ثنی [29] والدی علی زین العابدین قال ثنی [30]

والدی الشهید احد الریحانتین الحسین قـ حدثنی [31] والدی امیر المؤمنین

علی بن ابی طالب کرم الله وجهہ قـ قـ رسول الله صلی الله علیہ وسلم

"لیس الخبر کالمعائنة" [51] وبهذا الاسناد قال "الحرب

خدعة" [52] وبه الیه قـ "المسلم مرآة المسلم" [53] وبه الیه قـ "المستشار

مؤتمن" [54] وبه الیه قـ "الدال علی الخیر کفاعلہ" [55] وبه الیه

قال "استعینوا علی الحوائج بالکتمان" [56] وبه الیه قال

"اتقوا النار ولو بشق تمرة" [57] وبه الیه قـ "الدنیا سجن

المؤمن وجنة الکافر" [58] وبه الیه قـ "الحیاء خیر کلہ" [59]

٥١ سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی کی جیسی نہیں ہو سکتی یعنے دیکھی ہوئی چیز پر جسقدر یقین ہوتا ہے اسقدر یقین سنی ہوئی بات پر نہیں ہوتا مثل مشہور ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ ٭ مگر بعض خبریں اس سے مستثنیٰ ہیں ۱۲ ٥٢ جنگ مکر ہے ۱۲ ٥٣ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آئے تو دوسروں کے روبرو اسکو ظاہر نکرے بلکہ صرف اسی شخص پر ظاہر کرے کہ جس میں وہ عیب نظر آیا ہے یہی صفت آئینہ کی ہے کہ جسکے چہرہ میں کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے وہ عیب فقط اسی پر ظاہر کرتا ہے ہر مسلمان اس صفت کو اختیار کرنا چاہیے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ مثال اور خوب نصیحت ہے حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو اسپر عمل نصیب فرمائے ۱۲ ٥٤ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے یعنے کوئی شخص جب کسی سے مشورہ لینا چاہتا تو اس سے اپنی مخفی باتیں اور دلی بھید ظاہر کرتا ہے پس مستشار کو چاہیئے کہ اسکی باتوں کو بطور امانة محفوظ رکھے یعنے کسی دوسرے پر ظاہر نکرے ۱۲ ٥٥ نیک کام کیجانب رہنمائی کرنیوالا اسکے کرنیوالے کے مانند ہے یعنے اس رہنمائی کرنے والیکو بھی اس نیک عمل کا ثواب ملیگا ۱۲ ٥٦ اپنی حاجتوں کے برآنے کے لئے پوشیدگی سے مدد لو ۱۲ ٥٧ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی یعنے زیادہ خیرات نکرسکو تو کوئی حقیر اور قلیل چیز مثلاً کھجور کا ٹکڑا ہی سہی راہ خدا میں دیکر اپنے کو عذاب جہنم سے بچاؤ۔ اس حدیث سے صدقہ وخیرات کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ ٥٨ دنیا مومن کے لئے قیدخانہ اور کافر کیلئے جنت ہے ۱۲ ٥٩ حیا سب کی سب اچھی ہے ۱۲

وبہ الیہ قم "عدة[10] المؤمن كاخذ الكف" وبہ الیہ قم "لا يحل[11] لمؤمن ان يهجر اخاه فوق ثلاثة ايام" وبہ الیہ قم "ليس[12] منا من غشنا" وبہ الیہ قم "ما[13] قل وكفى خير مما كثر والهى" وبہ الیہ قم "الراجع[14] فى هبته كالراجع فى قيئه" وبہ الیہ قم "البلاء[15] مؤكل بالمنطق" وبہ الیہ قم "الناس[16] كاسنان المشط" وبہ الیہ قم "الغنى[17] غنى النفس" وبہ الیہ قم "السعيد[18] من وعظ بغيره" وبہ الیہ قم "ان من[19] الشعر لحكمة وان من البيان لسحرا" وبہ الیہ قم "عفو[20] الملوك ابقاء للملك" وبہ الیہ قم "المرء[21] مع من احب" وبہ الیہ قم "ما هلك[22] امرء

ف۱۰ مومن کا وعدہ گویا ہاتھ پکڑ لینا ہے ۱۲ ف۱۱ کسی مومن کو اپنے مومن بھائی سے تین روز سے زیادہ (کینہ کے ساتھ) جدا رہنا حلال نہیں ۱۲ ف۱۲ جسنے ہمکو دھوکہ دیا وہ ہم سے نہیں ہے ۱۲ ف۱۳ لہو یعنے کھیل میں ڈالنے والی بہت چیز سے کفایت کرنیوالی تھوڑی چیز بہتر ہے ۱۲ ف۱۴ کسیکو دیدی ہوئی چیز واپس لینے والا گویا اپنی قے کی ہوئی چیز واپس نگلتا ہے ۱۲ ف۱۵ بلا باتوں کے سپرد کی گئی ہے یعنے زیادہ باتیں کرنیوالے کی زبان سے غالباً ایسی باتیں نکلجاتی ہیں جو وبال جان ہوتی ہیں لہذا زبان کی حفاظت ضرور ہے ف۱۶ لوگ گویا کنگھی کے دانت ہیں ف۱۷ توانگری دل کی توانگری ہے ف۱۸ نیک بخت وہ ہے جو غیر کی حالت سے عبرت و نصیحت اختیار کرے ف۱۹ بیشک بعض شعر حکمت اور بیشک بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں ۱۲ ف۲۰ بادشاہوں کی بخشش ملک قائم رہنے کا باعث ہے ۱۲ ف۲۱ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہیگا اسکی تشریح سولھویں مسلسل حدیث کے حاشیہ میں گزر چکی ہے ۱۲ ف۲۲ اپنی قدر کو پہچاننے والا ہلاک نہیں ہوتا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

عرف قدرہ" وبہ الیہ ۲ قہ "الولد للفراش وللعاہر الحجر[۲۳]" و
بہ الیہ قہ "الید العلیا خیر من الید السفلیٰ[۲۴]" وبہ الیہ قہ "لا یشکر
اللہ من لا یشکر الناس[۲۵]" وبہ الیہ قہ "حبک الشیئ یعمی ویصم[۲۶]"
وبہ الیہ قہ "جبلت القلوب علی حب من احسن الیہا وبغض
من اساء علیہا[۲۷]" وبہ الیہ قہ "التائب من الذنب کمن
لا ذنب لہ[۲۸]" وبہ الیہ قہ "الشاہد یری ما لا یری الغائب[۲۹]"
وبہ الیہ قہ "اذا جاء کم کریم قوم فاکرموہ[۳۰]" "الیمین الفاجرۃ[۳۱]
تدع الدیار بلاقع" وبہ الیہ قہ "من قتل دون مالہ فہو شہید[۳۲]"

۵۲۳ بچہ عورت کو ملیگا اور زانی کو پتھر۔ یعنے سنگسار۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسکو خاک پتھر ملیگا یعنے کچھ نہ ملیگا ۱۲ ۵۲۴ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنے صدقہ وغیرہ دینے کے وقت دینے والے کا ہاتھ بلند اور لینے والے کا پست ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اس حدیث میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے ۱۲ ۵۲۵ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر نہیں کرتا یا یہ معنی کہ لوگوں کا ناشکر در حقیقت اللہ تعالیٰ کا ناشکر ہے ۱۲ ۵۲۶ کسی چیز کی تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے یعنے کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ شخص اس چیز کے عیوب کو نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ بلکہ اسکے عیب اسکو ہنر دکھائی دیتے ہیں حتی کہ اگر کوئی شخص اسکے عیوب جتلائے بھی تو وہ نہیں سنتا ۱۲ ۵۲۷ لوگوں کے قلوب احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت پر مجبول ہیں یعنے انسان کی یہ فطرتی بات ہے کہ بلا ساختہ دل میں احسان کرنے والے کی محبت اور بدی کرنے والے سے بغض پیدا ہوتا ہے ۱۲ ۵۲۸ گناہ سے توبہ کرنے والا گویا گناہ کیا ہی نہیں ۱۲ ۵۲۹ حاضر شخص وہ چیز دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھتا ۱۲ ۵۳۰ کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آجائے تو تم اسکا اکرام کرو ۱۲ ۵۳۱ جھوٹی قسم ملک کو ویران اور تباہ کر دیتی ہے یعنے باعث فقر ہوتی ہے اور اس سے رزق کی برکت جاتی اور ملک خیر سے خالی ہو جاتا اور جمعیت و اتفاق میں خلل پڑ جاتا ہے ۱۲ ۵۳۲ جو شخص اپنے مال کے پاس یعنے اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے

وبہ الیہ قہ "الاعمال بالنیة[۵۳۳]" وبہ الیہ قہ "سید القوم خادمهم[۵۳۴]"
وبہ الیہ قہ "خیر الامور اوسطها[۵۳۵]" وبہ الیہ قہ "اللهم بارک لامتی[۵۳۶]
فی بکورها یوم الخمیس" وبہ الیہ قہ "کاد الفقر ان یکون کفرا[۵۳۷]"
وبہ الیہ قہ "السفر قطعة من العذاب[۵۳۸]" وبہ الیہ قہ "المجالس[۵۳۹]
بالامانة" وبہ الیہ قہ "خیر الزاد التقوی[۵۴۰]" فهذه اربعون
حدیثا بسند واحد وغالب متونها من الاحادیث الشهیرة التی
هی من جوامع کلم خیر البریة واسناده ظاهر علیه لوائح الصدق
والقبول واللہ تعالی اعلم۔

۵۳۳ اعمال نیت کے ساتھ ہیں۔ یعنے عملوں کا دارمدار نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہے تو عمل اچھا ہے ورنہ برا ۱۲ ۵۳۴ قوم کا سردار انکا خادم ہے ۱۲ ۵۳۵ درمیانی کام اچھے ہیں یعنے افراط و تفریط سے جو کام بچے ہوئے ہوں وہ بہتر ہیں۔ سبحان اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہترین میزان ہمکو دیدی کہ جس سے بہت امور اختلافیہ نہایت آسانی کے ساتھ انفصال پا سکتے ہیں۔ قول باری عزاسمہ (وابتغ بین ذلک سبیلا) اسی کی تائید کرتا ہے ۱۲ ۵۳۶ اے میرے اللہ میری امت کو انکے صبح کے اوقات میں پنجشنبہ کے روز برکت عطا فرما ۱۲ ۵۳۷ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہو جائے ۱۲ ۵۳۸ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ۵۳۹ مجلسیں امانة کے ساتھ ہیں ۱۲ ۵۴۰ بہترین توشہ سوال سے بچنا ہے۔ یعنے سفر میں زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بہتر زاد راہ یہ ہے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے۔ بعض حضرات جو لوگوں سے مانگ کر حج وغیرہ کا سفر کرتے ہیں اس حدیث شریف سے اسکی قباحت ثابت ہوتی ہے۔ یہ چالیس صحیح حدیثیں ایک ہی سند سے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم سے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

کتبہٗ محمد فیاض خان غفر اللہ لہٗ

۳۷

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۳ واسطے ہیں

الحدیث السابع والثلثون المسلسل بالسادة الحنفیة رحمہم اللہ تعالی الی الامام الھمام نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

فاقول ارویہ عن العلامۃ الشیخ اسعد الدھان الحنفی عن الحسین الجسر الطرابلسی الحنفی عن علاء الدین عابدین الحنفی عن ابیہ محمد امین عابدین الحنفی صاحب رد المحتار وارویہ ایضا عن ابی الفیض عبد الستار الحنفی عن الشیخ ادریس الحنفی عن محمد امین ابن عابدین صاحب رد المحتار عن ابی الفضل محمد شاکر الحنفی عن فقیہ الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن المفتی علاء الدین الحصکفی الحنفی عن خیر الدین الرملی الحنفی عن محمد بن السراج الحانوتی الحنفی عن احمد بن یونس الشھیر بابن الشلبی الحنفی عن ابراھیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن امین الدین یحیی بن محمد الاقصرائی الحنفی عن

---

۵۱ یہ سینتیسویں حدیث ہے۔ مجھ سے حضرت امام اعظم حنفی رحمۃ اللہ علیہ تک اسکا ہر راوی حنفی ہے ۱۲

۵۲ بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدۃ ۱۲ رد المحتار۔ محمد عبد الباری کان اللہ لہ الاباد

محمد بن محمد البخاري الحنفي عن[١٤] حافظ الدين محمد بن محمد الطاهر الحنفي
عن[١٥] صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود الحنفي عن[١٦] جده تاج
الشريعة محمود الحنفي عن[١٧] والده صدر الشريعة احمد الحنفي عن[١٨]
ابيه جمال الدين عبيد الله بن ابراهيم المحبوبي الحنفي عن[١٩] محمد
ابن ابي بكر البخاري الحنفي عن[٢٠] شمس الائمة ابي بكر بن محمد الزرنجري
الحنفي عن[٢١] شمس الائمة عبد العزيز بن احمد الحلواني[ف١] الحنفي عن[٢٢] القاضي
ابي علي الحسين النسفي الحنفي عن[٢٣] ابي بكر محمد بن الفضل البخاري
الحنفي عن[٢٤] عبد الله بن محمد الحارثي الحنفي عن[٢٥] ابي حفص محمد
البخاري الحنفي عن[٢٦] والده ابي حفص الكبير احمد بن حفص الحنفي
عن[٢٧] الامام الرباني محمد بن الحسن الشيباني الحنفي عن[٢٨] الامام الهمام
سراج الله الملك العلام امام الائمة وسلطان هذه الامة ابي
حنيفة النعمان بن ثابت رضي الله تعالى عنه امام كل حنفي عن[٢٩]

ف١ الحلواني - اتفقوا على انه نسبة الى بيع الحلواء واما النسبة الى حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفي ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال - بفتح الحاء المهملة وبالهمزة في آخره وبفتح الحاء وآخره نون - وبضم الحاء مع النون يشير اليه كلام صاحب القاموس في القاموس والحلوان ايضا مصدر من الحلواء انتهى مختصرا ملخصا من مقدمة عمدة الرعاية
محمد عبد الباري غفر الله له

سلیمان ۱۲ مسلم ف

حماد[۳۰] عن ابراهيم النخعي عن علقمة[۳۱] بن مرثد عن عبد الله[ف] بن بريدة عن ابيه[۳۲] قال - كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بعث جيشا او سرية اوصى الى صاحبها بتقوى الله في نفسه خاصة واوصى لمن معه من المسلمين خيرا ثم قال اغزوا بسم الله وفي سبيل الله وقاتلوا من كفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا واذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم الى ثلث خصال فايتهن ما اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى التحول عن دارهم الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فان ابوا ان

ف حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی لشکر کو بغرض جہاد ہمراہ لیجاتے یا کسی صحابی کے ساتھ روانہ فرماتے تو افسر لشکر کو خاص طور پر تقوی کی اور باقی لشکریوں کو بھلائی کی وصیت فرماتے۔ پھر ارشاد فرماتے کہ جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اسکی راہ میں۔ اور قتال کرو تم کفار سے جنگ کرو اور چوری نکرو (یا خیانت نکرو) اور بیوفائی مت کرو اور مثلہ مت کرو اور کم سن بچوں کو قتل مت کرو۔ اور جب مشرکین میں سے تمہارا کوئی دشمن تجھکو ملجائے تو انکو تین باتوں سے ایک بات کی دعوت دے اگر انمیں سے کسی ایک بات کو مان لیں تو تو ان سے اپنا ہاتھ روکدے۔ پھر انکو اسلام کیطرف دعوت دے اگر قبول کرلیں تو ان سے ہاتھ روکلے۔ پھر انکو اپنے دار الحرب سے دار مہاجرین کی طرف منتقل ہونیکا حکم کر اور انہیں خبر دیدے کہ اس صورت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري
عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم
في الغنيمة والفيئ شيئ الا ان يجاهدوا مع المسلمين
فان هم ابوا فسلهم الجزية فان اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم فاذا حاصرت
اهل حصن وارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة
نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم
ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذمتكم وذمة
اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله

(بقیہ صفحہ گزشتہ) میں انکے ساتھ مہاجرین کے معاملہ کے مساوی معاملہ کیا جائیگا۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انکو خبر دیدے کہ وہ اعراب مسلمین کے جیسے ہیں۔ کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوگا اور انکو مال غنیمت سے کچھ نہ ملیگا البتہ اگر وہ مسلمانوں کیساتھ ہوکر جہاد کریں تو ملیگا۔ اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اگر دیں تو قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے ورنہ اللہ سے مدد چاہکر ان سے جہاد کر۔ پھر جب تونے کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کیا اور انھوں نے تجھ سے اپنے لئے اللہ ورسول کا ذمہ چاہا تو انکو اللہ ورسول کا ذمہ مت دے مگر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا۔ اللہ ورسول کے ذمہ کو توڑنے سے آسان تر ہے۔ اور جبکہ تو کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرلیا پھر انہوں نے تجھ سے انکو حکم خداوندی پر اتارنے کی خواہش کی تو انکو حکم الہی پر مت اتار مگر اپنے حکم پر اتار اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے حق میں حکم الہی کو سمجھنے میں تو مصیب ہوگا یا نہیں یعنے جب تجھے اسبات کا علم نہیں کہ انکے حق میں حق تعالیٰ کیا حکم نافذ فرمائیگا۔ پھر تو اپنی جانب سے کوئی حکم کرے اور وہ حکم الہی کے خلاف ہو تو اسکا وبال تجھ پر رہیگا ۱۲ احمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لاتدری اتصيب حكم الله فيهم ام لا۔ هذا الحديث اخرجه مسلم واصحاب السنن من طرق متعددة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحديث الثامن والثلثون [۳۸] المسلسل كذلك	علیہ وسلم تک چونتیس [۳۴] واسطے ہیں۔

اروية عن[۱] الشيخ صالح كمال الحنفي عن[۲] والده صديق كمال الحنفي عن[۳] عبدالله سراج الحنفي شيخ الاحناف والعلماء بمكة المكرمة عن[۴] عمر بن عبدالكريم الحنفي عن[۵] مفتي الاحناف عبدالملك بن عبدالمنعم القلعي الحنفي عن[۶] والده عبدالمنعم الحنفي عن[۷] ابيه تاج الدين الحنفي عن[۸] الشيخ حسن العجيمي الحنفي عن[۹] عبدالغنی النابلسی الحنفی قال حدثنا[۱۰] شيخنا عبدالباقي الحنبلي[۱۱] ح حدثنا الشيخ موسى الحنفي[۱۲] انا الشيخ زين الدين بن سلطان الحنفي[۱۳] انا شمس الدين الحنفي[۱۴] انا قاضي القضات لسان الدين الحنفي[۱۵] انا والدي سرى الدين عبدالبر بن

ـــه[۱] اس حدیث میں بھی وہی سلسلہ ہے جو اس کے آگے کی حدیث میں مذکور ہوا ۱۲ محمد عبدالہادی غفراللہ لہٗ

الشحنة الحنفي انا زين الدين ابن قطلوبغا الحنفي انا امين الدين

الحنفي انا قوام الدين محمد الاكفاني الحنفي انا عز الدين الحنفي

انا حافظ الدين محمد الحنفي انا محمد بن عبد الله الحنفي انا بدر الدين

عمر بن عبد الكريم الحنفي انا عبد الرحمن الكرماني الحنفي انا القاضي

محمد بن الحسن الحنفي انا القاضي ابو زيد الدبوسي الحنفي انا القاضي

ابو جعفر الحنفي الفقيه على النسفي انا ابو بكر بن محمد بن الفضل

الحنفي انا ابو محمد عبد الله السبذموني انا ابو حفص الصغير

الحنفي انا والدي ابو حفص الكبير احمد الحنفي انا الامام محمد

ابن الحسن الشيباني الحنفي انا الامام الاعظم ابو حنيفة رضي الله

تعالى عنه عن عبد الله بن ابي حبيبة الانصاري الصحابي

رضي الله تعالى عنه قال سمعت ابا الدرداء رضي الله تعالى عنه

يقول[١] كنت رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

---

[١] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھوڑے پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اے ابو درداء جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اسکے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ پس آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسی جملہ کا اعادہ فرمایا پھر میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابو الدرداء کی

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

"یا ابا الدرداء من شهد ان لا اله الا الله وانی رسول

الله وجبت له الجنة" قلت وان زنی وان سرق قال فسار

ساعة فعاد لکلامه فقلت وان زنی وان سرق قال صلی الله

علیه وسلم "وان زنی وان سرق وان رغم انف

ابی الدرداء" فکان ابو الدرداء رضی الله تعالی عنه یحدث

بهذا الحدیث کل جمعة عند منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم

ویضع اصبعه علی انفه ویقول وان رغم انف ابی الدرداء واخرج

البخاری نحوه فی کتاب الاستیذان عن ابی ذر رضی الله تعالی عنه بقصة طویلة

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعیین رحمهم الله تعالی الی الامام الشافعی رضی الله عنه	علیہ وسلم تک تینتیس (۳۳) واسطے ہیں۔

۳۹

اخبرنی الحبیب حسین الحبشی الشافعی عن والده السید محمد الشافعی

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) رسوائی ہی کیوں نہ ہو (یعنے وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ مانے) پس جب ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ ہر جمعہ میں اس حدیث کو منبر رسول کے پاس بیان فرماتے تو اپنی انگلی ناک پر رکھتے اور بطریق فخر کہتے وان رغم انف ابی الدرداء۔ ظاہر حدیث مذکور اس بات پر دال ہے کہ بمجرد شہادت توحید و رسالت دخول جنت واجب ہوجاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اس سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ حدیث ابی ذر میں (جسکو بخاری نے کتاب اللباس میں روایت کیا ہے) ثم مات علی ذلک یعنے اسی کلمہ پر موت پانے کی قید موجود ہے ۱۲ سلسلہ انچالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی امام شافعی علیہ الرحمہ تک شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ و لوالدیہ

عن السید عبد الرحمن بن نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل الشافعی عن ابیه نفیس الدین سلیمان بن یحیی الشافعی عن احمد بن محمد شریف مقبول الاهدل الشافعی عن احمد بن احمد بن حمزۃ الرملی الشافعی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری الشافعی عن الحافظ ابن حجر الشافعی عن الزین العراقی عن العلاء ابن العطار عن مرجح المذهب محی الدین النووی الشافعی عن الکمال ابن سلال الاربلی الشافعی عن محمد بن محمد صاحب الشامل الصغیر عن عبد الغفار القزوینی عن ابی القاسم الرافعی الشافعی عن محمد ابن الفضل الشافعی عن محمد بن یحیی النیسابوری عن الامام حجۃ الاسلام محمد بن محمد الغزالی الشافعی عن امام الحرمین ابی المعالی عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف الجوینی الشافعی عن ابیہ ابی محمد عبد اللہ الجوینی الشافعی عن عبد اللہ بن احمد القفال المروزی عن ابی زید محمد بن احمد المروزی عن ابراھیم بن احمد المروزی عن ابراھیم ابن شریح الباز الاشہب عن ابی العباس عثمان الانماطی عن ابراھیم المزنی عن امام المسلمین ناصر سنۃ سید المرسلین محمد

ابی القاسم

ابن ادریس ابی عبد اللہ بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب القرشی المطلبی رضی اللہ تعالی عنہ امام کل شافعی[٢٨] عن مسلم بن خالد الزنجی[٢٩] عن ابن جریج[٣٠] عن عمرو بن یحیی المازنی[٣١] عن محمد بن یحیی بن حبان[٣٢] عن عمہ واسع بن حبان[٣٣] عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ[١] کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ۔

اس حدیث میں حضور اکرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان[٢] شافعی واسطے ہیں۔

الحدیث الاربعون[٢] المسلسل کذالک

٤٠

اخبرنا[١] شیخنا السید عمر شطا الشافعی عن[٢] السید احمد دحلان الشافعی عن[٣] عبد الرحمن الکزبری الشافعی عن[٤] احمد بن عبید العطار الشافعی عن[٥] الامام العجلونی الشافعی عن[٦] مفتی الشافعیۃ بدمشق الشیخ احمد الغزی الشافعی عن[٧] والدہ الشیخ عبد الکریم الشافعی عن[٨] جدہ النجم الغزی الشافعی عن[٩] البدر الشافعی عن[١٠] الجلال الشافعی قال فی الجیاد اخبرنی[١١] علم الدین البلقینی

---

[١] ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز ختم فرماتے تو) اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے ١٢ [٢] یہ چالیسویں حدیث ہے اسکا بھی ہر راوی شافعی ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشافعی اجازۃ عن[12] والدہ سراج الدین الشافعی قال[14] اخبرنا تقی الدین السبکی الشافعی ثم اخبرنا[14] شرف الدین الدمیاطی الشافعی ثم اخبرنا[15] عبد العظیم المنذری الشافعی ثم اخبرنا[16] العلامۃ علی بن المفضل المقدسی الشافعی ثم انا[17] ابو طاہر السلفی الشافعی ثم اخبرنا[18] الکیا الھراسی الشافعی ثم اخبرنا[19] امام الحرمین الشافعی ثم اخبرنا[20] والدی الجوینی الشافعی اخبرنا[21] ابو بکر الجیزی الشافعی اخبرنا[22] ابو العباس الاصم الشافعی اخبرنا[23] الربیع بن سلیمان الشافعی اخبرنا[24] الامام الشافعی عن[25] الامام مالک عن[26] نافع عن[27] ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال[1] المتبایعان

کل واحد منھما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار

اخرجہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی من طرق عن مالک بہ اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحدیث الحادی[2] والاربعون[41] المسلسل بالفقھاء المالکیۃ رحمھم اللہ تعالی الی الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ	علیہ وسلم تک چھبیس[26] واسطے ہیں

[1] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ہر ایک اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں سوا بیع خیار کے۔ اس مسئلہ میں امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا اختلاف ہے۔ یہ حدیث امام شافعی رح کی دلیل ہے اور امام اعظم کی دلیل آیات قرآنی اور ترمذی کی حدیث ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق ہدایہ و در مختار و شرح وقایہ وغیرہا میں مذکور ہے ۱۲ [2] اکتالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مالکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفر اللہ لہ ۱۲

۱۴ ـ

فنقول حدثنا[۱] شیخنا الشیخ شعیب المحدث المالکی عن[۲] الشیخ سلیم
البشری المالکی عن[۳] احمد منة الله المالکی ح وحدثنا[۱] ایضا شیخنا
عبد الجلیل المالکی عن[۲] احمد منة الله المالکی عن[۳] محمد الامیر المالکی
عن[۴] علی بن محمد بن علی السقاط المالکی عن[۵] السید محمد الزرقانی
المالکی عن[۶] والده السید عبد الباقی المالکی قال اخبرنا[۷] الشیخ
ابراهیم اللقانی المالکی اخبرنا[۸] سالم السنهوری المالکی اخبرنا[۹] ناصر
الدین اللقانی المالکی انا[۱۰] ابو السعادات محمد بن عبد المعطی
المالکی انا[۱۱] جدی محی الدین بن عبد القادر المالکی انا[۱۲] محمد
ابن عیسی المالکی انا[۱۳] زین الدین بن خلدون المالکی انا[۱۴] ابو القاسم
عبد الرحمن بن محمد المالکی انا[۱۵] علم الدین محمد بن الحسین المالکی (هو صاحب التاریخ المشهور ۱۲)
انا[۱۶] عبد العزیز بن عبد الوهاب المالکی انا[۱۷] جدی اسمعیل المالکی
انا[۱۸] محمد بن الوکیل المالکی انا[۱۹] سلیمان بن خلف الباجی المالکی
انا[۲۰] یونس بن عبد الله المالکی انا[۲۱] یحیی بن عبد الله اللیثی المالکی
انا[۲۲] عبید الله بن یحیی المالکی انا[۲۳] والدی یحیی بن یحیی المالکی
اخبرنا[۲۴] الامام ابو عبد الله مالک بن انس امام کل مالکی عن[۲۵]

ابن شهاب عن انس رضی الله عنه قال كنا نصلی العصر مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم يذهب الذاهب الی قباء فياتيهم والشمس مرتفعة" حديث متفق عليه مسلسل بالفقهاء المالكية۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس[۲] واسطے ہیں۔

الحديث الثانی والاربعون[۴۲] المسلسل بالصوالحة وبالحنابلة فی اكثره

ارويه عن شيخی المحدث عبد الله القدومی النابلسی الحنبلی عن الشيخ حسن بن عمر الشطی عن مصطفی الرحيبانی عن احمد البعلی حدثنا ابو المواهب الحنبلی حدثنا والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنی محمد شمس الدين الميدانی حدثنا شهاب الدين احمد الطيبی الكبير حدثنا ابو البقا السيد كمال الدين ابن حمزة اخبرنا ابو العباس احمد بن عبد الهادی الصالحی الحنبلی انبانا الصلاح بن ابی عمر الصالحی الحنبلی

ف۱ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز عصر نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ساتھ (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی قبا کو جانے والا ایسے وقت وہاں پہنچا کہ آفتاب بلند رہتا۔ اس حدیث کے متعلق بڑی طویل بحث ہے جسکے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ کتب حدیث مثلاً شرح معانی الآثار و مؤطا امام محمد وغیرہا میں مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲

ف۲ بیالیسویں حدیث۔ اس کے اکثر راوی صالحی اور حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ۔

أخبرنا[14] ابو حفص بن طبرزد الحنبلی انبانا[14] ابو بکر محمد بن عبد الباقی الحنبلی حدثنا[15] ابو اسحق ابراهیم بن عمر البرمکی الحنبلی انبانا[16] ابو محمد عبد اللہ بن ابراهیم بن ایوب بن ماسی أخبرنا[17] ابو مسلم ابراهیم ابن عبد اللہ الکجی حدثنا[18] محمد بن عبد اللہ الانصاری حدثنا[19] سلیمان التیمی عن[20] انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "من[51] کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار" وهذا الحدیث صحیح ورد بالفاظ مختلفة عن انس وغیره وهو من ثلاثیات البخاری وقد اتفق الشیخان علی اخراجه واخرجه ایضاً احمد وابو داؤد والترمذی والنسائی وغیرهم بل هو متواتر کما صرح به المحدثون۔

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے	**الحدیث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة رحمهم اللہ تعالیٰ الی الامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی غالبه**	درمیان بیس[52] واسطے ہیں۔

سلہ[51] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالینا چاہیے۔ یعنے ایسا شخص دوزخی ہے ۱۲

سلہ[52] تینتالیسویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

اروية عن شيخي[1] العلامة المحدث الفهامة الشيخ عبد الله القدومي النابلسي الحنبلي عن الشيخ عمر المعروف بالشطي عن[3] الشيخ مصطفى الرحيباني عن[4] الشيخ احمد البعلي حدثنا[5] ابو المواهب الحنبلي حدثنا[6] والدي عبد الباقي الحنبلي حدثنا[7] عبد الرحمن البهوتي الحنبلي حدثنا[8] تقي الدين ابن النجار الفتوحي الحنبلي حدثنا[9] والدي احمد القاضي الحنبلي حدثنا[10] بدر الدين الصفدي القاهري الحنبلي حدثنا[11] ابو البركات احمد الحنبلي حدثنا[12] ابو علي الحنبل بن عبد الله الرصافي الحنبلي حدثنا[13] ابو القاسم هبة الله بن محمد الحنبلي حدثنا[14] ابو علي الحسن بن علي الحنبلي حدثنا[15] ابو بكر احمد بن جعفر الحنبلي حدثنا[16] عبد الله بن الامام احمد الحنبلي حدثنا[17] ابي احمد بن محمد بن حنبل امام كل حنبلي عن[18] ابي عدي عن[19] حميد عن[20] انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم[1] اذا اراد الله بعبد خيرا استعمله قالوا كيف يستعمله قال يوفقه لعمل صالح

[1] یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالٰی کسی بندہ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

قبل موته" ولنا حديث ثلاثی بهذا السند عن الامام احمد عن ابی عيينة عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم انه قال وَلَموضعُ[۵۱] سوطِ احدکم فی الجنة خير من الدنيا وما فيها۔

۴۴

صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۲ بتیس واسطے ہیں	الحديث الرابع والاربعون[۵۲] المسلسل بالحفاظ	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ

آرويه بالاجازة العلامة اخبرنی[۱] العلامة الحافظ الشيخ شعيب المحدث المغربی عن[۲] الحافظ الشيخ سليم البشری عن[۳] الحافظ احمد منة الله الازهری عن[۴] الحافظ الامير الكبير المصری ح وآرويه عاليا بدرجة عن[۱] المفسر المحدث الحافظ محمد بن سليمان حسب الله المصری عن[۲] الحافظ عبد الغنی الدمياطی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اسکو استعمال میں لاتا ہے صحابۂ کرام نے یہ سنکر عرض کیا کہ اللہ پاک اسکو کسطرح استعمال میں لاتا ہے تو آپنے فرمایا کہ اسکو اسکی موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک جسکو اپنے کام میں لاتا ہے یعنے عمل نیک کی توفیق دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ حق تعالیٰ اسکے ساتھ بھلائی کا قصد رکھتا ہے ۱۲

۵۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک کوڑے کی مقدار کا مقام دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ کوڑے کی مثال اس لئے دیگئی کہ سوار کا دستور ہے کہ جس مقام میں نزول کا قصد کرتا ہے ایسی اپنا کوڑا ڈالدیتا ہے کہ دوسروں کو اس بات کا علم ہو جائے اور اسپر کوئی سبقت کرنے نہ پائے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له

۵۲ چوتالیسویں حدیث اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی حافظ الحدیث ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفرله

عن الحافظ الامیر الکبیر عن الحافظ علی بن احمد الصعیدی عن
الحافظ محمد عقیلة عن الحافظ حسن العجیمی عن الحافظ احمد
العجل عن الحافظ البدر محمد الغزی عن الحافظ الامام السیوطی
ح وارویہ اعلیٰ منہ عن العلامۃ المحدث الحافظ الحبیب حسین
الحبشی عن والدہ الحافظ محمد الحبشی عن الحافظ الشیخ عمر العطار
عن الحافظ الشیخ صالح الفلانی عن الحافظ محمد بن سنۃ
عن الحافظ شریف محمد عن الحافظ بدر الدین الکرخی عن
الحافظ السیوطی قال فی الجیاد اروی ھذا الحدیث اجازۃ عامۃ ان
لم تکن خاصۃ ولم اروعنہ غیر ھذا الحدیث۔ اخبرنی حافظ
العصر ابو الفضل ابن حجر اخبرنی الحافظ علم الدین صالح البلقینی
عن والدہ الحافظ ابی حفص عمر البلقینی قال اخبرنا الحافظ ابو
الحجاج المزی قال اخبرنا الحافظ محمد ابن عبد الخالق بن طرخان
قال اخبرنا الحافظ ابو الحسن المقدسی قال حدثنا الحافظ ابو طاہر
السلفی قال اخبرنا الحافظ ابو الغنائم الزینی قال اخبرنا الحافظ
ابو نصر ابن ماکولا قال حدثنا الحافظ ابو بکر الخطیب قال حدثنا

الحافظ ابو حازم العبدری قال[20] حدثنا ابو عمرو بن مطر الحافظ قال

حدثنا[21] ابراهیم بن یوسف الهسنجانی منسوب الی قریة بالری تسمی

هسنجان قال[22] حدثنا الفضل بن زیاد صاحب احمد بن حنبل

قال[23] حدثنا احمد بن حنبل حدثنا[24] زهیر بن حرب قال[25] حدثنا یحیی بن

معین قال[26] حدثنا علی بن المدینی قال[27] حدثنا عبید الله بن معاذ

قال[28] حدثنا ابی قال[29] حدثنا شعبة عن[30] ابی بکر بن حفص عن[31] ابی سلمة

ن ابی حفص

عن[32] عائشة رضی الله تعالی عنها قالت "وکن[1] ازواج النبی

صلی الله علیه وسلم یأخذن من رؤسهن حتی یکون

کالوفرة" اخرجه مسلم عن عبید الله بن معاذ اھ

ع ٤٥

علیه وسلم تک (٢٨) واسطے ہیں۔	الحدیث الخامس[2] والاربعون المسلسل بالقضاة	اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ

وبالسند الی الامام[1] الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سروں کے بال اسطرح لیتی تھیں کہ سر وفرہ کے مانند ہوجاتا تھا جب سر کے بال کان کی لو تک نکالدئے جائیں تو اسکو وفرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی بیبیوں نے ترک زینت کی غرض سے اپنے سر کے بال کم کرنا اختیار کیا تھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسی بات کی خبر دیتی ہیں ١٢ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

[2] اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی قاضی ہے اور اسکے راوی اعلی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے قاضی ہیں ١٢ محمد عبد الهادی غفر اللہ ذنوبہ

الامام العلامة شرف الدين احمد بن الحسن بن قاضی الجبل
رحمه الله تعالی فیما شافهنی به عن[١٢] الشیخ الامام القاضی تقی
الدین سلیمان بن حمزة الحنبلی عن[١٣] عم ابیه القاضی الامام شیخ
الاسلام ابی الفرج عبدالرحمن بن شیخ الاسلام ابی عمر[٢]
اخبرنا[١٤] الامام الحافظ ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی
القاضی فی فنه کتابة اخبرنا[١٥] علی بن یحیی المدبر القاضی اخبرنا[١٦]
القاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی اخبرنا[١٧] القاضی هناد بن
ابراهیم اخبرنا[١٨] القاضی ابوالبحر زید بن سعد بن محمد الحافظ
حدثنا[١٩] القاضی ابوبکر محمد بن علی بن عبدالعزیز البصری حدثنا[٢٠]
القاضی ابوالحسن علی بن محمد بن الحسن الشافعی اخبرنا[٢١] القاضی
ابوعمر محمد بن یوسف بن یعقوب حدثنا[٢٢] ابی القاضی یوسف
ابن یعقوب حدثنا[٢٣] القاضی اسمعیل بن اسحق حدثنا[٢٤] القاضی
محمد بن مسلمة حدثنا[٢٥] القاضی مالک بن انس حدثنا[٢٦] القاضی
سلیمان بن ابی ربیعة حدثنا[٢٧] القاضی شریح حدثنا[٢٨] امیرالمؤمنین
اقضی الامة علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه قال قال

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم "شموا النرجس ولو فی الیوم مرۃ ولو فی الشہر مرۃ ولو فی السنۃ مرۃ ولو فی الدہر مرۃ فان فی القلب حبۃ من الجنون والجذام والبرص لا یقطعہا الا شم النرجس" ہذا الحدیث رویناہ ہکذا مسلسلا بالقضاۃ من ہذا الطریق بہذا اللفظ انتہی قلت وللمحدثین فی ہذا الحدیث کلام بل صرح بعضہم انہ موضوع واللہ تعالے اعلم

٤٦

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۴) واسطے ہیں

الحدیث[۵۲] السادس والاربعون[۴۶] المسلسل بالثقات

اخبرنی[۱] الشیخ عبد الجلیل[۲] برادہ المدنی وکان ثقۃ ثم اخبرنی السید اسمعیل البرزنجی وکان ثقۃ ثم اخبرنی[۳] صالح الفلانی وکان

[۵۱] حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (گل) نرگس کو سونگھو۔ اگرچہ دن میں ایک مرتبہ ہو اگر نہ ہو سکے تو ماہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایکبار۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایکبار کیونکہ قلب میں جنون اور جذام اور برص کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ کہ بجز نرگس سونگھنے کے کوئی چیز اسکی قاطع نہیں یعنی لینے اثرا مرض مذکورہ کا ازالہ گل نرگس ہی کے سونگھنے سے ہوتا ہے اور نزہۃ المجالس میں علامہ صفوری رحمہ اللہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نرگس کا پھول سونگھو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسکے سینے اور دل کے درمیان برص یا جنون یا جذام کی ایک شاخ نہ ہو۔ اسکی دوا صرف نرگس کا سونگھنا ہے ۱۲ اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لہذا اس پر عمل کرنے والے اسکو صحیح حدیث سمجھ کر عمل نہ کریں واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

[۵۲] یہ چھیالیسویں حدیث ہے اور اس میں ثقاۃ کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی ثقہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

ثقة[٧] اخبرنا محمد بن سنة الفلانی وکان ثقة ح اخبرنا[٨]
الشریف محمد بن عبد اللہ وکان ثقة ح اخبرنا[٩] السراج عمر بن
الجائی ح اخبرنا[١٠] الحافظ السیوطی وکان ثقة ح اخبرنا[١١] ابو القاسم عمر
ابن فہد وکان ثقة ح اخبرنا[٩] الامام الجزری وکان ثقة ح
فی اسنی المطالب اخبرنا[١٠] شیخنا الامام محمد بن احمد قرأۃ علیہ
وکان ثقة ح اخبرنا[١١] شیخنا ابو الحسن بن احمد سماعا وکان ثقة ح
اخبرنا[١٢] ابو علی البغدادی وکان ثقة ح اخبرنا[١٣] ابو القاسم
الشیبانی وکان ثقة اخبرنا[١٤] الحسن بن محمد التمیمی وکان ثقة
اخبرنا[١٥] ابن مالک وکان ثقة حدثنا[١٦] عبد اللہ بن احمد بن
محمد وکان ثقة حدثنی[١٧] ابی وکان ثقة حدثنا[١٨] وکیع وکان ثقة
حدثنا[١٩] مسعر وسفیان (الثوری) وکانا ثقتین عن[٢٠] عثمان
ابن المغیرۃ الثقفی عن[٢١] علی بن ربیعة الوالبی عن[٢٢] اسماء ابن الحکم
الفزاری عن[٢٣] علی رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت اذا سمعت
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ بما شاء
منہ واذا حدثنی غیرہ استحلفتہ۔ فاذا حلف لی صدقتہ

وان ابا بکر حدثنی[۲] وصدق ابو بکر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ومامن[۵] رجل یذنب ذنبا فیتوضأ فیحسن الوضوء (قال مسعر) فیصلی (وقال سفیان) ثم یصلی رکعتین فیستغفر اللہ الا غفر لہ" ھذا حدیث حسن صحیح الاسناد رواہ ابوداود وسکت علیہ والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجہ

الحدیث السابع[۲] والاربعون المسلسل بالسادۃ الصوفیۃ نفعنا اللہ بھم

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۳ تینتیس واسطے ہیں۔

ارویہ عن اشیاخنا الثلاثۃ العلامۃ محمد حسب اللہ والعلامۃ عبد الجلیل والعلامۃ محمد عبد الحق الصوفیین کلھم عن[۲] الشیخ عبد الغنی الصوفی عن[۳] الشیخ عابد الصوفی عن[۴] عمہ محمد

۱؎ یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو میں اس سے منتفع ہوا کرتا اور جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی غیر سے سنتا تو اس سے قسم طلب کرتا جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی تصدیق کرتا۔ لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغیر حلف کے میں نے اس حدیث کی تصدیق کرلی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوجائے اور اسکے بعد وہ شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھکر اللہ پاک سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالی اسکو بخشدیتا ہے ۱۲ ۲؎ سینتالیسویں حدیث۔ اسمیں یہ سلسلہ ہے کہ ایک صوفی دوسرے صوفی سے روایت کرتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

حسین الصوفی عن[8] محمد السمان الصوفی عن عبداللہ بن
سالم البصری الصوفی عن الشیخ البابلی الصوفی عن[8] الزین بن
عبداللہ بن محمد النحریری الحنفی الصوفی عن[9] الجمال یوسف
ابن شیخ الاسلام زکریا الانصاری الصوفی عن[10] ابیہ شیخ الاسلام
زکریا الصوفی عن[11] شرف الدین المراغی الصوفی عن[12] الزین
عبدالرحیم العراقی الصوفی عن[13] صلاح الدین خلیل بن کیکلدی
المقدسی الصوفی عن[14] الجمال داود العطار الصوفی باجازتہ عن[15]
محی الدین النووی الصوفی بروایتہ عن[16] الشیخ الاکبر محی الدین
ابن عربی الحاتمی الصوفی عن[17] البرهان ابی الفتوح نصر بن محمد
الحضرمی الصوفی عن[18] القطب الربانی السید عبدالقادر
الجیلانی الصوفی بسماعہ علی[19] ابی الفتح محمد عبدالباقی المعروف
بابن البطی الصوفی باجازتہ من[20] رزق اللہ بن عبدالوہاب
الیمنی الصوفی عن[21] شیخ الصوفیۃ بخراسان ابی عبدالرحمن
محمد بن الحسین بن موسی الازدی السلمی الصوفی حدثنا[22] عبدالواحد
ابن علی الساری الصوفی انا[23] خالی بن القاسم الساری الصوفی

الحضرمی

انا[۲۶] احمد بن عباد بن مسلم نا[۲۵] محمد بن عبیدۃ الصوفی انا[۲۷] عبد اللہ ابن عبید العامری الصوفی انا[۲۷] سورۃ بن شداد الصوفی عن[۲۸] سفیان الثوری عن[۲۹] ابراھیم بن ادھم الصوفی عن[۳۰] موسی بن یزید الراعی الصوفی عن[۳۱] اویس القرنی عن[۳۲] علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان[۵۱] للہ تعالی تسعۃ وتسعین اسما مائۃ غیر واحد ما من عبد یدعو بھذہ الاسماء الا وجبت لہ الجنۃ انہ وتر یحب الوتر ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم الملک القدوس الی الصبور

الحدیث الثامن والاربعون[۵۲] المسلسل بالصوفیۃ[۵۳] ایضا قدس اللہ اسرارھم

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تقریباً ۲۸ واسطے ہیں۔

۵۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں (ایک کم سو) یعنے اللہ پاک کے بے حساب نام ہیں لیکن قرآن مجید میں جو بندہ کو رہی وہ ایک کم سو نام ہیں جو بندہ ان ناموں سے اللہ پاک کو پکارے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے ان ناموں کو یاد کر لیا وہ داخل جنت ہوگا بیشک وہ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے وہ نام ھو اللہ سے صبور تک ہیں ۱۲

۵۲ اڑتالیسویں حدیث اسکا بھی ہر راوی صوفی ہے ۵۳ استاذ کبیر شیخ ابو الغیث ابن جمیل رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں فرمایا من صفی سرہ عن الکدر و امتلی قلبہ من العبر وانقطع الی اللہ عن البشر واستوی عندہ الذھب والمدر یعنے صوفی وہ ہے کہ جسکا باطن کدورت

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حدثنی عبد الجلیل برادہ الصوفی عن[2] احمد منة الله المصری

الصوفی عن[3] احمد بن عبید العطار الصوفی عن[4] العلامة العجلونی

الصوفی قال فی ثبته حدثنا اجازة شیخنا الملا الیاس الکردی الصوفی[5]

عن[6] ابراهیم الکورانی ثم المدنی الصوفی عن[7] شیخه العارف احمد

القشاشی الصوفی عن[8] ابی المواهب احمد بن علی الشناوی

الصوفی عن[9] والدہ العارف نور الدین علی بن عبد القدوس

الصوفی عن[10] الشیخ العارف عبد الوهاب الشعرانی الصوفی

عن[11] شیخ الاسلام زکریا بن محمد الصوفی عن[12] العارف

شرف الدین ابی الفتح محمد بن زین الدین الاموی المراغی

ثم المدنی الصوفی عن[13] شرف الدین اسمعیل بن ابراهیم

الهاشمی الزبیدی الجبرتی الصوفی باجازته العامة عن[14] المسند

المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی باجازته العامة عن[15]

العارف بالله سید محی الدین ابن العربی الصوفی عن[16]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے صاف اور قلب عبرتوں سے بھرا ہوا ہو اور لوگوں سے منہ پھیر کر متوجہ الی اللہ ہو گیا ہو اور اسکے پاس سونا اور خاک برابر ہوں - اور ابو علی رودباری رح سے پوچھا گیا تو فرمایا من لبس الصوف علی الصفا وسلک طریق المصطفی واطعم الهوی ذوق الجفا وکانت الدنیا منه علی القفا یعنی صوفی وہ ہے جو بے کدورت ہو کر صوف پہنے اور طریق رسول پر چلے اور ہوائے نفس کو جفا کا مزا چکھائے اور دنیا کو پس پشت ڈالدے اھ الزهر الباسم من روض السید خاتم صفحہ ۱۲۵ ۱۲

جمال الدین یونس بن یحیی الهاشمی الصوفی عن[۱۷] ابی الوقت
عبد الاول السجزی الصوفی عن[۱۸] ابی اسمٰعیل عبد اللہ بن محمد
ابن مت الانصاری الهروی الحافظ الفقیہ المفسر المحقق
الصوفی انہ قال فی کتابہ منازل السائرین اخبرنا[۱۹] حمزة
ابن محمد الحسینی الصوفی اخبرنا[۲۰] ابو القاسم عبد الواحد بن احمد
الهاشمی الصوفی ثنا سمعت[۲۱] ابا عبد اللہ علان بن زید
الصوفی بالبصرة ثنا سمعت[۲۲] جعفر الخالدی الصوفی قال سمعت[۲۳] الجنید
الصوفی ثنا سمعت[۲۴] السری بن مغلس السقطی الصوفی عن[۲۵] معروف
الکرخی الصوفی عن[۲۶] جعفر بن محمد الصادق الصوفی عن[۲۷] ابیہ محمد الباقر
الصوفی عن[۲۸] ابیہ علی عن[۲۹] ابیہ الامام الحسین بن علی عن[۳۰] علی عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "طلب الحق غربة"[۵۱] قال
الکورانی فی مسالک الابرار نقلا عن الهروی حدیث غریب
قال فهو من روایة جعفر الصادق عن الباقر عن ابیہ عن الامام

---

[۵۱] یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کی طلب نادر ہے یا طلب حق نادر ہے یعنی حق کے طالب بہت کم ہوتے ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفرلہٗ

الحسين عن علی رضی اللہ عنہ رفعہ اھ ورواہ السیوطی فی جیاد المسلسلات بلفظ آخر من طریق آخر عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "طلب الحق فریضۃ"[1] وقال فیہ قال السلفی ھذا حدیث غریب المتن عزیز الاسناد وحسن من روایۃ الصوفیۃ الزھاد اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث التاسع والاربعون[2] المسلسل بالصوفیۃ ایضا نفعنا اللہ بھم	تک انتیس ۲۹ واسطے ہیں۔

۴۹

وبالسند الی العلامۃ العجلونی الصوفی قال اجازنا بہ شیخنا محمد ابو الطاھر الصوفی عن[3] والدہ الشیخ ابراھیم الکورانی الصوفی عن[4] شیخہ العارف احمد بن محمد القشاشی الصوفی بسندہ السابق فیما قبلہ الی العارف باللہ تعالی الشیخ[15] محی الدین محمد بن العربی الصوفی عن[16] الزاھد عبد الوھاب بن علی البغدادی الصوفی بقرأتہ علی[17] ابی الفضل احمد بن طاھر الصوفی

---

[1] دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ حق کی طلب فرض ہے ۱۲

[2] یہ انچاسویں حدیث ہے اسکی روایت میں بھی صوفیہ کا سلسلہ ہے ۱۲

عنی اجازتہ من الشیخ ابی بکر احمد بن علی الشیرازی الصوفی
عن[19] شیخ الصوفیۃ بخراسان محمد بن الحسین السلمی الصوفی[20] قال اخبرنا
ابو الحسن منصور بن عبد اللہ الذہرتی ببغداد[21] اخبرنا ابو عمرو
عثمان بن حمزۃ الکازرونی بہا[22] حدثنا احمد بن الحسین المصری
الصوفی المعروف بابن الحمصی[23] ثنا علی بن جعفر البغدادی الصوفی
ثنا[24] ابو موسی الدبیلی حدثنا[25] ابو یزید البسطامی الصوفی[26] حدثنا
ابو عبد الرحمن السدی الصوفی عن[27] عمرو بن قیس الملائی
الصوفی عن[28] عطیۃ العوفی الصوفی عن[29] ابی سعید الخدری رض

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان[1] من ضعف
الیقین ان ترضی الناس بسخط اللہ وان تحمدہم
علی رزق اللہ وان تذمہم علی ما لم یؤتک اللہ
ان رزق اللہ لا یجرہ حرص حریص ولا یردہ کرہ

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ بات ضعف یقین سے ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی ناخوشی کے ساتھ لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے رزق پر لوگوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی نہ دی ہوئی چیز پر یعنی کسی چیز کے نہ دینے سے لوگوں کی مذمت کرے۔ بیشک اللہ پاک کا رزق ایسا ہے کہ اسکو کسی حریص کی حرص نہیں کھینچ لا سکتی اور کسی ناخوش کی ناخوشی اسکو روک نہیں سکتی۔ تحقیق اللہ پاک اپنی حکمت و جلال سے آسائش اور فرحت کو رضامندی میں اور غم اور خوف کو شک اور ناخوشی میں گردانا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

كما ان الله بحكمته وجلاله جعل الروح والفرح في الرضى وجعل الهم والخوف في الشك والسخط"

وله شاهد من وجه آخر علی خرجه ابو نعیم عن ابن مسعود رفعه

"لاترضين احدا بسخط الله ولا تحمدن احدا على فضل الله ولا تذمن احدا على ما لم يؤتك الله فان رزق الله تعالى لا يسوقه اليك حرص حريص ولا يرده عنك كره كاره ان الله تعالى بقسطه وعدله جعل الروح والفرح في الرضى واليقين وجعل الهم والحزن والشك في السخط" وله شاهد ايضا عن ابن مسعود ايضا اخرجه ابن ابي الدنيا عنه بلفظ "ان الروح والفرح في اليقين والرضى وان الغم والحزن في الشك والسخط" انتهى مختصرا

اس حدیث میں محدث سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الخمسون المسلسل بالصوفية ايضا	علیہ وسلم تک ۲۶ جنیس واسطے ہیں

سنہ ۵۰

ف ۵۱ اس حدیث کا بھی مطلب قریب قریب وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث میں گزرا صرف الفاظ کا فرق ہے ۱۲

ف ۵۲ یہ پچاسویں حدیث ہے اسکے بھی راوی صوفیائے کرام ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ ذنوبہ

وبالسند الی الشیخ محی الدین[17] بن العربی عن ابی[18] الخیر احمد ابن اسمعیل الطالقانی عن ابی[19] عبد اللہ محمد بن الفضل الفراوی عن[18] ابی بکر البیہقی اخبرنا علی بن احمد[19] بن عبدان اخبرنا[20] احمد ابن عبید الصفار حدثنی[21] محمد بن الفضل بن جابر حدثنا[22] الہیثم بن خارجۃ ومہدی بن حفص قالا حدثنا[23] اسمعیل عیاش عن[24] المطعم بن المقدام عن[25] نصیح العبسی عن[26] رکب المصری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"طوبٰی[1] لمن تواضع من غیر منقصۃ (وفی روایۃ فی غیر منقصۃ) وذل فی نفسہ من غیر مسئلۃ وانفق مالا جمعہ فی غیر معصیۃ ورحم اھل الذل والمسکنۃ وخالط اھل الفقہ والحکمۃ طوبٰی لمن ذل نفسہ وطاب کسبہ وصلحت سریرتہ وصلحت علانیتہ

[1] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس نے بغیر منقصت کے تواضع اور اپنے نفس میں بغیر خواری ہونیکے ذلت اختیار کی اور اپنے جمع کئے ہوئے مال کو غیر معصیت میں خرچ کیا اور ذلت و خواری والوں پر رحم کیا۔ اور فقہ اور حکمت والوں کی صحبت میں رہا۔ خوشی ہے اس کے لئے جسکا نفس ذلیل اور کسب پاک اور باطن درست اور ظاہر صلاحیت والا ہوا اور لوگوں سے اسکا شر علیحدہ رہا۔ اور خوشی ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنے فضول یعنے حاجت سے بچے ہوئے مال کو نیک کاموں

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

(وفی روایۃ) وکرمت علانیتہ (بدل صلحت علانیتہ)

وعزل عن الناس شرہ وطوبی لمن عمل بعلمہ وانفق

الفضل من مالہ وامسک الفضل من قولہ" قال العلامۃ

العجلونی عن الامام الکورانی انہ ذکر فی مسالک الابرار

ان الحدیث حسن وان رکب المصری کندی صحابی اجمعوا

علی ذکرہ فی الصحابۃ وان کان غیر مشہور فیہم اھ وھو

بفتح الراء وسکون الکاف اخرہ موحدۃ انتہی

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ	**الحدیث الحادی والخمسون فی المسلسل بالنحاۃ وانا بفضل اللہ تعالی ماہر فی النحو**	وسلم کے درمیان ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

۵۱

فاقول حدثنی شیخی العلامۃ عبد الجلیل برادہ النحوی عن احمد منۃ

اللہ المصری النحوی عن العلامۃ احمد بن عبید العطار الدمشقی

النحوی عن العلامۃ محدث الشام مولانا اسمعیل العجلونی النحوی

حدثنا شیخنا اجازۃ ابو المواہب النحوی عن والدہ عبد الباقی الحنبلی

النحوی حدثنا الشیخ موسی النحوی اخبرنا زین الدین بن سلطان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۶۷) میں خرچ کیا اور اپنے فضول کلام یعنی بے ضروری باتوں کو اپنی باتوں سے روک رکھا۔ مطلب یہ ہے کہ مال فضول میں انفاق اور کلام فضول میں امساک کیا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ نصائح والی حدیث ہے اللہ پاک مجھ عاصی کو اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الہادی عفرلہٗ

۵۱ اکاونویں حدیث۔ اسکا ہر راوی نحوی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی۔

النحوی اخبرنا[۹] الشیخ شمس الدین بن طولون النحوی انبانا[۱۰] محب الدین
محمد بن عبدالرحمن بن جمال الدین الانصاری النحوی انا[۱۱] تقی الدین
احمد الشمنی النحوی اخبرنا[۱۲] سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی
النحوی انا[۱۳] الامام ابوحیان محمد بن یوسف الاندلسی النحوی
انا[۱۴] ابو محمد عبداللہ بن ہارون النحوی انبانا[۱۵] ابوالقاسم بن
محمد الطیلسان النحوی اخبرنا[۱۶] ابو جعفر احمد بن یحیی الادیب النحوی
قلت لہ احدثک ابو عبداللہ جعفر بن محمد بن مکی النحوی
قراۃ فاقر بہ قال[۱۸] انبانا ابو مروان عبدالملک الماہر فی العربیۃ
انا[۱۹] ابوالقاسم بن عبداللہ شارح دیوان المتنبی قال[۲۰] انبانا ابی
عبداللہ وھو احد الحفاظ النحوی انبانا[۲۱] قاسم بن اصبغ النحوی
انبانا[۲۲] عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ صاحب الغریب النحوی انبانا[۲۳]
احمد بن خلیل البغدادی النحوی انبانا[۲۴] عبدالملک الامام الاصمعی
النحوی اخبرنا[۲۵] ابو ہلال محمد بن سلیم النحوی عن[۲۶] عبداللہ بن
بریدۃ النحوی عن[۲۷] ابیہ بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدثنا
حدثنا

"سيد اُدم[1] الدنيا والآخرة اللحم وسيد ريحان

اهل الجنة الفاغية[2]" واخرجه الجلال السيوطي في جياد

المسلسلات بالسند المتقدم بعينه وبلفظ الحديث ثم قال اخرجه

الطبراني في احد معاجمه وابو نعيم في الطب النبوي والبيهقي

في شعب الايمان وابو عثمان الصابوني في المائتين عن ابي هلال

به وقال الطبراني والبيهقي والصابوني ان ابا هلال تفرد به

عن ابن بريدة وابو هلال وثق وفيه لبعض ضعف - قال البيهقي

رواه جماعة عن ابي هلال تفرد به ابو هلال محمد بن سليم

لطيفة - نروي العربية عن شيخنا العلامة براده عن احمد منة الله

عن عبيد العطار عن اسمعيل العجلوني عن عبد الجليل عن والده

ابي المواهب عن والده عبد الباقي عن عمر القاري عن البدر

---

[1] يعنے دنیا اور آخرت کے سالنوں کا سردار گوشت - اور اہل جنت کی خوشبوؤں کا سردار فاغیہ ہے - فاغیہ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۲

[2] اُدم بضم الهمزة والدال المهملة ويجوز اسكانها جمع ادام قيل هو بالاسكان المفرد وبالضم الجمع - وفي صحيح البخاري في باب الأُدم فاتي بخبز وادم من ادم البيت الخ ۵۳ فاغية شگوفه حنا آنکه شاخ حنا در زمین واژگون کارند و شگوفه که ازان بهم رسد و نعایت خوشبو بود آن را فاغیه گویند كذا في المنتخب - وهي نور الحناء اي زهرها ذكره الاصمعي كذا في ثبت الامام العجلوني يعنے فاغیہ حنا کی کلیوں کو کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الغزی عن الجلال السیوطی عن الکافیجی عن الشمس الجناری
عن اکمل الدین الحنفی عن اثیر الدین ابی حیان عن ابن ابی
الاحوص عن ابی علی الشلوبین عن فخر بن یحیی الزعینی الاشبیلی
عن ابی الرماک عن ابن الاخضر عن ابن طراوۃ عن یونس
ابن عیسی الاعلم عن ابی علی القالی عن ابن درستویہ عن
المبرد عن المازنی عن الاخفش الاوسط سعید بن مسعدۃ
عن سیبویہ عن الخلیل بن احمد عن عیسی بن عمر عن ابی عمرو
ابن العلاء عن نصر بن عاصم عن ابی الاسود الدولی عن
علی رضی اللہ عنہ وھو اول من امر ابا الاسود بوضع النحو
لما کتب - قال العجلونی ذکرہ السیوطی فی شرح الفیتہ فی
النحو وکذا فی الاشباہ والنظائر النحویۃ لہ اھ

٥٢

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحدیث الثانی والخمسون المسلسل بالشعراء	تیئیس (۲۳) واسطے ہیں۔

وانا الی شعر فی الجملۃ حدثنا اجازۃ شیخنا العلامۃ عبد الجلیل برادہ
ولہ شعر ومن ذلک قولہ ؎

ف۵ یہ باونویں حدیث ہے - جس میں شعراء کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی شاعر ہے ۱۲

ممارأيت من الأنام ومكرهم	اصبحت افرق ان ارى انسانا
واجانب المرآة خوفا ان ترى	عيني بها من عكسها انسانا

لا انظر

ولہ ايضاً

اما رأيت الدهر اخرج شوكته	من رجل شخص عاجز متوان
فاعلم بان مراده من نقشها	ادخالها فی عين شخص ثان

ولہ مقطعات تشتمل على معان بديعة ٭ ومقاصد مخترعة غريبة ٭ اوردتها فی غير هذا الكتاب ـ قال حدثنا احمد منة الله ولہ شعر حدثنا احمد بن عبيد العطار ولہ شعر حدثنا الامام العجلونی ولہ شعر قال فی ثبتہ حدثنا اجازة شيخنا العارف عبد الغنی النابلسی ولہ شعر ملأ الخافقين مسطر فی دواوينہ وغيرها ثم حدثنا شيخنا عبد الباقی الحنبلی ولہ شعر ثم حدثنا الشيخ موسی الحجاوی وكان لہ شعر عن الشيخ زين الدين بن سلطان

وكان يشعر انبانا[10] الشمس بن طولون وكان شاعرا انبانا
ابو الفتح محمد بن محمد المزى الشاعر المغلق اخبرنا[11] شهاب الدين
ابو الطيب الخزرجي الشاعر اخبرنا[12] الحافظ زين الدين عبد الرحيم العراقي
وكان ينظم الشعر قال انبانا[13] صلاح الدين خليل بن كيكلدى الصفدي
وكان يشعر اخبرنا[14] شرف الدين احمد الخطيب وكان له شعر
انبانا[15] ابو الحسن علي السخاوي ذو النظم الشهير انبانا[16] ابو طاهر
السلفي ذو الشعر الكثير انبانا[17] ابو الوفا علي بن شهريار الزعفراني
وكان يشعر اخبرنا[18] ابو القاسم عبد الملك ابن المظفر الشاعر
انبانا[19] ابو جعفر محمد بن الحسين الزاهد وكان يشعر انبانا[20]
ابو بكر عبد الله بن احمد القارى الشاعر اخبرنا[21] ابو عثمان سعيد
ابن زيد الشاعر حدثنا[22] عبد السلام بن عباد الشاعر الشهير
بديك الجن اخبرنا[23] خالي همام بن غالب الفرزدق الشاعر فقال
انشدت النبي صلى الله عليه وسلم بلغنا السماء مجدنا وجدودنا
وفي رواية ذكرها شيخنا عقيلة في مسلسلاته بلفظ بلغنا السما
مجدا وعزا وسوددا ؛ وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا ؛ فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم "این المظہر یا ابا لیلی" قلت الجنۃ قال "اجل انشاء اللہ تعالیٰ" قال ثم قلت ؎ ولا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ ؎ بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا ؎ ولا خیر فی جہل اذا لم یکن لہ ؎ حلیم اذا ما اورد الامر اصدرا ؎ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یفضض اللہ فاک مرتین"

الحدیث الثالث والخمسون[۵۳] المسلسل بانفراد کل راو من رواتہ بصفۃ عظیمۃ فی زمانہ

٥٣

ادویہ عن مولانا عبد الجلیل المدنی ادیب عصرہ وشاعر دہرہ

سہ ٥١ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزدق شاعر کے اشعار سنکر دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو نہ توڑے یعنے تمہارے دانت گرنے نہ پائیں جسطرح عباس رضی اللہ عنہ کے اس معروضہ پر (کہ یا رسول اللہ میں آپکی مدح کرنا چاہتا ہوں) اور نابغہ جعدی کے قصیدہ رائیہ کو سنکر آپ نے یہی دعا دی تھی۔ پس نابغہ ایکسو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور انکا کوئی دانت نہ گرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپکی مدح وثنا کرنی آپ کی خوشنودی کا باعث ہے مگر تعریف وہی پسندیدہ محبوب ہوتی ہے جو اطاعت کیساتھ ہو اور جو بغیر اطاعت کے صرف تعریف کیجائے تو وہ چنداں معتبر اور موجب خوشنودی نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک ہم سبکو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعریف کرنی نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

سہ ٥٢ ترپنواں حدیث۔ اسکا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی ایک صفت میں اپنے زمانہ کا یکتا تھا ۱۲

عن[۲] السید اسمعیل البرزنجی زاهد عصرہ عن[۳] صالح الفلانی صوفی
زمانہ عن[۴] محمد بن سنہ الفلانی محدث زمانہ عن[۵] الشریف
محمد بن عبد اللہ نادرہ وقتہ عن[۶] عمر بن الجائی سراج عصرہ عن[۷]
الحافظ السیوطی مجدد زمانہ ومحدث اوانہ عن[۸] عمر بن فہد اوحد
عصرہ عن[۹] الامام الجزری قاری وقتہ ومحدث دھرہ قال اخبرنا[۱۰]
الامام جمال الدین محمد بن محمد بن محمد الجمالی زاہد عصرہ
اخبرنا[۱۱] الامام سعید الدین محمد بن مسعود محدث فارس فی زمانہ
انا[۱۲] الشیخ ظہیر الدین اسماعیل بن المظفر بن محمد الشیرازی
عالم وقتہ انا[۱۳] ابو طاہر عبد السلام بن ابی الربیع الحنفی محدث
زمانہ انا[۱۴] ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن شابور القلانسی شیخ عصرہ
انا[۱۵] ابو المبارک عبد العزیز بن محمد بن منصور الادمی
امام اوانہ انا[۱۶] سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نادرہ
دھرہ حدثنا[۱۷] ابو صالح احمد بن عبد الملک بن علی النیسابوری
غریب وقتہ حدثنا[۱۸] ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش الزیادی
نزیل دھرہ ثنا[۱۹] ابو حامد احمد بن محمد بن ہاشم البلاذری

حافظ زمانہ ثنا محمد بن الحسن بن علی امام عصرہٖ ثنا ابی الحسن
ابن علی السید المحجوب ثنا ابی علی بن موسیٰ الرضی ثنا ابی موسیٰ
ابن جعفر الکاظم ثنا ابی جعفر بن محمد الصادق ثنا ابی محمد بن علی
الباقر ثنا ابی علی بن الحسین زین العابدین ثنا ابی الحسین
ابن علی سید الشہداء ثنا ابی علی بن ابی طالب سید الاولیاء
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اخبرنی سید الانبیاء محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "اخبرنی[1] جبرئیل سید
الملائکۃ قال قال اللہ سید السادات انی انا اللہ
لا الٰہ الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل
حصنی امن من عذابی" قال الامام الجزری فی اسنی
المطالب کذا وقع ہذا الحدیث بہذا السیاق من المسلسلات
السعدیۃ والعہدۃ علی البلاذری واللہ تعالیٰ اعلم

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو فرشتوں کے سردار جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ تمام سرداروں کے سردار اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ میں ہی معبود حقیقی ہوں میرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ (حفاظت) میں داخل ہو گیا اور میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچ گیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

۵۴

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چوبیس واسطے ہیں

الحدیث الرابع والخمسون المسلسل بکون کل راو من بلد

ارویہ[1] عن مولانا عبد الجلیل المدنی عن[2] منة اللہ المصری الازھری عن[3] عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن[4] ابن بدیر المقدسی عن[5] ابی النصر مصطفی الدمیاطی عن[6] ابن عقیلة المکی عن[7] ابی المواھب البعلی عن[8] والدہ الدمشقی عن[9] احمد الفرغانی البقاعی عن[10] ابن حجر المکی عن[11] زکریا الانصاری عن[12] عمر بن فہد المکی عن[13] الحافظ ابی عبد اللہ محمد الدمشقی انا[14] ابو عبد اللہ محمد بن محمد البالسی انا[15] ابو العباس احمد بن ابی طالب الدیر مقرنی انا[16] ابو النجا عبد اللہ بن عمر الحریمی انا[17] ابو الوقت السجزی انا[18] ابو عبد اللہ محمد بن عبد العزیز الفارسی انا[19] ابو محمد عبد الرحیم بن احمد بن ابی شرح الانصاری الازدی انا[20] ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی ثنا[21] العلاء بن موسیٰ البغدادی ثنا[22] اللیث ابن سعد المصری عن[23] ابی الزبیر المکی

سلسلہ یہ چوبیسویں حدیث ہے۔ اسکا ہر ایک راوی ایک شہر کا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عن[٥٤] جابر بن عبد اللہ الانصاری المدنی ؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”لا یدخل احد ممن بایع تحت الشجرۃ النار“ قال ابن عقیلۃ وبالسند الی ناصر الدین قال ھذا حدیث صحیح عال واخرجہ الترمذی وغیرہ

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[٥٥] الخامس والخمسون المسلسل بالمحمدین	علیہ وسلم تک تینتیس[٣٣] واسطے ہیں

٥٥

علی ذات نبینا واسم الصلوۃ والسلام من ذالک متصل بالبخاری قد یسر اللہ عز وجل لی روایتہ بکرمہ وجودہ فللہ الحمد علی ذلک حق حمدہ۔

ارویہ عن[١] العلامۃ المفسر محمد بن سلیمان حسب اللہ عن[٢] محمد القاوقجی عن[٣] محمد العدوی ابن صالح عن[٤] محمد الامیر عن[٥] محمد الحفنی عن[٦] محمد البدیری عن[٧] محمد قاسم مقری الدیار المصریہ

٥٤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے درخت (ببول) کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی ان میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہوگا ماشاء اللہ یہ انکے حق میں بڑی خوشخبری ہے ١٢

٥٥ یہ پچپنویں حدیث اسکا ہر راوی محمد نامی ہے یہ روایت امام بخاری کے طریقہ سے متصل ہے اللہ تعالی نے اپنے جود وکرم سے اسکی روایت مجھپر آسان فرمائی فللہ الحمد علی ذلک ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن[٨] محمد بن صلاح الدين البابلي الازهري عن[٩] محمد بن عبد الله

حجازي الواعظ عن[١٠] محمد الغيطي عن[١١] محمد بن محمد الدلجي عن[١٢]

الشمس محمد السخاوي عن[١٣] محمد بن نجم الدين العلوي المكي انا[١٤]

الحافظ جمال الدين محمد المخزومي انا[١٥] الضياء ابو الفضل محمد

ابن عبد الرحمن المالكي انا[١٦] محمد بن محمد بن علي الطبري انا[١٧]

ابو عبد الله محمد بن علي انا[١٨] محمد بن مهاجر الموصلي انا[١٩] ابو بكر محمد

ابن علي بن ياسر الجياني انا[٢٠] فقيه الحرم ابو عبد الله محمد بن الفضل

ابن احمد الصاعدي الفراوي انا[٢١] محمد بن علي بن الحسين انا[٢٢]

محمد بن احمد بن عبد الله الحمصي المروزي انا[٢٣] ابو الهيثم محمد

ابن علي بن محمد المكي الكشميهني قال[٢٤] اخبرنا ابو عبد الله محمد بن يوسف

الفربري انا[٢٥] محمد بن اسمعيل البخاري الحافظ حدثنا[٢٦] محمد بن

خالد بن محمد بن يحيى بن عبد الله بن خالد الذهبي ثنا[٢٧] محمد

ابن وهب بن عطية هو الدمشقي ثنا[٢٨] محمد بن حرب ثنا[٢٩] محمد

ابن الوليد الزبيدي ثنا[٣٠] محمد بن شهاب الزهري عن[٣١] عروة

ابن الزبير عن[٣٢] زينب بنت ابي سلمة عن[٣٣] ام سلمة زوج النبي

رضی اللہ تعالے عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی بیتہا جاریۃ وفی وجہہا سفعۃ[٥١] فقال استرقوا لہا[٥٢] فان بہا النظرۃ"

٥٦

کے درمیان اٹھائیس[٢٨] واسطے ہیں۔	الحدیث السادس[٥٣] والخمسون[٥٤] المسلسل کذلک	اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ارویہ عن[١] الشیخ المذکور محمد بن سلیمان عن محمد القاوقجی[٢] قال حدثنی[٣] محمد عابد السندی عن[٤] محمد یوسف بن محمد المزجاجی[٥] عن محمد عبد الخالق المزجاجی عن[٦] محمد عقیلۃ عن[٧] محمد بن عبد الباقی[٨] الحنبلی عن محمد بن النجم الغزی عن[٩] ابیہ محمد البدر[١٠] الغزی عن محمد بن محمد المری السکندری عن[١١] محمد بن محمد الجزری انا[١٢] محمد ابن احمد بن مرزوق التلمسانی مشافہۃ انا[١٣] القاضی محمد بن

٥١ السفعۃ بفتح السین المہملۃ وضمہا وسکون الفاء بعدہا عین مہملۃ ہی صفرۃ الوجہ وفی مجمع البحار ناقلا عن الکرمانی اراد بالسفعۃ مسۃ من الجن وعن النہایۃ قولہ فان بہا النظرۃ ای بہا عین اصابتہا من نظر الجن اھ۔

٥٢ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں ایک لونڈی کو ملاحظہ فرمایا کہ جسکے چہرہ نظر جن کے اثر سے زردی نمایاں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر منتر پڑھاؤ کہ اسکو نظر جن کا اثر ہوا ہے۔ اس حدیث سے جن کا وجود اور انسان پر اسکا اثر ہونا اور اس کے دفعیہ کے لئے منتر کا جواز ثابت ہوا۔ مگر شرع نے جسطرح کے منتر سے منع کیا ہے اس سے احتراز لازم ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

٥٣ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحمدین ہے یعنے اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

احمد الحسینی انا[۱۴] محمد بن محمد الحصین التلمسانی انا[۱۵] محمد بن
یوسف البرزالی انا[۱۶] محمد بن ابی الحسین الصوفی انا[۱۷] محمد بن محمد
الطائی انا[۱۸] محمد بن عبد الواحد الدقاق انا[۱۹] محمد بن علی الکرمانی
ثنا[۲۰] محمد بن اسحٰق بن یحیی بن منده الاصبهانی العبدی انا[۲۱]
محمد ابو منصور سعد البارودی کاتب الواقدی انا[۲۲] محمد

نسخہ: الباوردی

ابن عبد الله الحضرمی انا[۲۳] محمد بن عبد الله المثنی انا[۲۴] محمد
ابن بشر انا[۲۵] محمد بن عمرو الانصاری ثنا[۲۶] محمد بن سیرین انا[۲۷]
محمد بن محمد بن عبد الله بن جحش انا[۲۸] ابی عن محمد رسول الله
صلی الله علیه وسلم انه مر فی السوق برجل مکشوف فخذه
فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم "غطّ[۱] فخذك
فانها عورة" قال المسکین قال السیوطی فی جیاد المسلسلات
نقلا عن الحافظ ابن حجر فی امالیه وهذا حدیث عجیب التسلسل
بالمحمدین فلیس فی اسناده من ینظر فی حاله سوی محمد بن عمرو
واسم جده سهل ضعفه یحیی القطان ووثقه ابن حبان وله
متابع رواه احمد وابن خزیمه من طریق العلاء بن عبد الرحمن

[۱] وفی العزیزی صفحہ ۳۳ قال لما مر علی جرهد الاسلمی من اهل الصفة وهو کاشف فخذه اھ یعنے آنحضرت صلی الله علیه وسلم ایک روز بازار میں (اصحاب صفہ میں سے) ایک صحابی جرہد اسلمی رضی الله عنه پر گزرے جن کی ران کھلی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا اپنی ران کو چھپا کیونکہ وہ عورت یعنے چھپانے کی چیز ہے ۱۲

عن ابی کثیر اتم منه والحدیث علقه البخاری فی صحیحه اھ

ای عن محمد بن جحش رضی الله عنه قال العجلونی وقال

السخاوی الحدیث حسن وقال شیخ مشائخنا فی مسالک الابرار

قال الحافظ فی فتح الباری لمحمد بن جحش وابیه عبدالله بن جحش

صحبته وزینب بنت جحش احدی امہات المؤمنین عمته وکان

محمد صغیرا فی عہد النبی صلی الله علیه وسلم وقد حفظ عنه وهذا

بین فی حدیثه هذا فقد وصله احمد والبخاری فی التاریخ والحاکم

فی المستدرک کلهم من طریق اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن

عبدالرحمن عن ابی کثیر مولی محمد بن جحش عنه قال مر النبی

صلی الله علیه وسلم وانا معه علی معمر فخذاه مکشوفتان

فقال ^(۱) ویا معمر غط علیک فخذیک فان الفخذین عورة

رجاله رجال الصحیح غیر ابی کثیر وقد روی عنه جماعة لکن لم

اجد فیه تصریحا بتعدیل انتهی یقول الجامع المسکین قال

---

[۱] یعنے دوسری ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم معمر صحابی رضی الله عنه پر گزرے درانحالیکہ انکی ہر دو ران کھلی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا کہ اے معمر تیری ہر دو ران چھپا اس لئے کہ رانیں عورت یعنے چھپانیکی چیز ہے ۱۲ محمد عبدالہادی عفی عنه

العلامة محمد عابد فی ثبته ولا یخفی ان شیخنا العارف باللہ الشیخ یوسف المزجاجی وشیخه الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی سمی کل واحد منهما عند ولادته بمحمد وهذه عادة بیت المزجاجی یقطعون السرة علی اسم محمد تبرکا ثم یسمیه ابوه بعد ذلک بما شاء قاله الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی فی النزهة المستطابة انتهی قوله فلم یکن فی السند الا عبد اللہ بن جحش۔ و قد قال العلامة القاوقجی فی مسلسلاته ویروی ان ولده محمدا روی عنه وعن سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیکون مسلسلا بالمحمدیین من اوله الی آخره انتهی

وقد مر قول الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ان لمحمد بن جحش وابیه عبد اللہ بن جحش صحبة اھ وقال حافظ الغرب ابن عبد البر فی کتاب الاستیعاب محمد بن عبد اللہ بن جحش یکنی ابا عبد اللہ کان قد هاجر مع ابیه وعمیه الی ارض الحبشة ثم هاجر من مکة الی المدینة مع ابیه له صحبة وروایة انتهی

فافهم وتدبر

السرار

ع ٥٧

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الحدیث السابع والخمسون

المسلسل بالاحمدیین

تک چھبیس واسطے ہیں۔

ادویہ عن مولانا الشیخ احمد المکی عن الشیخ احمد دحلان عن عثمان الدمیاطی عن محمد الشنوانی عن الامام احمد الدردیری بالاجازۃ العامۃ عن احمد الملوی واحمد الجوہری عن احمد بن مکی النخلی عن احمد القشاشی عن احمد بن علی بن عبد القدوس الہاشمی بالاجازۃ العامۃ عن احمد النہروانی المکی عن والدہ احمد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد القرشی العدوی عن احمد بن عبد الرحمن المقدسی عن احمد بن شیبان عن ابی عبد اللہ احمد بن منصور الجوینی عن الحافظ احمد بن محمد السلفی عن ابی بکر احمد بن علی بن عبد اللہ بروایۃ عن القاضی احمد بن الحسین محمد بن الدینوری عن احمد بن محمد بن سلیمان المعروف بابن السنی عن الامام ابی عبد الرحمن احمد النسائی نا عثمان ہو ابن سعید الحمصی عن شعیب بن

ے ٥٧ ستاونویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی کا نام احمد ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

دینار الحمصی عن[٢٣] الزهری[٢٤] حدثنی سعید بن المسیب ان ابا هریرة[٢٥] رضی الله عنه اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال

"امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله[سلے] فمن قالها فقد عصم منی نفسه وماله الا بحقه وحسابه علی الله تعالی" قال الجامع اخرجه النسائی فی سننه بالسند المتقدم بعینه وبلفظ الحدیث واخرجه الشیخان ایضا عن ابن عمر رضی الله عنهما لکن بزیادة بعض الالفاظ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الثامن[٥٨] والخمسون المسلسل بالمکیین	تک ستائیس[٢٧] واسطے ہیں۔

وقد اقمت بمکة المکرمة بفضل الله تعالی ستة عشر شهرا لاغتنام الفیوض من علمائها۔ ارویه عن الحبیب[١] حسین المکی عن[٢] والده

سلے[١] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالی کی جانب سے مامور ہوں کہ لوگوں سے اسوقت تک جہاد کروں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے یہ کہدیا اسنے مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیا۔ مگر حق اسلام سے۔ اور اسکا حساب اللہ تعالی پر ہے۔ اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسطرح مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ جبتک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں اور نماز پنجگانہ قائم نکریں اور زکوٰۃ ندیں اسوقت تک مجھکو ان سے جہاد کرنیکا حکم ہوا ہے۔ پس جب وہ ان امور مذکورہ پر عامل ہو جائیں تو انکی جانیں اور انکے اموال قتال اور لوٹ وغیرہ سے محفوظ ہو گئے۔ مگر حقوق اسلامیہ مثلا زنا و قصاص و سرقہ وغیرہ کے سبب سے کہ ایسی صورتوں میں وہ محفوظ نہ ہونگے۔ اور اسکے بعد پھر جو کچھ کفر و معاصی پوشیدہ کرینگے اسکا حساب اللہ تعالے لیگا ١٢ سلے[٥٨] اٹھاونویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مکی ہے ١٢ محمد عبد الہادی عفا اللہ لہ ولوالدیہ

محمد المكي عن [٣] الشيخ عمر العطار المكي عن [٤] الشيخ محمد طاهر سنبل المكي عن [٥]
الشيخ احمد النخلي المكي عن [٦] امام المقام زين العابدين بن عبد القادر
ابن محمد بن يحيى بن مكرم الحسيني الطبري المكي اجازة عن [٧] والده
عبد القادر امام المقام عن [٨] جده الامام يحيى بن مكرم بن محمد المحب
الاخير المكي عن [٩] جده الامام ابي المعالي محب الدين محمد بن
رضى الدين محمد بن المحب الاوسط محمد المكي عن [١٠] عم ابيه الامام
العلامة ابي اليمن محمد بن احمد المكي انا [١١] والدي الامام شهاب الدين
ابو العباس احمد بن رضى الدين الطبري المكي ح انا [١٢] والدي امام
مقام الخليل العلامة رضى الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم
ابي بكر بن علي بن فارس الحسيني الطبري المكي وقاضي القضاة
نجم الدين ابو احمد محمد بن قاضي القضاة جمال الدين محمد بن
الحافظ محب الدين بن عبد الله الطبري المكي قال هو واحمد بن
الرضى ايضا انا [١٣] به الامام عماد الدين ابو محمد عبد الرحمن بن
محمد بن علي بن الحسين الطبري المكي انا [١٤] به الشيخ ركن الدين ابو القاسم
عبد الرحمن بن ابي حرمي فتوح بن بنين الكاتب المكي انا [١٥]

به الامام الحافظ خطيب مكة ابو حفص عمر بن عبد المجيد القرشي المعروف
بالميانشي المكي سماعا انا[17] به الامام ركن الدين قاضي الحرمين
ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري المكي بقرأتي عليه انا[18] جدي
الامام القاضي ابو عبد الله الحسين بن علي بن الحسين الطبري المكي
انا[18] به ابو القاسم خلف بن هبة الله ثنا[19] به ابو محمد الحسين بن
احمد بن ابراهيم العبقسي المكي سنة عشرين واربع مائة انا[20]
به ابو الحسن محمد بن نافع بن احمد المكي وابو بكر احمد بن عبد الله
ابن عبد المؤمن قالا حدثنا[21] ابو محمد اسحق بن احمد الخزاعي
المكي مقريها في حدود سنة ست وثلاث مائة انا[22] به الامام
المؤرخ ابو الوليد محمد بن عبد الله الازرقي المكي ق[23] حدثني جدي
احمد بن محمد المكي عن[24] سعيد بن سالم هو ابو عثمان القداح المكي
وسليم بن مسلم المكي عن[25] ابن جريج هو مفتي مكة عبد الملك بن
عبد العزيز المكي عن[26] عطاء بن ابي رباح المكي عن[27] عبد الله بن عباس
رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

[28] ينزل الله تعالى على هذا البيت كل يوم وليلة

[28] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالی اس (مبارک) مکان پر ہر رات دن میں ایکسو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے انہیں سے طواف کرنیوالوں کو ساٹھ اور نماز پڑھنے والوں کو چالیس اور اسپر نظر کرنیوالوں کو بیس رحمتیں ملتی ہیں ۱۲ محمد عبد الباری غفرلہ

عشرين ومائة رحمة ستون منها للطائفين واربعون للمصلين وعشرون للناظرين"

رواه البيهقي في شعب الايمان والخطيب في تاريخه والصابوني في الجزء الثاني من المائتين له۔

اس حدیث میں مجوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع والخمسون[59] المسلسل بالمدنيين في اكثره	تک چبیس[26] واسطے ہیں

نمبر ۵۹

فاقول وقد اقمت بمدينة المنورة لتحصيل الزيارة واغتنام الفيوض من علمائها الكرام۔ حدثني به شيخنا الفاضل عبد الجليل برادة المدني عن المعمر مفتي الشافعية بالمدينة المنورة السيد اسماعيل البرزنجي المدني عن صالح الفلاني المدني عن محمد سعيد سفر المدني عن محمد ابي طاهر المدني عن والده ابراهيم الكردي المدني ثم حدثني به احمد بن محمد القشاشي المدني عن ابي المواهب احمد بن علي الشناوي المدني عن السيد غضنفر بن جعفر الحسيني النهروالي المدني عن عبد الحق السنباطي المجاور بالمدينة عن محمد بن عبد الرحمن

[1] اس حدیث کے اکثر راوی مدنی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

السخاوی نزیل المدینۃ المدفون بالبقیع شمال قبۃ الامام مالک
رضی اللہ عنہ عن[١٢] ابی الفتح العثمانی المدنی عن[١٣] ابیہ قاضی المدینۃ
وخطیبہا زین الدین بن ابی بکر المراغی عن[١٤] شیخ المحدثین بالحرم
المدنی عفیف الدین بن عبد اللہ بن الجمال المطری عن[١٥] الرضی
ابراھیم بن محمد الطبری عن[١٦] عم ابیہ یعقوب الطبری عن[١٧] یحیی
ابن یونس الھاشمی اخبرنا[١٨] ابو الوقت السجزی انا[١٩] ابو الحسن الداؤدی
انا[٢٠] ابو محمد الحموی السرخسی انا[٢١] ابو عبد اللہ محمد بن یوسف
الفربری انا[٢٢] محمد بن اسماعیل البخاری المجاور بالمدینۃ مدۃ
انا[٢٣] عبد العزیز ابو عبد اللہ الاویسی ھو ابو القاسم المدنی عن[٢٤]
ابن شہاب الزھری المدنی ان عطاء بن یزید اللیثی المدنی
اخبرہ[٢٥] ان حمران المدنی مولی عثمان اخبرہ[٢٦] انہ رائ عثمان
ابن عفان وھو مکی مدنی دعا باناء فافرغ علی کفیہ ثلاث مرات
نغسلھما ثم ادخل یمینہ فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل
وجھہ ثلاثا ویدیہ الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح برأسہ
ثم غسل رجلیہ الی الکعبین ثلاث مرار ثم قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ومن توضأ نحو وضوئی ھذا ثم صلی

رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

ھذا روایۃ البخاری وفیہ ثلاثۃ من التابعین الزھری وعطاء وحمران[1]

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث[52] الستون[60] المسلسل مثلہ	تک انتیس (۲۹) واسطے ہیں۔

بھذا السند الی عفیف الدین ابن عبد اللہ بن الجمال المصری

بسماعہ عن[15] عبد المؤمن بن خاف باجازتہ عن[16] المؤید الطوسی

عن[17] محمد الفراوی عن[18] الغافر الفارسی عن[19] محمد بن عیسی الجلودی

عن[20] ابراھیم المروزی عن[21] الامام مسلم القشیری حدثنا[22]

زھیر بن حرب ای البغدادی حدثنا[23] یعقوب ابن ابراھیم المدنی اخبرنا[24] ابی ای ابراھیم بن سعد

ابن ابراھیم بن عبد الرحمٰن بن عوف الزھری المدنی عن[25] صالح

---

[1] حمران مدنی رحمۃ اللہ تعالی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک روز پانی کا برتن منگا کر ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے اور کلی تین بار کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی لیا پھر منہ اور ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے اور مسح سر کیا اور ٹخنوں تک ہر دو پیر تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کے جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ انمیں کوئی خیال دل میں نہ گزرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جائینگے ۱۲

[52] یہ ساٹھویں حدیث۔ اس میں بھی مدنیین کا سلسلہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ابن کیسان المدنی التابعی م۲۶ ابن شہاب ای محمد بن مسلم
المدنی التابعی عن عروۃ بن الزبیر التابعی یحدث عن حمران
المدنی ھو مولی عثمان بن عفان قال فلما توضأ عثمان قال واللہ
لاحدثنکم حدیثا لولا اٰیۃ فی کتاب اللہ ما حدثتکموہ انی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول "لا یتوضأ الرجل
فیحسن وضوءہ ثم یصلی الصلوۃ الا غفر لہ ما بینہ
وبین الصلوۃ التی تلیھا" قال عروۃ الاٰیۃ ان الذین
یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدی الی
قولہ اللاعنون ۵ ھذا حدیث صحیح اتفق الشیخان علی
معناہ قال المنلا ابراھیم ھذا حدیث صحیح المتن والتسلسل
وقال الامام النووی رحمھم اللہ القوی ھذا اسناد اجتمع
فیہ اربعۃ تابعیون مدنیون یروی بعضھم عن بعض اھ قال

سنہ ۵ حمران رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے جب وضو کیا تو فرمایا کہ بخدا میں تمکو ایک حدیث سناتا ہوں۔ اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی طرح یعنے موافق سنت وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور اسکے بعد والی نماز کے درمیان جو کچھ گناہ (صغیرہ) ہو بخشدئے جائینگے۔ عروہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جس آیت کا اشارہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا وہ آیت ان الذین سے لاعنون تک ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

شیخ شیخنا محمد القاوقجی فی مسلسلاته وفیه لطیفة اخری وهی
روایة الاکابر عن الاصاغر فان صالح بن کیسان اکبر سنا من الزهری اھ

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین الثقات	کے درمیان بائیس (۲۲) واسطے ہیں۔

٦١ا

وهو حدیث صحیح عظیم القدر اجتمع فیه جمل من الفوائد منها صحته فی
اسناده ومتنه وعلوه وتسلسله وقد نقل عن ابی ادریس الخولانی
انه کان اذا حدث به جثا علی رکبتیه اجلالا له۔ کذا فی شرح مسلم
للامام النووی رحمه اللہ تعالی فاقول حدثنی به السید عبد الرزاق
البیطار الدمشقی عن والده السید حسن البیطار الدمشقی عن
عبد الرحمن الکزبری الدمشقی ح وارویه عالیا بدرجة کما
حدثنی به العلامة المحدث عبد اللہ القدومی النابلسی الدمشقی
عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن ابیه محمد الکزبری الدمشقی
عن احمد بن عبید العطار الدمشقی عن محدث الشام العلامة

لے ایک مشہور حدیث - اسکے سب راوی دمشقی ہیں - یہ بڑی عظیم القدر صحیح حدیث ہے - اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالی سے بلا واسطہ جبریل روایت فرماتے ہیں - ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں ۱۲
محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

العجلونی الدمشقی حدثنا به مشائخنا الثلاثة ابو المواهب الحنبلی
وعبد الغنی النابلسی الحنفی ومحمد الکاملی الشافعی الدمشقیون
قال کل واحد منهم حدثنا به شیخنا عبد الباقی الحنبلی الدمشقی قال
حدثنا به محمد شمس الدین المیدانی الشافعی الدمشقی قال
ثنا به شهاب الدین احمد الطیبی الکبیر الدمشقی ثم حدثنا به السید
محمد ابو البقا کمال الدین ابن حمزة الحسینی الدمشقی حدثنا ابو العباس
احمد بن عبد الهادی الحافظ الشهیر الدمشقی قال حدثنا
به الصلاح محمد بن ابی عمر احمد الصالحی الدمشقی قال ثنا
به ابو الحسن علی بن احمد فخر الدین الصالحی الدمشقی ثنا به عمی محمد
ابن عبد الله ضیاء الدین المقدسی الدمشقی ثنا به ابو المجد
الفضل بن الحسین البانیاسی الدمشقی اخبرنا ابو القاسم
المؤذن الدمشقی ثنا ابو بکر عبد الرحمن بن القاسم الهاشمی
الدمشقی ثنا ابو مسهر عبد الاعلی بن مسهر الغسانی الدمشقی
ثنا سعید بن عبد العزیز الدمشقی حدثنا ربیعة بن یزید الدمشقی
حدثنا ابو ادریس عائذ الله بن عبد الله الخولانی الدمشقی

٢٢

حدثنا ابوذر جندب بن جنادة الغفاری رضی اللہ عنہ وقد دخل ایضاً دمشق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما روی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال ؒ یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرّماً فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب جمیعاً فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی

ف۱ "ترجمہ" اے میرے بندو تحقیق میں نے میری ذات پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسکو حرام کر دیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر میں نے جسکو ہدایت دی۔ یعنے مبعث رسول سے پہلے سب کے سب گمراہ تھے۔ اللہ پاک نے بذریعۂ رسول جسکو ہدایت دی وہ ہدایت پر آئے ورنہ سب گمراہ رہتے۔ پس تم مجھ سے طلب ہدایت کرو میں تمکو ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا۔ پس تم مجھ سے طلب طعام کرو میں تمکو کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا۔ پس تم مجھ سے طلب لباس کرو میں تمہیں کپڑے پہناؤنگا۔ اے میرے بندو یقیناً تم شب وروز خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے طلب مغفرت کرو میں تمہیں بخشونگا۔ اے میرے بندو تحقیق تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ اور ہرگز مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین وآخرین اور تم تمام

(بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

يا عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على اتقى قلب رجل واحد منكم مازاد ذلك في ملكي شيئا يا عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على افجر قلب رجل واحد منكم مانقص ذلك من ملكي شيئا يا عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم قاموا في صعيد واحد فسألوني فاعطيت كل انسان مسئلته مانقص ذلك مما عندي الا كما ينقص المخيط اذا ادخل البحر يا عبادي انما هي اعمالكم احصيها عليكم[1] ثم اوفيكم اياها فمن وجد خيرا فليحمد الله ومن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) انس وجن تم میں کے سب سے بڑے متقی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں کچھ اضافہ نہ ہو جائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین وآخرین اور تم تمام انس وجن تم میں سے سب سے بڑے نافرمان (یعنے ابلیس علیہ اللعنہ) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک سے کچھ گھٹ نجائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولیں وآخریں اور انس وجن ایک زمیں میں کھڑے ہو کر یعنے سب کے سب اکٹھے ہو کر مجھ سے سوال کریں۔ پھر میں ہر شخص کو اسکی مطلوبہ چیز عطا کروں تو بھی میرے خزانہ میں سے اسیقدر کمی ہو گی جسقدر سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کی کمی ہو گی۔ یعنے اسقدر بے حساب عطا کرنے پر بھی میرے خزانہ میں کسی طرح کی کمی واقع نہ ہو گی۔ اے میرے بندو میں تمہارے کل اعمال کو ضرور گن رکھتا ہوں پھر تمکو ان کے موافق پوری جزا دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو پائے تو وہ اللہ پاک کی حمد کرے اور جو اسکے خلاف پائے تو وہ محض اپنے ہی نفس کو ملامت کرے نہ کہ اور کسی کو ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] کذا في الاصول المعتمدة وهو المناسب للمقام ووقع في اصل ابن حجر لكم وقال وفي نسخة عليكم ۱۲ مرقاة بحذف يسير ۱۲ محمد عبد الهادي عفا الله عنه

وجد غیر ذلك فلا یلومن الا نفسه" هذا روایة مسلم فی صحیحه ـ

٦٢ ـ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والستون المسلسل بالمصریین	علیہ وسلم کے درمیان چھبیس واسطے ہیں۔

اروبه عن الشیخ العلامة محمد حسب الله المصری عن الشیخ احمد منة الله المصری عن الامیر الکبیر المصری عن شیخ الاسلام علی الصعیدی المصری عن محمد السلمونی المصری وعبدالله البنانی المصری کل منهما عن محمد الخرشی وعبدالباقی الزرقانی المصریین کلاهما عن ابی الامداد برهان الدین ابراهیم بن علی الحسنی العلوی المصری عن الشیخ السنهوری المصری عن محمد الغیطی المصری عن قاضی مصر نور الدین علی بن یس عن محمد السخاوی المصری ثم حدثنی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی المصری حدثنا ابو محمد عبدالله بن عمر بن علی السعودی المصری حدثنا ابو محمد بن ابراهیم بن علی المصری حدثنا ابو الحسن

ف ۱ اس حدیث کے سب راوی مصری ہیں ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ لہ

يحيى القرشي المصري حدثنا[16] ابو عيسى عبد الله بن عبد الواحد المصري
ثنا[17] ابو القاسم هبة الله بن على البوصيري المصري ثنا[18] ابو صادق مرشد
ابن يحيى المدني المصري ثنا[19] ابو الحسن على بن عمر الحراني الصواف المصري
ثنا[20] ابو القاسم حمزة بن محمد الكناني الحافظ المصري ثنا[21] عمران بن
موسى المصري ثنا[22] يحيى بن عبد الله المصري ثنا[23] الليث بن سعد المصري
ثنا[24] عامر بن يحيى المغافري المصري ثنا[25] ابو عبد الرحمن الحبلي المصري ثنا[26]
عبد الله بن عمرو ابن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصاح برجل من امتي على رؤس
الخلائق يوم القيمة فينشر له تسعة وتسعون سجلا كل
سجل منها مد البصر ثم يقول الله تعالى له أتنكر من هذا
شيئا فيقول لا يا رب فيقول الله تعالى الك عذر
وحسنة فيقول لا يا رب فيقول الله عز وجل بلى ان

سـ٥١ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے روبرو دربار الٰہی میں پکارا جائیگا پس اسکے اعمال نامہ کے بڑے بڑے ننانوے دفتر کھولے جائینگے۔ ہر ایک کی درازی مدبصر تک ہوگی۔ پھر اسکو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے بندے، کیا تو ان اعمال میں سے کسی کا منکر ہے وہ کہیگا کہ نہیں اے رب میرے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ ایا تیرا کوئی عذر یا تیری کوئی نیکی ہے کہیگا کہ نہیں اے رب میرے (بقیہ صفحہ آئندہ)

لك عندنا حسنات وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج الله

تعالے له بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد

ان محمدا عبده ورسوله فيقول يا رب ما هذه

البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم

فتوضع السجلات فى كفة والبطاقة فى كفة فطاشت

السجلات وثقلت البطاقة" قلت وفى رواية

بقدر الانملة فيها شهادة ان لا اله الا الله الخ"

وفى رواية الترمذى "ولا يثقل مع اسم الله تعالى شيئ"

قال السخاوى هذا حديث جيد الاسناد عظيم المواقع مسلسل

بالمصريين الى منتهاه وصحابيه سكن مصر مع ابيه واقام بعده

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) پس اللہ تعالی فرمائیگا کہ (اے بندے) کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں۔ اور آج تجھ پر کسیطرح ظلم نہ ہوگا۔ (یہ فرماکر) اللہ پاک ایک چھوٹا ٹکڑا نکالیگا جس میں کلمۂ شہادت مرقوم ہوگا (بندہ یہ دیکھکر پوچھیگا اے میرے رب ان دفتروں کے مقابلہ میں یہ ذرا سا ٹکڑا کیا (حقیقت رکھتا) ہے پس اللہ تعالی فرمائیگا کہ تجھ پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ پس وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلے میں اور وہ ٹکڑا ایک پلے میں رکھا جائیگا۔ پس وہ دفاتر ہلکے اور وہ ٹکڑا بھاری ہوجائیگا۔ راقم آثم کہتا ہے کہ دوسری ایک روایت میں یہ جملہ زیادہ ہے کہ وہ ٹکڑا ایک انگل کے مقدار کا ہوگا جس میں کلمۂ شہادت لکھا ہوا ہوگا اور ترمذی کی روایت میں آخری میں اس جملہ کی زیادتی ہے کہ اللہ تعالی کے نام مبارک کیساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔ یہ حدیث شریف جید الاسناد اور عظیم الشان ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی

مدة يسيرة ثم تحول منها ورواه الحاكم فی صحیحه وهو صحيح على شرط مسلم كذا فی ثبت الامير الكبير وحصر الشارد انتهى وفی جياد المسلسلات ما نصه اخرجه الترمذی وحسنه وابن ماجه والحاكم وصححه من طرق عن الليث وزاد فيه فيهاب العبد قبل قوله فيقول لا يا رب انتهى

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الثالث والستون المسلسل بالمعمرين	تک بیس (۲۰) واسطے ہیں۔

٦٣ع

ليس فيهم الا من جاوز الثمانين ـ وبالسند الى الامام السيوطی قال فی الجياد قرأت على ام الفضل القدسية ان ابا اسحق التنوخی اخبرها قال اخبرنا احمد بن ابی طالب قال اخبرنا عبد الله ابن عمر قال اخبرنا عبد الاول بن عيسى قال اخبرنا محمد بن ابی مسعود الفارسی قال اخبرنا عبد الرحمن بن احمد الانصاری قال اخبرنا ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوی قال حدثنا العلا بن موسى قال حدثنا سفيان بن عيينة عن الاسود بن قيس انه

ف ۱ یہ ترسٹھویں حدیث ہے جسکے راوی معمرین ہیں یعنے ہر راوی اسی سال سے زیادہ عمر والا ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفرلہ

سمع جندب بن عبد اللہ یقول شہدت الاضحی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لہم "من[۱] کان ذبح قبل الصلوٰۃ فلیعد ومن لا فلیذبح علی اسم اللہ" اخرجہ مسلم و ابن ماجہ من طریق ابن عیینۃ بہ واخرجہ الشیخان والنسائی من طریق عن الاسود بن قیس بہ انتہی

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث[۲] الرابع والستون[۶۴] المسلسل بالحسن	تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

۶۴

حدثنی الشیخ اسعد بن احمد الدھان الحنفی المکی وخلقہ حسن اخبرنا[۲] الشیخ حسین الجسر الطرابلسی وعلمہ حسن انا[۳] علاء الدین عابدین وتقریرہ حسن حدثنا[۴] والدی محمد امین عابدین مؤلف رد المحتار وتالیفہ حسن انا[۵] الشیخ محمد شاکر وعلمہ وخلقہ حسن انا[۶] الملا علی ابن محمد بن سالم الترکمانی الحنفی وفتواہ حسن اخبرنا[۷] محمد بن عقیلۃ وعلمہ وخلقہ حسن ح واخبرنی[۱] العلامۃ الشیخ صالح کمال

---

[۱] حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الفحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی ہے اسکو چاہئے کہ (بعد نماز) دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے اللہ تعالیٰ کے نام پر ۱۲ [۲] چونسٹھویں حدیث مسلسل بالحسن ہے ۱۲

مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکۃ المکرمہ وخلقہ وفتواہ حسن
انی[2] الشیخ محمد علی بن الطاہر الوتری وتقریرہ حسن انا[3]
الشیخ العلامۃ عبد الغنی المجددی وسمتہ حسن انا[4] العلامۃ
الحافظ محمد عابد وحفظہ وتالیفہ حسن انا[5] العلامۃ السید
عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل وحدیثہ
حسن انا[6] العلامۃ امر اللہ المزجاجی وفقہہ حسن انا[7] العلامۃ
محمد بن عقیلۃ وہدیہ حسن اخبرنا[8] شیخنا حسن بن علی العجیمی
واسمہ وعلمہ حسن اخبرنا[9] الشیخ عبد الرحیم الحنفی اجازۃ وحالہ
حسن انا[10] السید طاہر بن الحسین الاہدل اجازۃ وخلقہ
حسن انا[11] وجیہ الدین عبد الرحمن بن علی الدیبع وحفظہ حسن انبانا[12]
خادم السنۃ الحافظ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف الشرجی
وکل حالہ حسن اخبرنا[13] شمس الدین محمد الجزری ووجہہ وخلقہ
حسن انبانا[14] الحسن بن احمد بن ہلال الصالحی فیما شافہنی بلفظہ
الحسن عن[15] علی بن احمد المقدسی ابی الحسن انا[16] الحافظ عبد الرحمن
ابن علی الشہیر بابن الجوزی صاحب الوعظ الحسن انا[17] ابو نعیم محمد

ابن عبد الباقی ذو الخلق الحسن انا ابو بکر احمد بن علی الطریثیثی
وسمتہ حسن انا ابو سعید فضل اللہ بن احمد المیہنی وحالہ حسن انا ابو العباس
احمد بن محمد المستغفری بجدہ حسن انا ابو العباس بن ابی الحسن حدثنا ابی احمد بن عمر الاشبانی
ابو الحسن حدثنا محمد بن زکریا العلائی وکل حالہ حسن حدثنا الحسن
عن الحسن حدثنی الحسن بن ابی الحسن عن الحسن رضی اللہ تعالی
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "احسن الحسن الخلق الحسن"[1]
قال العلامۃ العجلونی رحمہ اللہ تعالی فی ثبتہ وذکرہ شیخ مشایخنا
الکورانی فی مسالک الابرار قال فیہ انا شیخنا صفی الدین
احمد بن محمد المدنی القشاشی وجدہ الاعلی اسمہ حسن عن
شیخہ ابی المواہب بن ابی الحسن عن الشیخ محمد بن ابی الحسن
عن والدہ ابی الحسن عن العز بن زکریا الفقیہ الحسن عن الحافظ (الزین بن)
ابی الفضل احمد بن ابی الحسن باجازتہ العامۃ من ابی حفص
عمر بن حسن عن علی بن البخاری ابی الحسن عن ابی الیمن زید بن

[1] نیک خلقی نیکیوں سے بہترین نیکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الحسن عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الفقیہ الحسن
عن القاضی ابی عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی القاضی
الحسن حدثنا محمد بن اسماعیل الکیسی وکان ذا خلق حسن (الکشی)
ثنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری بحدیث حسن ثنا ابو العباس
ابن ابی الحسن ثنا ابی ابو الحسن یعنی احمد بن عمر الاشبانی ثنا محمد
ابن زکریا العلائی رجل حدیثہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن
عن الحسن ابن ابی الحسن عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم "ان احسن[1] الحسن الخلق الحسن"
قال القضاعی الحسن الاول ھو ابن سھل والثانی ابن دینار
والثالث البصری والرابع ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ انتھی

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اکرم	الحدیث الخامس والستون المسلسل باثنی عشر آبائی نسق واحد فی آخرہ یقول سمعت[2]	صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی کمساتی واسطے ہیں

۶۵

فاقول حدثنی اجازۃ شیخی القداومی عن عبد الرحمن الکزبری

[1] اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ احمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ [2] پینسٹھویں حدیث۔ اس حدیث کا ایسا سلسلہ ہے کہ آخر کے بارہ راویوں سے ہر راوی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سمعت ابی یعنی میں نے اپنے باپ سے سنا پھر وہ کہتا ہے سمعت ابی اسیطرح آخر تک ۱۲ احمد عبد الہادی غفرلہ

عن[3] ابیہ عن[4] احمد العطار عن[5] العجلونی قال فی ثبتہ حدثنا[6] اجازۃ
شیخنا محمد ابو الطاہر المدنی[7] حدثنا والدی ابراہیم الکورانی[8] حدثنا
صفی الدین القشاشی باجازتہ من الشمس[9] الرملی عن[10] القاضی زکریا
عن[11] الحافظ ابن حجر عن[12] زین الدین العراقی عن[13] صلاح الدین
خلیل بن کیکلدی العلائی اخبرتنا[14] کریمۃ بنت عبد الوہاب
حضورا قالت انبانا[15] القاسم بن الفضل الصیدلانی ومحمد بن علی
الباغبان وقالا[16] حدثنا رزق اللہ بن عبد الوہاب التمیمی قال[17]
سمعت ابی ابا الفرج عبد الوہاب یقول[18] سمعت ابی ابا الحسن عبد العزیز
یقول[19] سمعت ابی ابا بکر الحرث یقول[20] سمعت ابی اسد یقول[21] سمعت
ابی اللیث یقول[22] سمعت ابی سلیمان یقول[23] سمعت ابی الاسود
یقول[24] سمعت ابی سفیان یقول[25] سمعت ابی یزید یقول[26] سمعت
ابی الہیثم یقول[27] سمعت ابی اکینۃ یقول[28] سمعت ابی عبد اللہ یقول

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول "ما اجتمع قوم
علی ذکر اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ"

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ذکر الٰہی کی مجلس منعقد ہوتی ہے تو (رحمت کے) فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انکو ڈھانپ لیتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

قال العلامة العجلونی فی ثبتہ قال العلائی ھذا حدیث غریب التسلسل بھؤلاء الآباء وفیھم جماعة لا یعرفون الا بھذا الطریق انتھی قال المسکین لکن الحدیث صحیح فقد اخرجہ مسلم فی صحیحہ عن ابی ھریرة بلفظ ما جلس قوم یذکرون اللہ تعالیٰ الا حفت بھم الملائکة وغشیتھم الرحمة وذکرھم اللہ فیمن عندہ اھ

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث السادس والستون المسلسل بحرف العین فی اول اسم کل من رواتہ	صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس واسطے ہیں

۶۶

آرویہ عن الشیخ عمر شطا عن السید عیدروس عن والدہ السید عمر عن الشیخ عبد الرحمن الاھدل عن الشیخ عبد الخالق بن علی عن شیخہ عبد الخالق بن ابی بکر ووالدہ علی بن الزین المزجاجیین قالا اخبرنا عبد اللہ الصدیق انا والدنا عبد اللہ الزین ابن الصدیق المزجاجی انا شیخنا عبد اللہ المدعو یحیی بن محمد الحطاب انا

---

۱ کوئی قوم والے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے ہیں تو ملائکہ رحمت انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں انکا ذکر خیر فرماتے ہیں ۱۲ ۲ یہ حدیث مسلسل ہے اسکے ہر راوی کے نام کا سرحرف عین ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عبد الحق السنباطی وعبد العزیز بن فهد قالا انا عبد الرحمن بن
محمد الناقوسی انا[12] ابو هریرۃ عبد الرحمن ابن الحافظ شمس الدین
الذہبی انا[13] عیسی بن عبد الرحمن بن مطعم ثنا[14] عبد اللہ بن عمر بن
اللتی انا[15] عبد الاول بن عیسی السجزی انا[16] عبد الرحمن بن محمد الداؤدی
انا[17] عبد اللہ بن احمد السرخسی انا[18] عیسی بن عمر السمرقندی
انا[19] عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی انا[20] عبد اللہ بن یزید انا[21]
عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن[22] عبد الرحمن بن رافع عن عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مر بمجلسین فی مسجدہ قال[1] "کلاھما علی خیر واحدھما
افضل من صاحبہ اما ھؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون
الیہ فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واما ھؤلاء
فیتعلمون الفقہ والعلم ویعلمون الجاھل فھم افضل
وانما بعثت معلما ثم جلس معھم"

[1] ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) مسجد (نبوی) میں دو مجلسوں پر گزرے اور فرمایا کہ ہر دو مجلس خیر پر ہیں اور ان دونوں میں سے ایک افضل ہے (اسکے بعد دعا اور ذکر کی مجلس کو فرمایا) کہ یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف راغب ہیں پس وہ انکو چاہے دے چاہے نہ دے (پھر تعلم و تعلیم کی مجلس کو فرمایا) لیکن یہ لوگ فقہ اور علم سیکھتے اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس یہ افضل ہیں۔ اور میں معلم ہی بھیجا گیا ہوں یعنے سکھلانے والا ہی بنکر آیا ہوں۔ پھر آپ نے اپنی شرکت سے اسی مجلس کو زینت و سرفرازی بخشی سبحان اللہ اس حدیث سے مذاکرۂ علم و تحصیل فقہ کی کسقدر فضیلت ثابت ہوئی اللہ پاک سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال الجامع المسلسلین قال شیخ شیخنا العلامة القاوقجی رحمہ اللہ تعالیٰ
فی مسلسلاتہ ھکذا اخرجہ الدارمی فی مسندہ واخرجہ ابن ماجہ
من طریق بکر بن خنیس عن عبد اللہ بن زیاد عن عبد اللہ بن
یزید بن عبد الرحمن الحبلی بہ نحوہ فکان الحدیث عن ابن
زیاد عنہما معا عن ابن عمر الا ان شیخنا ذکر احدھما مکان
ھؤلاء واللہ تعالیٰ اعلم انتھی وفی ثبت العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ
مانصہ وقال السخاوی ھذا حدیث غریب وابن انعم ھو
الافریقی ضعیف لسوء حفظہ ولکن للمتن شواھد اھ وذکرہ
شیخنا محمد عقیلۃ فی مسلسلاتہ عن الشیخ حسن العجیمی قال وسماہ
شیخہ عیسی الجعفری بعبد المؤمن ای لیتم التسلسل فیہ بحرف
العین وذکر فیہا ایضا عن الکاشف للذھبی ان الافریقی
ضعفوہ وقال الترمذی رأیت البخاری یقوی امرہ ویقول
ھو مقارب الحدیث انتھی

الجیلی

اس حدیث میں ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے	الحدیث السابع والستون المسلسل بحرف النون فی اخر اسم کل راو من رواتہ وھو اثر عن سیدنا	عثمان رضی اللہ عنہ تک

۶۷

ف ۱ یہ سینتسٹھویں حدیث ہے اس کے ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

حدثنی[۱] اجازۃ عبد الجلیل برادہ ادیب الزمان عن[۲] السید اسمعیل البرزنجی زاہد الاوان عن[۳] صالح المنسوب الی الفلان عن[۴] محمد بن سنۃ محدث الزمان عن[۵] الشریف محمد بن عبد اللہ الفائق علی الاقران عن[۶] عمر ابن الجائی سراج العلماء الاعیان عن[۷] الحافظ السیوطی مجدد الزمان قال فی الجیاد اخبرنی[۸] مناولۃ واجازۃ قاضی القضاۃ علم الدین البلقینی فقیہ الزمان عن[۹] والدہ سراج الدین ابی حفص بن رسلان قال اجاز لنا[۱۰] عبد اللہ ابن محمد بن احمد بن عثمان قال[۱۱] اخبرنا ابو الہدی السبتی سنۃ خمس وتسعین وستمائۃ فی شعبان ثنا اخبرنا[۱۲] بشیر بن حامد ابو النعمان ثنا حدثنا[۱۳] محمد بن ہبۃ اللہ باصبھان ثنا اخبرنا[۱۴] والدی وکان کبیر الشان ثنا اخبرنا[۱۵] تمیم بن عبد الواحد بدرب جیلان ثنا اخبرنا[۱۶] ابوبکر بن احمد بن عبد الرحمن ثنا حدثنا[۱۷] ابو القاسم الطبرانی واسمہ سلیمان ثنا حدثنا[۱۸] محمد بن جعفر بن سنان ثنا اخبرنا[۱۹] الولید بن الزنبان ثنا حدثنا[۲۰] المعافا بن عمران عن[۲۱] جعفر بن برقان عن[۲۲]

ميمون بن مهران عن[23] حمران بن[24] ابان عن[25] ابان بن عثمان عن[26]
عثمان بن عفان رض في المحرم[51] يدخل البستان ويشم الريحان[27]
اخرجه البخاري في تاريخ بغداد من وجه اخر عن المعافي بن عمران اهـ

الحديث الثامن والستون[52] المسلسل بالآخرية

(اس حدیث میں محمد سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس[20] واسطے ہیں)

عـ ۶۸

وبالسند الى الامام المحدث العجلوني رحمه الله تعالى قال في ثبته حدثنا[1] اجازة شيخنا محمد عقيلة المكي قال في مسلسلاته المسمى بالفوائد الجليلة في مسلسلات محمد عقيلة - اخبرنا شيخنا الشيخ حسن بن علي العجيمي وانا اخر من اخبر عنه بالاجازة العامة قال اذن لنا الشيخ المعمر الولي الرباني سيدي ابو الوفا احمد بن محمد بن العجل اليمني فيما كتبه لي اجازة وانا اخر من حدث عنه عن[9] الامام المسند الكبير يحيى بن مكرم الطبري الحسني اجازة وهو اخر من حدث عنه قال اخبرنا خاتمة الحفاظ من المحدثين

---

۵۱ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم میں باغ کو تشریف لیجاتے اور پھول سونگھتے تھے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ لہ

۵۲ اڑسٹھویں حدیث اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں اپنے شیخ کا آخری راوی ہوں یعنے اسکی روایت کے بعد شیخ نے دوسرے کسی کو روایت نہ کی ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

شمس الدين ابو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوي اجازة
مشافهة بعد سماع المسلسل بالاولية منه وهو اخر من حدث
عنه قال[11] انبانا المسند شمس الدين محمد بن احمد بن محمد الدميري
الخليلي وانا اخر من حدث بالاستدعاء الذي اجازنيه قال[12]
اخبرنا ابو الفتح محمد بن ابراهيم الميدومي وانا اخر من حدث
عنه بالخصوص على وجه الارض اخبرنا[13] ابو الفرج عبد اللطيف
ابن عبد المنعم الحراني وهو اخر من حدث عنه بالسماع على وجه
الارض اخبرنا[14] ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الواحد بن سعيد بن
كليب وهو اخر من حدث عنه بالسماع قال[15] اخبرنا ابو القاسم علي
ابن احمد بن محمد بن بيان وهو اخر من حدث عنه اخبرنا[16] ابو الحسن محمد بن محمد
ابن اسماعيل الصفار وهو اخر من حدث عنه ثنا[17] ابو علي الحسن بن عرفة بن يزيد
العبدي وهو اخر من حدث عنه بجزئه المشهور حدثنا[18] عمار بن محمد وهو اخر من حدث
عنه عن[19] الصلت بن تويد الحنفي وهو اخر من حدث عنه قال[20] سمعت
ابا هريرة رضي الله عنه يقول والصلت اخر من حدث عنه قال
سمعت خليلي ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول

"لا تقوم الساعة حتى لا تنطح ذات قرن جماء" وهي التي لا قرن لها۔ا عبد

والحديث ذكره العلائي في مسلسلاته وتلميذه العراقي وحسن

اسناده وقال ابن كثير لا بأس باسناده ورواه احمد في مسنده

عن عمار بن محمد انتهى قال العلامة ابن حجر المكي رحمه الله تعالى

في كتاب مسانيده هذا حديث حسن الاسناد عال عجيب التسلسل

بالآخرية ولا ينافي كونه حسنا قول النسائي في الصلت انه منكر

الحديث لان ابن حبان وثقه وجزم بكونه من التابعين وايضا

فللمتن شواهد انتهى مختصرا

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث التاسع والستون المسلسل بقول كل راو في العزلة سلامة	وسلم کے درمیان ستائیس واسطے ہیں

ع ۶۹

اخبرني الشيخ عبد الباري ثم اخبرني شيخي الوتري ثم انبأني الشيخ

عبد الغني المجددي عن الشيخ محمد عابد عن صالح الفلاني عن

سلہ دوسری روایت میں اسطرح آیا ہے تقوم الساعۃ حین لا تنطح ذات قرن جماء۔ ہر دو کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت میں ایسا ہوگا کہ سینگھ والا جانور بے سینگھ جانور کو نہ ماریگا جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو قیامت نہ آئیگی جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ زمین اپنی برکتوں کو ظاہر کریگی یہاں تک کہ آدمی کا بچہ اژدہے کیساتھ کھیلیگا اور وہ اسکو ضرر نہ پہنچائیگا اور بھیڑیا بکریوں کی اور شیر گائے کی چرواہی کرینگے لیکن وہ انکو کچھ ضرر نہ پہنچائیگے اور یہ اسوقت ہوگا کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہو جائینگے ۱۲ محمد عبد الهادي عفا الله عنه

سلہ یہ انہترویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ تنہائی میں سلامتی ہے ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له

محمد بن سنة عن مولائی الشریف عن محمد بن ارکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر انہ قرأ علی ابی عبداللہ بن سکر بمکۃ انا[11] ابو العباس احمد بن طیبی الخطیب ابو الفتح ابن عبد الکریم القیسی انا[12] الحافظ ابو الحسن بن المفضل انا[13] احمد بن محمد الحافظ انا[14] الحسن بن احمد المقری انا[15] اسمعیل بن علی الحافظ وھو ابو سعید السمان ثنا[16] ابو الفتح ابن ابی العباس المقری لفظا ثنا[17] ابو الفتح ثنا[18] محمد بن علی الصوفی الکوفی بمصر ثنا[19] ابو عبدالرحمن محمد بن الحسین الاخیار ھو السلمی ثنا[20] ابو سلیمان محمد بن محمد بن علی الطالقانی حدثنا[21] ابی ثنا[22] ابو عمران الھیثم بن ایوب السلمی ثنا[23] عبد اللہ بن عبد الرحمن الدمشقی عن[24] الولید بن مسلم عن[25] ابی جریج عن[26] عطاء عن[27] ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سلامۃ الرجل فی الفتنۃ ان یلزم بیتہ" و قال ابو موسی رضی اللہ عنہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلۃ سلامۃ فخرجنا وندمنا وقم عطاء صدق رسول اللہ

---

[1] فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی گھر بیٹھنے میں ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ لہٗ

صلى الله عليه وسلم في العزلة سلامة وكذلك قال كل واحد من رجال السند حتى قال شيخنا ونحن نقول كذلك ايضا قلت ونحن نقول في العزلة سلامة۔

اس سلسلہ میں مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

الحديث السبعون[1] المسلسل بختم المجلس بالدعاء

تک اکیس[21] واسطے ہیں۔

ع ث

ارويه عن محمد بن سليمان حسب الله المفسر المكي المصري وكان اذا فرغ من القرأة دعا للسامعين وختم المجلس بالدعاء عن احمد منة الله المصري عن احمد بن عبيد العطار عن العلامة العجلوني وقد ذكره العلامة المذكور في ثبته انه قد ذكره الشيخ نجم الدين الغيطي في مسلسلاته بقوله اخبرنا الامامان شيخ مشائخ الاسلام ابو يحيى زكريا الانصاري وشيخ الشيوخ ابو الفضائل عبد الحق السنباطي الشافعيان اجازة وكانا كثيرا ما يختمان مجلسهما بالدعاء قالا انبأنا الشيخ العالم القدوة شرف الدين ابو الفتح بن العلامة زين الدين ابي بكر بن الحسين

[1] سترویں حدیث دعبر اس مسکین کے احادیث مسلسلات کا خاتمہ ہے، ایسی ہے کہ جس میں مجلس کو دعا پر ختم کرنے کا سلسلہ مذکور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دعا پر اپنی مجلس کو ختم فرماتے تھے وہ دعا اس روایت کے آخر میں آتی ہے جو بعد

المراغی المدنی نزیل مکۃ المشرفۃ اجازۃ مشافہۃ للاول ومکاتبۃ
للثانی وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا للسامعین وختم المجلس
بالدعاء قالا انبانا الحافظ بہاء الدین ابو محمد عبداللہ العثمانی
فیما اجاز لی روایتہ وکان اذا فرغ دعا للسامعین وختم المجلس
بالدعاء انبانا الاخوان ابو اسحق ابراهیم وابو العباس احمد ولدا
محمد بن ابراهیم الطبری بقرأتی فلما فرغنا من القرأۃ دعوا لنا
وختما مجلسهما بالدعاء قالا انبانا ابو القاسم عبدالرحمن ابن ابی
حرمی فتوح بن بنین الکاتب فلما فرغ من القرأۃ دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء اخبرنی جمال الاسلام قاضی الحرمین الشریفین
ابو المظفر محمد بن علی الشیبانی الطبری فلما فرغ من القرأۃ
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا مفتی الحرمین ابو طاهر یحیی
ابن محمد بن احمد المحاملی فلما فرغ من القرأۃ دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء انبانا ابو الحسن جابر بن یسر الحنائی فلما فرغ من القرأۃ
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا ابو طاهر محمد بن عبدالرحمن
المخلص فلما فرغ من القرأۃ دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا

عبدالرحمن بن مهدی فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[16] ابو جعفر احمد بن اسحٰق بن بهلول بن حسان التنوخی فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[17] ابی فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[18] مالک بن انس یعنی امام دار الهجرة فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[19] محمد بن شهاب الزهری فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[20] عروة فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثتنی[21] عائشة رضی الله تعالی عنها فلما فرغت من حدیثها دعت لنا وختمت بالدعاء قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا فرغ من حدیثه واراد ان یقوم من مجلسه یقول[1] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَأْنَا وَمَا تَعَمَّدْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ حدیث ضعیف غریب التسلسل بختم

[1] اے ہمارے معبود ہمارے گناہ بخش دے وہ جو ہم سے خطا ہوا کیا ہے اور جو عمداً کیا ہے اور جو پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے اور جو گناہ کہ تو انکو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ تو ہی مقدم اور تو ہی موخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ۱۲ عبد الہادی

المجلس بالدعاء۔ وقد وردت فی هذا الباب ادعیة مختلفة اوردها المحدثون فی کتبهم ولاسیما ذکر الحافظ ابن حجر فی اواخر فتح الباری فی حدیث ختم المجلس روایات منها ما اخرجه الترمذی فی جامعه والنسائی فی الیوم واللیلة وابن حبان فی صحیحه والطبرانی فی الدعاء والحاکم فی المستدرک کلهم من روایة حجاج بن محمد عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "من جلس فی مجلس فکثر فیه لغطه فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلك سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔ الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلك" هذا لفظ الترمذی وقال حسن صحیح غریب لا نعرفه من حدیث

سلہ احادیث شریفہ میں ختم مجلس پر پڑھنے کی دعائیں مختلف وارد ہوئی ہیں جنکو محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے منجملہ انکے ایک وہ جو گزری اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی مجلس میں زیادہ چیخ پکار کا اتفاق پڑے اور وہ اس مجلس سے برخاست کرنے کے آگے مذکورہ دعا یعنی سبحانک اللھم سے واتوب الیک تک پڑھے تو اس مجلس میں جو کچھ لغویات وبکواس ہوئے ہوں وہ سب بخشے جائینگے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

سهيل الا من هذا الوجه وفي الباب عن ابي برزة وعائشة رضي الله عنهما - انتهى مختصراً -

الحمد لله خالق البريات - قد تمت سبعون حديثاً من احاديث المسلسلات وقد بقي بعضها ولكن تركته خوفاً من التطويل ولئن امهلني العمر لاصنف في هذا الباب تصنيفا لطيفا ان شاء الله الجليل ولنختم هذه الحصة الثالثة على زيادات - بعون الله علام السر والخفيات -

الزيادة الاولى في المسلسل بالسبحة الى الامام الحسن البصري رضي الله عنه

ناولني السبحة شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي ثم ناولنيها الشيخ احمد الرفاعي المصري ثم ناولنيها الشيخ ابراهيم الباجوري ثم ناولنيها الشيخ محمد الامير الكبير ثم ناولنيها الشيخ شهاب الدين احمد الجوهري ثم ناولنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصري وقد ناولها له الشيخ محمد بن سليمان المغربي ناولها له ابو عثمان الجزائري عن ابي عثمان المقومي عن السيد احمد حجي عن سيدي ابراهيم التازي عن ابي الفتح المراغي عن ابي العباس احمد بن ابي بكر الرداد عن مجد الدين محمد بن يعقوب بن محمد الفيروز آبادي اللغوي ح وناولنيها الشيخ

المقري

العلامة عبد الجليل برادہ المدنی قال نا ولنیہا الشیخ عبد الغنی
ثم نا ولنیہا الشیخ عابد ثم نا ولنیہا الشیخ یوسف بن محمد بن علاء
الدین المزجاجی ثم نا ولنیہا الشیخ عبد الخالق المزجاجی ثم نا ولنیہا
الشیخ حیات السندی ثم نا ولنیہا الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری
ثم نا ولنیہا الشیخ علاء البابلی ثم نا ولنیہا ابو النجا سالم بن محمد
السنہوری ثم نا ولنیہا الشیخ النجم محمد بن احمد بن علی الغیطی ثم
نا ولنیہا شیخ الاسلام زکریا الانصاری ثم نا ولنیہا الحافظ ابن
حجر ثم نا ولنیہا مجد الدین ابو الطاہر محمد بن یعقوب بن محمد
الفیروز آبادی اللغوی ثم نا ولنیہا جمال الدین یوسف بن محمد
الشستری عن تقی الدین بن ابی الثنا محمد بن علی عن مجد الدین عبد الصمد
ابن ابی الجیش المقری عن ابیہ عن ابی الفضل محمد بن الناصر
عن محمد بن عبد اللہ بن احمد السمرقندی عن ابی بکر محمد بن
علی السلامی الحداد عن ابی النصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن
عمر عن ابی الحسن علی بن الحسن بن قاسم الصوفی قال سمعت ابا الحسن
المالکی وقد رأیتہ وفی یدہ سبحۃ فقلت یا استاذی وانت

عبد الخالق بن ابی بکر

محمد حیوۃ

محمد بن علاء الدین

ابی محمد عبد اللہ

الی الآن مع السبحۃ فقال کذلک رأیت[۲۴] استاذی الجنید و فی
یدہ سبحۃ فقلت یا استاذی و انت الی الآن مع السبحۃ فقال
کذلک رأیت[۲۵] استاذی سری السقطی فقلت لہ کما قلت
فقال کذلک رأیت استاذی معروف[۲۶] الکرخی فقلت لہ
کما قلت فقال کذلک رأیت استاذی بشر الحافی فقلت لہ
کذلک فقال کذلک رأیت استاذی عمر[۲۸] المکی فسألتہ عما سألتنی
عنہ فقال رأیت استاذی الحسن البصری و فی یدہ سبحۃ[۱] فقلت لہ
یا استاذی مع عظم شانک و حسن عبادتک و انت الی الآن
مع السبحۃ فقال ھذا[۲] شیئ قد استعملناہ فی البدایات ما کنا

فقال لی کنا

[۱] حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح کے گیارہ دانوں کی زیارت سے الحمد للہ یہ بندہ مشرف ہوا ہے ۱۲
[۲] انتباہ میں شیخ ابو العباس الرداد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری کے اس قول (ھذا شیئ کنا استعملناہ فی البدایات) سے ظاہر ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں تسبیح موجود تھی۔ اس لیے کہ حسن رض کا ابتدائی زمانہ بلا ریب صحابۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کیونکہ آپ نے اسوقت ولادت پائی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال باقی تھے اور آپ نے عثمان و علی و طلحہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور قضیۂ عثمان رضی اللہ عنہ میں یوم الدار میں حاضر تھے اور اسوقت انکی عمر چودہ سال کی تھی۔ اور عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن یسار و ابی بکرہ و ابی موسیٰ و ابن عباس و جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی بڑی جماعت سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپکی روایۃ میں اختلاف مشہور رہا ہے اھ مسکین کہتا ہے کہ اس باب میں محدثین کرام علی الخصوص امام سیوطی نے اتحاف الفرقۃ بوصل الخرقۃ میں اور علامۂ جزری نے اسنی المطالب میں اور علامہ ہیتمی نے کتاب المسانید میں خوب بحث کی اور سماع حسن بصری کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بخوبی ثابت کیا ہے جو موجب علم قطعی و یقینی ہے۔ اور تحقیق جواز سبحہ میں علامۂ شامی نے رد المحتار میں اور محقق لکھنوی نے نزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر میں خوب تفصیل لکھی ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ۔

نترکہ فی النہایات انا احب ان اذکر اللہ بقلبی ولسانی ویدی۔

الزیادۃ الثانیۃ فی سند المد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم

یقول العبد الراجی عفو ربہ ذی الایادی ابو سعید محمد عبد الہادی کان اللہ لہ فی العواقب والمبادی۔ الحمد للہ انا صنعت ھذا المد المبارک المشرف بمکۃ المکرمۃ فی سنۃ خمسۃ وعشرین وثلثمائۃ والف علی المد الذی حققہ الشیخ الاکمل والفقیہ الاجل مولانا محمد عبد الحق المکی علی مد مولانا الشیخ عبد الغنی المدنی علی مد مولانا السید احمد بن طاہر مفتی المدینۃ المطہرۃ علی مد مولانا احمد بن علی الادریسی واضعالہ علی مد امیر المومنین ابی الحسین ابن امیر المومنین ابی سعید ابن امیر المومنین ابی یوسف عبد الحق علی مد امیر المومنین ابی یعقوب علی مد الشیخ ابی علی القواس علی مد ابی جعفر احمد بن علی بن غزلون علی مد الفقیہ القاضی احمد بن الاخطل علی مد خالد بن اسماعیل علی مد ابی بکر احمد بن حنبل علی مد سیدنا ومولانا صاحب رسول اللہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وتاریخہ سنۃ الف وصانعہ عبد اللہ

ف ھکذا مکتوب فی سند المد الذی کتب لی شیخی محمد عبد الحق المکی واللہ تعالی اعلم بالصواب ۲

تعالیٰ محمد بن جلون کان اللہ لہ آمین وعن[۱] ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعا فی حدیث طویل اللھم بارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا رواہ مسلم وغیرہ۔ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد۔ متفق علیہ

الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ[۲] الصوفیۃ وتلقین الذکر

سلہ[۱] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں مرفوعا روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو اور چار یا پانچ مد پانی سے غسل فرماتے تھے۔ مد ایک عربی پیمانہ۔ مکہ مکرمہ کے ربع کیلہ سے کسیقدر چھوٹا ہے جسمیں تقریبا دو رطل گندم سماتی ہے اور رطل کا وزن قریب آدھ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا یعنے تقریبا چار سیر کا اور نصف صاع تقریبا دو سیر کا ہوا خلاصہ یہ کہ صدقۂ فطر کی مقدار اسی روپیہ سکۂ انگریزی کے حساب سے کچھ کم دو سیر گندم ہوی اگر پورے دو سیر دیں تو بہتر ہے ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ۔ اور صاع مذہب شافعی کا چار مد کا ہوتا ہے اور صاع حنفی چھ مد کا اگر صدقۂ فطر مد سے دینا چاہیں تو شافعی دو مد اور حنفی تین مد گندم جو لی نکالکر دیں یا اسکی قیمت ادا کریں۔ اور یہ مد مکہ مکرمہ میں میرے شیخ کے مد سے برابر کیا ہوا میرے پاس موجود ہے جس میں سکۂ عثمانیہ کے (۶۰) روپیہ وزن کی گندم سماتی ہے اسکی سند کا ایک طریقہ تو متن کتاب میں ذکر کیا گیا اور دوسرے طریقہ سے بھی یہ مد مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مد کو مولانا احمد مکی کے مد سے برابر کیا اور انکا مولانا عبد القیوم کے مد سے برابر کیا گیا اور انکا مد مولانا اسحاق کے مد سے برابر کیا گیا انکا مد مولانا رفیع الدین کے مد سے اور انکا مد مولانا حافظ محمد حیات کے مد سے انکا مد مولانا ابو الحسن بن محمد صادق کے مد سے انکا ابو الحسن بن ابی سعید کے مد سے انکا ابو یعقوب کے مد سے انکا حسین بن یحییٰ کے مد سے انکا ابراہیم بن عبد الرحمن کے مد سے انکا منصور بن یوسف کے مد سے انکا احمد بن علی کے مد سے انکا احمد بن الخلال کے مد سے انکا خالد بن اسماعیل کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا ابراہیم بن شنظیر اور ابو جعفر بن میمون کے مدوں سے انکا زید بن ثابت کے مد سے برابر کیا گیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

سلہ[۲] البسنی الخرقۃ الصوفیۃ مولانا الشیخ عبد الجلیل الحنفی ق البسنیہا مولانا عبد الغنی المدنی ومولانا السید عمر الجفری الخ۔ والبسنیہا ایضا مولانا الشیخ صالح کمال الخ ۱۲

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

اخذت الطريقة الجشتية والقادرية والنقشبندية والسهروردية
وتلقين الذكر عن[1] مولائی وشيخي وسندی شمس العلماء الفحول مولانا
الحاج الفاضل الشيخ غلام رسول وكذلك عن العلامة الجليل
المحدث النبيل مولائی وشيخي وسيدی ووسيلة يومي وغدی الصوفي
الكامل مولانا الفاضل الحافظ الحاج الشيخ رشيد احمد قدس سرهما
وهما عن[2] قدوة العارفين وزبدة السالكين وامام المتقين
ذی الكرامات الظاهرة والمكاشفات الباهرة مولانا الحاج الحافظ
الشاه امداد الله قدس سره العزيز عن[3] سيدی العارف بالله
الشيخ نور محمد الجهنجانوی رحمه الله تعالى عن سيدی الحاج
عبد الرحيم الشهيد الولايتي رحمه الله تعالى عن سيدی عبد الباری
الامروهی عن سيدی عبد الهادی الامروهي عن سيدی الشاه
عضد الدين عن سيدی الشاه محمد المكی عن سيدی الشاه محمدی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۳ ای تلقين كلمة لا اله الا الله وكيفيته ان يغمض الطالب عينيه ثم يقول الشيخ لا اله الا الله ثلاث مرات والطالب يسمع ثم يقول الطالب مثله والشيخ يسمع ۲ شيخي عبد الجليل المذكور سمعت ذلك الشيخ عبد الغنی وهو سمع عن الشيخ عابد وهو تلقن عن الشيخ السيد عبد الرحمن الاهدل الخ ۱۲

محمد عبد الهادی عفا الله عنه

عن[۱۰] سیدی محب اللہ الہ آبادی عن[۱۱] سیدی ابی سعید الگنگوہی
عن[۱۲] سیدی نظام الدین البلخی عن[۱۳] سیدی جلال الدین التھانیسری
عن[۱۴] سیدی قطب العالم عبد القدوس الگنگوہی عن[۱۵] سیدی محمد عارف الردولوی
عن[۱۶] سیدی عارف بن احمد الردولوی عن[۱۷] سیدی احمد عبد الحق
الردولوی عن[۱۸] سیدی جلال الدین البانی پتی عن[۱۹] سیدی
شمس الدین الترک البانی پتی عن[۲۰] سیدی المخدوم علاء الدین
الصابر عن[۲۱] سیدی فرید الدین شکر گنج عن[۲۲] سیدی قطب
الدین بختیار الکاکی عن[۲۳] سیدی امام الطریقۃ معین الدین
حسن السنجری عن[۲۴] سیدی عثمان الھارونی عن[۲۵] سیدی
الحاج الشریف الزندنی عن[۲۶] سیدی مودود الچشتی عن[۲۷] سیدی
ابی یوسف الچشتی عن[۲۸] سیدی ابی محمد المحترم عن[۲۹] سیدی ابی
احمد ابدال الچشتی عن[۳۰] سیدی ابی اسحاق الشامی عن[۳۱] سیدی
ممشاد علو الدینوری عن[۳۲] سیدی ابی ھبیرۃ البصری عن[۳۳]
ابی حذیفۃ المرعشی عن[۳۴] سیدی السلطان ابراھیم بن ادھم
عن[۳۵] سیدی فضیل بن عیاض عن[۳۶] سیدی عبد الواحد بن زید

(اسمہ سدید الدین ۱۲)

الکعکی

عن[۴۷] سیدنا الامام الحسن البصری رح عن[۴۹] سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

۱۔ السلسلۃ الجشتیۃ النظامیۃ القدوسیۃ

و بالسند الی الشیخ عبد القدوس الگنگوہی قد اخذت الطریقۃ النظامیۃ عن[۱۵] الشیخ درویش بن محمد قاسم الاودھی عن[۱۶] السید بدھن بھرائچی عن[۱۷] السید اجمل بھرائچی عن[۱۸] السید جلال الدین البخاری مخدوم جہانیان جہان گشت[لہ] عن[۱۹] خواجہ نصیر الدین درویش چراغ الدھلوی عن[۲۰] سلطان المشائخ الشیخ نظام الدین اولیاء بن محمد بن احمد البدایونی عن[۲۱] خواجہ فرید الدین شکر گنج الی آخر السند المذکور

۲۔ السلسلۃ القادریۃ القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن[۱۵] الشیخ محمد قاسم الاودھی عن[۱۶] السید بدھن عن[۱۷] السید اجمل عن[۱۸] مخدوم جہانیاں عن[۱۹] السید

لہ ابن السید السلطان احمد کبیر ابن السید جلال سرخ بخاری ۱۲ ضیاء
عبد ذلیل محمد عبد الھادی غفر لہ

جلال الدین البخاری عن[21] الشیخ عبید بن عیسی عن[21] الشیخ عبید بن ابی القاسم عن[22] الشیخ ابی المکارم فاضل عن[23] الشیخ قطب الدین ابی الغیث عن[24] الشیخ شمس الدین علی افلح عن[25] الشیخ شمس الدین الحداد عن[26] امام الاولیاء القطب الربانی القندیل النورانی السید عبد القادر الجیلانی عن[27] الشیخ ابی سعید المخزومی عن[28] الشیخ ابی الحسن القرشی عن[29] علی الھنکاری عن[30] الشیخ ابی الفرج الطرطوسی عن[31] عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن[32] الشیخ ابی بکر الشبلی عن[33] الشیخ جنید البغدادی عن[34] الشیخ سری السقطی عن[35] الشیخ معروف الکرخی عن[36] الشیخ داؤد الطائی عن[37] الشیخ حبیب العجمی عن[38] الامام الحسن البصری عن[39] سیدنا امیر المؤمنین یعسوب المسلمین اسد اللہ الغالب ابی الحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

اليمنى

۳۰ السلسلۃ القادریۃ القمیصیۃ

بالسند الی الحاج عبد الرحیم شہید الولایتی عن[1] السید رحم علی شاہ عن[2] السید عبد الرزاق عن[3] السید عبد الحی عن[4]

السید محمد غوث[9] عن السید ابی محمد[10] عن السید شاہ محمد[11] عن السید قمیص الاعظم[12] عن السید لیاس المغربی[13] عن السید عبد الحق المغربی[14] عن السید مولانا المغربی[15] عن السید احمد القادسی[16] عن السید عبد القادر راسی[17] عن السید عبد الوہاب[18] عن السید موسی[19] عن السید یحیی زاہد[20] عن السید زین الدین[21] عن السید عبد الرزاق عن[22] غوث الثقلین السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز

الی آخر السند المتقدم

السلسلة النقشبندیة القدوسیة

بالسند الی السید[17] اجمل بہرائچی عن[18] الشاہ عبد الحق عن[19] خواجہ عبید اللہ الاحرار عن[20] مولانا یعقوب الچرخی عن[21] خواجہ علاء الدین العطار عن[22] خواجہ بہاء الدین نقشبند عن[23] خواجہ السید امیر کلال عن[24] خواجہ محمد بابا سماسی عن[25] خواجہ علی الرامیتنی عن[26] خواجہ محمود ابی الخیر فغنوی عن[27] خواجہ محمد عارف ریوکری عن[28] خواجہ عبد الخالق الغجدوانی عن[29] خواجہ یوسف الھمدانی عن[30] خواجہ ابی علی فارمدی عن[31] خواجہ ابی القاسم القشیری عن[32] خواجہ ابی علی الدقاق عن[33]

خواجہ ابی القاسم النصیر ابادی عن [۳۴] خواجہ ابی بکر الشبلی عن [۳۵] سید الطائفۃ الجنید البغدادی عن [۳۶] سری السقطی عن [۳۷] معروف الکرخی عن [۳۸] داؤد الطائی عن [۳۹] حبیب العجمی عن [۴۰] الحسن البصری عن امیر المومنین وصی النبی الامین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

السلسلۃ النقشبندیۃ المجددیۃ

۵

بالسند الی مولانا میا نجیو نور محمد شاہ عن [۲] السید احمد شہید عن [۳] مولانا عبد العزیز المحدث بن العلامۃ ولی اللہ المحدث الدہلوی عن [۴] والدہ عن [۵] ابیہ الشاہ عبد الرحیم عن [۶] السید عبد اللہ عن [۷] السید آدم البنوری عن [۸] الامام الربانی الشیخ احمد مجدد الالف ثانی عن [۹] خواجہ [۱۰] باقی باللہ عن [۱۱] خواجہ [۱۲] امکنگی عن [۱۳] والدہ مولانا محمد درویش عن [۱۴] مولانا محمد زاہد عن [۱۵] خواجہ عبید اللہ الاحرار الی آخر السند المذکور

له وفی القول الجمیل محمد باقی واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

٦ـ

السلسلة النقشبندية الآفاقية

اخذها شيخ شيخنا القطب الفرد الكامل مولانا الشاه امداد الله قدس سره عن مولانا نصير الدين الدهلوي عن الشاه محمد آفاق الدهلوي عن خواجه ضياء الله عن خواجه محمد زبير عن خواجه حجة الله محمد نقشبند الثاني عن خواجه محمد معصوم عن مجدد الالف الثاني الى آخر السند المتقدم

٧ـ

الطريقة السهروردية القدوسية

بالسند الى الشيخ عبد القدوس عن السيد اجمل بهرائجي عن السيد جلال الدين البخاري عن الشيخ ركن الدين ابي الفتح عن والده صدر الدين عن والده الشيخ بهاء الدين زكريا الملتاني عن امام الطريقة الشيخ شهاب الدين السهروردي عن الشيخ ضياء الدين ابي النجيب السهروردي عن الشيخ وجيه الدين عبد القاهر السهروردي عن الشيخ ابي محمد بن عبد الله عن الشيخ احمد الدينوري عن الشيخ ممشاد علو[1] الدينوري عن

[1] علو بكسر العين وسكون اللام وواو موقوف بعدها بمعنى الاعظم واهل العرب والعراق يعبرون العظماء والفضلاء بهذا الاسم ودينور اسم قصبة ۱۲ ملفوظات الشاه عبد العزيز الدهلوي

(بقيه بر صفحهٔ آينده)

سید الطائفۃ جنید البغدادی عن معروف الکرخی الی اٰخر السند

السلسلۃ الکبرویۃ[1] القدوسیۃ

۵۰۸

بالسند الی الشیخ جلال الدین البخاری عن الشیخ حمید الدین السمرقندی عن شمس الدین ابی محمد بن محمود بن ابراھیم بن ادھم عن الشیخ عطاء الخالدی عن الشیخ احمد باباکمال الجندی عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن ابی النجیب السہروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الجرجانی عن خواجہ ابی عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن الشیخ علی الرودباری عن الجنید البغدادی الی اٰخر السند۔ **والطریقۃ الشطاریۃ منسوبۃ الی الشیخ عبد اللہ الشطار من اولاد شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی رحمہ اللہ تعالٰی** وسلسلتہ تصل الی نجم الدین الکبری رحمہ اللہ تعالٰی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الدِینَوری بکسر الدال المھملۃ وقال السمعانی بفتحھا وبسکون الیاء المثناۃ من تحتھا وفتح النون والواو وبعدھا راء ھذہ النسبۃ الی دینور وھی بلدۃ من بلاد الجبل عند قرمیسین خرج منھا خلق کثیر اھ ابن خلکان۔ ۱۲

[1] الکبرویۃ طریقۃ منسوبۃ الی الشیخ نجم الدین الکبری رضی اللہ عنہ المتوفی سنۃ ۶۱۸ھ من حاشیۃ انفاس رحمانی۔

۹

السلسلة المدارية

بالسند الی السید اجمل عن صاحب هذه الطریقة الشاه بدیع الدین[1] بدیع الزمان شاه مدار عن صیفور الشامی عن عین الدین الشامی عن یمین الدین الشامی عن حامل العلم الامام عبد الله عن امیری المؤمنین ابی بکر الصدیق وعلی رضی الله تعالی عنهما عن خاتم الانبیاء والمرسلین حبیب رب العالمین سیدنا ومولانا وشفیعنا یوم الدین محمد صلی الله وسلم علیه وعلی اله وصحبه اجمعین

۱۰

واخذت الطریقة العلویة العیدروسیة والخرقة وتلقین الذکر

عن شیخنا العلامة الفهام العارف بالله الحسیب النسیب مولانا الحبیب حسین بن الحبیب محمد الحبشی وهو عن والده عن السید طاهر ابن حسین بن طاهر عن السید حسن بن السید الجلیل عبد الله الحداد وهو عن والده السید عبد الله بن علوی الحداد ح

واخذ شیخنا الحبیب حسین الطریقة والخرقة عن العلامة الحبیب

---

[1] توفی رحمه الله سنة ۸۴۰ھ عن ۱۲۴ سنة ودفن بمکن نور مهد قصبة کانپور (احاشیة افضال)

عيدروس بن عمر صاحب عقد اليواقيت الجوهرية عن مشايخه
المذكورين فيها منهم والده العلامة السيد عمر وعمه العلامة
السيد محمد ابنا عيدروس وهما عن الحبيب عمر وعلوي ابنا احمد
ابن حسن الحداد وهما لبسا الخرقة واخذ التلقين عن جدهما
الحسن بن عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله الحداد
ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن زين بن سميط وهو اخذ
عن الحبيب حامد بن عمر بن حامد المنفر باعلوي عن والده
عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم السيد محمد بن عبد الرحمن
ابن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو عن السيد
عمر بن طه بن عمر البار عن والده طه عن والده السيد عمر البار
عن السيد عبد الله الحداد ومنهم السيد عمر بن محمد بن عمر بن
سميط عن السيد عبد الله بن جعفر مدهر عن الحبيب احمد
ابن زين بن علوي الحبشي عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم
العلامة الشيخ عبد الله باسودان وهو اخذ عن الشيخ الجامع
الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن عمه العارف بالله السيد

حسن بن عمر البار عن ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن السيد عبد الله الحداد ح واخذ شيخنا العلامة ايضا الطريقة والخرقة عن العلامة السيد محسن بن علوی بن سقاف وهو اخذ ولبس الخرقة عن العلامة السيد حسن بن صالح البحر عن الحبيب شيخ بن محمد الجفری عن السيد حسن بن عبد الله الحداد عن والده السيد عبد الله الحداد والسيد عبد الله الحداد اخذ الخرقة وتلقن الذکر عن شيخه السيد عقيل بن عبد الرحمن بن محمد ابن علی بن عقيل بن احمد بن الشيخ ابی بکر السکران وهو عن والده السيد عبد الرحمن بن محمد عن السيد محمد بن علی بن عبد الرحمن السقاف عن والده السيد علی بن عبد الرحمن السقاف عن القاضی الفاضل السيد محمد بن حسن عن السيد احمد بن علوی باجحدب والسيد محمد بن علی خرد وهما عن الشيخ عبد الرحمن بن علی بن ابی بکر السکران ابن الشيخ عبد الرحمن السقاف ح والشيخ عبد الله الحداد اخذ الطريقة ولبس خرقة التصوف ايضا عن الشيخ عمر بن عبد الرحمن العطاس عن الشيخ الامام السيد حسين بن ابی بکر بن سالم عن اخيه

السید عمر بن ابی بکر عن والدهما السید ابی بکر بن سالم عن الشیخ
شہاب الدین احمد بن عبد الرحمن عن والدہ الشیخ عبد الرحمن بن
الشیخ علی بن ابی بکر السکران بن الشیخ عبد الرحمن السقاف
عن ابیہ السید علی بن ابی بکر عن عمہ السید عمر المحضار
عن ابیہ القطب العارف السید عبد الرحمن السقاف ح والسید
عبد اللہ الحداد اخذ ایضا عن السید محمد بن علوی نزیل مکۃ
المکرمہ عن السید عبد اللہ صاحب الوہط عن السید
شیخ بن عبد اللہ العیدروس صاحب العقد النبوی عن والدہ السید
عبد اللہ بن شیخ العیدروس وہو اخذ عن عمہ القطب السید
ابی بکر بن عبد اللہ العیدروس صاحب عدن عن والدہ السید
عبد اللہ بن ابی بکر عن والدہ السید ابی بکر السکران عن والدہ
الشیخ عبد الرحمن السقاف عن والدہ السید محمد المعروف بمولی
الدویلۃ عن عمہ السید عبد اللہ باعلوی عن والدہ ابی عبد اللہ
السید علوی بن الفقیہ المقدم السید محمد عن الامام شیخ الاسلام شعیب
ابن حسین الشہیر بابی مدین بواسطۃ الشیخین العارفین الشیخ عبد اللہ بن علی

المغربی عن عبد الرحمن المقعد بن محمد الحضرمی المغربی وهو اخذ الطریقة و لبس
الخرقة عن جمع کثیر من اهل الطریقة منهم الشیخ الامام ابو بکر
الطرطوشی عن الشیخ ابی بکر الشاشی عن الشبلی و اخذها ایضا
عن شیخه الشیخ الکبیر العارف باللہ تعالی ابو یعزی وهو اخذ
الخرقة عن جمع کثیر من اهل الطریقة منهم الشیخ ابو یعقوب السائح
عن عبد الجلیل عن ابی الفضل الجوهری عن والده عبد اللہ عن
ابی الحسین النوری عن السری و منهم الشیخ ابو البرکات عن
ابی الفضل البغدادی عن احمد الغزالی بسنده و اخذها ایضا
عن الشیخ الامام نور الدین علی بن حرزهم بکسر الحاء المهملة
واسکان الراء وهو اخذ الخرقة عن الامام الکبیر الشیخ الشهیر
ابی بکر محمد بن عبد اللہ بن العربی المعافری بفتح المیم والعین
المهملة وکسر الفاء عن الامام ابی بکر الشاشی بسنده واخذها
ایضا عن شیخه الامام الفرد الجامع حجة الاسلام الغزالی
الطوسی وهو اخذ الخرقة عن جملة من الاشیاخ منهم ابو بکر
النساج عن ابی علی الفارمدی بسنده الی رویم ثم الی ابی یزید

ومنهم الشيخ الكبير امام الائمة فی زمانه ابو المعالی عبد الملك
ابن ابی محمد الجوینی الملقب بامام الحرمین وهو اخذ الخرقة
عن جماعة منهم الشيخ ابو القاسم القشيری بسنده الی
الجنيد ومنهم والده الاجسما وروحا ورضيع لبانه تربية و
فتوحا الشيخ ابو محمد عبد بن یوسف بن عبد الجوینی وهو اخذها
عن الشيخ بحر المعارف والعلوم قدوة الاولياء الكرام وزبدة
العلماء الاعلام ابی طالب المكی محمد بن علی بن عطية الحارثی
الواعظ وهو اخذ الخرقة عن عدة اشياخ منهم ابو عثمان المغربی
عن ابی عمر محمد بن ابراهيم الزجاجی عن الجنيد ومنهم
شيخ الشيوخ استاذ الاكابر قدوة ارباب البصائر فخر الدين
ابو بكر دلف بن جحدر الشبلی وهو لبس الخرقة عن سيد الطائفة
الصوفية ابی القاسم الجنيد بن محمد وهو اخذ الخرقة عن جماعة
من المشائخ منهم جعفر الحداد عن ابی عبد الله عمرو الاصطخری
عن ابی تراب عسكر النخشبی عن حاتم الاصم عن ابی شقيق
البلخی عن ابراهيم بن ادهم عن ابی عمران موسی بن زيد الراعی

عن سید التابعین اویس بن عمران القرنی عن امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما ۔
واخذ الخرقة الجنید ایضا عن محمد بن علی القصار بسندہ
الی کمیل بن زیاد و عن ابی سعید الخراز بسندہ الی الامام موسی
الکاظم و بسندہ ایضا الی الفضیل بن عیاض باسنادہ الی سیدنا
ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ و عن ابی یزید البسطامی عن
علی الرضا و اخذھا الجنید ایضا عن ابی الخیر محمد بن اسمٰعیل
النساج بسندہ الی معروف الکرخی و اخذھا الجنید عن الحارث
المحاسبی بسندہ و اخذھا ایضا عن شیخه و خاله الشیخ الکبیر العارف
باللہ الشہیر ابی الحسن السری بن المُغَلِّس بضم المیم و فتح الغین
و کسر اللام المشددة و بعدھا سین مھملة السقطی عن جماعة
منھم الامام جعفر الصادق عن الامام علی الرضا و منھم الشیخ معروف
ابن فیروز الکرخی و ھو اخذ الخرقة عن الامام علی الرضا و اخذھ
ایضا عن الشیخ الامام احد الابدال حبیب بن عیسی العجمی الخراسانی
و ھو اخذ عن الامام علم التابعین و زبدة الشیوخ ابی سعید

الحسن البصري عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
عن رسول رب العلمين و خاتم الانبياء والمرسلين سيدنا
محمد صلى الله عليه و آله وسلم عن الروح الامين عن رب العلمين
ح والاستاذ الاعظم الفقيه المقدم اخذ الخرقة وتربي وتادب
بابيه الشيخ علي وعمه علوي وهما تادبا بابيهما محمد صاحب مرباط و
هو تادب بابيه الشيخ علي خالع قسم وهو تادب بوالده علوي بن
محمد وهو تادب بابيه محمد بن علوي وهو تادب بابيه علوي
ابن عبيد الله وهو تادب بابيه عبيد الله بن احمد وهو تادب
بابيه الشيخ المهاجر احمد بن عيسى وهو تادب بابيه الشيخ عيسى
ابن محمد وهو تادب بابيه محمد بن علي وهو تادب بابيه علي بن الامام
جعفر الصادق وباخيه موسى الكاظم بن جعفر الصادق والامام
جعفر تادب بوالده الامام محمد الباقر وهو تادب بوالده الامام
زين العابدين ابن الحسين وهو تادب بوالده وعمه سبطي الرسول
ونجلي البتول الحسن والحسين وهما تادبا بابيهما الامام علي بن ابي
طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وعلى رضي الله تعالى عنه

تادب بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ادبنی ربی فاحسن تادیبی۔

١١ — ## طریقة اخری للسلسلة العلویة

واخذ شیخ شیخنا السید عیدروس الطریقة العلویة عن الشیخ عبداللہ ابن احمد باسودان وهو عن الحبیب جعفر بن محمد بن علی بن حسین ابن عمر العطاس عن الشیخ الامام علی بن حسن بن عبداللہ بن حسین ابن عمر العطاس عن جد ابیه الحسین بن عمر بن عبدالرحمن عن والده الحبیب عمر العطاس عن السید حسین بن ابی بکر بن سالم الی اخر السند المتقدم

١٢ — **طریقة اخری** واخذ الشیخ عبداللہ باسودان عن الحبیب عمر بن عبدالرحمن البار عن الشیخ احمد بن قاطن الصنعانی عن السید یحیی بن عمر مقبول الاهدل عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ صفی الدین عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیه الشیخ علی بن عبدالقدوس عن الشیخ عبدالوهاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی عن الشیخ عبدالکبیر بن محمد بن احمد الحضرمی عن الشیخ عبدالرحمن السقاف

عن والده السيد محمد المشهور بمولى الدويله الى اخر السند المتقدم

۱۳ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر الطريقة العلوية ايضا عن الشيخ العارف المكين الحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين وهو عن الشيخ المعلم عمر بن عبد الله باغريب عن الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى العيدروس عن جده العلامة السيد مصطفى شيخ بن مصطفى عن السيد العلامة علي زين العابدين ابن السيد عن والده السيد مصطفى بن علي زين العابدين بن عبد الله بن شيخ عن والده السيد علي زين العابدين عن والده السيد عبد الله ابن شيخ عن والده السيد شيخ بن عبد الله عن والده عن عمه القطب السيد ابي بكر العدني الى اخر السند الذي مر.

۱۴ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر ايضا عن شيخه السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده السيد حسين عن خاله العلامة السيد عيدروس بن الامام الشيخ الوجيه السيد عبد الرحمن بن العلامة السيد عبد الله بلفقيه عن والده السيد عبد الرحمن وهو عن والده

السید عبد اللہ بلفقیہ عن الشیخ الجامع للعلوم السید ابو علوی
محمد بن ابی بکر بن احمد الشلی عن والدہ السید ابی بکر عن السید
الامام احمد بن عمر العیدروس عن والدہ السید عمر بن عبد اللہ
عن والدہ السید عبد اللہ بن علوی عن والدہ السید علوی بن
الشیخ عبد اللہ العیدروس وھو عن اخیہ السید ابی بکر العدنی
الی اخر السند

واخذ الفقیر الجامع الخرقۃ الفقریۃ ایضا عن العلامۃ
العارف مولانا الحافظ عبد العزیز الادھونوی عن مولانا المنشی
محمد یسین عن الشاہ ھدایۃ الحق الاورنگابادی عن الشاہ
عبد اللہ حسین البیجا فوری عن الشاہ محمد الغوث الثانی عن
وجیہ الدین الثانی عن الشاہ مرتضی حسین عن الشاہ برھان
الدین عن الشاہ دادا شاہ ھاشم دستگیر البیجا فوری عن الشاہ
عبد اللہ حسین احمد ابادی عن الشاہ وجیہ الدین الگجراتی عن
الشاہ محمد غوث الگوالیاری عن الشاہ ظھور عن ابی الفتح شاہ
ھدایۃ اللہ عن الشاہ علاء الدین القاضی القادری عن

الشاه عبد الوهاب عن الشاه عبد الرؤف عن الشاه محمود القادری
عن الشاه عبد الغفار عن الشاه محمد القادری عن الشاه علی
القادری عن الشاه جعفر عن احمد شاه عن ابراهیم الحسینی
عن الشاه عبد الله الحسینی عن السید الشاه عبد الرزاق
عن السید القطب عبد القادر الجیلانی عن الشیخ ابی سعید
مبارک المخزومی عن ابی الحسن الشیخ علی الهنکاری عن الشیخ یوسف
الطرطوسی عن الشیخ عبد الواحد التمیمی الصدیقی عن الشیخ
عبد العزیز الیمنی عن الشبلی عن جنید البغدادی عن السری السقطی
عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن
الحسن البصری عن علی رضی الله تعالی عنه وعنهم اجمعین

واعلموا یا اخوانی ان لی اسانید کثیرة عن ائمة شهیرة
لکن قصدی الاختصار۔ والایماء الی ما یحصل به الاستبصار۔
ولنختم بما کان یختم بها النبی صلی الله علیه وسلم کما رواها
عبد الله بن عمرو بن العاص وعبد الله بن عباس رضی الله
عنهما انهما قالا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو

بهذه الدعوات ونختم بها وهي- اللهم اصلح ذات بيننا واهدنا سبل السلام واخرجنا من الظلمات الى النور وعافنا في اسماعنا وابصارنا وازواجنا وذرياتنا ومعاشنا وتب علينا انك انت التواب الرحيم- اللهم اجعلنا منيبين لنعمتك شاكرين لها يا ارحم الراحمين- هذا ما اردنا ايراده في اخر هذا الكتاب- والله تعالى اعلم بالصواب- والحمد لله اولا واخرا ونرجو مولانا سبحانه وتعالے ان يحسن اخلاقنا ويرزقنا النظر الى وجهه الكريم- في دار الجزاء والنعيم- مع احبابنا وعلائقنا وسائر المسلمين برحمته وهو ارحم الراحمين. وصلے الله تعالے وسلم على سيدنا محمد الداعي الى النهج القويم- المبعوث متمما لمحاسن الاخلاق وانه لعلى خلق عظيم- وعلى اله واصحابه ازكى الصلوات وانمى التسليمات والحمد لله رب الارضين والسماوات-

واوصي نفسي واولادي وسائر الاحباب الاطياب- والاصحاب ذوي الالباب- وكافة المسلمين بتقوى الله تعالى وطاعته في كل وقت وحال وحين- وامتثال اوامره واجتناب نواهيه

ولزوم خشیتہ فی السر والاعلان۔ والمواظبۃ علی تلاوۃ
القرآن۔ مع آدابہ وترتیلہ وکمال تدبرہ بخلوص الجنان۔ فانہا
من اعظم القربات وافضل المثوبات لاہل الایمان۔ واوصیہم
ایضا بملازمۃ السنۃ السنیۃ۔ ومہاجرۃ البدعۃ الشنیعۃ۔ و
مطالعۃ کتب التفسیر والحدیث والفقہ والرقائق مثل احیاء
علوم الدین للامام صاحب الحقائق الشیخ العلامۃ الغزالی۔ نفعنا اللہ
بہ وبعلومہ وبرکاتہ مادامت الایام واللیالی۔ وینبغی للمؤمن
ان یجاھد فی تحصیل العلوم النافعۃ ویکون تابعا لآثار السلف
الصالح وملازما السنۃ والجماعۃ وملتزما الصحبۃ المشائخ الکاملین
ومجتنبا عن الصوفیۃ الجاہلین۔ ولا یترک الصلوات الخمس
بالجماعۃ۔ ولا یکون طالبا للشہرۃ ففیہا آفات۔ بل یکون
کاحد من الناس ولا یکون مقیدا بمنصب ووظیفۃ ولو کان
محمودا کالقضا والفتوی ولا یکون کفیل احد ولا وصیۃ
ویکون علی حذر بان یکون مصاحبا للملوک والامراء والمرد
والنساء والمبتدع والعوام فانہم کالہوام ویکون قلیل الکلام

والطعام والمنام وقليل الاختلاط مع الانام عن ابن عباس رضي الله عنهما

اذا كثر الكلام فسكتوني	فان الدين يهدمه الكلام
اذا كثر الطعام فحذروني	فان القلب يفسده الطعام
اذا كثر المنام فنبهوني	فان العمر ينقصه المنام

ولقائل رحمه الله

لقاء الناس ليس يفيد شيئا	سوى الهذيان من قيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لطلب العلم او اصلاح حال

ويكون ملتزما للخلوة واكل الحلال ولا يضحك كثيرا لان كثرة الضحك تميت القلب ولا ينظر الى احد بالتحقير ولا يجادل مع الخلق ولا يسئل عن احد ولا يأخذ احدا لخدمته ويخدم المشائخ بالبدن والمال ولا ينكر على افعالهم الا بقصد الاصلاح ولا يغتر بالدنيا واهلها وينبغي ان يكون قلبك محزونا ومغموما وبدنك مريضا وعينك باكية وعملك خالصا ودعاؤك تضرع ولباسك خلقا ورفيقك الفقراء ولتكن عملك الفقه ومونسك الحق واوصيهم باجتناب الهوى

قال تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ
فان الجنة هي المأوىٰ فعلم منه ان تارك الهوىٰ في روضة
من رياض الجنة واوصيهم ان لا يتركوا قرأة سورة يس لاسيما
بعد صلوة الفجر ففي ذلك الكفاية من المضار ودفع المكاره۔
ورد الحديث انها قلب القرآن وسورة الملك كل ليلة قبل النوم
والواقعة فانها امان من الفاقة ويقرأ دبر كل صلوة سورة الاخلاص
عشر مرات ففي الدر المنثور عند مسند ابي يعلى انه اخرج عن
جابر ابن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث خصال من جاء بهن مع الايمان دخل الجنة من اي
باب شاء وتزوج مع الحور العين حيث شاء وذكر منها من
قرأ في دبر كل صلوة مكتوبة قل هو الله احد عشر مرات اهـ ولازم
الصلوة والسلام على سيد الانام فهو يكفي الهموم وتغفر به الذنوب
والآثام
والحاصل اني اجزت بهذا الكتاب لمن ادرك حياتي من العلماء
العاملين لينفع الله به الاقطار ونظهر به خصائص السنة

في القرى والامصار ويرووا عني جميع ما ذكرته في هذه الورقات وكذا غيره مما يجوز لي روايته بشرطه المعتبر عند ائمة الحديث والاثر من مقروء ومسموع ومجاز اجازة خاصة وعامة ومناولة ومكاتبة ومراسلة من منقول ومعقول وفروع واصول ومن تاليف وتخريج وتصنيف وجميع كتب القرات والتفسير والحديث والفقه للائمة الاربعة رضي الله تعالى عنهم وغير ذلك من كل العلوم وسائر الفنون والمسلسلات مما اخذته ودريته او وجدته او رويته نعوذ بالله من شرور انفسنا وسيئات اعمالنا وطهر الله قلوبنا من النفاق واعمالنا من الرياء وجعل سعينا مشكورا وعملنا مبرورا وذنبنا مغفورا انه على ما يشاء قدير وبالاجابة جدير

وههنا فوائد وافادات تنشط بسمعها الاذان وتفرح بالاطلاع عليها الاذهان

فائدة عظيمة - في ذكر اسماء الاعلام الذين اجاز والمؤلف ادرك حياتهم اولا هل عصرهم

(۱) العلامة ابن حجر المکی المتوفی سنہ ۹۹۵ھ او سنہ ۹۷۵ھ۔ قال فی اخر مسانیدہ والحاصل انی اجزت لمن ادرک حیاتی من المسلمین علی مذهب من یری ذلک من ائمة المحدثین المتقدمین والمتاخرین المشهور ذلک والعمل به فیما بینهم فی القدیم والحدیث انتهی

(۲) الامام الجلال السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ قال ابن حجر المکی فی مسانیدہ ما نصہ شیخ مشائخنا بالاجازة الخاصة وشیخنا بالاجازة العامة لانه اجاز لمن ادرک حیاته وانی ولدت قبل وفاته بنحو ثلاث سنین فکنت ممن شملته اجازة حافظ عصرہ باتفاق اهل مصرہ الجلال السیوطی رحمہ اللہ انتهی

(۳) الامام محی الدین محمد بن علی بن عربی الحاتمی رحمہ اللہ۔ قال فی اجازته التی کتبها لبعض ملوک وقتہ ما نصها بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبه نستعین الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین۔ اقول وانا محمد بن علی بن العربی الحاتمی وهذا لفظی استخرت اللہ تعالٰی واجزت السلطان الملک المظفر بهاء الدین غازی ابن الملک العادل المرحوم ان شاء اللہ تعالٰی

ابی بکر بن ایوب واولادہ ولمن ادرک حیاتی الروایۃ عنی من جمیع مارویتہ عن اشیاخی الخ ثم ذکر اسماء اشیاخہ۔ نقلہ العیاشی رح فی النصف الاول من کتاب رحلتہ۔

(۴) **الامام القاضی زکریا المتوفی سنہ ۹۲۶ھ** ۔ وقد اجاز من ادرک حیاتہ کتابۃً وتلفظہا۔ قال العیاشی رحمہ اللہ تعالٰی فی النصف الاول من رحلتہ۔

(۵) **العلامۃ الشیخ مصطفٰی زین الدین ابوالبرکات** ابن محمد بن رحمۃ اللہ بن عبد المحسن الایوبی الانصاری الحنفی الدمشقی المتوفی سنہ ۱۲۰۵ھ اجاز لاہل عصرہ ولمن ادرک جزءًا من حیاتہ بجمیع مرویاتہ کما قالہ العلامۃ بن عابدین فی ثبتہ وقد رأیتہ فی اجازۃ منہ للسید محمد کمال الدین الغزی مفتی الشافعیۃ بدمشق۔

(۶) **العلامۃ الشمس محمد بن احمد الرملی** ۔ تلمیذ الشیخ زکریا الانصاری۔

(۷) **العلامۃ الشیخ علی البشراملسی** ۔ یروی عن الرملی

بالاجازۃ العامۃ فان الرملی اجاز اہل عصرہ وکان اذ ذاک عمر الشبراملسی اربع سنین

(۸) العلامۃ الشیخ عابد السندی شیخ مشائخنا

(۹) العلامۃ الشیخ السید عبد الرحمٰن الاہدل مفتی زبید

(۱۰) العلامۃ الشیخ مصطفٰی فتح اللہ البیروتی

(۱۱) العلامۃ الشیخ ابراھیم الکورانی - ممن اجاز اہل عصرہ - ذکرہ العلامۃ ابن عابدین فی ثبتہ ناقلا من القول السدید باتصال الاسانید ثبت الشیخ احمد المنینی فانہ قال فیہ وقد اخبرنی باذنہ لاہل عصرہ الشیخ محمد بن الطیب المغربی نزیل المدینۃ المنورۃ وھو ثقۃ ثبت واللہ اعلم اھ

(۱۲) العلامۃ الشیخ فالح المدنی - صاحب حسن الوفا لاخوان الصفا

(۱۳) العلامۃ الشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسمٰعیل ابن محمد ناصر الدین النبھانی صاحب التصانیف الکثیرۃ والتالیف المفیدۃ الشھیرۃ -

(۱۴) العلامۃ الشیخ محمد عثمان بن عبد السلام المدنی الداغستانی

(۱۵) العلامۃ الشیخ السید عبد الحی بن السید عبد الکبیر

الکتانی الفاسی المغربی المالکی۔

(۱۶) العلامۃ الشیخ محمد بن ناصر شیخ حسین بن محسن الانصاری
اجاز لمن ادرک حیاتہ وللاولاد الصغار نقلہ شیخی احمد جمال المکی
فی معجمہ النفح المسکی ص ۴۳

فائدۃ عزیزۃ۔ فی ذکر اسماء الاثبات التی ذکر فیہا العلماء الاعلام
اسانیدہم واسماء اشیاخہم واتصالاتہم الی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
غیر الاسماء التی ذکرتہا فی اخر الحصۃ الثانیۃ من ہذا الکتاب

(۱) برکۃ الدنیا والاخری فی الاجازۃ الکبری۔ للسید عبد الرحمن
الاہدل۔

(۲) ریاض الجنۃ فی اسانید الکتاب والسنۃ۔

(۳) الارشاد لمہمات الاسناد للعلامۃ ولی اللہ المحدث الدہلوی

(۴) حسن الوفا لاخوان الصفا۔ للعلامۃ فالح ابن محمد السنوسی
المالکی الظاہری المدنی۔

(۵) مدارج الاسناد۔ للعلامۃ القاضی ارتضا علیخان الصفوی
تلمیذ الشیخ عمر بن عبد الکریم۔

(۶) فتح القوی لصراط المستوی الی اسانید العلامۃ الحبیب الحسین العلوی للعلامۃ الحافظ عبد اللہ بن محمد غازی الحنفی المکی

(۷) مقالید الاسانید - ثبت الشیخ عیسی المغربی -

(۸) صلۃ الخلف بموصول السلف ثبت الشیخ محمد بن سلیمان الرودانی المغربی المکی المتوفی بدمشق سنہ ۱۰۹۴

(۹) ثبت الشیخ عبد الباقی البعلی الدمشقی المقری الحنبلی والد الشیخ محمد ابی المواہب الدمشقی المتوفی سنہ ۱۱۲۶

(۱۰) منتخب الاسانید - ثبت الشیخ البابلی

(۱۱) اتحاف الفرقۃ الفقریۃ الوفیۃ - باسانید الخرقۃ الصوفیہ للشیخ العجیمی -

(۱۲) کنز الرواۃ المجموع من جواہر المجاز ویواقیت المسموع ثبت الشیخ ابی مہدی عیسی الثعالبی الجعفری المتوفی بمکۃ سنہ ۱۰۸۰

(۱۳) ثبت الشبراوی - للشیخ العلامۃ عبد اللہ بن محمد الشبراوی

(۱۴) الامداد بمعرفۃ علو الاسناد - للشیخ المحدث عبد اللہ بن سالم البصری المکی المتوفی بہا سنہ ۱۱۳۴

(۱۵) لقط اللآلی من الجواهر الغوالی۔ للشیخ امام اللغة والحدیث السید محمد بن محمد مرتضی الزبیدی وھو فی اسانید شیخہ محمد الحفنی

(۱۶) واسطة العقد الفرید۔ المنظوم مما نثر من فرائد جواھر الاسانید للشیخ عباس بن محمد بن احمد بن العلامة السید رضوان المدنی الشافعی۔

(۱۷) ثبت العلامة الحافظ احمد جمعة الشافعی البجیرمی۔ شیخ حسن ابن درویش القویسنی الشافعی الأزھری البصیر بقلبہ

(۱۸) الدرر السنیہ فیما علا من الاسانید الشنوانیہ۔ ثبت الشیخ محمد بن علی الشنوانی المدرس بالجامع الازھر شیخ الشیخ مصطفی المبلط المصری۔

(۱۹) المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ۔ للشیخ محمد بن عبدالرحمن الفاسی شیخ ابراھیم بن عبدالقادر الریاحی

(۲۰) ثبت الشیخ احمد بن عبدالفتاح الملوی الشافعی الازھری۔

(۲۱) شیم البارق من دیم المھارق۔ ثبت الشیخ صالح بن محمد السنوسی المالکی المذکور فی حسن الوفا ثبتہ ایضا لکن اختصرہ من ھذا الثبت الکبیر

(۲۲) ثبت الشیخ احمد بن الحسن الجوهری الخالدی الشافعی الازہری

(۲۳) اعلام ائمۃ الاعلام واساتیذھا بما لنا من المرویات واسانیدھا للعلامۃ الشریف جعفر ابن الشریف ادریس الکتانی المالکی الحسنی الفاسی المدنی۔

(۲۴) اسعاف المریدین باسانید الصحبۃ والمشابکۃ والتلقین۔ للشیخ العجیمی۔

(۲۵) ثبت الشیخ محمد بن عبد الرحمن الکزبری۔

(۲۶) ثبت الشیخ عبد الرحمن الکزبری۔

(۲۷) اصح الاسانید للشیخ محمد گل الکابلی المرادآبادی۔

(۲۸) منحۃ الفتاح الفاطر باسانید السادات الاکابر للعلامۃ السید عیدروس بن عمر۔

(۲۹) ثبت العلامۃ محمد ہاشم بن عبد الغفور التتوی شیخ الشیخ مراد بن یعقوب الانصاری۔

(۳۰) اتحاف الاکابر باسناد الدفاتر للامام القاضی الشوکانی

(۳۱) الدر الفرید فی معرفۃ الاسانید للشیخ حسن بن علی النظیر النعمانی

القدوسی الگنگوهی (صغیر)

(۳۲) بغیة الطالبین - ثبت الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی المتوفی بها سنہ ۱۱۳۰ھ -

(۳۳) ثبت الشیخ محمد سعید المدراسی مفتی المحکمة العالیہ فی الحیدر آباد الدکن (صغیر جدا)

(۳۴) اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمٰن للعلامۃ الشیخ احمد جمال المکی (صغیر)

(۳۵) المعجم المفہرس والجامع المؤسس - للامام ابن حجر العسقلانی

فائدۃ جلیلۃ - فی ذکر بعض اسماء کتب السلاسل والمسلسلات

(۱) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی بن ابی طالب - للامام الجزری -

(۲) الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

(۳) القول الجمیل - کلاھما لولی اللہ المحدث الدہلوی -

(۴) ضیاء القلوب لمولانا شیخ المشائخ الحافظ الحاج امداد اللہ

(۵) مسلسلات الشیخ محمد بن عقیلۃ المسماۃ بالفوائد الجلیلہ

(۶) جیاد المسلسلات للامام السیوطی۔

(۷) مسلسلات العلامۃ القاوقجی الطرابلسی۔

(۸) مسلسلات الامام السخاوی۔

(۹) مسلسلات العلامۃ الکورانی۔

(۱۰) الروضۃ المکللۃ فی الاحادیث المسلسلۃ للشیخ عبید اللہ بن القاضی صبغۃ اللہ المدراسی۔

(۱۱) نظام الزبرجد فی اربعین المسلسلۃ بالحمد للشیخ ابراھیم۔

(۱۲) مسلسلات العلامۃ النجم الغیطی تلمیذ شیخ الاسلام زکریا۔

(۱۳) مسلسلات الشیخ عز الدین بن فہد المسمی بالعقود الغوالی۔

(۱۴) المواھب السنیہ فی مسلسلات امام الحنفیہ۔

(۱۵) اتحاف النفوس الزکیہ فی سلاسل السادۃ القادریہ۔

(۱۶) نشر الروائح الذکیۃ بسلاسل السادۃ الاحمدیہ للشیخ حسن العجیمی۔

(۱۷) اتصال الرحمات الالہیہ فی المسلسلات النبویہ۔

(۱۸) نشر المعطار فی اسانید جملۃ من الاحزاب الاذکار للشیخ العجیمی۔

(۱۹) بہجۃ السنیہ فی اداب الطریقۃ النقشبندیۃ للخانی۔

خاتمة

الحمد لله الذی هدنا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدنا الله۔ واشکره شکرا جمیلا علی اختتام هذا الثبت المبارک۔ اللهم لک الحمد بقدر عظمة ذاتک حمدا یلیق لذاتک۔ اسئلک بوجهک الکریم ان تصلی وتسلم علی قائد رکب الانبیاء والمکرمین وافضل الخلق اجمعین۔ حامل لواء الاعلی ومالک ازمة المجد الاسنی روح جسد الکونین وعین حیات الدارین الجلیل الاعظم والحبیب الاکرم سیدنا محمد وعلی اله واصحابه بقدر عظمة ذاتک وعدد معلوماتک ومداد کلماتک فی کل وقت وحین واعطه الوسیلة واجزه عنا ما انت اهله وما هو اهله امین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین حصل الفراغ من تبییضه مستقبلا بالقبلة الشریفة۔ یوم الجمعة المبارک سید الایام۔ وذالک لیلتین مضتا من النصف الاول من الشهر الثانی من العام الخامس من العشر السادس من المائة الرابعة من الالف الثانی من هجرة من هو دینی وایمانی

کتبہ فقیر عفو ربہ ذی الایادی خادم العلم والسنۃ ابو
سعید محمد عبد الہادی ابن الحاج محمد عبد الکریم بن الشیخ
احمد المدراسی وطناً والحیدر ابادی مسکناً والحنفی مذہباً
والماتریدی معتقداً والطفیلی علی بساط کرم المولی محتقراً
ذلیلاً عفی اللہ عنہ وعن مشائخہ وعن والدیہ وعن جمیع
المسلمین برحمتہ وہو ارحم الراحمین وصلی اللہ علی سیدنا
محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما والحمد للہ رب العلمین

یا خالق الخلق طورا بعد اطوار	یا عالم السر من جہر واضمار
اغفر لکاتبہ ایضا فنما لکہ	والمستعیر لہ ان ردّ والقاری
وارزق مرتبہ یا رب مغفرۃ	یوم الحساب ولا تحرقہ بالنار

تقریظ العلامۃ الفہامۃ فقیہ الزمان شیخی المتورع مولانا
الحاج محمد عبد الرحیم ناظم المدرسۃ المسماۃ بالمفید عام
الواقعۃ بوانمباڑی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء فی الدین المتین۔ والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ ومن تبعھم اجمعین باحسان الی یوم یجمع اللہ تعالےٰ فیہ الاولین والاٰخرین اما بعد فانی طالعت کتابا فی علم الاسناد الذی الفہ وجمعہ ورتبہ الشیخ الحافظ العالم الواعظ مولانا الحاج الفقیہ النبیل الحبر الجلیل المولوی محمد عبد الہادی ادام اللہ تعالےٰ فیضہ الی یوم التنادی فوجدتہ محتویا حافلا فی اسناد العلوم لاسیما فی اسناد کتب علوم الدین الذی خصہ اللہ تعالےٰ ھذہ الامۃ المرحومۃ وانی اظن مؤلفہ قد سعی فی ھذا الباب سعیا جمیلا موفورا واللہ تعالےٰ اسأل ان یجعل سعیہ المنیف سعیا مشکورا۔ قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ العبد الضعیف

محمد عبد الرحیم عفی عنہ ۱۳۵۵ھ

تقريظ العلامة عمدة الزمان الفائق بين الاقران الفاضل الاوحد الاديب المفرد مولانا المفتي محمد تميم ابن محمد المدراسي ادام الله افاضاتهم العلية وافاداتهم السنية

بسم الله الرحمن الرحيم

لقد جمع الاسناد عمدة حافظ
وزبدة وعاظ وكان عليما

بعلم وتجويد القراءة جيدا
وذا في مجال الوعظ بان فخيما

وقد حج بيت الله زار نبيه
وفي مكة قد كان ذاك مقيما

وقد اخذ الاسناد من اهل مكة
ومن طيبة بالجد جاء سليما

له من نظام الملك سلطان دكن
وظائف وعظ دائما ونعيما

وذا عبد هاديا ونافع قومنا
بيوم وليل ناصحا وكليما

كتابا جميلا بل جليلا لانه
حوى جل اثبات فصار ضخيما

جزى الله عنا كل من كان نافعا
جزاء جميلا وافرا وعظيما

قطعہ تاریخ طبع کتاب تقریب المراد طبعزاد شاعر بلاغت نہاد نیّر برج لیاقت گوہر درج فصاحت حضرت اُستاذی مولانا جلیل صاحب نواب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہٗ استاذ اعلیٰ حضرت حضور پُر نور نظام خلد اللہ ملکہٗ الیٰ یوم القیام

کیا مقدس ہے کتاب لاجواب — جسپہ قدسی کرتے ہیں آنکھوں سے صاد

ہیں مصنف اسکے فخر الواعظیں — پاک دل پاکیزہ سیرت خوش نہاد

عبد ہادی عالم فقہ و حدیث — مصحف باری تعالے جنکو یاد

حاجی و قاری بھی خوش آواز بھی — انکسار طبع اس پر مستزاد

ان کی یہ تصنیف ہو مقبول عام — یا خدائے ذوالمنن رب العباد

فیض سے اس کے وہ پھیلے روشنی — جس سے ہوں پر نور امصار و بلاد

مصرع تاریخ لکھ روشن جلیل — ہے سراج دین یہ تقریب المراد

جناب یس۔ جے عبدالغفور صاحب تاجر پارچہ بھواڑہ
جناب نواب نور اللہ صاحب والا جاہی قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ ہمشیر جناب شیخ محمود صاحب صوفی بلندہ
جناب حاجی شیخ ابراہیم صاحب وکیل بیدر
جناب نور الدین صاحب قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ زوجہ حاجی بسم اللہ خانصاحب چورا ہانسی
جناب حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی محمد منیر صاحب سوداگر جام باغ حیدرآباد
جناب ابو سیٹھ صاحب تاجر پارچہ کادم پیٹ
جناب حاجی محمد یٰسین صاحب سوداگر عثمان گنج حیدرآباد
جناب محمد اکبر صاحب انجن ڈرائیور بھواڑہ
جناب شیخ حسین صاحب تاجر روغن گاز عثمان گنج حیدرآباد
جناب حاجی محمد عبد العزیز صاحب جیرار۔ سکاچی گوڑہ
جناب عبد الکریم خانصاحب توپخانہ گوشہ محل ״
جناب سعید الدین صاحب چشتی تلوری
جناب عبد الرحمٰن صاحب تاجر چرم بڑی مٹ مدراس
جناب سید ولی اللہ حسینی صاحب ال تعلقدار چیکپہ
جناب محمد بسم اللہ خانصاحب تحصیلدار توپخانہ گوشہ محل
جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی بلندہ
جناب عبد الغفور صاحب منشی مدرس بسجت نگر

جناب حکیم حبیب اللہ صاحب سعوری سلطان شاہی حیدرآباد
جناب حاجی ال لے صاحب سوداگر بیگم بازار ״
جناب اسمٰعیل صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
محترمہ ہمشیرہ مولوی محمد عبد الصمد خانصاحب چورا ہانسی
جناب حاجی محبوب علی صاحب سابق مددگار کوتوالی ״
جناب افضل حسین صاحب توپخانہ گوشہ محل ״
جناب نور الدین صاحب صدیقی حال بازار نورخان ״
جناب شیخ میراں صاحب بلندہ
جناب منشی عبد الوہاب صاحب ٹانڈور
جناب محمد اسحٰق صاحب منتظم صدر محاسبی حیدرآباد
جناب غالب خان صاحب بلندہ
جناب محمد عبد الحکیم صاحب داماد جناب محمد قاسم صاحب ״
جناب عبد العلیم صاحب ״
جناب ڈاکٹر عظیم خانصاحب بڑی مٹ مدراس
محترمہ ہمشیر زادی جناب محمد قاسم صاحب بلندہ
جناب عبد الرحیم صاحب شاہ میر تاجر قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ والدہ مولوی عبد الصمد خانصاحب سید علی چبوترہ حیدرآباد
محترمہ والدہ جناب سید احمد صاحب سینہ وزارت نظام آباد
جناب سید علی اکبر علی خان صاحب کاغذی گڑہ حیدرآباد
جناب غلام رسول صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب محمد حنیف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی قاری محمد علی خانصاحب توپخانہ گوشہ محل ״
جناب محمد خاں صاحب ״
جناب ڈاکٹر حاجی سید عبد اللطیف صاحب کاچیگوڑہ ״
جناب حافظ سید اکبر حسین صاحب امام مسجد بلندہ
جناب محمد مخدوم صاحب منشی محمد قاسم صاحب ״
جناب افضل خان صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد
جناب کپتان صاحب ״
جناب برہان الدین صاحب سیکریٹری ״
جناب کریم الدین صاحب ڈاکٹر اسپاں رسالہ حبوس ״
جناب حاجی محمد قدرت خانصاحب لشکر گوٹھا ״
جناب سید قاسم الدین صاحب سر امین کوتوالی ״
جناب محمد عبد القوی صاحب طالب العلم واعظ چورا ہانسی
جناب ابو خانصاحب توپخانہ گوشہ محل حیدرآباد
جناب شہاب الدین صاحب چوڑی بازار ״
جناب حافظ عبد الرحمٰن صاحب امام مسجد عثمان گنج ״
جناب احمد اللہ صاحب فرزند جناب محمد قاسم صاحب بلندہ
محترمہ ہمشیر زادی جناب شیخ محمود صاحب صوفی ״
جناب منشی محمد اکبر صاحب جام باغ حیدرآباد
محترمہ زوجہ فرزند غالب خانصاحب بلندہ

حامداً ومصلیاً ومسلماً

کتاب هادی المسترشدین الی اتصال المسندین

تالیف و تصنیف حضرت حاجی حافظ قاری مولانا عبید الہادی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ زمناً طویلاً

یہ علم الاسناد کی ایک جامع کتاب ہے۔ یہ وہ اہم ترین فن شریف ہے کہ جس پر تمام اسلامی روایات کا دار و مدار ہے۔ خصوصاً علم حدیث سے اس کا گہرا تعلق ہے کیونکہ بغیر اس (سند) کے کوئی روایت قبول نہیں کیجا سکتی۔ اور یہی وہ فن جلیل ہے کہ جس نے حدیث اور غیر حدیث میں امتیاز پیدا کر دیا۔

مولانا ممدوح نے یہ کتاب کیا تالیف فرمائی گویا کہ پھر از سر نو علماء سلف کی یاد تازہ کر دی۔ جنہوں نے اس فن لطیف کی تحصیل میں نہایت تن دہی اور انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ اور اس فن کی اہمیت کا انہوں نے جس قدر احساس کیا اس کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ انہوں نے ایک جید سند کی تحصیل میں دور دراز مقامات کے دشوار گذار راہ کو طے کر کے مسافرت کی تکالیف و مشقت اٹھائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فن اسلامی تعلیم کی ان خصوصیات میں سے ہے جس کو دنیا کی کوئی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔

لیکن جب سے علوم اسلامیہ کو تنزل ہوا اور لوگوں کا وہ علمی شغف نہ رہا تو یہ علم بھی بالکل نسیاً منسیاً ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مشکل سے ایسے افراد نکلیں گے وہ بھی علماء جو علم الاسناد سے واقف ہوں یا کوئی مسلسل مرفوع روایت سنا سکیں۔ افسوس کہ آج مسلمان اپنے ذاتی مفاد اور دیگر اقوام کی کورانہ تقلید کا قلادہ پہن کر اپنی خصوصیات اور اپنی ان اسلامی روایات کو جس میں انکی اقتصادی اور معاشی زندگی کے ہر شعبہ پر اصولانہ روشنی ڈالی گئی تھی بھلا بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترقی کا راز اگر مضمر ہے تو صرف اپنی خصوصیات کے تحفظ اور اپنی تعلیم کے بقاء میں ہے چنانچہ یہ روز روشن کی طرح ہویدا ہے کہ ظاہر بین وہ مسلمان جنہوں نے زمانہ کی نیرنگیاں اور موجودہ سوسائٹی کے ماحول سے متاثر ہو کر زمانہ کا ساتھ دیا اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنی اسلامی خصوصیات سے منہ موڑا انہوں نے کیا ترقی کی۔ بخلاف اسکے وہ غیر مہذب قومیں جو تہذیب کے نام سے بھی ناآشنا تھیں اور جن کے کانوں میں کبھی انکی صدائیں بھی نہ پہونچی تھیں انہوں نے اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کے اسلاف کرام سے سبق سیکھ کر جو ترقی کی وہ ظاہر ہے کہ آج بہت سی چیزوں میں ہم سے سبقت لے گئیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے گم گشتگان طریق ہدایت کیلئے اسلامی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت پیش کر کے موجودہ مسلمانوں کے لئے ایک شمع ہدایت قائم کر دی جسکی روشنی میں وہ اپنی خصوصیات سے کسی قدر واقف ہو سکیں۔ اس رسالہ کی مختصر اور اجمالی کیفیت یہ ہے کہ تین مضامین پر مشتمل ہے۔ (۱) سب سے پہلے مولانا موصوف نے روایت کے مسلسل اور مرفوع کرنے کی غرض سے اپنے ان اشیاخ اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے علم کی دولت حاصل کی اور انکی سوانح اور دلچسپ مختصر واقعات لکھ کر دور حاضرہ کے مذاق کے لحاظ سے اور بھی اس کا حسن دوبالا کر دیا۔ (۲) تفسیر حدیث و مذاہب اربعہ کی مشہور و مستند و معتبر کتابوں کا اتصال سند انکے مصنفین تک پہونچایا ہے (۳) ان تمام احادیث شریفہ کا ذکر فرمایا ہے جو عالی اور جید سند رکھتی ہیں اور انکا سلسلہ آنحضرت صلعم یا صحابی تک مسلسل پہونچتا ہے اور اسی آخر حصہ میں عجیب و غریب کمال کیا ہے کہ مسلسل احادیث [illegible] کو بڑی خوش اسلوبی اور ترتیب کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً ایک حدیث کی ابتداء اپنے حنفی شیخ سے کی ہے تو تمام سند میں احناف ہی کی [illegible] اور اگر شافعی سے شروع ہے تو آخر سند تک تمام علماء شافعی ہیں اسی طرح مالکی و حنبلی سے روایت ہے تو آخر تک مالکی و حنبلی ہی ہیں [illegible] صوفی سے صوفی اور نحوی سے نحوی [illegible] غرضیکہ دیکھ کر عالم کی روح وجد کرنے لگتی ہے اور اسکے مطالعہ سے جو لطف [illegible] ہوتا ہے وہ دیکھنے والے ہی کا دل جانتا ہے [illegible] کوئی تصنیف کہیں تو بجا اور [illegible] تو زیبا ہے۔ خصوصیت کیساتھ طالبان و شیفتگان علوم مذہبیہ کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے کہ وہ علم حدیث کی تحصیل کیساتھ علم الاسناد کی اہمیت کو بھی پہچانیں اور متصل و مسلسل مرفوع روایتیں یاد کریں تاکہ ان کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست ہو جائے۔ واللہ الموفق والمعین۔ فقط

شیخ محمد عفا اللہ عنہ وعن والدیہ مہتمم مطبع حمایت دکن حیدرآباد صانہا اللہ عن الشر والفساد۔